

میراج خدایبارگاہیو شرفی از منتهی

۱۳۰۲

سید محمد باقر صبحی نوارنجی بیلک

در بیان حقایق و اسرار
و معانی و رموز و اشارات
و کلمات و جملات و اقوال
و افعال و عیال و احوال
و اسرار و اسرار و اسرار
و اسرار و اسرار و اسرار

در بیان حقایق و اسرار
و معانی و رموز و اشارات
و کلمات و جملات و اقوال
و افعال و عیال و احوال
و اسرار و اسرار و اسرار
و اسرار و اسرار و اسرار

در بیان حقایق و اسرار
و معانی و رموز و اشارات
و کلمات و جملات و اقوال
و افعال و عیال و احوال
و اسرار و اسرار و اسرار
و اسرار و اسرار و اسرار

فہرست کتاب دولت فاروقی

دو بیاجہ

حمد زبور سے نعت زبور سے سبب تالیف تاریخ تالیف کتاب

محراب اول حضرت ملک صدق اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی وقت
اسیری بابل تک یر و سلم یعنی نسبت الہمقدس کا حال اور سیکل
اول کی غارت اسمین پانچ رکن میں

رکن اول بیان جغرافیہ و عظمت
یر و سلم

رکن بیوم حضرت داؤد اور حضرت
سیمانکے وقتین یر و سلم کا حال و سیکل
اول کی تعمیر نقشہ قریا نگاہ و سیکل
رکن پنجم اسیری بابل و سیکل اول کی بربادی

رکن دوم حضرت ابراہیم کی وقت
حضرت داؤد کی وقت تک یر و سلم کا
رکن چہارم رجعام بن سلیمان کی
سے قبل اسیری بابل تک یر و سلم کا
اور سیکل میں کہوئی توریث کا لینا

محراب دوم دوسری سیکل کے مینے سے مرکلاؤس قیصر کے وقت
تک اسکی بربادی کا حال اور اسمین ہی پانچ رکن میں

رکن اول بابل کی اسیری سے
چوکر یو دیو کا سیکل کو پر تعمیر کرنا
صندوق عہد نامہ کے غایب ہو جانا
ذکر اور سامری اور یرودی اختلاف
سامری عورت کا یر و سلم کی بابت ہوا

رکن دوم شورش ایتوکس اور یرودی
حکومت ایتوکس یر و سلم سے اور یرودی
یہودیوں کا لوگوں کو یہودی کرنا یہودی
زیر حکم ہونا اور یرودیوں کا سیکل کو برباد کرنا
اور سیکل کی مصلوبی اور شکوہ ستون

اس کی

روح القدس کے نزول کا بطلان

رکن چہارم آدرین قیصر کا سیکل کو
خارت کرنا اور پیر و سلم میں عیسائی
تھیسبا کا حال اور یہاں ختمہ و خط ایوہ نامہ لکھنا

رکن سیوم یرو سلم کار و یون کے ہاتھ سے
خارت ہونا اور پیشتر سے اسکی خارت کی
آثار اور غلطی پیشین گوئیوں میں قومیہ
رکن پنجم سیکل کی تعمیر کے واسطے جیلین قیصر
محنت ضایع ہونا اور خسہ و کار و سلم کو لکھنا

محارب سیوم مسجد اقصیٰ کی تعمیر اور اہل صلیب کی فوج کشی وغیرہ
حالات اور اسمین ہی ہمایچ رکن میں

رکن دوم تیسری بار سیکل کا تعمیر کرنا
گویا خدا کا تیسرا حکم ہے اور کتاب حاجی
اور ہ ازبور سے پیشین گوئی اور پادری
عماد الدین کے حجت کا جواب اور دو پیشین گوئی

رکن اول حضرت عمر فاروق کا یرو سلم
کو فتح کرنا اور نظم فارسی اور انبیاء
حضرت عمر کی مطابقت اور کتاب سبعہ
سے پیشین گوئی

رکن چہارم یرو سلم پر اہل صلیب کی
فوج کشی اور ہ ازبور سے پیشین گوئی اور
پادری عماد الدین کے قول کا جواب اور
ایک پیشین گوئی پہ اس زمانہ کی حالت
پر افسوس اور مناجات زبور کی آیتوں

رکن سوم مسجد الفخرہ کا مفصل حال
اور وادی نبوت شفا اور کینوم اور
بیر بن یعقوب بی کا قول معہ دو نقشہ
مسجد الفخرہ و مسجد اقصیٰ و یک نقشہ زیر
شہر یرو سلم جدید

رکن پنجم یرو سلم کی مسما سیکل پر اہل چلنے اور اسکے بعد مسجد بننے کی بابت حضرت
میکاہ نبی کی پیشین گوئی اور پیر و سلم کے واسطے بادشاہ فرانس کی درخواست



کتاب میں ہر جگہ
کے متعارف ہونے
میں گراں
کتاب میں اکثر
حکم کوئی
مراد دین
ہر جگہ
درجہ میں
ہر جگہ

اور یہودیوں کا عقیدہ مسیح کے انجیلی بابت اور انجیل میں سے پیشین گوئی

خاتمہ اور اس میں دو باب ہیں

باب اول

باب دوم

آرمیوں اور شہر ہونے
نام کے سے
بعض شہر کی نشانی
کہ اس کتاب کے
وائے کو ضرور ہے

مناجات نظم
اردو میں
فہرست بعض ان
بعض لکس کتاب میں
منا میں مسیح کے گئے

عجلانی اور انگریزی
ہندو کی مطابقت
۶

عیسائی اور یسوی
اور اصل اسلام اور
کے خاتمہ پر دعائیہ

متفرق اصطلاحات اہل کتاب کہ جس سے واقفیت اس کتاب کا مطالبہ کیلئے ضروری ہے

فٹ ہارڈ انچہ کا اور ایک گز ہزاری راج ہندوستان فٹ کا اور سترہ سو ساٹھ گز
ایک میل (از ریوڈی میٹری آف نایج مطبوعہ لندن صفحہ ۳۶ ترجمہ تواریخ
ہارشین مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۵۳ حاشیہ)

اس کتاب میں باب کے لفظ کے بعد جو ہندو ہے اس سے مراد آیت یاد رکھ
ہے اور (اسکے) یعنی حلقہ کے اندر جو عبارت ہے اکثر جگہ میں توضیح مطلب کے
مولف کی طرف سے ہے اور عبارت کے آخر میں جو انتہی کا لفظ ہے وہ سب
عبارت لفظ بلفظ نقل کسی کتاب سے ہے اور اس طرح یہ لفظ ہی یعنی تہیت
اوجھن دو عددوں کے درمیان لکیر ہے مثلاً ۲ - ۱۵ اس سے مراد یہ کہ دو پانچ

میرزا محمد علی خان کمالی

میرزا محمد علی خان

میرزا محمد علی خان کمالی

میرزا محمد علی خان کمالی

میرزا محمد علی خان کمالی

میرزا محمد علی خان کمالی

حضرت علیؓ سے فرمایا کہ میں تم کو اپنا جانشین بناتا ہوں
 پس تم میری جگہ پر بیٹھو اور میری جگہ پر بیٹھنا میری جگہ پر بیٹھنا میری جگہ پر بیٹھنا
 میری جگہ پر بیٹھنا میری جگہ پر بیٹھنا میری جگہ پر بیٹھنا میری جگہ پر بیٹھنا
 میری جگہ پر بیٹھنا میری جگہ پر بیٹھنا میری جگہ پر بیٹھنا میری جگہ پر بیٹھنا

طواف کرونگا تاکہ میں تیری شکر گزاری بیان کروں اور تیری عجیب قدر میں بیان
 کروں اسے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گھر پر پایا وہ مکان جہاں تیرا جلال رہتا
 خوش آیا (۲۶ زبور ۶-۸) مبارک ہے وہ جسے تو نے برگزیدہ (یعنی معظنی) ^(۱۲)
 کیا اور اپنے حضور (معراج) میں بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہوں میں سکونت کرے
 ہم تیرے گہر ہاں تیری ہی مقدس سبیل کی خوبی سے میرے سونگے (۶ زبور ۴۵)
 تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہیں وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کریں گے (۸۴ زبور)
 عباد الصلوٰۃ والسلام
 اس بات پر یقین رکھو

عمارت کرے کون اس سے زیادہ ہے اسکی قصر آرائی کی شان	کہ بہر شہر صد مزار ان جہاد بے شمار قتلہ سب عا شد
---	---

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں اور فلک اسکی دستکاری دکھاتا ہے
 ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو
 معرفت بخشی ہے اُنکی کوئی لغت اور زبان نہیں اُنکی آواز سنی نہیں
 جاتی ساری زمین میں اُنکا تار گزر گیا اور دنیا کے کناروں تک اُنکا
 کلام پہنچا ہے اُنہیں اُسنے آفتاب کے لئے جیمہ کھڑا کیا ہے جو دور کی مانند
 خلوت خانے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان میں دوڑنے سے خوش
 ہوتا ہے (۹ زبور ۵) اُسکی بنیاد مقدس پہاڑوں پر ہے یہ وہاں (یعنی)
 خدا صیحوں کے پہاڑ کو یعقوب کے سارے مسکنوں سے زیادہ پیار کرتا
 اے شہر خدا تجھ میں جلال والی باتیں کہی گئیں (۷ زبور ۱-۳) اے
 یروشلیم یہ وہاں کی تعریف کراے صیحوں اپنے خدا کی حمد کر (۷ زبور ۱۲)
 اُسکا غصہ ایک دم کا ہے اور اُسکے کرم میں زندگی ہے اگر روزِ شام کو میرا

اُسکی بنیاد پر اُسکا مقدر
 اور اُسکا دار السلطنہ
 (۱۲ زبور ۱۲)
 صاحب اور مقدر
 یہاں وہ مقدر
 یہاں وہ مقدر
 یہاں وہ مقدر
 یہاں وہ مقدر

وہ تمام شہر بیت المقدس
 اور وہ تمام ملک اور
 مقدس کہلاتا ہے
 ۱۲ ۱۲ ۱۲

گمراہی صواب کلام بانی بن
 خواستہ مراد دل سیکھ کر
 اپنی فتنہ ایمان پادری غار ازل
 مل

وضوح کو گمانے کی نوبت ہوئی (۲۰ زبور ۵)

بہا قرون تر از عالم سطا کرد	حد و دیکہ باب لطف کرد
ز صحن کعبہ تا اقصیٰ رما کرد	ز ابرائیم تا احمد شفیعان

نبوت حضرت سرور انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے میں اپنی بات کہتا ہوں میرے کام بادشاہ کے
 لئے ہوں میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو نبی آدم میں از حد حسین و
 جمال ہے تیرے لبوں میں لطف اُٹھایا گیا ہے اس لئے ابد تک خدائے تجھے بہت
 دلی ہے اسے پہواں اپنی تموار کمر پر باندھ اپنے جلال اور اپنی حسن
 سمیت اور اپنی حشمت میں سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوا
 ہو کر آگے بڑھ اور تیرا دہنا لہ تجھے ہیبت ناک کاموں کی راہ دکھائے گا بادشاہ
 کے دشمنوں کے دلیں تیرے تیریز کئے گئے ہیں اثنین تیرے لئے کریں گے
 (۲۵ زبور ۵) صلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین خکا مرتبہ اس مشن
 کوئی سے ثابت ہے دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا میرا برگزیدہ (یعنی
 مصطفیٰ صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روت
 اس پر رکھی وہ تو مونہ عدالت ظاہر کرے گا (۲) وہ نہ چلاے گا اور اپنی صل
 بند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازار و بین نہ سنائے گا (۳) وہ مسلے ہوئے
 سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے وہ ہواں اُٹھتا ہے نہ بجا ایگا جب تک
 انسان کو صداقت کے ساتھ انجام نہ دے (۴) وہ نہ کھینکا اور نہ ٹھیکیا جب تک

کے اس آیت میں
 کیا اندازہ نہ کیجے
 کہ کلام پر ہی نہیں
 کرتے بلکہ جاننا
 ہا دیگو کوئی ۱۰
 باب ۳۲
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

غیاں میں چھپا کر
 بادشاہت کے لئے
 دیکھو میرا بندہ
 جس سے میرا جی راضی ہے
 میں نے اپنی روت
 اس پر رکھی وہ تو مونہ عدالت ظاہر کرے گا
 (۲) وہ نہ چلاے گا اور اپنی صل
 بند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازار و بین نہ سنائے گا
 (۳) وہ مسلے ہوئے
 سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے وہ ہواں اُٹھتا ہے
 نہ بجا ایگا جب تک انسان کو صداقت کے ساتھ انجام نہ دے
 (۴) وہ نہ کھینکا اور نہ ٹھیکیا جب تک

کہ راستی کو زمین پر قائم کرے اور جزیرے اسکی شریعت کی راہ کیلئے (۵)
 خداوند خدا جو آسمان کو خلق کرتا اور انہیں تاننا جو زمین کو اور انہیں جو
 آسمان سے نکلنے میں پہلایا اور ان لوگوں کو جو اسپر میں سانس دیتا اور
 انکو جو اسپر چلتے ہیں روح بخشایوں فرماتا ہے (۶) میں خداوند سے تجھے
 صداقت کے لئے بلایا میں تیرا ہاتھ پکڑ دوں گا اور تیری جفا طلت کو دوں گا اور
 لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دوں گا (۷) کہ تو اندھوں کی آنکھیں
 کھولے اور بند ہوؤ کو قید سے نکالے اور انکو جو اندھ میرے میں شیشہ میں
 قید خانہ سے پہنچا دے (۸) خداوند میں ہوں یہ میرا نام ہے اور اپنی
 شوکت دوسرے کو نہ دوں گا اور وہ ستائش جو میرے لئے ہوتی کہو دی ہوگی
 سور توں کے لئے ہونے نہ دوں گا (۹) دیکھو آئندہ کی (یعنی گزشتہ) کی باتیں
 جو تمہیں سو وقوع میں آئیں اور میں نئی باتیں بتاتا ہوں اُس سے پیشتر کو واقع
 ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں (۱۰) خداوند کے لئے ایک نیاکیت کا وہ تم جو
 سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو آسمان سے ہو اے جزیرہ اور اُن کے باشندہ تمہیں
 پرستار اسکی ستائش کرو (۱۱) بیایان اور اسکی بستیاں قیادار کے آباد
 دیہات اپنی آواز بلند کریں چٹانوں کے بسے واسے ایک گیت گائیں یہاں
 جو ٹیوہر سے لکھاریں (۱۲) خداوند کا جلال ظاہر کریں اور جزیرہ وغیرہ اسکی
 فاختوانی کریں (یسعیاہ ۴۲ باب ۱-۱۲) اس پیشین گوئی میں پہلی بات
 یہ ہے کہ عدالت ظاہر کریگا یہ تو خاص منصب حضرت بنی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کا تھا اور حضرت عیسیٰ کو تو جو دین پرستی کی جگہ تھی (سنتی ۸ باب ۲۰) دوسرے

چلائے گا (متی ۱۲ باب ۱۹ میں ہے وہ جگہ اور شور مچا گئے تھے یا یہ کہ لوگوں
 آگے اپنا تفاخر نہ کریگا یعنی فروتن ہوگا قیصر کے وہ مسلے ہوئے سینے کو نہ توڑیگا
 اور مسیح کو انہی نے عاجزون کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت مسیحؑ اسلام کی عام
 تھی دیکھو میزان الحق چہا پہ لکھیا ہے ص ۸۶۵ صفحہ ۲۵۶ میں یہ عبارت در شان
 حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقرا و مساکین پر مہربان انج اور یوں آف نایح کی
 کرا تسلیم سے ظاہر ہے کہ پیغمبر نے اپنے مہوطنوں کے طعن و تشنیع کو حل و حلیم اور نہایت
 دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنیٰ اور اعلیٰ سے با مروت اور جوش و خروش
 اور غرور و غیر مہربان اور سخی تھے (منقول از تذکرہ محمدتالیف پریڈ و کس صفحہ ۱۹
 از حایت الاسلام صفحہ ۱۴۴ دفعہ ۲۰ مطبوعہ بریلی ص ۱۸۳ ترجمہ پالوجی مصنفہ گار
 فری میگلنس صاحب مطبوعہ لندن ص ۱۲۹) چوتھے وہ نہ گھینگا یہ دین اسلام کی
 ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششوں کی سب تعریف سے بے نیچوین خبر سے اس
 شریعت انج یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہو لدا یا کیونکہ توریث کے بعد
 کسی نبی کو کوئی شریعت نہیں ملی ہے اسے قرآن مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ
 صلعم پر نازل ہوا چھ تیری حفاظت کرونگا (تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے) **یٰٰعِزُّوْا**
اَلنَّبِیَّیْنَ (نامہ ص ۱۰) سالوین اپنی شوکت و دوسرے کیونکہ ان کا لہجہ اس کا دعو
 بت شکنی اہل اسلام خصوصاً برباد می بت ہے کہ سنیہ سے ثابت ہے **اَللّٰہُ**
 نبی باقین تبتا ہوں یعنی آئندہ کی خبر دیتا ہوں لوین قیدار کے آباد دیات
 اپنی آواز بلند کریں یہ اولاد اسمعیل کے لے خوشخبری لینے ہمارے پیغمبر
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

تاریخ

اسمعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدائش ۲۵ باب ۱۳۔ اور اسمین ایک
 بڑا سپید یہ ہے کہ دسویں اور گیارہویں آیتوں میں سمندر پر گزریں ولے اور چیرے
 اور بیابان اور چٹانوں کے بسنے ولے مرقوم ہیں اور نام کسی شہر کا نہیں آیا سوا
 قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے
 عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہی غور کرنا چاہئے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا
 لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو خاتمہ دولت فاروقی کا باب اول اس
 ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام
 کی واسطے ہے

تازیہ عرب شد آن تن پاک	شد کاح عجم نگوں سر خاک
یک رکن ز بارگاہ ادبش	کلاک لما خلقت الافلاک

پہرہ کہ وہ فرماتا ہے یہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرعون کے بپا کرنے اور اس
 کے بچے ہونے پر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ میں تجھ کو غیر قوموں کے لئے نور بخش
 کہ تجھ سے میری نجات زمین کے سب کناروں تک پہنچے خداوند اسرائیل کا
 نجات بخشنے والا اور اس کا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے
 جس سے اُمت کو نفرت ہے اور اُسے جو امیر و نکاحا کر ہے یوں فرماتا ہے
 کہ شاہان تجھے دیکھیں گے اور اٹھ کھڑے ہوں گے شہزادے بھی سجدہ کریں گے
 خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسے تجھے
 برگزیدہ کیا ہے اتنی (یسعیاہ ۴۹ باب ۷) اسرائیل کے بچے ہو و نہا نہ
 صرف زمانہ اسلام میں ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ میں تو نبی اسرائیل فراوانی

۱۔ شاہ عبدالعزیز
 ۲۔ شاہ عبدالعزیز
 ۳۔ شاہ عبدالعزیز
 ۴۔ شاہ عبدالعزیز
 ۵۔ شاہ عبدالعزیز
 ۶۔ شاہ عبدالعزیز
 ۷۔ شاہ عبدالعزیز
 ۸۔ شاہ عبدالعزیز
 ۹۔ شاہ عبدالعزیز
 ۱۰۔ شاہ عبدالعزیز

خبر
 آزاد کردہ بارہ دفعہ
 خود آرد سوم ہلوکی
 ہم بندگی خدا بجا آرد
 ہم خدمت خداوند
 خود قصور نواز آرد
 پس فرقتی اسرائیل
 در بیعت ان پیغمبر صلعم
 چنانچه نفقت بیاوردین
 چنان توفیق تو اب ہم

قرآن انہی
 تورات
 انجیل
 زبور
 کتاب
 انجیل
 زبور
 کتاب
 انجیل
 زبور
 کتاب

زمین پر سجدہ کیا در سبیل باب ۲۲ اور برگزیدہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کا اس
پیشین گوئی کے آخر میں صاف صاف نام بتا دیا ہے۔

حکیم اللہ بدش عش کلائے
صفوف انبیا راشد امامے

سبح از مقدس فرخ پیامے
شب مزاج در محراب اقصاے

آپ ہی اپنے رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے سب آل و اصحاب کی
محبت ہمارے دل و زمین قائم کر خصوصاً حضرت رسول خدا کے یار و وفادار صاحب
وفار و حاجہ ابراہیم حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہم فرارش شدہ قریب ہزار
تائی اثنین اذہم فی الخاں

در جهان یار احمد مختار
ماذہر جام صاحب شدہ دین

اور شاہنشاہ فلک بار گاہ ملا یک سپاہ شرف اسلام عالی مقام حضرت عمر فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور جامع قرآن کامل الحیار والا یان رفیع المکان
حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کہ ذوالنورین از مہربانی شد
چو مہر و مہم مکان پر روشنی شد

دو بالا اوج عثمان غنی شد
از ان دو دختر نیک اختر شاہ

اور جناب شیر خدا شاہ لافقا ماجد ازل اتی حضرت علی رضی اللہ عنہ اولاد امیہ پر
علیہم السلام کا چین سچا پیرو بنا۔

کشت در خانہ خدا پید
قبلہ از کعبہ بر بلا پید

شد چو آن شاہ لافقا پید
قبلہ ما کعبہ ما شد

ابا بعد عبد محمد ابو المصنوع رضا البدن شہر الدہ خاں بن جناب خطمت آق قبایہ مورعی

۴۰
نورۃ البیج

صاحب

کتاب علی بن ابی طالب

کتاب علی بن ابی طالب

قطعة تاریخ ۱۲۹۲

تسطیر بیان شوکت فاروقی
افراشت کوس نصرت فاروقی
نیز و کوس محبت فاروقی
تالیف کلام عظمت فاروقی
آن ابرار دولت فاروقی

کردم چو یہ یادگار جدا مجد
در سج غم قلم بیدان برق
فاروق طلیست نام اکظم
مقبول شو مخصوصین بدو جناب
منصو نوشت سیال تالیف کتا

قطعة تاریخ ۱۲۹۵

انعام خداست دولت فاروقی
وقفائے فقر است دولت فاروقی

منصور است دولت فاروقی
ایست صبح طلوعی لاول

اس کتاب میں بابوں کی جگہ میں محراب میں اور ایک خاتمہ اور ہر محراب میں پانچ
سکن پس ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اُسکے غارت تک کا ایک محراب
میں بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اُسکے غارت تک کا
دوسری محراب میں اور تیسری ہیکل یعنی مسجد النبی
کا تیسری محراب میں بیان ہے اور خاتمہ میں
دو باب ہیں ایک باب میں انبیاء کے اسماء اور
اور ناموں کے معنی اور دوسرے باب
میں مناجات نظم و فہرست غفر

محراب اول

اسمین پنج رکن بن

رکن اول

محراب اول

شہرِ رسولم کہ جسکا معرب دار السلام اور ایکٹ سے دارالاسلام سے

قدیم سے سکون انبیاء بنی اسرائیل اور معدن القیام مراتب جزیل چلا آتا ہے

اسکی عظمت دوسرے دور تک مشہور اسکی منکلی نور جلال کبرائی سے معمولتی

(اقل سلاطین ۹ باب ۱۰۱) وہ شہر اس ملک میں واقع ہے کہ جبکہ اتنے

نام میں کنعان اسلئے کہ حاتم کے بیٹے کنعان نے اسے آباد کیا تھا

(پیدائش ۱۰ باب ۱۵-۲۰) ملک یہودیہ + ملک

فلسطین اس سبب سے کہ فلسطی اس ملک کے جنوبی اور غربی

حصہ پر قابض تھے (خرچ ۱۵ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ یارعی

جنوب جیکب صاحب مطوعہ اکبر آباد شمس ۱۸۶۶ صفحہ ۳ وہم عبرانیوں کا ملک پیدائش ۱۰

(باب ۱۵) خداوند کی زمین اس سبب کہ خداوند خاص طور پر اس ملک

پر بادشاہ تھا (اقل موسیل ۲ باب ۱۷) اوسیع ۹ باب ۲۵ جبار ۲ باب ۲۵ استقام ۳ باب ۲۵

وہم تواریخ ۵ باب ۵ زبور ۱۲۷ باب ۱۲ اور ۱۲ باب ۱۲ اور ۱۲ باب ۱۲

پاک زمین (دیکھو ۲ باب ۱۲) خداوند کی زمین (دیکھو ۲ باب ۱۲) اسوجہ سے کہ اسکے دینے کا

وعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تھا (پیدائش باب ۲۷ خراج ۳ باب ۵ پیدائش ۱۵ باب ۸-۱ اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ خاص کر وعدہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج باب ۲-۷ لکھا ہے پہ خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا میں خداوند ہوں اور میرا نام ہے ابراہیم واسحاق و یعقوب پر خدا کے قادر کے نام سے تجلی کی در پہ واد کے نام سے اپنے ظاہر نہوا اور میں نے اُنکے ساتھ اپنا عہد یہی باندھا ہے کہ اگر تم کی زمین جو اُکی غربت کی زمین ہے حسین دے مسافر تھے اُنکو دو گنا انتہ

اور دیکھو پیدائش ۱۲ باب ۱۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۲ باب ۱۷-

١٠

اور ایسے کفر و فساد

مستند

بسم الله الرحمن الرحيم

ایک سو و پچاس

وعدہ کیا کہ میں یہ ملک تجھے دوں گا اس وقت اسکی یہ حدیں بائیں مصر کے
 قزاق مذی تک (پیدائش ۱۵ باب ۱۸) یعنی پچھم طرف بحیرہ روم اور پورب
 عربستان اور دکھن دریائے مصر اور سین کارگستان اور اوتر کوہ لبنان
 (گنتی ۳۴ باب ۲-۱۳) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ میں سات سو برس
 رہا اور انکی طرح طرح کی بادشاہتیں اور حکومتیں تھیں چنانچہ حضرت یسوع
 کے زمانہ میں اُس میں سات الگ الگ قومیں تھیں (از کتاب جغرافیہ روم
 جہا پ مرزا پور شائع) یعنی حوئی جرجاسی کنعانی فرزی یوسی اموری
 حتی (زہوش ۳ باب ۱۰) دینی و دینوی تاریخ کے صفحہ ۴۴ میں ہے کہ جب
 بنی اسرائیل کنعان میں داخل ہوئے تب فلسطی ہوابی + مدبانی + او
 + حایقی + آدومی + اُسکے چوگرد رہتے تھے بلکہ اُنکے بعض لوگ ملک ہی
 میں سکونت کرتے تھے + اسونی بحر موت کے دکھن پچھم کنارے پر اور حتی
 دکھن طرف جردن کے پاس اور یوسی یروسلیم کے پہاڑی ملک میں
 اور جرجاسے یردن دریا کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
 فرزی وادی یزید ایل کی دکھن طرف رہتے تھے انتہی اس ملک کی
 لبنانی شہروان سے لیکر کوہ لبنان کی جڑ پر تھا شہر یوسیع تک جو
 اُسکے دکھن نینج کے سوانہ پر تھا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اسکی
 بحیرہ روم سے لیکر یوربی حد تک تخمیناً پینتالیس کوس کے تھی (از مفتاح
 الکتاب روم چہا پ مرزا پور شائع صفحہ ۷۴) لیکن حضرت داؤد کے
 زمانہ میں ملک کی سرحدیں پچھم یورب بحیرہ روم سے لیکر قزاق مذی تک

جہاں ان دونوں میں سے کوئی ایک نہیں ہے اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی واسطہ ہے۔
 ۱۶

عمالیقون اور دوسروں کی زمین تک اشی کوں تھی اور اُسکی چوڑائی
 پچھم پورب بحیرہ روم سے لیکر موآبیون اور امونیون کی زمین تک
 چالیس کوں اور طرف کے ملک سریا میں سے پہاڑوں کے دوڑے
 سلسلے تفاوت کے ساتھ تمام ملک یہودیہ کے سچ دریائے قلزم تک چلتے
 ہیں پہلے دونوں سلسلے برابر دکن اور پچھم طرف چلتے ہیں اور اُس
 مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہیں تھوڑی دوریوں چلکر پچھم والا
 سلسلہ قدیم پھور کے دو کوں اور طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم
 ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے میں سے ایک شلخ
 یا اگر جو شہر سور کے دکن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہے اور
 آپ دو نئے سلسلے ہو کر سیدہ دکن طرف کو چلتا ہے۔ نئے سلسلون
 کا پورب والا پہلے حرمول کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچے
 بعضہ کہتے ہیں کہ قلاہزار اور بعضہ لکھیا رہنرافٹ اور چھا ہوگا
 اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی اوڑھ
 پر شمشاد اور دیو دار اور بلوط سرسبز رہتے ہیں پہر یہ سلسلہ آگے
 پڑھ کر دریائے جلیل کے پورب طرف بسن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور
 چراگاہ کے واسطے مشہور تھا پہر اور آگے کو دریائے یرون اور بنی
 عمون کی زمین کے سچ کوہ جلیاد جو دغن بلسان کے واسطے مشہور تھا
 اور بحر الموت کے نزدیک پھور جبکی چوٹی پر بلق نامی بھام کوئی است
 اور موٹھی ربد دھا کرتے کے لئے لیکھا (گتے ۲۲ و ۲۳ باب) اور فہو

جہاں ان دونوں میں سے کوئی ایک نہیں ہے اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی واسطہ ہے۔
 ۱۶

جہاں ان دونوں میں سے کوئی ایک نہیں ہے اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی واسطہ ہے۔
 ۱۶

سے ایک دیکھ لے
فقہم کے گناہ و پرہیز
اسی ملک میں حضرت
موتی نے مصوری کو
مار کر اور مصر سے
ہجرت کر پناہ لی تھی
یہ ملک مدیان بن
ابراہیم کے نام سے
عربی بی فطرد

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موٹی نے ملک کنعان کو دیکھ کر وفات پائی (استثنا
۳۳ باب) کہلاتا ہے اور دکھن طرف کو موایونگی زمین میں ابریم کے بہا
اور مدینہ یون کی زمین میں کو شعیر حسین سے ایک کوہ جو نام کی چوٹی
پر موٹی کے بہائی ہاتھوں نے وفات پائی (گنتے ۲۰ باب ۲۵ - استثنا ۳۴
باب ۵) کہلا کے دریاے قلم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پیچم والے
سلسلہ کا دور بتلانا ہے یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو میان بالا کے
موافق شہر حور کے دکھن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب
شاخ مذکور ملک کے بچپن پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہو کر قاف
کے ساتھ پورب والے کی برابر ملک کے بچ طرف کو چلتا ہے
اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس کوہ بنو
کے نام سے ملتی ہے پھر اور آگے کو پیچم اور او تر طرف پر ایک اور شاخ
کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لبنائی ۴ - ۵ کوں اور اونچا
ایکھزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے
معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹی نوپر بلوط اور دیو
اور اترائی میں تھچ پات اور زمیتوں کے درخت اور طرح طرح کے پھول
پیدا ہوتے ہیں اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاس بنی سے
بعل دیوتی کے بنیٹن (یعنی پنڈون) کا مقابلہ کیا تھا (اول سلاطین ۱۸
باب ۲۰ - ۴۴) اسکے اور تہور پہاڑ کے بچ سمندر سے ایک دریا سے یردن تک
پُر رائیل کی وادی ہے اسکی لبنائی چودہ کوں اور چوڑائی آچھ کوں

کلیپا جیبا صفحہ ۲



چار کو اور پھر دس
چار سو گنا بن گئے ہیں
سو سو گنا بن گئے ہیں
سارے چار سو
اور چاند کے
پتے جاری چار سو
ہائے دیکھو

در اسکے پنج قبیلوں مذی بہتی جس مقام سے کنبل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ کا نام کوہ قجلبہ ہے اور سیدی دکن طرف کو چلکر اسرائیل یا افراتیم کے پہاڑ اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑ وہین کوہ حبیبال اور کوہ جرزین جسکی چوٹی پر سامریوں نے دوسری ہیکل تعمیر کی اور یہودیہ کے پہاڑ وہین کوہ مور یہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تھی اور کوہ صیخون جسپر داؤد بادشاہ کی گڈھی تھی اور کوہ زیتون واقع ہر نہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکنی سرحد سے گزر کر اور پورب دے سلسلہ کے اور نزدیک اگر اسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونوں کے بحراموت سے لیکر دریائے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ ہین دریائے بیرون کا نالہ تھا اندر مین وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریائے قلزم کی ایک شاخ ہے جو وادے مذکور سے ملکر بحر الکبار کے نام سے مشہور ہے اس شاخ کے پچم کنارے پر سلسلہ مذکور کوہ حوریب جسکی جڑ پر خداوند کا فرشتہ موسیٰ بنی کو دکھائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسیٰ کو شریعت دکھائی اور دریائے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳۰ باب ۱۰ اور ۱۱ باب ۱۰) ان دونوں سلسلوں کے بیچ اور طرف سے ملک کی دکنی سرحد تک ایک وادی ہے جسکی بیچ مین دریائے بیرون بہتا ہے دریائے مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑ وہین تبتلا تے ہین اور دو تین کوس کے فاصلہ پر اسکے اور ندیوں کے پانی سے میروم کی جہیل ساڑھے تین

اولیٰ کوہ
۱۰ باب ۱۰
۱۱ باب ۱۰
۱۲ باب ۱۰
۱۳ باب ۱۰
۱۴ باب ۱۰
۱۵ باب ۱۰
۱۶ باب ۱۰
۱۷ باب ۱۰
۱۸ باب ۱۰
۱۹ باب ۱۰
۲۰ باب ۱۰

طرابلس

۱۰ باب ۱۰
۱۱ باب ۱۰
۱۲ باب ۱۰
۱۳ باب ۱۰
۱۴ باب ۱۰
۱۵ باب ۱۰
۱۶ باب ۱۰
۱۷ باب ۱۰
۱۸ باب ۱۰
۱۹ باب ۱۰
۲۰ باب ۱۰

بڑا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے پچھن اور سمندر کے
 کنارے پر یافتہ شہر آجک موجود ہے وہاں سے لیکر اڈر طرف کڑیل
 پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تھا اور یافتہ کی دکن طرف ملک کے اصل
 باشندوں کے کئی خاص شہر واقع تھے جنکا ذکر تدریت میں دفعتاً ملتا ہے
 اگلے زمانہ میں اکثر ملک کی آب و ہوا موافق اور معتدل اور زمین
 سیراب اور زرخیز تھی مگر کئی وجہوں سے ابکا حال آگے سے اور کچھ
 ہو گیا انتہی کوہ حرموں کے بائیں اڈر شہر دمشق ہے اور اسکے دہے
 پر بحر روم نظر آتا ہے اور اس میں جزائر کپرس اور کرتھ اور سیلیتا اور سسیلیا
 دکھائی دیتے ہیں حرموں کے اڈر پچھم کوچک ایشیا۔ اور کوچک ایشیا کے
 پچھم طرف ایک چھوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اڈر نیز
 ملک مقدونہ واقع ہے وہاں سے پچھم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جا کر
 ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریاے یرون کے
 وار پار پہاڑوں سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جس میں گنا شاہر اگیل کی
 جیل اور یرون دریا اور بحر موت یعنی سدوم کی جیل واقع ہے دریا
 یرون کا طول قریب سو کوس کے ہے۔ صوبہ اگیل میں کوہ کرل کے
 نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرا یلون اور یرون اور
 مجد وناموں سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس شیلون کے پچھن ناصر
 واقع ہے اس وادی میں اکثر لڑائیاں ہو کر تھیں مثلاً دہون
 اور برق اور جدعون اپنے دشمنوں سے یہاں لڑتے اور ساول نے یہاں

فلسطیون کے ساتھ جنگ کیا اس وادی میں اجیاب شاہ اسرائیل شاہ آرام بن ہاداد اور شاہ مصر یوہیکے بادشاہ یوصیاہ پرہین غالب آیا علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یورپ کے لوگ اس وادی میں لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ نیولین نے ملک آرام کو چھوڑنے سے پشتہ اپنے دشمنوں کو مغلوب کیا (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگتس بڑاؤمید مطبوعہ مشن پریس الہ آباد صفحہ ۶۹)

ملک کنعان کے اصلی باشندہ و نکاح حال

از روسن تواریخ کلیبا حصہ ۱ صفحہ ۷۲ و ۳۲

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن ہام بن نوح کی اولاد میں تھے اسلئے وہ ملک کنعان اور اس کے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ الگ فرقوں اور قومونکے موافق انکے کئی اور نام بھی تھے چنانچہ جت بن کنعان کے نام سے حتی ایک قوم جس سے ابراہیم نے قبرگاہ کے لئے ایک کبیت اور ایک خارجہ (پیدائش سنہ باب ۳۸) اور یوس سے یوس جودا و دپادشاہ کے وقت تک شہر یوسلم میں رہتے تھے نکلے پہر کنعان کے پہلوئے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آج تک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک مذکور کی اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اسکی طرف سے شہر صور بھی سکے تیار اور آباد ہو گیا اسلئے بنیو کی کتاب میں بنت صیدا کہلاتا ہے یہ

دیکھنا اول

ملک مسرین اسیر تھے (یعنی بعد یوسفؑ) یہی قوم دوبارہ ملک کے اوقراط پر
 بن حکمران ہو گئے تھے اور اُنکے محل میں بنی اسرائیل کا خروج ہوا (یعنی
 حضرت موسیٰؑ کے وقت میں) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے
 پیشتر کسی الگ قوم میں ملک کنعانیوں رہتی تھیں انکی حکومتیں الگ الگ تھیں
 بلکہ اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثر و کثرت کا پیشہ جہاز رانی اور سوداگری
 تھا کشتکاری اور چوپانی کم کرتے تھے اور دین کے مقدمہ میں خاص و
 عام ایک شخص اور زیارت پرستی میں مبتلا تھے انتہی۔

حضرت موسیٰؑ دس معجزہ دکھلا کر بنی اسرائیل کو معجزہ کمال لائے پہلے معجزہ
 تمام ملک کا پانی لہو بن گیا دوسرا معجزہ میڈ کو نکا غول آیا تیسرا زمین کے
 گرد جو تین بن گئیں چوتھا چھوٹا نکا غول آیا پانچویں موشی میں وبا آئی
 چھٹے انسان اور حیوان کے بدن پر پڑے اور پہلوئے نکلے ساتویں بڑے
 اونٹنی بارش ہوئی آٹھویں ڈھیر میو نکا غول آیا نویں تین دن تک عجب
 اندھیرا رہا دسویں سارے انسان اور حیوان کے پہلوئے ہلاک ہوئے
 (ایضاً تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۵۔ اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور
 دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۰ میں ہے کہ اُسے (یعنی حضرت موسیٰؑ کو) قوت بخشی
 گئی کہ تین طرح کے معجزے کرے انتہی یعنی سب وہ معجزے تین قسم کے تھے حضرت
 موسیٰؑ کے بعد حضرت یسوع بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جب طاعون
 حضرت موسیٰؑ نے بحر قزقم کو دودھ کیا اور خشک اُس پارا وتر گئے ایسے
 حضرت یسوع نے یریحو کے پاس یرون کو دودھ کیا تھا (یسوع صہاب ۱۶)

انکے بعد چودہ قاضی یا جو انمزد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل میں پیشوا ہوئے حضرت سمویل تک پہنچی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سمویل نے قوم میں بادشاہی قائم کی اور ساؤل کو جسے قرائین طالوت کہا ہے مسح کر کے بادشاہ ٹھہرایا سبب طالوت قدس کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت کے بعد حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) انکے بعد حضرت سلیمان اور حضرت سلیمان کے بیٹے جہام کے وقت میں دو بادشاہتیں ہو گئیں دو فرقوں یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کسید ریوکی فرقے نے یہی جہام کا ساتھ دیا یہ یہودی کہلائے اور دشل فرقوں نے یور بیام کو جو حضرت سلیمان کا غلام تھا اپنا حاکم بنا کر افراتی یا اسرائیلی بادشاہت نام کیا اور پہلے سکم دار السلطنت ٹھہرایا (رومن تواریخ کلیسا جلد ۱ صفحہ ۷۲) اور یور بیام نے اسلئے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جائیں سونیکے دو پتھر بنا کر اشتهار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان پتھر وینین سے ایک بیت ایل میں اور دوسرا دان میں کھڑا کیا (اول سلاطین ۱۲ باب ۲۸ و ۲۹) پھر جیکہ سن جیسوی سے سات سو اکیس برس آگے شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلوں کو اسیر کر کے غیر ملک کے لوگوں کو سامریہ میں بسایا یہی لوگ سامری کہلائے مسیح کے وقت میں یہ ملک دو حصوں میں تقسیم ہوا ایک حصہ او تر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور یہودا کے بیچ واقع تھا سامریہ یا سمر دن کے نام سے مشہور ہوا (ازروٹن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۷۵) پس یہودی اور اسرائیلی دونوں

سلطنت شاہ بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

بہار	درت سلطنت	بنی اسرائیل	درت سلطنت
حضرت داؤد	۴۰	۱۰۷۰	
حضرت سلیمان	۴۰	۱۰۳۰	
رجام	۱۷	۹۹۰	یوربسام
ابیاہ	۳	۹۷۳	
آسا	۴۱	۹۷۰	
		۹۶۸	ناب
		۹۶۶	بشا
		۹۴۳	ایلاہ
		۹۴۲	نیرمی و عمری
		۹۳۱	احاب
یوشفات	۲۵	۹۲۹	
		۹۰۹	اختیاہ
		۹۰۷	یورام
یورام	۸	۹۰۴	
اختیاہ	۱	۹۹۶	

شہزادہ

درت سلطنت
۲۵

بنی اسرائیل
یا هر

۸۹۵

درت سلطنت
۲۰

یهوואه
تالیاه
یهوآس

۱۷

یهواض

۸۹۷

۱۶

یهوآس

۸۵۰

۸۲۹

۲۹

اسیاه

۴۱

یزروبام دوم

۸۳۲

۸۳۰

۱۱

تخت خالی را

۸۰۹

۵۲

یهوایه یا عزریاه

۲۲

تخت خالی را

۷۹۳

۱

زکریاه و شلتانی

۷۷۱

۱۰

یهوشاف

۷۷۰

۲

یهوشاف

۷۶۰

۳۰

یهوشاف

۷۵۸

۷۵۷

۱۶

۷۴۱

۱۶

تخت خالی را

۷۳۸

۱۰

یهوشاف

۷۲۸

۹

۱۸۰
۱۷۰
۱۶۰
۱۵۰
۱۴۰
۱۳۰
۱۲۰
۱۱۰
۱۰۰
۹۰
۸۰
۷۰
۶۰
۵۰
۴۰
۳۰
۲۰
۱۰
۰
۱۰
۲۰
۳۰
۴۰
۵۰
۶۰
۷۰
۸۰
۹۰
۱۰۰
۱۱۰
۱۲۰
۱۳۰
۱۴۰
۱۵۰
۱۶۰
۱۷۰
۱۸۰

یهوואه

۵۸۶	۵۹۷	۴۰۸	۴۳۹	۴۲۱	۴۹۴	۷۱۹	۷۲۵
اسیری یابل	بیو تقیم صد قیاه	بیو اخذ اور بیو تقیم	بیو صیاه	مسمون	منسی	مخز قیاه	مخز قیاه
اسیری یابل	بیو تقیم صد قیاه	بیو اخذ اور بیو تقیم	بیو صیاه	مسمون	منسی	مخز قیاه	مخز قیاه

از مفتاح الکتاب مطبوعه مرزا پور ۱۲۵۴ هجری صفحہ ۳۴۸ و ۳۴۹

فہرست تہا ہے ہفتگانہ مسلمات یہود و نصاریٰ اہل اسلام

سہیلی تہمت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدائش سے یکڑ طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوست

حکام عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیم کے بدلے جانے تک ۷۴۴ برس کا ہے

کتابخانه

جس کا عرصہ ابراہیم کے بارے جانے سے ہی اس کی شہرت کے معجز خروج تھا۔ وہ ہم پر

ماکانام لیاہ	(۱) پیوواہ
ماکانام لیاہ	(۲) اشکار
ماکانام لیاہ	(۳) زبلون
ماکانام لیاہ + یہ حضرت یعقوب کا پہلو تھا بیٹا تھا	(۴) روبین
ماکانام لیاہ + اسی بی بی سے یسوی پیدا ہوا	(۵) شمعون
ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تھی	(۶) جد
حضرت یوسف کا بیٹا	(۷) افرائیم
حضرت یوسف کا بیٹا پہلو تھا پیدائش ۸۴ سال	(۸) منشی
ماکانام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسف پیدا ہوا	(۹) بنیامین
ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تھی	(۱۰) دان
ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تھی	(۱۱) یسر
ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تھی	(۱۲) نفتانی
دان و نفتانی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی	
لونڈی تھی اور جد و یسر دوسری لونڈی زلفہ سے تھی جو حضرت یعقوب کا	
دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تھی اور حضرت یوسف کے نام سے کوئی	
فرقہ نہیں مگر ان کے دونوں بیٹوں کے نام سے افرائیم و منشی کا فرقہ ہوا اور	
وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوب کو منظور ہوا کہ حضرت یوسف کو ان کے بہائیوں سے	
دونا حصہ ملے پس افرائیم اور منشی کو ملتی کرنے کے سبب یوسف کے فرقے کو	
دونا حصہ دیا گیا (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۹) اور حضرت یعقوب کے	

ایک بیٹے کا نام یوسی تھا (پیدائش ۲۵ باب ۲۲-۲۵) مگر اس قر
 کے لوگوں کو کہ جنہیں حضرت موسیٰ و ماروٹن نے میراث ملک کنعانیہ
 نہیں ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت لینے امامت کرتے اور سب
 فرقوں سے دیکے وغیرہ لیتے تھے اور میراث انہیں بارہ فرقوں
 مرقومہ فہرست کو ملی تھی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ و ۵۲ میں لکھا ہے
 کہ وہ لوگ شریعت کے مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ اترتائیس
 شہروں کے سوا انکی کوئی سورتی زمین نہ تھی (یشوع ۱۲ باب ۱۸)
 کیونکہ خدا ہی انکی میراث ٹھہرا اور اُسے اُن کو شششون کے محل
 جو انہوں نے لوگوں کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار
 کا دسواں حصہ انکا حق ٹھہرایا انتہی

اسرائیل

فہرست اسماء و وارثہ پسران حضرت اسمعیل

- | | |
|---|-----------|
| یہ پہلوٹھا بیٹا تھا | (۱) نمیش |
| اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمعیل پراد ٹھہری کیونکہ اسے تمام اسماء بنی | (۲) قیدار |
| | (۳) ادبیل |
| | (۴) بشام |
| | (۵) شیماء |
| | (۶) دودہ |
| | (۷) نشا |

(۸) حذر

(۹) تیما

(۱۰) اطور

(۱۱) یقین

(۱۲) قدمہ

کوہ طور انہیں کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو الطور کہتے ہیں

یہ اسمعیل کے بیٹے ہیں اور انکے نام انکی بستیوں اور قلعوں میں یہ ہیں اور

اپنی امتوں کے بارہ رئیس ہیں (دیکھو پیدائش باب ۲۵-۱۳-۱۶)

پانچویں صدی عہد میں اُس تمام ملک کے تین حصے تھے یعنی یہوداہ اور

سامریہ گلیل اور ترانکویشین پیریہ اور ادوم فی الحال وہ سلطنت

ترکی کے تحت میں ہے اور انہوں نے اُسے دو حصوں میں اکرادیا

دمشق میں کر دیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۸۱۵) اسی ملک کی بنیاد

مسیح کی شان میں لکھا ہے کہ داؤد کے تحت پر ہمیشہ تک سلطنت کرے گا

چنانچہ اعمال باب ۲ میں ہے سو اس سبب سے کہ بنی تھا (یعنی

داؤد) اور جانتا تھا کہ خدا نے اُس سے قسم کھائی ہے کہ میں تیری

نسل سے مسیح کو جسم کی رو سے ظاہر کروں گا کہ تیرے تحت پر بیٹھے انتہی

اور لوقا باب ۳۳ میں ہے کہ وہ (یعنی مسیح) سدا یقوت کے گہرینوں

بادشاہت کریگا (ازرومن میل چپاہ لندن شیعہ) اس سدا کے

لفظ سے جو لوقا باب ۳۳ میں ہے بعضوں نے گمان کیا ہے کہ مسیح کی

بنوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تھی لیکن کئی دلیلوں سے یہ گمان

دکھان

رفع ہو سکتا (۱) انجیل جسکی تعریف قرآن میں بار بار ہے اگر الہامی ہے تو
 خدا کی سب مخلوق کے واسطے و خدا کا فرمان ہے (۲) مسیح انبیاء بنی
 اسرائیل میں سے تھے اور ان انبیاء میں سے حضرت یونسؑ بحکم الہی مخلوق
 کے لوگوں میں بنوت کر چکے ہیں پس حضرت عیسیٰؑ کی بنوت بھی صرف بنی اسرائیل
 پر منحصر نہ تھی (۳) اعمال اباب ۸ میں مسیحؑ نے حضرات حواریوں سے
 فرمایا کہ تم قوت پاؤ گے اور یرود سلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ میں
 بلکہ زمین کی حد تک میری گواہ ہو گے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیحؑ نے کہی ایک
 گنہگار بھی ملک یہودیہ پر حکومت نہیں کی بلکہ مسیحؑ کو خود دنیا میں سر
 رکھین کی جگہ نہیں (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسرین
 انجیل کا اس پر اتفاق ہے کہ اس سے مسیحؑ کی روحانی حکومت مراد ہے
 نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر بھی ہے اور مسیحؑ نے خود فرمایا
 کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہیں ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور
 اس سدا کے لفظ سے بھی جو لوقا ۱۸ باب ۳۳ میں ہے یہی بات ظاہر ہے
 کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قائم نہیں رہتی لیکن روحانی سلطنت
 کو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت تو عقیدہ اور ایمان ہے جو مسیحؑ کے
 ایمانداروں میں ہمیشہ تک بدستور جاری ہے

یرود سلم بمعنی بیت المقدس سے مراد یہودیہ اور عیسائی اور اسلامی
 محاورہ میں وہ عبادت خانہ جسے اگلے زمانہ نوٹین میں مکمل سلیمانی کہتے تھے
 (لوقا ۱۸ باب ۳۴) اور کہی وہ تمام شہر اور کہی صرف صیون تمام شہر

غالباً اموریون کے نام سے جو کہ اُس ملک کے قدیم باشندے تھے مشہور
 ہو کر زمانہ قدیم میں یہ سب پہاڑ مور یہ کہلائے اور اموریون کے ایک
 بادشاہ صیحون کے نام پر انہیں کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۳۵۱ زبور ۱۱
 و ۳۶ زبور ۱۹) یا شاید اسکے بالعکس ہو یہ وسلم اور یحییٰ بن ماری
 کہانے سے دو ہزار پانسو اکیاسی فٹ بلند ہے اور دکن پیمبر خ دو
 ہزار پانسو اترتیس فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یہ وسلم
 میڈی ٹیرین کہانے سے ۳۲ میل اور ویرین آٹھارہ میل ہے
 یہ وسلم سے جبرون دکن طرف بنیل میل اور سامریہ اور طرف
 جنتیں میل ہے (کوئی ورائٹسٹ بیگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی ۱۸۶۵ء)
 صفحہ ۵۸۴ مصنفہ پادری چارلس ٹیل اٹم لکھے) یہ وسلم دمشق سے
 پیمبر خ ایکسٹریکٹس میں لغت کتابت صفحہ ۳۰ (کالم ۲) مذکور ہے جسے گبون صاحب مشہور ہو

دین و دنیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

دو سو تمانہ میل اور افراتیم سے شترہ میل پیرچھو سے ۱۶ میل بیت عبا سے
 دو میل (از ہدایت المسلمین بنصفہ پادری عماد الدین چہا پلاہو کسے
 صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) اور رامہ سے چہ میل اور کفیلہ کے خار سے جہان
 حضرت ابراہیم واسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار میں بسنس
 میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف چنگب
 مطبوعہ آگرہ شمس ۱۸۶۷ء صفحہ ۸۰ و ۱۹ و ۶۶) یروسلہ سے پورب طرف زیتونکا
 پہاڑ ایک سبک کی منزل یعنی پندرہ ہلو قدم دور ہے (اعمال اباب ۱۲)
 اسکے اور شہر کے پچھن ایک نالہ کدون نامی حایل ہے جس میں بارش
 کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنوں میں سو کہ جاتا ہے اس پہا
 کے دامن میں پچھ طرف یروسلہ کے پاس ایک باغ گت سنی نامی تھا
 اور پہاڑ سے ملے ہوئے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیا دو گانو
 تھے (از رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد شمس ۱۸۶۷ء صفحہ ۶۰ کا لم ۲ مٹی ۲۱
 باب ۱ کی تفسیر یروسلہ میں پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب
 سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبورہ و ۶۷ میں لکھا ہے اور صیون کی بابت
 کہا جائے گا کہ فلا نہ فلا نہ اُس میں پیدا ہوا اور حق تعالیٰ آپ اُس کو قیام
 بخشے گا خداوند جبوقت لوگوں کو تمام کہے گا تو گرن کہے گا کہ یہ شخص وڈن پیدا
 ہوا تھا اتنی اور اسد طح ۸۶ زبورہ و ۷۷ میں بھی ہے اُس کی
 عظمت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بہرے ہوئی ہیں دیکھو
 ۱۲ باب ۱۴ و ۲۱ و ۲۶ - اول سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

کمال

یہ کتاب درج ذیل کتابوں سے نقل کی گئی ہے
 ۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۰۰۔ تفسیر ابن کثیر

یہ کتاب درج ذیل کتابوں سے نقل کی گئی ہے
 ۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۲۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۳۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۴۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۵۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۶۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۷۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۸۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۰۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۱۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۲۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۳۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۴۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۵۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۶۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۷۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۸۔ تفسیر ابن کثیر
 ۹۹۔ تفسیر ابن کثیر
 ۱۰۰۔ تفسیر ابن کثیر

(داؤد) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مریخ بنایا (۲ سموئیل ۲۲ باب)
 وہاں چڑاؤن اور سلامتیوں کو چڑایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول
 کی اور وہ اپنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہو گئی اور اُس کے بعد
 اُسی مقام پر سلیمان بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری
 شید صاحب و ترجمہ پادری اشرف صاحب مطبوعہ مشیخ صفحہ ۹۳)
 اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضور کی نشان
 نہا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اُسی جگہ عہد نامہ کا صندوق اور اُس پر
 سونے کا سپر پوش تھا جسے کفارہ کہتے تھے (خروج ۳۷ باب ۶) اور صندوق
 دونوں جو عہد نامہ کی اور صحن کا مرتبان اور حضرت ہارون کا عصا
 کہ جبین شاخین پہنچتی تھیں (عبرانیوں کا ۹ باب ۴) رکھا تھا اُسی جگہ حضرت
 عمر فاروقؓ کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ
 مصنفہ پادری اگستس بڑی صفحہ ۱۹۸ میں لکھا ہے کہ گمان غالب ہے
 کہ موریا کے اوپر ابراہیمؑ اضمحاک کو ذبح کرنے کے لئے لے گیا اور یہاں
 تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمر کہتے ہیں وہیں واقع
 ہے انتہی

اے یروسلیم اگر میں تجھے بہول جاؤن تو میرا دہنا لہتا اپنا کام ہوئے
 اگر میں تجھے کو یاد نہیں کرتا اور اگر میں یروسلیم کو اپنی اول خوشی سے
 زیادہ تر عزیز نہیں جانتا تو میری زبان تالو سے لگ جائے ۷۳ ازبورہ ۷۶
 نظم در مدح یروسلیم یعنی بیت المقدس

اول

اس کتاب میں جو
ایسا عظیم السلام سکات
کائنات کا عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے

عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے
کائنات کے عہد اور اس کے

الحق کہ جاننا ہے جو ابرو و سلم
نور مجسم است غبار و سلم
ایک مہو است باد بہار و سلم
دین متین حسین حصار و سلم
شد نور باریل و نہار و سلم
یکسر گسسته شد بکنار و سلم
از رخسار نقش و نگار و سلم
گل بشکفت زکادش خار و سلم
بر سبز و سبز پوش سوار و سلم
از بہر مہر مقیم دیار و سلم
از بہر مہر ناز گز و سلم

باد و ہزار جان بہ نثار و سلم
اجسام انبیا چون جاکش نہفتہ اند
بر واز جبریل جاکش لبے چو ماند
پشت و پناہ پشت دیوار آن حرم
ظلمات راہ چشمہ حیوان بہن بخود
مانند سحر سلسلہ انبیاء پاک
ظل بہا است سایہ دیوار مسجدش
پاسر خرو تر از رخ گلر و شود براد
از فخر سر کشد فلک سبز دزاراد
یار ب مقام بندہ منصوب کن
ہون در گز تو از سہر حسیان با

یعنی خداوند ایک سوال کیا اور میں اسکا طالب ہوں کہ میں عمر ہر
خداوند کے گہر میں رہوں اور خداوند کی خوشنودی دیکھوں اور اسکی
ہیکل میں تحقیقات کروں کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ
میں چپا لے گا اپنے ڈیر کے پردے میں مجھے پوشیدہ رکھے گا اور
مجھے چٹان پر چلا دے گا (۲۷ زبور ۵۵)
ہم اُسکے مسکنوں میں جائیگے اور ہم اُسکے پانوں تلے کی چوکی
کی برابر اُسکو سجدہ کریں گے (۳۲ زبور ۷۲)

رکن دویم

توریت میں جبکہ پہلے یروشلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدائش کی نم ۱۸-۲۰ میں ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ ملک صدق کو جو حاکم کاہن تھا وہ یکی دی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ میں بھی کوئی مذبح تھا مگر توریت سے کچھ اسکا ثبوت نہیں ہے بعد کے خدا نے ابراہیم کو آرمیا اور اس کے کھانا ابراہیم بولا اللہیک تب اس نے کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحاق کو لے اور موریہ کے ملک میں جا کر وہاں ایک پہاڑ پر جو میں تجھے دکھاؤں گا اُسے سوختنی قربانی کے لئے فوج کرتب ابراہیم نے بڑے تر کے اٹھکر اپنے گدے پر چار جامہ باندھا اور دونوں کو اور اپنے بیٹے اسحاق کو ساتھ لیا جب انہوں نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکھا ابراہیم نے اپنے نوکروں سے کہا تم گدے کے پاس بیان رہو میں اسس رط کے کے ساتھ وہاں عبادت کرنے جاتا ہوں تب قربانی کی لکڑیاں اپنے بیٹے اسحاق پر لادیں پر آگ اور چھری اپنے ہاتھ میں لی اور دونوں ساتھ چلتے ہوئے اسحاق اپنے باپ سے کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لئے بڑہ کہاں ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ بڑہ کی تدبیر کر گا سووے دونوں ساتھ ساتھ چلے جب اُس جگہ پر آئے ابراہیم نے ایک مذبح بنایا اور اُس پر اُن لکڑیوں کو چننا اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندھ کر لکڑیوں پر دھرا اور اپنا ہاتھ بڑا کر چھری لی کہ اپنے بیٹے کو فوج کرے

کتابخانه

کہ وہ صاحبزادہ عینہ کی حفاظت ثابت رہے (سورہ)

والصافات

ایک کھانہ کی دکان

کافی سے دور نہ ہو۔

کتابخانه ملی ایران

و وہی خدا کے فرشتہ نے آسمان پر سے پکار کر اسے کہا کہ اے ابراہیم
 اے ابراہیم اپنا ہاتھ اس کے پرست بڑا کیونکہ میں نے جانا کہ تو خدا کیستے
 ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ کیا تب ابراہیم نے
 اپنی آنکھیں اٹھائیں اور میٹھے کو سینگوں سے جھاڑی میں بندھا
 ہوا دیکھا اور اسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختی قربانی کے لئے
 ذبح کیاقت کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء

۱۰ باب پیدائش ۲۲ باب

اہل اسلام کا اتفاق اس پر ہے کہ حضرت ابراہیم سرزمین مکہ معظمہ میں
 بمقام مناقربانی کے واسطے حضرت اسمعیل کو لے گئے تھے اور جو لوگ
 بوالفدا نے لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاق کی نسبت اس واقع
 کا یقین کرتے ہیں وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہیں
 اور جو لوگ حضرت اسمعیل کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہیں
 وہ مقام قربانی کا مناقربان دیتے ہیں اور یہود و نصاریٰ یہ دلیل
 پیش کرتے ہیں کہ منامک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی
 دور ممکن تھا کہ خدا حضرت ابراہیم کو قربانی کرنے کے واسطے بھیجا
 مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیل اور انکی والدہ کا اُس بے آبا
 ملک اور ریگستان بے آب و دانہ میں بے رفیق و مددگار پہنچ جانا
 قینوں مذہبون کی کتابوں سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیم کا بیٹے
 کو قربان کرنے کے واسطے اتنی دور آنا کچھ تعجب کا مقام نہیں ہے

منامک

کیونکہ اسکے بعد بھی باپا اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک بار بار سفر جاری رہی تھی یہاں تک کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے وقت حضرت اسمعیلؑ باپ کے پاس موجود تھے چنانچہ پیدائش ۲۵ باب ۸ و ۹ میں ہے تبارہم جان بحق ہوا اور اچھی عمر درازی میں بوڑھا اور آسودہ ہو کر مرا اور اپنے لوگوں میں جا ملا اور اسکے بیٹے اسحاقؑ اور اسمعیلؑ نے مکہ کے مغرب میں چٹنی صحرا کے بیٹے افرون کے کہیت میں جو مری کے آگے ہے اسے گاڑا انتہی

علاوہ اسکے مور یہ پہاڑ پر یہ قربانی واقع ہونا سب نصرانی عالم اس بات کی بابت قایل نہیں ہیں برعکس اسکے وہ کہتے ہیں کہ مورہ کے بلوط (تبارہم ۱۲ باب ۴) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبان میں سورہ دوموریاہ لفظوں میں فقط تھوڑا تھوڑا فرق ہے (نعت کتاب مقدس صفحہ ۱۴۸) اور سامری کہتے ہیں کہ کوہ جزیرین پر حضرت ابراہیمؑ نے وہ قربانی گزرائی تھی (ایضاً صفحہ ۱۴۵ کا لم ۲)

چونکہ اہل اسلام میں حضرت اسمعیلؑ کا نام اس قربانی کی بابت مشہور ہے (دیکھو سورہ الصافات رکوع ۳۸) اور عیسائیوں اور یہودیوں میں باوجود اقرار سہو کا تبارہم حضرت اسحاقؑ کا لیکن یہ اختلاف ایسا بڑا نہیں ہے جیسے سامریوں نے اپنی توریت میں عیساؑ کی جگہ جزیرین لکھ لیا ہے (نعت کتاب مقدس صفحہ ۱۴۸ کا لم کیونکہ وہ بیت المقدس سے اٹکی تھی) رگوانی کا باعث ہو گیا اور اس میں کچھ خدا پرستی کی بابت نقصان

۱۔ اور نسا کے ایک لکھنے
۲۔ جلد ۱۲
۳۔ جلد ۱۲
۴۔ جلد ۱۲
۵۔ جلد ۱۲
۶۔ جلد ۱۲
۷۔ جلد ۱۲
۸۔ جلد ۱۲
۹۔ جلد ۱۲
۱۰۔ جلد ۱۲
۱۱۔ جلد ۱۲
۱۲۔ جلد ۱۲

۱۳۔ جلد ۱۲
۱۴۔ جلد ۱۲
۱۵۔ جلد ۱۲
۱۶۔ جلد ۱۲
۱۷۔ جلد ۱۲
۱۸۔ جلد ۱۲
۱۹۔ جلد ۱۲
۲۰۔ جلد ۱۲
۲۱۔ جلد ۱۲
۲۲۔ جلد ۱۲
۲۳۔ جلد ۱۲
۲۴۔ جلد ۱۲
۲۵۔ جلد ۱۲

نہیں ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اس کے سوا اسی کتاب میں
 کتاب کا احوال ۹ باب میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم کی چھٹی بیوی
 کی سمرین حضرت اسمعیل (پیدائش ۱۶ باب ۱۶) اور سورہ میں کی عمرین
 حضرت اسحاق پیدا ہوئے تھے (پیدائش ۲۱ باب ۵) اور خدا اس کے بیٹے
 حضرت اسمعیل کے ساتھ تھا (پیدائش ۲۱ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ
 برس حضرت اسمعیل حضرت اسحاق سے بڑے تھے پس ممکن ہے کہ پہلوٹھا
 کو حضرت ابراہیم نے قرانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب
 خدا فرماتا ہے اگر کسی کی دو جوروں ہوں اور ایک محبوبہ اور
 دوسری مبنغوضہ ہو اور محبوبہ اور مبنغوضہ دونوں سے لڑکے
 اور پہلوٹھا بیٹا مبنغوضہ سے ہو تو یوں ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹوں پر
 مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبنغوضہ کے بیٹے پر جوفی الحقیقت
 پہلوٹھا ہے فوقیت مذی بلکہ وہ مبنغوضہ کے بیٹے کو اپنے نسب مال سے
 دونا حصہ دیکر پہلوٹھا ٹھہرا دے کیونکہ وہ اسکی اقل قوت کا ہے اور
 پہلوٹھا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر
 کوئی کہے کہ حضرت یعقوب نے کیوں اپنے بڑے بیٹے پہائی عیسو کا حق
 (پیدائش ۲۱ باب ۳) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوب نے عیسو کو پہلوٹھے ہو چکا تھا
 مول لیا تھا (پیدائش ۲۱ باب ۳) باوجود اسکے اپنے بیٹا پہائی عیسو کو پہلوٹھے ہو چکا تھا
 حق پایا تھا پس دراصل اس کے بڑے بیٹے پہائی ہی کو حضرت اسحاق نے وہ برکت دی تھی
 کیونکہ حضرت یعقوب نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تھی (پیدائش ۲۷ باب ۱)

عربان

پس جبکہ مغرضہ کے بیٹے کا پہلو ٹپنے ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو خیر مہینوں
کے پہلو ٹپنے بیٹے کا پہلو ٹپا پن کون چہین سکتا ہے لیکن وہ خداوند کے
نزدیک آپ سب بہائیوں سے اعلیٰ اور افضل ہے؛

اور یہودیوں میں ہی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلو ٹپا خداوند کے لئے سمجھا
جاتا تھا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ میں خدا فرماتا ہے
تو اپنے بیٹوں میں سے پہلو ٹپا مجھے دیکھو ایسا ہی اپنے بیٹوں اور گوسفندوں
سے کچھ جیواں تھی اور خروج ۳۱ باب ۱ میں ہے کہ سب پہلو ٹپنے میرے لئے
کر جو کوئی بنی اسرائیل میں کچھ کھو گیا انسان اور کیا حیوان میرا ہے انتہی
پہر یہ کہ شاید اس قربانی گزرائے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا ہو
نہوے تھے اسکے سوا پیدائش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ میں لکھا ہے پہر یہ وہاں
کے فرشتے نے دوبارہ ابراہیم کو بشارا اور کہا خدا فرماتا ہے میں نے اپنی
ذات کی قسم کہا ہے اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا
ہی دریغ کیا میں تجھے برکت پر برکت دوں گا اور آسمان کے ستاروں اور
دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشوں گا
اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازوں کی وارث ہوگی اور تیری
نسل سے زمین کی ساری امتیں برکت پاؤں گی انتہی چونکہ اکلوتا
بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمعیل کے حضرت اسحاق کو نہیں کہہ سکتے
اس سبب سے کہ حضرت اسمعیل اپنی پیدائش سے چودہ برس تک
اپنے باپ کے اکلوتے تھے اور حضرت اسحاق کی پیدائش کے وقت

تو حضرت اسمعیل چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاق اٹھو سٹھ
کیونکہ ہوئے انہیں کی بیٹے اسمعیل کی بابت خدا نے فرمایا کہ دروغ
یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تاروں اور دریا کے ریت کی ما
(آیت ۱۷) حضرت اسمعیل کی نسل کو خدا نے کیا کہ جسے تمام عرب
اور ترکستان بہرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا میں صرف توے لاکھ
رہ گئے ہیں اور انہیں حضرت اسمعیل کی اولاد اپنے دشمنوں کے
دروازہ کی (آیت ۱۸) یعنی بیت المقدس کے وارث ہوئے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتیں یعنی یہودی اور عیسائی
مسلمان برکت یعنی ایمان پاتے ہیں ایک اور بات یہی غور کر شکے
لایق ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب میں دو قربانیان مقرر
تھیں ایک عقرب یعنی وہ قربانی جو ماہ رجب میں کیا کرتے تھے اور دوسرے
قربان یعنی پہلوئے بچے کا قربان کرنا (ازینا زمانہ مطبوعہ مشن پریس لاہور)
بگم مار تہہ انڈیا رگٹ سوسائٹی شلٹن (صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمعیل کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمعیل
ہیں اور یہ دستور انہوں نے سنت آباؤی سمجھ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتون کے لئے یہ بات یادگار چلی جائے کہ ہمارے آباؤں سے کوئی
پہلو تھا قربان ہونے کے وقت یوں مورد افضال الہی ہوا تھا
پس وہی سنت اہل عرب میں پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمعیل قربان ہونے گئے تھے

۱۷
تو حضرت اسمعیل چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاق اٹھو سٹھ
کیونکہ ہوئے انہیں کی بیٹے اسمعیل کی بابت خدا نے فرمایا کہ دروغ
یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تاروں اور دریا کے ریت کی ما
(آیت ۱۷) حضرت اسمعیل کی نسل کو خدا نے کیا کہ جسے تمام عرب
اور ترکستان بہرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا میں صرف توے لاکھ
رہ گئے ہیں اور انہیں حضرت اسمعیل کی اولاد اپنے دشمنوں کے
دروازہ کی (آیت ۱۸) یعنی بیت المقدس کے وارث ہوئے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتیں یعنی یہودی اور عیسائی
مسلمان برکت یعنی ایمان پاتے ہیں ایک اور بات یہی غور کر شکے
لایق ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب میں دو قربانیان مقرر
تھیں ایک عقرب یعنی وہ قربانی جو ماہ رجب میں کیا کرتے تھے اور دوسرے
قربان یعنی پہلوئے بچے کا قربان کرنا (ازینا زمانہ مطبوعہ مشن پریس لاہور)
بگم مار تہہ انڈیا رگٹ سوسائٹی شلٹن (صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمعیل کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمعیل
ہیں اور یہ دستور انہوں نے سنت آباؤی سمجھ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتون کے لئے یہ بات یادگار چلی جائے کہ ہمارے آباؤں سے کوئی
پہلو تھا قربان ہونے کے وقت یوں مورد افضال الہی ہوا تھا
پس وہی سنت اہل عرب میں پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمعیل قربان ہونے گئے تھے

۱۷
تو حضرت اسمعیل چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاق اٹھو سٹھ
کیونکہ ہوئے انہیں کی بیٹے اسمعیل کی بابت خدا نے فرمایا کہ دروغ
یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تاروں اور دریا کے ریت کی ما
(آیت ۱۷) حضرت اسمعیل کی نسل کو خدا نے کیا کہ جسے تمام عرب
اور ترکستان بہرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا میں صرف توے لاکھ
رہ گئے ہیں اور انہیں حضرت اسمعیل کی اولاد اپنے دشمنوں کے
دروازہ کی (آیت ۱۸) یعنی بیت المقدس کے وارث ہوئے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتیں یعنی یہودی اور عیسائی
مسلمان برکت یعنی ایمان پاتے ہیں ایک اور بات یہی غور کر شکے
لایق ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب میں دو قربانیان مقرر
تھیں ایک عقرب یعنی وہ قربانی جو ماہ رجب میں کیا کرتے تھے اور دوسرے
قربان یعنی پہلوئے بچے کا قربان کرنا (ازینا زمانہ مطبوعہ مشن پریس لاہور)
بگم مار تہہ انڈیا رگٹ سوسائٹی شلٹن (صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمعیل کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمعیل
ہیں اور یہ دستور انہوں نے سنت آباؤی سمجھ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتون کے لئے یہ بات یادگار چلی جائے کہ ہمارے آباؤں سے کوئی
پہلو تھا قربان ہونے کے وقت یوں مورد افضال الہی ہوا تھا
پس وہی سنت اہل عرب میں پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمعیل قربان ہونے گئے تھے

نہ یہ کہ حضرت اسحاق پیر یہ کہ توریت کے اُس مقام میں کثرت سے لکھا ہوتا ہے
 جنکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (دارنصاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴)
 مطبوعہ شیخ اسحاق لکھنیا ہوگا اور یہ تو عالم دستور تھا کہ توریت بغیر نقطوں کے
 لکھی جاتی تھی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۹ کالم ۱)

الغرض ان دونوں بنی زاد و بنین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے
 مخصوص کیا گیا ہو ہمارا عین فخر ہے اگر حضرت اسحاق علیہ السلام
 قربانی ہوئے گئے تھے تو وہ کیا دشمن تھے ہمارے نزدیک جیسے
 حضرت اسمعیل علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام
 جیسے محبت اور ادب ہمیں حضرت اسمعیل کا ویسا ہی حضرت اسحاق
 کا وہ بھی خدا کے مقبول اور یہ بھی خدا کے مقبول تھے وہ بھی ہمارے
 پیغمبر خدا صلعم کے اجداد میں تھے اور یہ بھی بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰ کو
 بوسیۃ یوسف بخارنسل داؤد میں لکھا ہے (مستی اباب) اگرچہ حضرت
 عیسیٰ کو جو بے باپ پیدا تھے حضرت داؤد سے قرابت تک نہ تھی چہ
 جائے آنکہ بنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریم نسل
 داؤد سے نہیں کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تھا یعنی ایسبات کے رشتہ
 دار تھیں جو کہ حضرت ہارون کی بیٹی بنین سے اور حضرت ذکریا کا سن کی
 بی بی تھیں (لوقا اباب ۵ و ۶) پس اس بیان سے اگر میں شیخ
 کہتا ہوں تو اعمال ۲ باب ۳۰ میں جو حضرت عیسیٰ کو نسل داؤد سے
 کہا ہے صریح غلط ہو گیا۔

فراہم الراجح
 مدبر
 انا ابن العجیر
 بختیہ بنت یحییٰ
 یونس روضہ

کریم اول
 لکھا تو گناہ نہ ہو
 زین العابدین

عمری مسند
 پادری دارالاندلس
 مطبوعہ لاہور
 صفحہ ۱۸۵

پہرہ کہ حضرت عیسیٰ نے آپ ہی نسل داؤد میں ہونے سے انکار
 کیا ہے دیکھو متی ۲۲ باب ۴۴ میں جب داؤد اُسکو (یعنی مسیح کو)
 خداوند کہتا ہے تو وہ اُسکا بیٹا کیونکر ٹھہرا انتہی غرض اس طرح حضرت
 رسول خدا صلعم کا نسب حضرت اسحاق سے نہیں بلکہ وہ تو حضرت
 اسمعیل کی دوسری ما سے حقیقی بہائی تھے اور حقیقتاً حضرت رسول خدا
 صلعم کے اجداد میں تھے اور اُسکی بابت اور یہی ثبوت ہیں مگر اس
 مختصر میں زیادہ گنجائش نہیں ہے صرف فائدہ صاحب کا قول اختتام
 دینے مباحثہ صفحہ ۶۹ اچھا یہ اکبر آباد مسیح ^{۱۸۵۵} بیان کافی ہوگا کہ لفظ بیٹا
 عربی میں بن اور لفظ بہائی عربی میں بن اور دونوں زبان عبرانی میں
 اور توریت کی بہتری آیات میں خاص و عام دونوں معنی سے آیا ہے
 انتہی پس اس طرح جیسے حضرت اسمعیل ویسے ہی حضرت اسحاق دونوں
 حضرت رسول خدا صلعم کے اجداد میں سمجھنا چاہیے پہرہ کہ حضرت بی بی
 ہاجرہ کو جو اول کتاب لونڈی کہہ کر انکی اولاد کا رتبہ حضرت بی بی سارہ
 کی اولاد کی برابر نہیں سمجھتے یہ صریح تعصب ہے (استثنا ۲ باب ۱۶)
 ۱۶ و ۱۷ کو جو میں ابھی لکھ چکا ہوں پہرہ نہ مانا جائے اسکے سوا توریت
 میں کہیں یہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کہیں مول لیا ہو
 یا جہاد میں آئی ہوں یا کہ کسی نے کسی کے آگے کنیز کی یا غلامی کا ذکر
 کیا ہو اور یہی صورتیں لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہیں نہ خود با
 ایسی نہ تھیں جیسے راجا اور روت موالی اُس مواب کی نسل میں

عبرانی

جسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنتی تھی اور رجھام بن سلیمان کی مائتہ عمو
 اُس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چھوٹی بیٹی سے تھے (۲ تواریخ
 ۱۲ باب ۳ امتی ۱ باب ۷) اور اوریام کی جو رویت سبع

(۲ سموئل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہوتر

(راحاب) بیشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدائش

۱۹ باب ۳۰-۳۶ (۳۷) (۴) پیدائش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب

روت ۱ باب ۴-۱ اور ۴ باب ۱۳-۱ اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب

حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعض انہیں سے حضرت داؤدؑ کی پردا دیان نخل

مین لکھی ہیں (دیکھو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت

اسعیلؑ کا مرتبہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ

تمام انبیاء ربی یہوداہ سے کس قدر بلند تر سمجھنا چاہئے

رومیونین یہ ایک خاص رسم تھی کہ جب ایک بیوی کو وعا دار اور

تیک جانتے تو اسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تھے (اگرچہ وہ لونڈی

ہوتی) جسوقت وہ ایک لونڈی سے نکاح کرتے تھے اولاد اُس کی

برابر اولاد نکاحی بیوی کے تصور تھی اور قوانین مین حقیقت کی نسبت

کچھ فرق نہ تھا وہ دونوں اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے

رکتے تھے لیکن اولاد کنجی (یعنی زندی) کی بالکل اس حق سے

خارج تھی از سیرالاسلام صفحہ ۲۲۰ باب ۵ ترجمہ پتھیر

مصریون مین پوجاریوں کے سوا اور لوگوں کو کئی نکاح کرنے کی عام

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

اجازت نہی اور عورت لونڈی ہو یا نہ ہو اسکی اولاد صحیح النسب اور
 آزاد سمجھی جاتی تھی لیکن لونڈی غلام نہ سمجھے جاتے تھے انتہی (از
 قدیم تاریخ مصر مولفہ ردین صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی اور
 مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس سن ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۱ نمبر) پہر یہ کہ حضرت
 یعقوبؑ کی اولاد دو بیویوں اور دو لونڈیوں سے تھی (پیدائش
 ۳۵ باب ۲۵ و ۲۶) اور سب بارہوں فریقہ بنی اسرائیل کے انہیں
 کی نسل سے بن پس جو فرقے کہ دونوں لونڈیوں یعنی بلہاہ سے
 دان اور نقالی اور زلفہ سے جدا اور اشتر تھے ان چاروں فرعو
 کو کوئی لونڈی بیچے ہوئے کے سبب اور اسرائیلی فرقوں سے کچھ
 کم نہیں سمجھتا ہے

باب اول

قطع نظر ان باتوں کے بریوں کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
 بی بی ہاجرہ فرعون کی بیٹی تھیں اور اُسے انہیں حضرت ابراہیمؑ کی کرامت
 اور عظمت دیکھ کر دیا تھا دیکھو کتاب بریشیت باب ۱۵ اور بی بی شلوٰ موسیٰ
 نے پیدائش ۱۶ باب کی تفسیر اس طرح لکھی ہے کہ وہ فرعون کی بیٹی تھیں
 دیکھا ان کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئیں تو کہا بہتر ہے کہ رہی
 میری بیٹی اُسکے گھر میں خادمہ ہو کر اس سے کہ ہو دوسرے کے
 کے گھر میں بلکہ انتہی چنانچہ اس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
 בְּתָרָהּ פָּרַעְהָ אֲשֶׁר כִּשְׂרָא נִסִּים שֶׁנֶּעֱשׂוּ לְסָרָה אֲמַר מֶלֶךְ הַמִּצְרָיִם
 שֶׁנֶּעֱשׂוּ בִּשְׂרָה וְכוּ' گیرہ بیت اشتر

پہر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی تیسری زوجہ تھیں اور
جنہیں توریت میں لونڈی نہیں لکھا ہے انکی اولاد کے واسطے کہیں تو
میں یہ بزرگی نہیں ہے کہ خدا اُسکے ساتھ تھا مگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے
یہ آیت توریت میں موجود ہے (پیدائش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے
حضرت اسمعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فریقے حضرت اسحاقؑ کی اولاد
میں اسی طرح حضرت اسمعیلؑ کی اولاد میں قائم کئے (پیدائش ۱۷ باب ۲۵
اور ۲۵ باب ۱۳-۱۷) یہ اپنی امتوں کے بارہ رئیس ہیں (پیدائش
۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ بار بار حضرت ابراہیمؑ سے
فرمایا تھا پیدائش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸-۱۷ وہ حضرت اسمعیلؑ
کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گزارنے حضرت
ابراہیمؑ گئے تھے حضرت اسمعیلؑ کی اولاد کا معبد ٹھہرایا تو خدا کے انتظام
میں کسے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمانوالے ہیں وہی ابراہیمؑ
کے فرزند ہیں (گلتیوں کا ۳ باب ۷) پھر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی
ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰؑ کے آباد اجداد تھے
بار بار جو بت برستون وغیرہ کی غلامی میں رہے اسکا کیا جواب ہے چنانچہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ میں سے بعض مقام یہاں نقل کئے جاتے ہیں
قولہ اسراہیل یونکا پہلے بار کو شن رستیم کی غلامی میں پڑنا (قاضیونکا ۳ باب
۸-۱۰) انکا دوسرے بار یحیون شاہ مواب کی غلامی میں آنا (قاضیونکا
۳ باب ۱۲-۱۳) تیسری بار انکا فلسطیونکا غلام بننا (قاضیونکا ۳ باب ۱۴)

۴
میں
ب
حضرت
اسحاقؑ
کی
اولاد
میں

ابراہیمؑ

بی بی
ہاجرہ
کی
اولاد
میں
۱۹
باب
۱۲

چوبی بار اٹکا لگان کے ایک زور آور بادشاہ حسین کے جو حویر میں
 اترتا تھا خلاصی میں پڑنا (قاضیونکا ۷ باب ۱-۲) پانچویں بار اسرائیلیوں کا
 دریائون کی خلاصی کرنا (قاضیونکا ۷ باب ۱-۱۰) اسرائیلیوں کا چھٹوں کی
 فلسطیون اور امونون کی خلاصی میں پڑنا (قاضیونکا ۱۱ باب ۱۲) ۸

بیت پرستی کے باعث ساتویں بار غلامی میں پڑنا (تقاضیو نکاح ۱۳ باب ۱۸)
اسکے سوا کبھی بابل والوں (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اور کبھی مصریوں
(کیفیت نامہ ترجمہ پادری امیر نصاحب مطبوعہ آباد شریع صفحہ ۱۲۶
شرع باب ۱۸) اور کبھی اسوریوں (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع
حصہ ۲) اور کبھی رومیوں کے ہاتھ بار بار وہ پشت در پشت جکتے اور
غلام بنتے رہے یہاں تک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلاموں کے یہودیوں
کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار جکتے نہیں رہے۔

پہر یہ کہ حضرات حواریوں اکثر نفالی فرقے کے تھے لغت کتاب مقدس
مطبوعہ ششماہ صنفہ ۲۲ میں ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفالی کا ایک
پہر بسا یا گیا تب اس طرح کے بیدین اسین رہنے لگے یہاں تک کہ مسیح کے آنے تک
کامل تاریکی سب پر چھا گئی اُس کے وطن رہنے سے اور امن سے اپنے
رسولوں کو بچنے سے انجیل کے سب پڑھنے والے جانتے کہ کیا فرق گیا
حالانکہ یہ فرقہ نفالی حضرت یعقوبؑ کے اُس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت
راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جب کا نام نفالی تھا علاوہ اُس کے
حضرت حواریوں میں سے سب اسرائیلی ہی تھے دیکھو متی۔ اباب ۲۸

سے
انہی
امون
کی نسل
میں ہے
حضرت
معدی
پہون

五

۱۵-۲۰۰۳

٢٠

شہسوار کنگانی استہی

اسکے سوا ماسٹر راجندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ ۱۸۷۳ء صفحہ ۹۰ میں یہودیوں کے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنی یہودی سمجھتے ہیں کہ یہ امر کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ یہ محمد قوم امی یعنی قوم بت پرست عربوں سے ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگوں میں بہت سے ایسے بھی ہیں کہ وہ اصل میں بت پرستوں سے تھے انتہی

پہر یہ کہ حضرت ایوبؑ ابنیائے بنی اسرائیل میں سے تھے بلکہ ابراہیمؑ سے
بہت پیشتر تھے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ ایوبؑ کی بی بی سے دو بزرگ
اسی دو بزرگ ایک اسوۃٴ حسنہ بر سر پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵ میں ہے کہ عرب ایوبؑ کے رہنے کا مقام تھا انتہی۔

طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی میں ہے کہ ایوب رہنے والا زمین
عز کا تھا اور زمین غیر معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تھا انتہی پہا
ظا ہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہیں ہے اور دلائل نبوت
حضرت ایوب کے یہ ہیں کہ کتاب ایوب الہامی نوشتہ نہیں شامل ہے اور
مقبول طامس اسکاٹ مفسرہ انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی میں
حضرت موسیٰ نے عبرانی میں ترجمہ کیا تھا اور کتاب خرقیل ۴ باب ۱
۲۰ میں دو جگہ نوح و داوید کی فضیلت مذکور ہے۔ پس اگر
یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدائش ۲۲ باب ۸ میں
مرقوم ہے اولاد ابراہیم میں ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نسبت سمجھنا

الحق تبارك وتعالى

۱۰۰
 در روز ۱۰۰
 است تمام این
 بیله را و در ملک
 و در روز ۱۰۰

رحمن رحيم

چشم بصر ۱۵۰ بیست و یک سال
سہ ماہی کتاب خانہ
انجمنی اور مقدس
کتاب کا احوال
۱۹۸۸ء میں حضرت ابوالکلام
سید ابوالحسن علی Nadwi
۱۹۹۶ء میں علی Nadwi
کے ہجرت

چاہئے کیونکہ نصاریٰ درحقیقت نسل ابراہیم نہیں ہیں بلکہ حضرت یحییٰ بن نوحؑ سے یہ اپنا سلسلہ ملائے ہیں اور یہودی تو اب آپ ہی برکت پانے کے محتاج ہیں صرف اولاد اسمعیل آج دنیا میں ساری قوموں کے برکت پانے کا وسیلہ رہ گئی ہے اور یہ مسلمان ہیں جو حضرت ابراہیم کا عقیدہ توحید اور اتباع سنت ابراہیم رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب خفیہ کہتے ہیں فاتحوا ملۃ ابراہیم حنیفاً (آل عمران ۵۷) اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہو گیا کہ یہود و نصاریٰ میں قربانی دستور ترک ہو جانے اور مسلمانوں میں اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ سبب قربانی حضرت اسمعیل کے مسلمان ہی خدا کے حضور اس خدمت کے مستحق ٹھہرے اور سب کو معلوم ہو گیا کہ حضرت اسمعیل قربان ہونے لگے تھے تب خدا نے مسلمانوں میں اسے ابدی میراث اور رسم دیکھی ٹھہرا دیا اور یہود و نصاریٰ اس سے صحیح باز رہے۔

پھر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ و ۱۶ اور پیدائش ۲۷ باب ۲۸ میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف کو انکے بہائیوں نے ہاتھ سے اسمعیلی قافلہ میں چھپو کر بیکر مول لیا تھا انتہی پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد اور شروع حضرت اسمعیل ہی کی اولاد کے ہاتھ سے ہوا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ حضرت یوسف کو اسمعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسف کے آگے مصر میں انکے سب بہائی غلام بنے تھے چنانچہ حضرت یوسف کے خواب کی یہی تفسیر تھی (پیدائش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

اولا دست گنج بقول حضرت
 شہزاد اکبر علیہ السلام
 بوقت غفلت و بخل و عظام
 فی الدنیا من شجرہ حیات
 بکمال ابرار و بزرگوار
 من قبل کائنات

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

پیدائش ۴۲ باب ۱۰ امین حضرت یوسف کے حضور انکے سب بھائیوں کا
 قول یہ لکھا ہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آئے ہیں
 انتہی یہ اس وقت کا ذکر ہے کہ جب ملک کنعان میں قحط پڑا اور وہ سب
 مصر میں یوسف کے پاس غلام مول لینے گئے تھے اور اس طرح پیدائش
 ۴۲ باب ۱۳ اور ۴۴ باب ۱۶ اور ۴۵ امین بھائیوں نے حضرت یوسف
 کے آگے غلامی کا اقرار کیا تھا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل
 حضرت یوسف کے غلام اور اولاد اسمعیل کے غلام در غلام ٹہرتے
 ہیں شاید یہ سب سزا اللہ جل شانہ کی طرف سے اس واسطے ہو ا کی کہ
 یہودی لوگ حضرت بی بی ماجرہ کو حقارت کی راہ سے نوٹ دی کہتے
 تھے اب دیکھئے کہ تمام دنیا میں ایسی کوئی قوم نہ سنی ہوگی کہ جسکی
 ابتدا پشت در پشت غلامی ہی میں گزرتی رہی وہ یہود ہیں اگرچہ
 حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیوں کی طرح تمام قوم
 کی قوم بار بار غلام نہیں بنی اور ایسی قوم ہی دنیا میں نہ سنی
 ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کہی کسی کے ماتحت حکومت
 ہی نہیں ہوئے اور وہ اہل عرب ہیں (دیکھو رسالہ کشف الآثار
 فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرید صاحب چہاپہ
 اڈن برگ مسیح ص ۴۸۳ صفحہ ۳۴۴ باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان
 قبائل اولاد اسمعیل میاں شند و بگٹون تاریخ نویس نیز ہر چند سعی کرے
 کہ حق آنقول را (یعنی آندا دے عرب بموجب کتاب اول توریت

۱۷ باب (۱) - و نماید لیکن آخر الامر اقرار کرد کہ با وجود اینکه بعضی از
قبائل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتاده باشند لیکن
کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر کہ قدرت لشکر ہائے سلسلہ
(یعنی سلسلہ سطرین) بادشاہ فروری القدر مصر کو محصور و بادشاہ مجمل
ایران و پمپی و تراجن کہ یکے سردار مظفر و دیگر انہر و بطور بزرگ اہل
روم بودہ پس لشکر انہما تہامی قبائل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
و با وجود آنکہ بعضی از طوائف عرب زیر سلطنت دیگر افتادہ لیکن قوم
مقدس در باب آزادی ایشانیان حق شدہ مجددیکہ در ایام قدیم تازہ
دوبارہ استقلال عرب مثال گردیدہ حالت آزادی کہ قبائل مزبور
الحال دارند دلیل شدہ کہ آن قوم ہرگز مغلوب نگشتہ اند انتہی
گاڈ فرمی ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۲۵۴ میں لکھتے ہیں کہ
اگر کلام برحق الہی میں مجکو کچھ اور تعلیم نہ ہوتی ہوتی تو میں اکثر یہی خیال
کرتا کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت میں
ہوتی جو اولاد حضرت اسمعیل کے ہیں اور قسمت میں یہودیوں سے
بمقام اعلیٰ ہیں کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح یہ بگا ان لوگوں کی تقدیر دنیاوی
کو خیرات بک خدا کی فہر ہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند جملہ
اور ہمان پرورد قوموں ملک عرب کی جو کہیں مفتوح نہیں ہوئے اسمعیل
کی اولاد دیکھے نام سے کل دنیا کو لرزد آتا تھا اور ان کے شمار و ن
سجدہ کرتے تھے مگر انہوں نے نہ کہیں سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجکو

مذکور

امید ہے کہ وہ کہیں نگرینکے باب دونوں کی تقدیر اور اُسکے
 خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسماعیل ہوا چاہتا ہوں
 نہ ناز پروردہ اسحاق جو مورث اعلیٰ اُن لوگوں کے ہیں جنہ خدا
 کی مہر ہے (حایتہ الاسلام مطبوعہ بریلی شش ۱۸۷۳ء صفحہ ۳۶ و ۳۷ و ۳۸)
 ۵۲ ترجمہ ایالوجی مصنفہ گاڈ فری بیکن صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء
 اگرچہ برہما والوں وغیرہ کو یہی اپنی آزادی کی بابت یہی دعویٰ
 ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے الوالعزم بادشاہوں
 نے کہیں برہما وغیرہ پر فوج کشی نہیں کی تھی اور تواریخ چین مصنفہ
 جس کا کرن صاحب مطبوعہ شش ۱۸۷۵ء جلد ۲ دفتر باب ۷ صفحہ ۱۴۲ مین
 لکھا ہے کہ شش ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء کے درمیان فقور چین کی فوج نے بجا
 کے تحت گامہ کو جو اسوقت تا کو دانگ کا شہر تھا فتح کیا تھا انتہی اور اہل
 انگلستان سے برہما کا بہت سا ملک رنگوں وغیرہ تک فتح کر کے اپنے
 قبضہ مین کر لیا ہے اور ریزڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فرانس
 وغیرہ برہما مین موجود ہیں مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہیں ہے
 پہر کتاب مقدس کتاب کا احوال ۹ باب مین لکھا ہے قولہ یہ وہی
 اسماعیل ہے جن سے بارہ رئیس پیدا ہوئے اُسکی اولاد آج تک
 اسماعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقوں سے عربی و ترکی ہیں (یعنی
 عرب و ترک لوگ مدت کلامہ اسی سبب سے یروسلیم پہلے عربوں کے
 اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکوں کے اختیار مین ہوا چنانچہ اب تک ہے

عوض کہ یہ مہر ہی مقام ہے جہاں تورات کی بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تھا اسکے بعد حضرت یعقوب نے اسی سرزمین پر خواب میں ایک سیڑھی زمین سے آسمان تک دیکھی کہ فرشتے اُس پر چڑھتے اور اترتے ہیں اور خدا نے حضرت یعقوب سے باتیں کیں تب حضرت یعقوب نے اُٹھ کر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس مقام ہے سچ مچ خدا کا گہرا اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا پتھر نصب کر کے اُس کا نام بیت ایل رکھا یعنی خدا کا گہرا (مقدس کتاب کا احوال ۴ باب اور پیدائش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے پیشتر اُس کا نام لوز تھا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۶

بعد اُس کے حضرت موسیٰ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب حکم الہی بیا باین بنی اسرائیل کو جو کہ چہ لاکھ مرد تیار بند تھے اور اس حساب سے تیس لاکھ سب مرد و عورت اور بچے تھے (مقدس کتاب کا احوال ۴ باب ۲ باب خروج ۱۲ باب ۳۷) اور دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ میں ہے کہ تخمیناً پچاس لاکھ ہونگے ان سب کو اکٹھا کر کے ایک چیمہ عبادت بنایا کہ وہ چیمہ جماعت ہی کہلاتا تھا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۳۶ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر رکھے اور حضرت ہارون اور اُن کی اولاد کو کھانت یعنی امامت کے واسطے مقرر ہوئے مفتح الکتاب صفحہ ۵ میں لکھا ہے اسرائیلیوں کے درمیان سردار

ابراہیم

اس کا

اس کا

اس کا

اس کا

اس کا

کاہن سب کاہنوں میں پہلا درجہ رکھتا تھا اسلئے کہ وہ ساری قوم کا
خدا کے حضور آنکی طرف سے قربانی گزارا کر شفیع سمجھا جاتا تھا پہلے
یہ خدمت کا عہدہ پشت در پشت ہار دہکی اولاد میں رہا اور انہیں
کا پہلو ٹھونکا پہلو ٹھا اگر اس میں کوئی شرعی عیب ہوتا ہمیشہ کاہن
ہو جاتا تھا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان و شوکت کے
ساتھ مخصوص کیا جاتا اور ہر روز قربانی کے وقت عمدہ اور چمکدار
پوشاک پہن کر حاضر ہوتا تھا (یہودیوں میں چمکدار یعنی روپلا لباس فر
کو جائز اور سو نہلانا جائز تھا) خصوصاً کفارہ کے دن وہ ایک سینہ
قیمتی کو جسکی چیراس کے جواہرات میں اسرائیل کے بارہ فرقوں کے نام
کندہ تھے اسلئے باغ ہوتا کہ پاکتیرین مکانیں داخل ہونے کے وقت اسکو
دیکھ کر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے۔

یہودیوں میں عام کاہن بھی ہارون کی نسل میں سے ہوتے تھے وہ چور
صفو نہیں منقسم تھے اور ہر ایک صفت والے اپنی اپنی باری پر مہلت بہر سکل
میں خدمت کرتے تھے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے کہ باقی بنی یوی جو ہارون کی
نسل سے نہ تھے وہ عہدہ کے باب میں (اگرچہ کیسے ہی ذمی لیاقت ہو
مگر) کاہنوں سے کمتر درجہ رکھتے تھے اور بیت المقدس (یا حیمہ جامعہ)
کی متفرق خدمتوں میں کاہنوں کے مددگار رہتے ان زیر حکمو میں حضرت موسیٰ
کی اولاد بھی شامل تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسے (یعنی حضرت

موسیٰ

موسیقی سے) حوصلہ مندی کی راہ سے نہیں بلکہ خدا کے حکم کی مطابقت
یعنی انتظام ٹھہرایا انتہی
یہ طرزِ جہاں سے پیغمبرِ مسلم سے کمالِ مطابقت رکھتا ہے چنانچہ حضراتِ خلفاء
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے
پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۲ و ۵۳ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن ابی سہل
انگریزوں کے طور پر شمشیری نہیں مگر قمری شمار ہوتا تھا چنانچہ اُن کے سینے پر ۲۹
سورۃ دیکھ کر ہوتے تھے انتہی

یہ دستور بھی صرف اسلامی دستور سے متابقت رکھتا ہے چنانچہ سند
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے

یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اور بستے تھے جیسا کہ انڈو
ہندوستان کے لوگ کام میں لاتے ہیں ان دنوں ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان) نہیں کہ جیسے کہ وہ جو لاس کے ڈاکٹر سے آئین
یعنی بغیر سلامتی اور گوٹ کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُس نے حکم
دیا کہ یہودی جہاں پر آسمانی رنگ کا ڈور لگا دیں۔ انہوں نے
اناکہ خدا کی شریعت میں ۶۱۳ احکام ہیں اسلئے مقرر ہوا
دھن میں اتنے ہی ڈور لے کر لے جا دیں (لغت کتاب مقدس)۔
دیکھا شروع یہودی قوم سورج کے ڈور بنے سے حساب کرتے تھے (سید الشہر)
باب ۵ و ۸۔ اجبار ۲۳ باب ۳۲ رات کا اول درجہ اس بات
یا دگاری میں ہوا ہوگا کہ پیدائش کے وقت اندھیرا روشنی سے

مذکور

رسیدائیں اباب ۱۱ چنانچہ انہوں نے یوں فیصلہ کیا کہ سبت سونچو
 ڈوبنے اور تین تاروں کے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
 (نعت کتاب مقدس صفحہ ۱۳) یہ دستور ہی اسلامی دستور کے مطابق
 کہ چاند دیکھ کر ماہ رمضان شروع اور چاند دیکھ کر ماہ رمضان ختم ہو جاتا
 (رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۵۸) میں لکھا ہے جب لاوی کا
 فرقہ خیمہ مقدس میں خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسف کا فرقہ
 اس کے دو بیٹوں یعنی افرائیم اور منشی کے فرقہ پر تقسیم ہوا (حضرت
 یعقوب نے پہلے ہی حضرت یوسف سے فرمایا تھا کہ افرائیم اور منشی
 میرے بیٹے ہیں دیکھو پیدائش ۲۸ باب ۵) اور یوں لاوی کے سوا
 بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک سردار یا شاہزادہ
 تھا ہر ایک ایک فرقے میں الگ الگ خاندان تھے جو کسی سبب سے
 مشہور تھے چنانچہ موسیٰ کے وقت میں ایسے افسانہ خاندان تھے اور
 ان کے بھی جدے جدے سردار تھے پہر موسیٰ نے ساری قوم کو دین
 اور پچائش اور تنہا اور تہرار کی جاہتوں پر تقسیم کر کے ہر ایک کے اوپر
 قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہیں کر سکتا اس کو
 وہ پچائش والے کے پاس مسجد تیا تھا اور یہ تنہا والے کے پاس علی ہذا
 علاوہ اسکے نسب نویسیوں کا ایک عہدہ تھا پہر کمپو اور کوچ کا قواد
 جنگ کی طور پر ہر ایک بات میں بند و سبب تھا چنانچہ جب خیمہ عبادت
 کے اوپر سے بادل اٹھ کر آگے چلتا اس وقت کاہنوں کے تڑپی بجائی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کمپو پور باہمت
کو تھا اپنا جہنم جسکے پہرے یہوداہ کے شیر کی تصویر تھی اور
انہی کے آگے تھر تھر کی دوسری آواز پر روٹن اور شمعوں اور
جد کے فرقے جنکا کمپو دکن ست کو تھا چلتے اُنکے پیچھے لاوے کا فرقہ
خیمہ مقدس کا سرا بنجام جو سارے فرقوں کے بچوں سے اسنادہ تھا
اُٹھا کر روانہ ہوتے تھر تھر کی نیسری آواز پر افراتیم اور متی اور
بنیامین بھیہم ست سے بڑھ جاتی چوتھی آواز پر دان اور یسرا اور نفتالی
بر طرف سے کوچ کرتے آتھی

یہ لکھا ہے کہ خدائے اپنی عبادت اور بادشاہی شان و شوکت کے
لئے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تھا اور بر
تخت کے ساتھ اُسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور میں تین مکان تھے
اندر دنی مکائین جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سوئے کا
تخت کھڑا تھا اور اُسکے نیچے ایک سوئے کا صندوق جسمین و سئل
حکونکی دو تختیان دہری تھیں لیکن تخت نشین کوئی نہیں نظر آتا کہ جس
یہودیوں پر واضح ہو کہ انکا مبلودا اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی
اور روحانی ہے مگر جو بادل غورہ بالا کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آ
چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوئے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹہر گیا
آتھی (انطالع آفتاب صداقت مار تہہ انڈیا ٹریڈ سوسائٹی کی طرف سے
مطبوعہ مرزا پور منشی علی باہتمام پادری ایم اے تیزنگ صاحب ص ۱۱۱)

حاجی

اور رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی وہ
 مجلس علماء و تشکیلات پرست کی ہے جنہیں بڑے بڑے علماء دین نصاریٰ
 اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچ کر اجازت چاہے خانیکی
 دیتے ہیں اور دوسری کتاب یعنی تواریخ کلیسیا ایک جماعت علماء
 نصاریٰ کی تصنیف اور مشہور پادری میٹر صاحب کے اہتمام سے
 چھاپی گئی پس ان دونوں کتابوں میں خدا کے غیر محسوس اور
 نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسیٰ
 جو تینیس برس دنیا میں رہے جنہیں سب یہودیوں نے دیکھا اور
 گرفتار بھی کیا کیونکہ خدا ٹھہر سکتے ہیں اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہیں
 مگر ایک (اول قرینہ نگاہ باب ۴) بقا فقط اسی کو ہے وہ اُس
 نور میں رہتا ہے جس تک کوئی پہنچ نہیں سکتا اور اُسے کسی سانچ
 نہ دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے (اول ملطاقوس ۴ باب ۱۶) چنانچہ
 حق تعالیٰ فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکھ نہیں سکتا اسلئے کہ کوئی
 انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جتنا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر
 کوئی کہے کہ خروج ۲۴ باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ انہوں نے خدا کا مشاہدہ
 کیا اور کہا یا اور پیا انتہی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج
 ۳۳ باب ۲۰ میں خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکھ نہیں سکتا
 الخ پس اعتبار اسی پہلی بات کا ہے اگر مشیر خدا کو انہوں نے دیکھا
 ہوتا تو نہ موسیٰ خدا کے دیکھنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا اُنہیں کن ترانی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (توینا
 ۲۴ باب ۲۴) اور روح کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تیسرے خروج
 ۲۴ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر میں ترگوم نے تفسیر رشی میں
 لکھا ہے۔ **دایو مشکلیں بو پیب کاس متوخ اچلہ و شتیہ کاف**
بہ ناکش تخوما یعنی تے دیکھتے اُسکو بڑے دل سے کہانے اور پینے
کے زور سے جیسا کہ تخوما کی تحقیق میں آیا ہے یعنی سبب اُس خدا
کی طاقت کے جو انہیں دی گئی اپنے دلی اُنکھوں سے دیکھتے تھے
نہ یہ کہ جسم کی اُنکھوں سے جیسا کہ تخوما کی ہی تحقیق کیا ہے (از ترگوم
رشی جلد ۲ مطبوعہ وادین پراپرا پراپیش عالم) پس خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمی کے بیچ ایک آدمی وہ مانی ہے وہ یسوع مسیح ہے
(اول مطاؤس ۲ باب ۵)

حجاب

غرض یہ ابر جو ضمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا عبرانیوں اسے شگینہ
 (جبکا معرب سکینہ) کہتے تھے اور یہی خدا کی خاص حضور کا نام
 تھا اگر نہ یہ کہ خدا ظاہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت
 خدا نے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابان میں ملک کنعان میں
 پہنچنے تک آسمانی روٹی یعنی من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تھی
 اور سلوئے یعنی شیریں شام کو کھلا کر پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۶)
 مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوئے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل
 کہانی تھی (نفت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۰ میں ہے کہ روز روز انہیں

من دیا گیا اور بعضے ایام میں گوشت بھی انتہی پہان سے منع فرمایا
 رفع ہو گیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۵۳ میں لکھا ہے **نصیر علی علیہ السلام**
 پر کر کے لکھا ہے کہ کہانے دو تہی من و سلوی
 دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری گستس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ
 مشن پریس الہ آباد صفحہ ۱۴۳ میں ہے کہ مسکن (یعنی خیمہ عجت
 معہ اسکے سامان کے اُس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے پہاڑ
 پر موسیٰ کو تیار کیا انتہی -
 الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابانین بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ جبکہ آپ
 کا نام عمران اور ناکا نام یوگنڈا (نعت کتاب مقدس صفحہ ۳۱) سے فرمایا کہ
 جب تم اُس وادہ کے ملک یعنی کنعان میں جبکا وادہ میں تم سے
 کیا ہے پہنچ جاؤ تو تم اسی مقام پر میرے حضور قربانی گزارنا کہ جبکہ
 کو میں نے پسند کیا ہے (استثنا ۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت
 تاکید فرمائی چنانچہ استثنا ۲ باب ۴ میں ہے اُس ہی جگہ جسے خداوند
 تمہارے فرق نہیں سے ایک میں پسند فرمائے گا تو اپنے چڑا دے وہاں گزار
 اور سب کچھ جو میں تجھے حکم کرتا ہوں وہیں کھجور اور استثنا ۲ باب ۸ میں
 ہے تجھ پر اور تیرے بیٹے اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی پر اور لاوی پر
 جو تیرے درمیان میں ہے واجب ہے کہ اُن چیزوں کو خداوند اپنے خدا کے لگے
 اُس جگہ جسے خداوند تیرا خدا پسند فرمائے کہاؤ اور خروج ۵ باب ۱۷ میں
 حضرت موسیٰ نے خداوند کی حمد و ثنائیں فرمایا کہ تو اُنہیں لاوے گا اور

نصیر علی علیہ السلام

جب حضرت
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کنعان کا

حمد بار و فزون
 نبی اسرائیل پر

ختم کر دیا تو
 اس وقت تک

فرق نہ ہوا

اور نبی بنائیں

کی برسات

میں آیا تھا

اور انہیں اپنی پیراٹ کے کوہ پر درخت کی طرح لگا دیا تاکہ ان پر جو خداوند
 تو نے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور چائے قدس میں جو خداوند تیرے
 ہاتھوں نے برپا کی ہے پیراٹ ۱۲ باب ۲۶ میں ہے تو مقدس چیزوں کو
 (یعنی صندوق عہد نامہ اور عصاے ہارون اور من کا مرتبان طلائی
 اور اپنی نذر و ن کو اُس مکان میں جسے خداوند پسند فرما لے گا لیجا تیرا
 لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعانیں پہنچنے سے پیشتر مواب کی سرزمین
 میں وفات پائی تھی مگر اُنکی قبر اُس وقت سے کسی کو نہیں معلوم کہ کس جگہ ہے
 (استثنا ۳ باب ۶۱) کیونکہ خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ آ باریم کے
 پہاڑ پر بنو کی چوٹی تک جو مواب کی زمین میں یریحو کے مقابل ہے جڑ
 اور کنعان کی زمین کو کہ جسے میں اسرائیل کے ملک کو دیکھا دیکھا
 پہاڑ پر جیسے تو جاتا ہے مر جا اور اپنے لوگوں میں شامل ہو جسے تیرا پہاڑ ۱۲
 ہارون حور کے پہاڑ پر مر گیا اور اپنے لوگوں میں جا ملا اس لئے کہ تم و ہر
 نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت سین کے قادیس میں میرہ کے پانی
 نزدیک میرا گناہ کیا اور تم نے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس
 پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامنے ہے دیکھ لے لیکن اُس سرزمین میں
 جو میں بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہوں داخل نہوگا (استثنا ۳ باب ۴۸)
 ۵۲) اسکے بعد حضرت یثوع بن نون حضرت موسیٰ کے قلم مقام ہو کر صلیح
 حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تھا اسطرح حضرت یثوع نے
 رو دیرون کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کر کے (یثوع ۳ باب ۱۶) اور

۱۲

جیون پر رسول و غیرہ کے بادشاہوں کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو
 دو پہر تک (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یرجو کی شہر پناہ نرسنگوں کی آواز سے
 گرا کر (ایضاً ۲۰ باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان میں لائے اور تب سے
 من بنی اسرائیل کو نکلا (یشوع ۵ باب ۱۲)
 دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۱۷ میں ہے کہ خداوند ساری سرزمین جلعاد سے
 لیکے دان تک اُسکو دیکھائی اور وہاں خداوند کے حکم کے مطابق
 مواب کی سرزمین میں ایک شعبین اہس کا ہو کر موسیٰ انتقال کر گیا اور
 خدا نے اُسے دفن کیا مگر آج کے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہیں جانتا تھا
 اسرائیلیوں کے زمین کنعانیوں پہنچنے کے بعد قاضیوں کی عملداری میں خدا
 خیمہ سیلا میں کھڑا رہتا تھا اور سیلا افراتیم کے علاقہ میں تھا چونکہ افراتیم
 (کافرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تھا اور تمام بنی اسرائیل اُسکے
 تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہو گئے تھے اس سبب سے خدا نے
 اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مقدس کو اُسکے علاقہ سے نکال کر یو داہ کے
 علاقہ میں مقرر کیا خدا نے پیشتر سے ارادہ کیا تھا کہ یو داہ (کافرقہ
 تمام فرقوں) اسرائیل میں حکومت کرے اور اپنے مقدس کو اُسی
 کے علاقہ میں رکھے (پیدائش ۹ باب ۱) لیکن جب تک کہ خدا نے
 افراتیم کے ایمان کے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکھا تب تک
 خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا
 صندوق اٹھا لگئے (اول سموئیل ۴ باب ۵) تب سے وہ پہر افراتیم

بنی رجب
 مہینہ رجب
 بنی رجب
 رجب بنی رجب
 اور رجب

رجب دوم
 دن پہر کی عجم
 کی طرف میل
 ہوا انتہی

حلاقہ میں کہی نہیں آیا بلکہ ایک مرتبہ تک نوب میں رہا (اول سموئیل ۱۶ باب ۱) اور اس کے بعد جوعون میں (اول سلاطین ۳۰ باب ۴) جب تک کہ داؤد نے اُس کے لئے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے حلاقہ میں ہے خیمہ نہیں کھڑا کیا (۲ تواریخ ۵ باب ۱) استثناء ۱۱ باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ خدا کا مسکن وہ مقام ہے جہاں اُس کا نام رہے گا۔ مسکن بنائے سے خدا کی یہ مراد تھی کہ وہ اُس کے وسیلہ سے آدمیوں کے درمیان سکونت کرے (خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اچین صاحب چہا پے مرزا پور راجہ علی صفحہ ۳۰ برآیت ۴ زبور ۷۷ یعنی ۷۸ زبور ۶۰ جن دونوں میں کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر اسٹادہ تھا ایک شخص اقامت بن یروہام کی وجہ و دان تہیں ایک صاحب اولاد اور دوسری بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جب کا نام تھا وہ خیمہ جماعت پر آکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور حلی (اول سموئیل ۱۶ باب ۱) سرود کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُس کے بعد اُس بے اولاد بی بی حضرت سموئیل بنی (اس نام کے معنی خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے جو نبوت کے درجہ میں اول اور شفاعت کے اقتدار میں حضرت ہوشی سے مشابہ کی گئی (۹ زبور ۶۰ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جس نے انکی خدمت میں خدا نے باتیں کیں تہیں (اول سموئیل ۱۶ باب ۱) اور ۳ باب ۱ اور سوال و جواب ترجمہ رومن پادری پونس سنگ

ابن حزن سموئیل
سلاطین اسرائیل
یہوداہ میں بائبل
اور نبوت کی اد
سائل کو بچے
بسیب طوائف
ظلمات باہی
حجاب اول
کچھ ترجمہ (از تفسیر)
عربی اور ہندی
داؤد کے نبوت
سموئیل کے
اس کی کتاب اول سموئیل
۱۱ باب ۱۱

دپادری والے صاحب چاہا کہ آباؤ مستحق سوال ۴۷ ۵۵ صفحہ
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول بنی کے باپ کے ایک ساتھ
دو جوڑوان تھیں اور انہیں میں سے ایک بی بی سے حضرت سمیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جوڑوان کرنا حرام ہوتا تو خدا تعالیٰ
کو ایسی عورتوں سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا ہی ہے اب دو چار جوڑوان کرنے کے جوازمین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہتے۔

اس کے بعد جب شہر نوب میں خیمہ جماعت استادہ تھا حضرت داؤد سا
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اس وقت بارہویوں فرقت
بنی اسرائیل و یہوداہ کے ایک ہی بادشاہ کے زیر حکم تھے) تنہا بہاگ
کروٹان گئے اور آٹھ لاکھ سردار کاہن کے پاس جا کر کہا کہ بادشاہ نے
مجھے ایک بڑے کام کے واسطے بھیجا ہے اور میں نے اپنے ساتھیوں کو
فلانی غلانی جگہ بھیج دیا ہے اور یہ سب جو ٹھہر ہو لکرا جی ملک کاہن سے
روٹی جو تبرک لگی نہ کھی تھی لیکر لہائی اور ایک تلوار بھی جہانسا
دیکر لی اور وہاں سے ہی بہاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نامے کے
پاس گئے اور مکر سے وہاں دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سنا کہ اجی ملک کاہن نے داؤد کے ساتھ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاسی کاہنوں اور شہر نوب کے سب مردوں اور عورتوں کو
لڑکوں اور شیرخواروں اور بیٹوں اور گدھوں اور بیٹیوں کو

سرس روٹ کر

سیدنا حضرت

داؤد کو

شہر نوب

صحت کا

خاتمہ

کون

نیکو نامی

باب ۳۰

خروج ۲۰ باب ۲۰

۲۳۰ اجاب

باب ۳۱

اور ۲۲ باب

قتل کروا با اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ میں
 اسی اجنی ملک سردار کاہن کی جگہ پر ایسا تھر کا لفظ لکھا ہے وارڈ صاحب
 نے اپنی کتاب اخلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۸ء کے صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے کہ مسٹر
 جوئل اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مرقس نے انجیل کے عیوض غلطی سے
 ایسا تھر لکھا ہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکر یاہ کی جگہ یرمباہ لکھ دیا۔
 اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطین کی لڑائی میں
 قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤد بنی اسرائیل میں
 بادشاہ ہوئے تب حضرت داؤد نے جنگی قریب نلو جو روڈن کے قہتیر
 (دویم سموئیل ۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ اور ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب
 ۲۷ اور ۱۵ باب ۱۶ اور ۱۷ تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴ باب ۳
 اور اول سموئیل ۲۵ باب ۲۲ و ۲۳) وہ خیمہ جماعت کوہ صیحوں پر
 نصب کیا کیونکہ خدائے فرمایا کہ میں نے یر و سلم کو برگزیدہ کیا کہ مسیح
 میرا نام ہووے اور داؤد کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگوں کا
 پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہرہ کہ یہ وہاں نے صیحوں کو چن
 لیا ہے اور چاہا کہ وہ آؤ سکے واسطے سکھن ہو (۳۲ زبور ۱۳) اور
 اسطرح ۸ زبور ۶ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
 اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ میں بھی ہے۔
 اکتاب کے مقامات المعروف چہا پر زومن مرزا پور شیش ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۱
 و ۱۶ میں اسکا بیان یوں لکھا ہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صد

باب اول

جسکا ذکر پیدائش کی کتاب کے ۱۸ باب ۱۸ آیت میں یوں مسطور ہے
 کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تھا اور اکثر سچتے ہیں کہ یہی اس شہر کا
 اصلی نام ہے آباد ہونے کے متوازیں بعد اسکو قوم یوہوسینوں نے اپنے
 قبضہ میں کر لیا اور شہر سپاہ کو بڑا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بھی تعمیر
 کیا پہلا نام بدکر یا بوس نام رکھا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
 کے ساتھ شامل کیا گیا یعنی یوسلم یا فصاحت کے واسطے یوسلم حبشیا
 کہ آج تک جاری ہے ایجاد ہوا یثروع کی کتاب ۱۰ باب ۳۱ آیت میں
 مذکور ہے کہ جب یثروع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنی
 یوسلم کے) بادشاہ کو بکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے نام
 تک یہودی اور یوسوی دونوں ملے جملے رہنے لگے چنانچہ قاضیوں کی
 کتاب کے باب ۱۲ آیت میں ایسا لکھا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
 یوہوسینوں کو جو یوسلم میں رہتے تھے دفع کیا سو یوسوی آج تک یوسلم
 میں بستے ہیں انتہی *

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ میں ہے کہ خدا نے اجازت دی تھی کہ
 کنعانیوں کے بعض فرقے اپنے ملک میں رہیں انتہی ؛
 پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ میں ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کئے گئے
 نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلح کار تھے اُس زمانہ میں وہ چار پانچ
 لاکھ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور ستر عربی
 یہی سلیمان کے خراج گزار تھے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

اور آمد و رفت بڑھتی گئی انتہائی لعنت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کا لم
امین ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کنگدان بن داخل ہوتے وقت
یوسیون سے اپنا ملک لے لیا اس وقت وہ ایسے ناپاک تھے کہ زمین
انہیں اوگل دیا۔ اور انکے نام لعنتی اور نفرتی ہوئی پر بہت
دنوں بعد وہ بیعت نہین پر بڑا عزت دار نام ٹھہرا کیونکہ خاص منیہ
یوسی کھلایا جاتا تھا (ذکریہ ۹ باب ۷) انتہی۔

یہاں سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیاں کنگدانوں کو نقص
قتل ہی کرنے کے واسطے نہتیں بلکہ جہاد کے شرائط اس میں موجود تھے
دیکھو استثنا ۲ باب ۱۰ امین ہے کہ جب تو قتال کے لئے کسی شہر کے نزد
ہو تو پہلے صلح کا پیغام کرا اور گنتی ۳ باب ۱۸ امین باکرہ لڑ کیوں کو بچا کر
اور سب مدیانیوں کو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یثوع نے جبعون کے
لوگوں کو انکے عزیز پر رحم کر کے قتل نہیں کیا دیکھو یثوع ۹ باب ۱۰ اور
باب ۱۱ یہ مضمون کہ جبعون کے لوگوں نے بنی اسرائیل سے صلح کی
اور انہیں رہے انتہی اور الکتاب کے مقامات المسعود جعہ ۲ دیکھو
لکھا ہے جب ملک کنگدان بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں میں تقسیم ہوا
سور شہر مدہ سر زمین یسیر کو عنایت ہوا یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے
بنی یسیر نے اس زمین کو ضبط کیا۔ خواہ یسیر کی عظمت حواہ سور کی
تو بہتے مگر اتنا ظاہر ہے کہ تو بہت ہی تو تہوڑی دیر کی رہی انتہی
۲۔ دہی سور ہے جبکہ بادشاہ یسرام نے حضرت سلیمان کو سیکل بنا لے

باب اول

واسطے لکڑی بچی تھی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۰)
اور حضرت یسوع نے راحاب فاحشہ کو یروجین معہ اُسکے باپ کے
خاندان کے قتل نہیں کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی
راحاب کی نسل تھے پس یہ چادہی کی غنیمت تھی جو عیسائیوں میں بجات
دینے والا سمجھا گیا (دیکھو متی ۱ باب ۵)

معلوم ہوتا ہے کہ یسوع نے یروسلیم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن
بہ سبب اُسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی علین سرحد پر تھا اور بنی یہوداہ
نے دوبار اُسکو محاصرہ کر کے لے لیا تھا اس واسطے یروسلیم کہی بنیامین
اور کہی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوداہ (یعنی خدا) نے یروسلیم
کو اپنی سیکل کے لئے چن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقوں کا دارا تسلط
مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا رقی لوگ کہتے ہیں کہ
شہر مذکور کی زمین تمام فرقوں کی زمین تھی یہاں تک کہ باشند و غین سے
ہر کوئی اپنے گھر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عید کے ایام میں سب اپنے
پر ویزی یہائیوں کو بغیر کرایہ لئے مکانوں میں ٹکاتے تھے انتہی
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۶

اسی مقام میں تمام ملک کے یہودی سالیبن تین دفعہ حاضر ہوا کرتے
تھے (تواریخ ۸ باب ۱۳) ایک عید فصیح میں کہ یہ عید قربانی گزارنے اور
فطیری روٹی کھانے کی فرعون کے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری
میں سب بنی اسرائیل بموجب حکم الہی کیا کرتے تھے (خروج ۱۲ باب ۲۸)

احبار ۳۲ باب ۵ (دوسری عید خمیس یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
 چالیس برس بیابان میں رہنے کی یادگاری میں کیا کرتے تھے کہ تین
 اور ڈائیون کی جو پڑیاں بنا کر سات دن میدان میں رہتے (احبار ۳۲ باب
 ۴۴) اسی عید میں حضرت عیسیٰ نے اپنے بہائیوں سے کہا تھا کہ تم جاؤ
 میں نہیں جاؤں گا اور پرچھے سے چپ کر گئے (یوحنا ۲ باب ۱۰-۱۱)
 تیسری عید پنکوست یہ لفظ یونانی ہے بمعنی بچا سو ان اور اس
 عید کا اس واسطے یہ نام رکھا گیا کہ وہ فصیح کے دوسرے روز سے
 پچاسویں دن واقع ہوئی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کو
 سینا پر شریعت پانے کی یادگاری میں مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
 صفحہ ۵۵ احبار ۳۲ باب ۱۵-۱۶ اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل میں یہی
 تین سالیانہ عیدیں تھیں اور ان میں حکم تھا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
 برس کے اوپر ہو خدا کے عبادت خانہ (یعنی بیت المقدس) میں خدا
 کے سامنے حاضر ہو دے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱-۴) مفت
 کتاب مقدس صفحہ ۲۰ کالم ۱ میں ہے کہ کیا ہر سال میں تین مرتبہ
 ملک کے سب مرد اپنے سب شہروں اور گائوں کو ہفتہ بہر کے واسطے
 چھوڑ سکتے ہیں کیا اس پاس کی قومیں یہ جانکر ضرور اس وقت حلا کر
 پرانگی باہت خدائے وعدہ کیا اور موسیٰ کے دنوں سے میٹج کی
 پیدایش تک وعدہ کے مطابق ایک بار کا ذکر ہی ہوا کہ دشمنوں سے
 انکی زمین کا لالچ نہ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۱۱) اتنی پوسٹیں بیان کیے کہ یہ زمین کے دشمنوں

حلال

ایک فصیح میں ستائیس لاکھ اکھڑے ہوئے تھے انتہی (ایضاً صفحہ ۲۰۸)
نعت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ میں ہے کہ اندونون ہی یہودی عہ
گوانتے پر وہ سیکلی میں برد کو فوج نہیں کر سکتے اسلئے انہیں نہیں کہا یہ
مگر فقط بے خمیری ردی کہا تھے ہیں۔ ختنہ کے وقت ایک چوکی ال
کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آئینا لا ہے۔ اوصح کی عید میں
راہ دیکھ کر وہ مے کا ایک پیالہ بہر دیتے اور دروازہ کھلا رکھتے ہیں
اندراوے انتہی

عیدِ فصح ماہِ ربیع الثانی کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے
تاریخ ۱۴-۱۵ عیدِ نیکوست ماہِ سیوان کی تاریخ ۴ تک عیدِ خیمہ ماہ
تیسری یا انیم کی تاریخ ۱۵-۱۶ مفتاح الکتاب صفحہ ۵۹ و ۵۸
اب بھی بہت المقدس مین کیل کی جگہ مسجد اور عیدِ فصح کی جگہ عیدِ
اور عیدِ خیمہ کی جگہ عیدِ الفطر اور نیکوست کی جگہ شبِ برات مقرر ہے عیدِ
اور عیدِ خیمہ کی مشابہت عیدِ الفصحی اور عیدِ الفطر سے تو ظاہر ہے
نیکوست کو شبِ برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ نیکوست کے
دن الدرب العالمین نے جو نیر شریعت لکھا کہ حضرت موسیٰ کو دی
اسی طرح شبِ برات کو قسمتندگان جناب الہی میں مرقوم ہوئے
ہیں اُنکے سوا یہودیوں میں عیدِ پوریم ہی تھی جسے فارس کے بت پرست
بادشاہ اردشیر کی یہودوں ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عیدِ کچھ خدا کے
حکم سے نہ تھی کیونکہ وہ ملکہ تو اس بت پرست کے گہر میں بے نکاح

بقا قال الملك
فقال لانا نرسله

فصلی از کتاب

نہیں

انجمن تدریس و تحقیقات

مستغفر

...

۱۰۰

قرآن مجید

برکت والی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

فصل فی فضائل

بیا بیا سے مراد

حکومت وفاق (شمال)

سوره دخان

تفسیر برہانی

مبارک و شریف برات

صرف پڑ گئی تھی دیکھو آستر کی کتاب پس ایسی عورتوں کے واسطے اہم
کہاں سے ہوتا اس کی طرح یعنی مسلمانوں میں بھی عید نوروز وغیرہ کرتے
ہیں الغرض یہ قینون عیدین تمام ملک کے یہودی یروسلیم میں اگر
کیا کرتے تھے (خروج ۲۳ باب ۱۷) رومن تفسیر اسکا اٹھ صاحب صفحہ ۱۵۵
اور اسی جگہ تورات ہر ساتویں سال سب لوگوں کو سناٹا جاتی
تھی (استثنا ۱۸ باب ۹-۱۳) یہ سال یوم السبت کی طرح سیال سبت کا
یوم بلکہ آتا تھا اس میں یوم سبت کی طرح زمین کی کسی چیز پر نہ لگور نہ لگور نہ کرتے دوسرے
سب قرضداروں کو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت
کا سال کہلاتا تھا (استثنا ۱۵ باب ۲-۹) چونکہ اُس سال زمین
بج بونیک اجازت تھی پس خدا نے مہربانی سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ
چھٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین سال کا غلہ
دیگی (احبار ۲ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال
پچاسویں برس یعنی سات چھوٹے سبتی سالوں کے بعد آتا تھا
(احبار ۲ باب ۸-۵۵) اسرائیلیوں کے درمیان وہ عام رخصت
کا سال ٹھہرتا کہ اس وقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ
سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کہیت اور مال
چاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوئے لوگوں کو واپس دئے جاتے تھے
اس خوشی کے سال کی خبر کفار کے دلی قریبوں کے بعد بتایا
کیونکہ دیجاتی تھی (دیکھو مفتح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہ وہ وعدہ

عہد نامہ تھا کہ جسکے پاس خب کوئی اولاد نہ رہے وہ بھی بے طہارت
 جاتا فوراً مرجاتا تھا اور سوا حضرت عائشہؓ کی اولاد کے کسی دوسرے کو
 جانشینی نہ مل سکتی تھی اور وہ بھی آپ کو خوب پاک و طاہر کر کے
 سال میں صرف ایک دفعہ (عمرانیونیکا ۹ باب ۷) چنانچہ ایک دفعہ دو بیٹے
 حضرت ہارون کے بسبب ادنیٰ البے احتیاطی کے وٹان جا کر مر گئے
 (خبار ۱۰ باب ۱۰) اسی جگہ کوئی کاہن نشہ پیکر جانہیں سکتا تھا (جبار
 ۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہ کتنے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز
 نذر کی خرید کر کے نہیں گزارائی جاتی تھی استثناء ۲۳ باب ۱۸

اسی جگہ جو تے اوتار کر جانا سب کا دستور تھا خروج ۳۰ باب ۵ یشوع
 ۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳

اسی جگہ عورت خایض اور جنب اور اشیطرح مرد بھی جانہیں سکتا
 تھا (جبار ۱۲ باب ۲-۵ و ۱۵ باب ۱۹)

اسی جگہ کے بیچ پر آسمانی آگ جلا کرتے تھے (دینی و دنیوی تاریخ
 صفحہ ۵۰) اور کوئی غیر کاہن بھی نشہ پیکر وٹان جاسکتا تھا (اول سموئیل ۱۴ باب ۱۴)
 اسی جگہ کسی نامختون کا گزرنے پانا تھا (جبار ۲۱ باب ۳ پیدائش
 ۷ باب ۱۶ اعمال ۱۶ باب ۳۱ یسعیاہ ۵۲ باب ۱)

اسی جگہ خدائے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے
 اور اب تک برابر ہوتی چلی آتی ہے یعنی حضرت عیسیٰؑ کے وقت تک تو
 برابر اسمین خدائے واحد کی پرستش ہوتی ہی اور بعد اُسکے جب

جیسا یونین عقیدہ تثلیث جاری ہوا تب خدا نے یہ مقام مقدس اُن
لوگوں اپنے مسلمانوں کے اتم بن سوچا کہ جو صرف خدا سے واحد کے پرتا
اور عقیدہ تثلیث سے منکر ہیں اس میں اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا
بہید معلوم ہوتا ہے اور یہودی اُن تک تمام دنیا کے ملکوں سے نماز و
دعا کے وقت ہر جگہ سے یہود مسلم ہی کی طرف منہ کرتے ہیں یعنی اگرچہ
اسلامی مسجد مسجد پر تعمیر ہوئی تو یہی یہودیوں کا قبلہ اُن تک وہی ہے
اور یہ عجیب بات ہے

پادری انگلس برٹشڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگوں نے خدا
کی بابت کئی اُن خیالوں میں یہ ناکالیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے
کم واقفیت رکھتے تھے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگوں سے
گہرے ہوئے تھے جو جو بننے مبدود و نگو مانتے تھے اور ضرر در تھا کہ سب سے
پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجھیں کیونکہ کہ اصل
اور بنیادی باتیں یہی ہیں (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم
واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبوں کی صداقت کو پہچان

لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کہیں
تثلیث کا نام تک نہ سنا تھا تو یہی پادری صاحب فرماتے ہیں کہ کم واقفیت
رکھتے تھے حالانکہ اُن تک اہل یہود تثلیث کے نام سے گہرا تھے جن کا کہ
یہی پادری صاحب صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ کے واسطے سے
اور اسے کو انجام تک پہنچایا اتنی پس جب انجام تک پہنچایا تو ناکالیت

اور کم واقفیت یہ سب پادری صاحب کا خیال خام ہے۔

حرکن سیوم

ہندی تواریخ کلیسیا چاہے پٹسٹ مشن پریس کلکتہ شیش ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۴۲ و
۲۵ میں لکھا ہے کہ تمام روئے زمین پر کسی شہر سے یروسلیم کی برابر عزت
نہیں پائی تھی وہ مور یہ پہاڑ پر بنا تھا جس پہاڑ پر جب ابراہیم نے اپنے
بیٹے اسحاق کو چڑھایا تب صرف جنگل تھا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک
مصر کو چھوڑ گئے اسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بساے گئے اور ملک
کنعان جب اسرائیلیوں میں بانٹا گیا تب وہ بستی یو داہ ونبہا میں کہ
فرقہ کے حصہ میں آئی جو بستی اسوقت میں آباد تھی وہ جلانی گئی
لیکن یوسیون نے اسکو پہنچا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤد
جب اسپر چڑھائی کی تب یوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندر
اور لنگرے ہی حضرت داؤد اور انکے لشکر کو بیٹھا سکتے ہیں لیکن
حضرت داؤد نے اُس شہر و قلعہ کو فتح کر کے اپنا دارالسلطنت بنایا
مقدس کتاب کا احوال چاہے لندن شیش حصہ اول باب ۲۹ میں
لکھا ہے کہ بشوع کی وفات کے تھوڑے دن بعد یوسیون نے یروسلیم
کو نبی اسرائیل سے چھین کر انکی گڑھی کا یا بوس نام رکھا سو
داؤد بادشاہ کے پہلے کاموں سے یہ تھا کہ وہ یروسلیم پر ہرقایض
ہوا اُسے حملہ کر کے اُسے بیلیا اور اُسکی ترقی کر کے اپنا پایہ تخت بنا

یروسلیم

لے
الگ انداز
میں لکھ دینا
میں لکھ دینا
پہلیاں بننے
اور اسلام آباد
کھلائی تیز
مگر حضرت

حباب اول

دائرہ کے
زبان سے
میں نے
میں نے
پہلیاں بننے
پہلیاں بننے

اور شہادت کا خیمہ اس میں کھڑا کیا اور اس کی مقبول عبادت میں
از سر نو قائم کیں کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صفحہ رون کی طرح
منتوج نہ تھا انتہی

ہندی تواریخ کلیشیا چاہے پٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۴
میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہوں کے
جدین شہر یرد سلم کی بڑی شان و شوکت تھی اور اُس کے باشندے
ایسے دو تہند تھے کہ چاند کے کوٹھک کے پتھر کی برابر جانتے تھے
حضرت سلیمان نے وہاں ایک عبادت خانہ کمال شان و شوکت کا
بنایا یہاں تک کہ دنیا کے سب ملکوں کے لوگ اُسے دیکھ کر تعجب کرتے
تھے یہ عبادت خانہ اُس شہر کو نہایت رونق بخشتا تھا انتہی

رومن تفسیر اسکات صاحب صفحہ ۱۶۲ میں لکھا ہے کہ ہیکل حسین اہل
خدا کی عبادت کرتے تھے یرد سلم میں سورہ پہاڑ پر واقع تھی اور
ایک ہزار پانچ برس مسیح سے پیشتر سلیمان بادشاہ کے ہاتھ سے تعمیر
ہوئی (اول سلاطین ۶ باب ۳) سات برس کے عرصہ میں وہ جنگی
تھی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمان کے باپ داؤد نے اُس کا
بنا چاہا اور نہایت مال و اسباب اُس کے لئے اکٹھا کیا لیکن اس سے
کہ وہ مرد جنگی تھا خدائے اُسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ
۲۲ باب ۱-۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار
اور بہت ہی سونا اور روپا اس میں لگایا گیا انتہی

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۴ حصہ امین لکھا ہے کہ (کہ حضرت داؤد)
 نے اپنے بیٹے سلیمان کو بادشاہت سونپی اور اُسکو حکم دیا کہ سب سے
 پہلے وہ عبادت خانہ بناوے جسکے بنانے کا اُس نے خود قصد کیا تھا اور
 سب ہنوس جو بنائے اور نقشے جو کھینچے گئے اور سونے اور روپے اور
 تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تھا اور سونے اور روپے
 کے بہت سے برتن جو بنوائے تھے اور بہتری لکڑیاں اور تراشے ہوئے
 سنگ مرمر سلیمان کے سپرد کئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگوں
 اور دولتمندوں کو ترغیب دی کہ وہ سونا اور چاندی اور
 اور بیش قیمت پتھر گزرا میں آنتی اور کامیوں کے گروہ کو قعرہ کی
 رو سے جو بیکڑا صفت کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس
 ہیکل کی خدمت کرتے تھے اور بعد اُسکے لاویوں کو بھی درجے کے
 موافق عہدے اور خدمت مقرر کئے تھے زمین میں چوبیس ہزار
 خدا کی بندگی کے خدمت گزار اور مددگار اور چار ہزار خدا کی مقدس
 ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گائے بچانے والے آنتی
 (اور کیفیت نامہ جیسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن میں
 تصنیف کیا تھا اور اب اُسے پادری اسٹرٹ صاحب نے ترجمہ کیا ہے)
 اب آریادیشن پریس شمشیر نارتھ انڈیا سوسائٹی کے لئے صفحہ ۱۸۴
 چنانچہ (داؤد) بادشاہ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور چالیس برس
 تک بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور پھر جیہون میں مدفون ہوا اور ہزار

داؤد

۱۰
 باب اول سلاطین
 ۵۵
 اسی پروردگار کے لئے
 ۵۶
 باب دوم سلاطین
 ۵۷
 پتھر کے لئے دعا
 ۵۸
 لکھا ہے اس لئے

حجاب اول

۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

برس تک اسکی قبر نمود رہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)

واضح ہو کہ منہج چار سو اسی ہجری موسوی میں حضرت سلیمان نے
 ہیکل کی بنادالی تھی (اول سلاطین ۶ باب ۱) یہودیوں کا لکھا ہوا
 ہندی چپا یہ الہ آباد مسیح ۱۸۵۴ء استہام ال جی ہے صاحب پادری
 صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ میں لکھا ہے کہ سلیمان نے (جنگل سات سو چوراس
 اور تین سو حرمین تین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی
 بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنی ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اس کے
 کہتی کینے دنیا میں کوئی نہایت نہ دیکھی ہو نہایت خوب بنائے کا
 ارادہ کیا اس ضرورت کے لئے صور کے بادشاہ حیرام نامے
 دوستی کی اور اس بادشاہ کے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر
 وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمان کے پاس پہنچائی اور سلیمان نے
 اپنے نوگوین سے تین ہزار چھ سو کام دیکھنے والے اور شہنشاہ
 بار بردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مویفہ
 پادری جوزف جیکب چپا یہ اگر مسیح ۱۸۶۷ء صفحہ ۷۵) اول سلاطین
 ۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسی ہزار سنگتراش
 کہ پہاڑ و زمین سے پتھر گڑھ کرتیار کرین مقرر کئے چنانچہ انہوں نے ہر
 کام کی موافق اسطرح پیشتر سے سب پتھر تراش کرتیار کر رکھے کہ ہیکل
 بنانیکے وقت کلاہڑون اور ہٹوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز
 سنی نہ جاتی تھی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

یعنی نرگادان) پر رکھا تھا (اول سلاطین ۷ باب ۲۳) حضرت
سلیمان نے اس ہیکل کی بنیاد اپنی تخت نشینی کے چوتھے برس میں
ڈالی اور گیارہویں برس میں جبکہ اُسکی عمر اسی برس کی ہوئی
اُسے تمام کیا تمت کلامہ

نعت کتاب مقدس صفحہ ۸۹ میں ہے پیل کا حوض جو پاک جینہ کے لئے
مقرر ہوا ناکہ دارون اور اُسکے بیٹے ہاتھ پانودہوئیں۔ سلیمان
ہیکل کے لئے دس حوض بنوائے اور انہیں جو چیزیں چڑھاتی جاتی
دھوئی جاتی تھیں کا ہنوس کے لئے ایک الگ بھر بنا تھا ایک ایک حوض
میں چالیس لٹری پانی کے بارہ سو سیر سماتے تھے (۲ تواریخ ۴ باب
اول سلاطین ۷ باب ۲۷-۳۹)۔ سب سے بڑا حوض جسکو
سلیمان نے بنوایا۔ اُسکی گنجائش دو ہزار یا تین ہزار لٹری تھی
(۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین ہزار لٹری پانی سما سکتا پر اکثر
دو ہزار یعنی ساٹھ ہزار سیر پانی اُس میں ڈالتے تھے انتہی

رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۶۹ میں لکھا ہے کہ سلیمان کے محل کے
چوتھے برس میں ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ برس کے
عرصہ میں تیار ہوئی تب سلیمان نے عہد کا صندوق وغیرہ اُس میں
رکھا انتہی۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ بارہ برس میں وہ تیار
ہوئی مگر یہ کہ حضرت سلیمان کے تخت نشینی کے بارہویں سال
تمام ہوئی اول سلاطین ۷ باب ۷ میں جو لکھا ہے کہ جب یہ گھر بنا

تو اُس میں ایسے پتھر لگائے گئے جو آگ سے ٹھیک اور برابر کر رکھتے تھے ایسا
 کہ گہر بنتے وقت وہاں مار تول اور کلھاڑی اور لوہے کے کسی وٹار کو
 صداسنی بجاتی تھی انتہی اسکا ذکر اُس کتاب میں جسکا نام خجائے شلوٹو
 یعنی تصنیف سلیمان بن یون لکھا ہے کہ اشمیدانی بادشاہ اجنبی سے
 حضرت سلیمان بنے پتھر کاٹنے کی تدبیر پوچھی اُس نے جواب دیا کہ شمشیر کیڑہ
 میں یہ خاصیت ہے کہ جس پتھر میں وہ چھو جائے پتھر کو تراش ڈالتا ہے
 مگر سوا نسر طائر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لائیں چنانچہ حضرت
 سلیمان کے وزیر نے نسر طائر کے پتھر شیشہ کا ایک جباب سا بنا کر
 رکھ دیا کہ باہر سے وہ پتھر بخوبی نظر آئیں اور اُن کے پاس تک کوئی
 بجا سکے جب نسر طائر اپنے پتھر کے پاس آیا اور دیکھا مگر اُنہیں دانہ
 نکھلا سکا تب سمندر پار جا کر شمشیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے جباب
 اُسے رکھا کہ جس سے وہ جباب دو ٹکڑے ہو گیا اُس وقت وزیر سلیمان
 نے اُس نسر طائر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسے پتھر تراشنے کے کام
 میں لایا اس سبب سے وہاں پتھر تراشنے میں کسی لوہے کی آوار
 کی آواز سنی بجاتی تھی لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۶ میں ہے کہ
 سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کاسات کر و ر و پیہ
 ہے انتہی

اور دین حق کی تحقیق مصنف پادری اسمتہ صاحب وغیرہ مطبوعہ لہور
 ارفن پریس ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۸ میں ہے کہ چوٹی کی حضرت سلیمان

خجائے شلوٹو

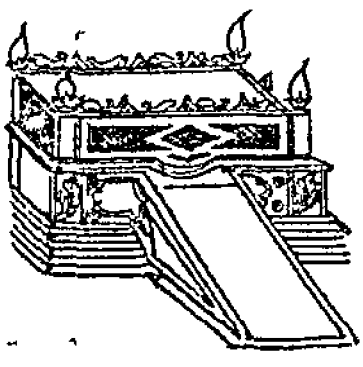
سلیمان

جس جہاں ہوا تھا
اور اس میں گزرا تھا
نہایت کی گزرا تھا
نہایت کی گزرا تھا
نہایت کی گزرا تھا

اس جہاں میں ہوا تھا
اور اس میں گزرا تھا
نہایت کی گزرا تھا
نہایت کی گزرا تھا
نہایت کی گزرا تھا

اور یہ کہ جنات اُسکے اختیار میں تھے۔ یہ سلیمان کے مرنے کی بات
کہ مکمل طیار ہونے کے ایک برس پہلے سوا اور یہ کہ جنات نے اُس سے
فریب کہا یاد کیہ قرآن کی سورہ سبا آیت ۴۷ یہ سب باتیں یہودیوں کی
کتاب تائید سے نکالی گئیں تھیں (اور دین چکی تھیں مطبوعہ ہیا سہ ماہیہ ۱۹۶۷ء
ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قریانی گزرا تھی گئی تھی اُنکا شمار بائبل میں
ہیل ایک لاکھ بیس ہزار ہیرے از جغرافیہ پاک کتاب موقوفہ پادری
جوزف جیکب حصہ اول مطبوعہ آگرہ مسلخ ۱۸۶۷ء صفحہ ۵۸ ۷۰ تواریخ

نقشہ قریانگاہ ہیکل سلیمان



یہ نقشہ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد مسلخ ۱۸۶۷ء صفحہ ۸۰ سے نقل کیا

اور اس کے ان
ایسی عظمت
سین سلیمان کے
نقشہ کا فی نہیں ہیں
اور اس کے ان
اور اس کے ان
اور اس کے ان

اس کے ان
اور اس کے ان
اور اس کے ان
اور اس کے ان
اور اس کے ان

بیٹے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس توریث مروجہ سے تین جگہ بت پرستی ہوئی ہوگی
 فرض اور ایک جگہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دونوں طالیبی
 کر وین کی پرستش جو عہد نامہ کے صندوق پر پرپیلائے ہوئے ہے
 (خروج ۳ باب ۷-۱۰) دوسرے اُس پتیل کے سانپ پر نگاہ
 سانپوں کے ڈسے ہوئے لوگوں کا چنگا ہو جانا جس کا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹
 اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ میں ہے
 ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۵ اسطرا ۹ اور رومن تواریخ کلیسیا
 صفحہ ۷۸ اسطرا وغیرہ میں لکھا ہے جس طرح اخذ بادشاہ کے دونوں
 یہودی لوگ اُس پتیل کے سانپ کی جیسے موسیٰ نے بیابان میں بلند کیا
 یوحنا کرتے تھے (۲ سلاطین ۸ باب ۴) اسی طرح اُس وقت کے (عیسائی)
 لوگ (یعنی سنہ پانسوا اور ستہ چہ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰ کے
 مرنے اور جی اٹھنے پر نہیں بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر ہر
 رکھتے تھے انتہی لیکن اور یہی تعجب یہ ہے کہ میلین شہر کے ایک
 گرجے میں پتیل کا سانپ اب موجود ہے جس کے سامنے لوگ (یعنی عیسائی)
 سجدہ کرتے اور جس کی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس
 پتیل سے بنا ہے جسے موسیٰ کام میں لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ سر
 پادری مہر و مرتبہ پادری شیزنگ صفحہ ۱۴۴) اسکے بعد اُسی صفحہ میں یہ
 نصبت ہے کہ پتیل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ
 مسیح کی ایک علامت تھا اور جیسے موسیٰ نے اُسے بلند کیا پر کہا

لے دینی توفیقی
 ص ۱۳۰
 کہ خدا نے نبی اور
 بن سانپ کے
 کہ خدا نے اسے
 اور کیا تب غلط نہ
 کہ حکم کے مطابق
 تین گاہ ایک سانپ

عیسیٰ
 تیرے دریا کا جو شخص
 کا دھماکا ہو اس پر گاہ کا
 جی جاتا تھا اس پر گاہ کا
 سلطنت کا ان کو
 بت پرستی کی راہ میں
 کے سانپ کے گزرتے ہوئے
 جلیا کرتے تھے لیکن
 نہ کوئی دانت نہ زہن

علماء رومن کا تہلک نے اس رومن انجیل میں جو پیشے میں ^{۱۸۶۴} مسیح کو
 رومن کا تہلک کی طرف سے مطبوع ہوئی لکھی ہے لیکن نہیں جانتے
 کہ ان کروبیون کے منہ خداوند کی طرف اور پشت انسانوں کی طرف
 تھی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگوں کے سر خداوند کی طرف
 سجدہ میں جھکتے تھے نہ یہ کہ گروہیوں کی طرف اور حوض بیلون کے سر پر
 خدا کے حکم سے ثابت نہیں ہوتا دیکھو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۱۹ و ۳۸ باب
 گر یہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تھا اسکے بل حوض کے نیچے تھے
 نہ یہ کہ سامنے اور پستل کے سامنے پر ان لوگوں کو جنہیں سامنے
 کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تھا نہ یہ کہ تندرستوں کو اسکی پوجا کرنے کا ہاں
 یہ شکلیں البتہ بنی تھیں باوجود اسکے جبکہ حضرت عمرؓ نے یر و سلم کو فتح
 کر کے اسی سیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اسیں کی سطر حکمت پرستی
 کا نشان تک نہیں ہے یہاں سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے
 پہر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینوں کا جیسے پہلے پادری شیار صبا
 نے زبان جرمن میں تصنیف کیا تھا اور اب اسی پادری اشرف صبا
 نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد نار تہہ انڈیا سوسائٹی کے لئے مسیح ^{۱۸۶۴} صفحہ ۱۳۳
 میں لکھا ہے کہ سلیمان ہی داؤد کے گورستان صیحوئین مدفون ہوا
 یہ سیکل اسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیسا کہ خیمہ جماعت خدا کے حکم سے
 حضرت موسیٰ کی معرفت بنایا گیا تھا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ
 مفتاح الکتاب صفحہ ۸۰ کے آخر میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی سیکل

رومن انجیل

وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طبع طرح ملک کے نادر کارگر و سی
بنی اور خدا تعالیٰ کے نام پر مخصوص کی گئی انتہی اور اردو تفسیر کا شفا
مصنف پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر سن ۱۳۱۸ء میں جو پادری الیٹ جٹا
کی تفسیر سے لکھی گئی صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی سیکل
اور چیمہ ہے جو مقدسوں کا اور خدا کا مسکن ہے جس کا نمونہ موسیٰ پر خروج
کی کتاب میں ظاہر کیا گیا ہے اور سلمان پر ہی جسے یرو سلم میں اس
نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر سیکل بنائی تھی جس کا ذکر پہلے سلاطین
میں ہے انتہی پادری انگشت براد ہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے
حکم کے مطابق بنایا نہیں بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ سیکل کا مقدس
مسکن کی مقدار سے دو چند تھا سیکل کا ٹھیک نمونہ تھا (دینی و دنیوی
تاریخ صفحہ ۲۰۲)

نقشہ سیکل سلیمانی

رکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے نو سو اکتھ برس پیشتر مسیح شاہ مصر
رجع ام بن حضرت سلیمان کی سلطنت میں فوج کشی کر کے بادشاہ کے کمر
اور سیکل کو لوٹا تھا اول سلاطین ۴۱ باب ۲۵ و ۲۶ میں حضرت سلیمان
نے اس سیکل کو بنایا اور انہیں کے بیٹے رجع ام کے وقت میں کہ جسکی
اٹھارہ جو روان اور ساٹھ حرین تھیں (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

لونی گئی اور پھر تو اسکا تار بند کیا

اسی ہیکل میں حضرت ذکریا و بنی کو یہودیوں نے شہید کیا تھا جس کا کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ میں مسیح کا قول لکھا ہے تاکہ سب سے پہلے کا خون جو زمین پر بہایا گیا تیرا دمے ہاویل راستہ باز کے خون سے بار اخیانہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا اتنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ سب سے پہلے تھے کہ جنہیں یہودیوں نے قتل کیا تو غالباً یہ وہ حضرت ذکریاہ ہونگے جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں تھے یعنی حضرت یحییٰ کے والد لیکن تیسرا مشہور تیسرے یحییٰ بن یحییٰ کے جو کہ یہودیوں کا رقبی ہے مجھے اپنی جبرانی مطلوبہ کتب عہد عتیق میں دکھا کر کہا کہ یہ ذکریاہ بن یہویدہ تھا اور انجیل میں جو ذکریاہ بن بار اخیانہ مندرج ہے غلط لکھا ہے اور درحقی ان کتب عہد عتیق میں ہی جو جیسا تیون کے پاس ہیں ذکریاہ بن یہویدہ لکھا ہے پس انجیل میں یہ غلطی صریح واقع ہوئی چنانچہ افسس رومن ہیل سے جو لندن میں بہت صحت کے ساتھ لکھا گیا کومہ رفرنس جیسی یہ مقام نقل کیا جاتا ہے ۲ تواریخ ۲۴ باب ۱۰ ۲۳ تب خدا کی روح یہویدہ کا من کے بیٹے ذکریاہ پر چڑھے ہوئے اور پرکھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ خداوندیوں فرماتا ہے تم کیوں خداوند کے حکم سے باہر جاتی ہو تم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے کہ تم خداوند کو چوڑ دیتے ہو ۱۱ تب انہوں نے (یعنی یہودیوں نے)

ذکریاہ

اسکی مخالفت میں ہم قسم ہو کر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گہرے
صحن میں اُسے پتھر مارے ۲۲ سو یو آس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے
باپ یہودیہ کے احسان کو جو اُس نے اُسپر کیا تھا یاد کیا بلکہ اُسکے بیٹے کو
قتل کیا اور مرتے وقت اُس نے (یعنی ذکریاہ بن یہو یڈگ) کہا خداوند
دیکھے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسہی سال کے آخر ایسا
ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنی یو آس بادشاہ پر) چڑھ آئے اور وہ
یہوداہ اور یروسلم پر آئے اور لوگوں میں سے سارے امیر و ن کو
چن چن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ
پاس بھیجا انتہی

یہ واقعہ مسیح کی پیدائش سے آٹھ سو چالیس برس پیشتر واقع ہوا
اور خوبی یہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ میں جہان بار آخیاہ کا بیٹا ذکر کیا
لکھا ہے رفرنس میں یہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲ مرقوم ہے
رومن تفسیر اسکا صاحب صفحہ ۸۶ میں متی ۲۳ باب ۳۵ کی بات
یوں لکھا ہے اس ذکر یاہ کی بابت مشتبہ ہے کہ وہ کون تھا بعض سمجھتے
ہیں کہ وہ ایک ذکر یاہ تھا جبکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے
کہ جب رومیوں نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پہلے مار گیا
مگر مسیح یہاں کہتا ہے کہ تینے اُسکو قتل کیا یعنی اُسوقت سے پیشتر وہ
قتل ہو چکا تھا اور بعض سمجھتے ہیں کہ وہ ذکر یاہ یوحنا بپتسماء و فیولے
(یعنی حضرت عیسیٰ) کا باپ تھا مگر اُسکے مارے جانے کا کہیں ذکر نہیں ہے

کتاب عبدعقین
و جہودین کہان
کہان از روس
مطابقت واقع
اسکا آخری

اغلب ہے کہ مسیح یہاں ذکرِ یارہ بن یہوذا کا ذکر کرتا ہے جو سیکل اور
 قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تھا دیکھو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ
 وہ اس جگہ یہویدا کا بیٹا لکھا ہے نہ یارہ اخیاہ کا لیکن یہودیوں کا اکثر
 دستور تھا کہ دو تین نام رکھتے تھے مثلاً متی جو لیوی اور لبتی جو تہیلہ
 اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساول جو پولس کہلاتا ہے
 اسطر سے کچھ تعجب نہیں کہ یہویدا کا دوسرا نام یارہ اخیاہ ہو
 اس حاصل یہ ظاہر ہے کہ مسیح یہاں کسی ایسے شخص کا ذکر
 کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تھے کہ نبیوں کے سلسلہ کے آخر
 میں تھا امت کلام

ایک ذکرِ یارہ بن یارہ اخیاہ کا نام توریت میں پایا جاتا ہے (ذکرِ یارہ
 اباب ۱) جنکی کتاب کتبِ مہدِ حقیق میں شامل ہے اور ایک اور
 ذکرِ یارہ کا نام ۲ سلاطین ۸ اباب ۲ میں اور ۱ نکلی میثی کا نام ابی
 لکھا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ۱ میں یہی انہیں ذکرِ یارہ کا نام اور
 ۱ نکلی میثی کا نام ابیاہ لکھا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ
 ان دونوں اصل کتابوں میں سے کسی ایک میں سہو کا تب ہوا
 لیکن سیکل کے اندر اُنکے قتل ہونے کا کہیں ذکر نہیں ہے اور
 وہ نبیوں کے سلسلے کے آخر میں ہی نہ تھے کیونکہ اُنکے بعد حضرت ملا
 اور نحمیاہ اور یحییٰ علیہم السلام ہوئے ہیں اور سوال و جواب
 رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب

سوال ۱۷۴ صفحہ ۸۸ و مفتاح الکتاب صفحہ ۱۱۳ اور نیز المشہور میر بن لغوی
 ربی کے بیان سے جیسا اوپر لکھا چکا ہوں ثابت ہے کہ مثنیٰ میں غلطی سے
 ذکر یاہ بن بار اخیاہ لکھا ہے کیونکہ اگر یہود کا دوسرا نام بار اخیاہ ہوتا
 تو یہود یوں کہ پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیوں کو ایسی باتیں
 صرف یہودیوں سے معلوم ہو سکتی ہیں پس جب یہودیوں کو
 نہیں معلوم کہ یہود کا دوسرا نام بار اخیاہ تھا تو عیسائیوں کو کہا ہے
 اسکی اطلاع ہوئی اور اگر مثنیٰ میں صحیح لکھا ہے تو عہد نامہ عتیق میں
 غلطی سے ذکر یاہ بن یہود لکھا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکر یاہ
 ایک ہی طور پر اور ایک ہی جگہ یعنی ہیکل اور قریا نگاہ کے درمیان
 شہید ہوئے ہوں اس صورت میں ان دونوں مختلف قولوں میں سے
 صرف ایک ہی بات سچی ہوگی

اور چونکہ حاشیہ فرقومہ رومن پہلی مطبوعہ لندن ۱۷۶۲ء تواریخ باب ۲
 باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹھ سو چالیس برس پیشتر کا یہ ماجرا ہے
 تو ہرگز ممکن نہیں کہ ذکر یاہ بن یہود کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اسکے
 بعد کہتے ہی بنیو کو یہودیوں نے شہید کیا تھا چنانچہ حضرت میکاہ بنی اور
 اور یاہ بن سمعیاہ بنی کو مسیح کی پیدائش سے قریب سات سو برس پیشتر
 یہودیوں نے قتل کیا تھا یرمیاہ ۲۶ باب ۱۸-۲۴ اور اسید طرح
 حضرت خرقل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو یہی کہ بابل کی اسیری تک
 موجود تھے تو یہ ذکر یاہ بن یہود کا سب سے پہلے مقتولوں میں کیونکر ہوئے

اور تعجب یہ ہے کہ سب سے پہلے مقتولین سے تو بموجب عقیدہ عیسائی
 حضرت عیسیٰ آپ ہی تھے پس حضرت عیسیٰ نے پیشین گوئی کر کے اچھا
 ہی نام کیون نہ لیا اگرچہ کپڑوں والے یعنی یہود اور اسکر یوٹی پرستوں کا
 افسوس اور ملالت کی (متی ۲۶ باب ۲۴) مگر یہودیوں کو اپنے قتل لینے
 مصلوبی کی بابت کچھ ہی ملامت نہیں کی نہ صلیب پا کر جی اٹھنے کے بعد
 اور نہ پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ صرف گرفتار تو نہ گئے
 مگر مصلوب نہیں ہوئے نہیں تو ضرور ذکر کیا دین بار اچھا کیجئے اپنا
 ہی نام لیتے اور یوسف یعنی یوسف ماریخ کی تصنیف میں جو ایک
 ذکر کیا کا نام لکھا ہے کہ وہ رومی فوج کے ہاتھ سے سب سے پہلے مارا
 یہ فقرہ یوسف کی کتاب میں منجملہ امداد فقرات الحاقی کے کہ جکا
 علامت عیسائی کو قرار ہے صریح ملایا گیا ہے مثلاً وہ جلد جسمین حضرت
 عیسیٰ کا ذکر ہے یوسف کی کتاب میں بیشک الحاقی مانا گیا ہے
 جیسا کہ لارڈز نے خوب محکم دلیلوں سے ثابت کیا ہے اسید طرح یقیناً
 یہ فقرہ ہی ملایا گیا تاکہ کیسے سے ذکر کیا دیندہ جہ متی ۲۳ باب ۳۵
 کو ثابت کریں کیونکہ جس جگہ لاکھوں یہودی ایک یورش میں قتل
 ہوئے اُس وقت اُس قیامت کی سی ہل چل میں کوئی اُن یہودی قاتلوں
 میں سے پہچان گیا کہ یہ ذکر کیا دین ہے دو مشرے یہ کہ کوئی ذکر کیا دین
 کے بعد رومی فوج کے یورش تک ایسا نامور ہوا ہی نہیں ہے کہ جسے
 یہودی قوم ہی خوب جانتی ہو چہ جائے کہ رومی تیسرے یہ کہ اسکا

مفسر رومن نے یوسفس مورخ کے بیان کئے ہوئے ذکر یاہ کو مسیح کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت میں کافی ہی نہیں سمجھا ہے
جیسا کہ لکھ چکا ہوں

اسی ہیکل میں مرمت کرتے وقت خلقیادہ سردار کا من سے سنہ عیسوی
سے چہ سو چوبیس برس پیشتر تورات کی کتاب پائی تھی جو کہ اسکے پھر
ہیشی یعنی مقدس کتاب کا احوال چہا پہ لندن شیش صفحہ ۱۱۷ کے
بموجب منتی بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنی پچتر برس سے کہوئی ہوئی تھی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۲۸ باب صفحہ ۱۱۷-۱۱۸ میں لکھا ہے
کہ یہودیہ کے بادشاہ شاہ اخاذ نے بعل (دیوتا) کے لئے یروسلیم کے
گوشونین مذبح بنا کے خداوند کے گہر کا دروازہ بند کیا ایسا کہ خدا کی
ہیکل بے وارث گہر کی مانند ہو گئی لیکن اس بیدین اخاذ کے دیندا
بیٹے حزقیہ نے خداوند کے گہر کے دروازہ کو کھولا اور یروسلیم کو
بتوں سے پاک کیا اور دسویں فرقوں کو بلوایا کہ آؤ اپنے باپ اددو
خدا کی طرف رجوع کر کے ہمارے ساتھ عید فصیح کرو اس کے زمانہ میں دن
فرقے قید ہو کر اسور میں گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک میں
بھاگ آئے اور اسکی آبادی بڑھائی (اسی وقت سے سائرہے نوفرقت
بنی اسرائیل کا کہیں دنیا میں پتا نہیں ہے پس تورات کی بربادی کا
کیا شکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتا نہیں ہے) تب شجر تبت نے جو
شالمنذر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار قوج بھیجا جس نے یہوداہ کے

جسکے بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عمون نے اپنے سب باپ دادوں سے زیادہ بدی (یعنی بُت پرستی) کی پر تھوڑے ہی دن رہا کیونکہ دوسرے بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوحنا آئٹھ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا سو پہر ایک مرد راہستہ باز جو خدا کی مرضی پر چلتا تھا داگڈو کے تخت پر بیٹھا اور جب تک وہ بالغ نہ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب تک برس کا نہ ہوا اُسنے یروسلم اور تمام بادشاہت کو بُت پرستی سے پاک کر کے خداوند کے گھر کو پہر سدا رہا اُس وقت ہیکل میں ایک کتاب جو منشی کے وقت سے کہوئی اور پہولی گئی تھی پہر ملی وہ مقدس کتاب توریث تھی اور جب بادشاہ کے حضور پڑھی گئی وہ اُسکے مضمون سے پہچانک گھبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے انتہی ۲ سلاطین ۲۰ باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد حقیق سے منسی کیوقت میں توریث کا کہو جانا ثابت نہیں ہے کیونکہ یروسلم کے بادشاہوں میں صرف منسی سے بُت پرست نہ تھا اور اپنی آخر عمر میں وہ نایب اور دیندار بھی ہوا تھا پس گمان غالب ہے کہ جب سیمسوق شاہ مصر نے حضرت سلیمان کے بیٹے جحام کی سلطنت میں بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچھ لوٹ کر اٹھا لیا تب ہی سے توریث غایب ہوئی اور منسی کے پورے یوحنا بادشاہ کے عہد سلطنت میں خلقیہ سردار کاہن نے کہا کہ میں نے ہیکل میں توریث کی کتاب پائی ہے یا یہ کہ یہوشفات کے بعد سے

توریت میں اور ان کی کتاب میں
 اور ان کی کتاب میں اور ان کی کتاب میں
 اور ان کی کتاب میں اور ان کی کتاب میں
 اور ان کی کتاب میں اور ان کی کتاب میں

جو تو موجود برس مسیح سے پیشتر تھا (۲ تواریخ ۷ باب ۹) توریت غایب

ہی اس مدت میں چاہے تھا کہ بعض حصے اس کتاب کے

در از تک زمین میں پڑے رہنے کے باعث ضرور ضائع ہو گئے ہوتے

مگر غضب تو یہ ہے کہ اہل کتاب اس کے ایک حرف ضائع ہونے کا بھی اقرار

نہیں کرتے

اب دیکھئے کہ سارے نو فرقوں بنی اسرائیل کا پتا نہیں ہے اور صندوق

عہد نامہ کا جس میں شریعت کی دونوں کوچین وغیرہ تھیں پتا نہیں ہے

بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہیں ہے بہت سی کتابوں مشمولہ توریت کا ججکا ذکر

توریت ہی میں موجود ہے (خروج ۲۴ باب ۷ گنتی ۱۲ باب ۴ ایشوع

۱۰ باب ۲۱ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۲ باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ)

پتا نہیں ہے پر توریت کے بچے رہنے کا یا وجوہ اس کے بار بار صد برس

غایب رہنے کے کون یقین کر سکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اس کی بابت اپنی تفسیر میں یوں

لکھا ہے قول مرست کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی

سے پائی گئی اور اسے بادشاہ کے پاس لائے وہ تھا اصلی نوشتہ

پانچ کتابوں حضرت موسیٰ کا جو ان کے ہاتھ سے لکھا گیا اور بعض خیال

کرتے ہیں کہ وہ تھی جیم اور قدیم نقل (یعنی بعد حضرت موسیٰ کے اور

ہاتھ سے لکھی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تھا جو حکم سے حضرت

موسیٰ کے رکھا گیا پاک مکان میں ایسا سمجھا جاتا ہے کہ وہ تھا کہو یا گیا

توریت میں اور ان کی کتاب میں
 اور ان کی کتاب میں اور ان کی کتاب میں
 اور ان کی کتاب میں اور ان کی کتاب میں
 اور ان کی کتاب میں اور ان کی کتاب میں

باب اول

یا یہو لا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کوئے میں اُن لوگوں سے
 جو جانتے نہ تھے قدر اُسکی یا کہ وہ تھا کینہ سے چپا یا گیا بعضے بت پرست
 بادشاہوں سے بعض جلائے اور ضایع کرنے کے اُسے گاڑ دیا اگر
 امید سے کہ وہ پہر کبھی ظاہر ہوگا اور اکثر و نکاہی قول ہے
 یا وہ تہی خبر داری سے کہی گئی اُسکے خیر خواہوں سے تانہ پڑ جاوے
 دشمنوں کے ہاتھ میں لیکن ہم یقین ہے کہ وہی صہم نقل تہی مت کلام
 یہ آخری بات کہ ہمیں یقین ہے انہیہ تو صرف جیسا فی مفسر کا عقیدہ
 ہے اس سے کچھ غرض نہیں اور باقی سب باتوں کا مفصل بیان اگر
 کتاب میں جس کا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہاں اُس کا موقع نہیں
 ہے مختصر تصفیہ ان سب باتوں کا یہ ہے کہ منشی کے وقت میں توریت
 کا کہو جانا انگریزی مفسر کے قول سے جو ابھی بیان ہوا ثابت نہیں
 ہوتا اور نہ منشی کے وقت میں کچھ ہیکل پر آفت آئے مگر زمانہ رجحان ہوشیاری
 کے بعد توریت کا کہو جانا دو وجہ سے ثابت ہے اول یہ کہ رجحان
 کے وقت میں ہیکل اور بادشاہی محل دونوں لوٹے گئے اور یہی
 دونوں مقام توریت رکھنے کے تھے (استثنا اباب ۸ اور ۱۳ باب ۱۵)
 (۲۶) لیکن خاص کر صرف ہیکل میں توریت رکھی رہتی تھی (استثنا ۲
 باب ۹ - ۱۳ انجیاء ۸ باب) اور اگر ملک میں کہیں اور بھی توریت
 ہوتی تو پہر ہیکل میں اُسکی پانی کی خوشی کا کیا سبب تھا دوسرے
 یہ کہ رجحان کے وقت سے زمانہ ہوشیاری کیسوا یہودی قوم مسین

بُت پرستی زیادہ شائع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المسحوف
صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کے عہد میں خدا تعالیٰ نے
بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تھا کہ ملک کنعان تکو میراث میں
عنایت کرتا ہوں پر اگر وہ عہد و پیمان جو میں نے تم سے کیا ہے بھول
جاؤ اور تراشتے ہوئے بت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً
اس زمین پر سے فنا ہو جاؤ گے اور یہود وہ (بدو و او یعنی خلیج)
تکو ساری قوموں میں پر اگندہ کریگا اور وہاں تم ہوڑے سے رہ جاؤ گے
چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب پچیسویں آیت وغیرہ میں
مرفوم ہے پس یہ وہی اُس وقت پوری ہوئے لگی جبوقت بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ کے درمیان پہوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے
عیوض میں دو بادشاہتیں مقرر ہوئیں اُسی زمانہ میں بنی اسرائیل
کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی انتہی پس
یہ دو بادشاہتیں ربحام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت میں
مقرر ہوئیں تھیں کہ یوربحام بن بنات افراہی جو حضرت سلیمان
غلام تھا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمان سے باغی
ہو کر مصر کو ہیاگ گیا تھا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے
بعد اگر بنی اسرائیل کے دشل فرعونکا بادشاہ ہوا اور ربحام کو دُڑ
فرعون بنی اسرائیل یعنی فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت بٹھا
اسی نب وہ دس فرسخ اسرائیلی اور یہ دونوں یہوداہ کہلائے

خبرائیل

درمیان سے جانے نہ دیا کیونکہ اُس نے یہ سمجھا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ
میں کر لے گا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی ہی جاتی رہے گی اسلئے
یوحیاد کو واجب ہوا کہ ڈر و صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تا بعد از بیٹے
با اُس سے مزاحم ہوا آخرش یوحیاد کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن
اور مجدو کے میدان میں دونوں ایک دوسرے سے مقابل ہوئے سو
یوحیاد نے شکست کھائی اور زخمی ہو کر تھوڑے عرصہ میں مر گیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور بر و سلم میں بڑا واویلا مچا اور یہودی
بنی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ
موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحہ یرمیاہ مشہور تورات کے سے
بشپ پھر کہ صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوحیاد کے
کہا گیا یقیناً وہ نہیں ہو سکتا جو نوحہ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہ تو
خات ہوئے یر و سلم اور ہلاک ہونے صد قیاد پر ہے اور وہ مرثیہ
سوت یوحیاد پر (از تفسیر ڈائیلی مطبوعہ مطبعہ جلد ۱ صفحہ ۹۳۶) پس یہ
ہی تورات میں شامل نہیں ہے۔

پادری کریون صاحب فرماتے ہیں (۲ سلاطین ۲۲ و ۲۳ باب ۲) تو
۳۴ و ۳۵ باب) یوحیاد بادشاہ کا لباس مہین کتان اور زرد رنگ
کا تھا کیونکہ اُن دنوں یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہیں پہنا کرتے تھے
(یعنی ریشمی لباس یہودی شریعت میں مرد کو حرام ہے)۔
یوحیاد نے اپنی سلطنت کے بارہویں سال بہت امیر و مکر نام ملک میں

خطبات اول

حرکن پنجم

نجات نصر بادشاہ بابل کے ہاتھ سے یروسلم کی غارت
 سنہ عیسوی سے چہ ۹۶۹ نو برس پیشتر یہو اخاب یا یہو اخذ بن یوصیاہ
 بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے بیٹے فرعون نکوہ نے اُس پر فوج کشی
 کی اور یہو اخاب بادشاہ کو زنجیر دن سے بازہ کر مصر میں لیگیا کہ جہاں
 پہنچ کر وہ مر گیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے ان یقیم کو
 بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بد لکیر یہو یقیم رکھا اور اُس کے لاکھ
 لاکھ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول شہرایا (مصر کی قدیم تواریخ نمونہ
 رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد ص ۱۰۷ صفحہ
 ۱۰۷) میں لکھا ہے کہ اُس ملک سے چار لاکھ چار ہزار تین سو اکیس
 روپیہ بطور سالانہ لینے شہر اسے ۲ تواریخ ۴ باب ۳ میں ہے کہ قسطنطین
 روپا اور ایک انتظار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چہ ۳۷۶ برس
 پیشتر نجات نصر نے یہوداہ کے ملک پر چڑھائی کی اور یروسلم کو فتح کر کے
 یہو یقیم سے ایک خراج گزار بنے رہنے کے واسطے قسم لی اور مال و دو
 لوٹ کر اور بادشاہی خانہ لکنے لڑکوں میں سے ایک گروہ کو اپنے ساتھ
 لیگیا کہ اپنے محل میں خواجہ سرا بنا کر رکھتے (انین دانیل بنی اور
 اسکے تین رفیق تھے) (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۴۹) لیکن مسیح سے
 چہ ۹۶۹ نو چار برس پیشتر یہو یقیم نے بد جہدی کر کے نجات نصر بادشاہ سے

حرکات

و شہنشاہ کی چونکہ اس وقت میں بخت نصر اپنی ما کے انتقال اور اور سببوں سے
 یہو یقیم کو اس میں عہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نے اسکا اسلئے اُسے یہود
 کے چور کے رہنے والوں سر یامینوں اور مویون اور عمومی وغیرہ
 قوموں کو حکم دیا کہ یہو یقیم پر چڑھائی کریں تب یہ سب قومیں یہوداہ کے ملک
 کو چاروں طرف سے لوٹ مار کر اوجاڑنے لگیں اور گیارہ برس تک یہو یقیم
 کو بڑی سختیوں میں رکھا اور آخر یہو یقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے
 پہاڑ کے باہر شہر پر پھینک دی یہو یقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا
 یونیہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کر نیکی تیسرے مہینے بخت نصر نے
 یروسلم پر فوج کشی کر کے یونیہ اور اُسکی ما اور بیگمیں اور سرداروں
 اور ملک کے سب دولتمندوں اور افسروں کو قید کر کے بابل میں لگیا
 اور یروسلم کے سب کاریگروں لوہاروں اور سنگ تراشوں کو بھی
 لگیا کہ بابل میں اُسکے محل کی تعمیر کرنے والوں کے شریک ہوں اور
 یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنوں وغیرہ
 کو لوٹ کر لگیا اور قنیاہ کو بچے ہوئے لوگوں پر یروسلم میں جاکم کر دیا اور
 فرمانبرداری کے باب میں اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکھا
 جسکے معنی خدا کی سچائی یہ اسلئے کہ جب وہ عہدی کرے تو اپنے نام کے
 معنی یاد کرے یہ سمجھے کہ میں نے سچے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بد عہدی
 سے پشیمان ہو

چوں ہی بخت نصر نے وہاں سے مراجعت کی تیوں ہے امون

۱۰
 رومن تواریخ لکھتا ہے
 صفحہ ۱۸ میں ہے کہ
 ایک برس بعد شاہ
 بابل نے یونیہ کو
 دس برس کے لئے اپنے
 گھر اور سات ہزار
 تیس ہزار سونے کی
 لکڑیوں کو

۱۱
 رومن تواریخ لکھتا ہے
 صفحہ ۱۸ میں ہے کہ
 ایک برس بعد شاہ
 بابل نے یونیہ کو
 دس برس کے لئے اپنے
 گھر اور سات ہزار
 تیس ہزار سونے کی
 لکڑیوں کو

کہ تانکستانوں کی باغبانی کریں اور کھیتی کریں اور پیتل کے اون
 ستونوں کو جو خداوند کے گہر میں تھے اور کرسمیوں کو اور پیتل کے بحر کو
 جو خداوند کے گہر میں تھا انہوں نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل میں
 لیکھے اور دیگیں اور سیلے اور گلگیریں اور لگنین اور چھ اور پیتل کے
 سارے برتن جو دھان کام آتے تھے وہ لیکھے اور باسنوں اور
 انگیشیوں اور لگنوں اور دیگیوں اور شمعدانوں اور چھوٹے دریاؤں
 کو سب کو جو سونیکے تھے اٹکا سونا اور سب کو جو روپے کے تھے اُن کا
 روپا جلو دار و نکاسہ دار لیکھا دلو ستون ایک بحر اور برنجی بارہل
 جو بحر کے نیچے تھے جنہیں سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گہر کے
 لئے بنایا تھا ان سب برتنوں کا پیتل بے تول تھا یہ ستون جو تھے
 انہیں کا ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا اور بارہ ہاتھ کی رسی اُسکے
 گرداگرد تھی اور چار اُنکل موٹا تھا یہ کہو کہلا تھا اور اُسکے اوپر ایک
 پیتل کا جھاڑ تھا اور وہ جھاڑ پانچ ہاتھ اونچا تھا اُس جھاڑ پر گرداگرد
 پیتل کی جالیان اور انار کی کلیان بنی ہوئی تھیں اور دوسرے
 ستون میں اسی طرح کلیوں کا کام تھا اور ہر طرف سے چھپانے والے انار تھے
 اور سب انار جالیوں پر اُسکے گرداگرد ایک ستون تھے پر میا ۵۲ باب ۱۲
 واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو خداوند بادشاہ یر و سلم نے مسیح عیسیٰ
 سے سات سو اونٹنالیس برس پیش پیتل کے بارہ بیلوں پر سے
 اوتار کر پتھر ونگے پٹاؤ پر رکھا تھا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۲-۱۷)

دریاؤں

اور اولیٰ سلاطین ۷ باب ۲۰ میں لکھا ہے کہ دوسوا مار جہاز کے گرد بنائے
 اور اسے بیطرح دوسرا جہاز بھی انتہی اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ میں ایکسو
 مار لکھے ہیں سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی میں غلط
 واقع ہوئی الغرض بعد اس سبب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
 ملازموں نے حضرت یرمیاہ کو جو صد فیاد کی قید میں تھے قید خانہ سے
 نکالا اور اُنکے ساتھ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہاں
 چاہیں رہیں اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوئے کنگال یہودیوں پر چڑھا
 بن اخی قام بن سافن کو سردار مقرر کر کے مصفا میں چوڑ دیا تب
 اسمعیل بن نبتاہ بن ایسمع نے جو نسل شاہی سے تھا اُسے ہی قتل
 کیا مع اُن سب یہودیوں کے جو چڑ لیاہ کے ساتھ تھے اور کسیدیوں کو جو
 دنان حاضر تھے اور جنگی مردوں سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹھ
 آدمیوں کے ساتھ بنی عمو کی طرف چلا گیا تب یوحنا بن قریح اُن بچے
 ہوئے یہودیوں کا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہ سے اپنے واسطے دعا مانگو
 کی گزارش کی اور جب حضرت یرمیاہ نے اُنکے واسطے دعا مانگا کر
 انہیں خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہیں رہو اور کسیدیوں یعنی بابل و انو
 خوف سے مصر کو نہ بہاگو تو تمہارا پہلا ہو گا تب انہوں نے حضرت یرمیاہ
 سے کہا کہ تو جو پیشہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہیں ہے کہ ہم مصر کو بخاتین
 اور یوحنا بن قریح نے سب بچے ہوئے کو مع یرمیاہ کے ساتھ لیا اور مصر کو
 روانہ ہوا دیکھو یرمیاہ ۴۴ باب سے ۴۷ باب تک (بیان سے یہی ثابت ہے

سکھ حضرت
 اسمعیل بن نبتاہ
 علیہ السلام کا
 اور یہودی
 لوگ بھی
 قتل ہوئے
 اور ان کے
 ساتھ
 کنگال
 کے
 یہودیوں
 پر چڑھا
 بن اخی قام
 بن سافن
 کو سردار
 مقرر کر کے
 مصفا میں
 چوڑ دیا
 تب اسمعیل
 بن نبتاہ
 بن ایسمع
 نے قتل
 کیا مع اُن
 سب یہودیوں
 کے جو چڑ
 لیاہ کے
 ساتھ تھے
 اور کسیدیوں
 کو جو دنان
 حاضر تھے
 اور جنگی
 مردوں سب
 کو تلوار سے
 قتل کیا اور
 آٹھ آدمیوں
 کے ساتھ
 بنی عمو کی
 طرف چلا گیا
 تب یوحنا بن
 قریح اُن بچے
 ہوئے یہودیوں
 کا سردار ہوا
 اور حضرت
 یرمیاہ سے
 اپنے واسطے
 دعا مانگو
 کی گزارش
 کی اور جب
 حضرت یرمیاہ
 نے اُنکے
 واسطے دعا
 مانگا کر
 انہیں خدا کا
 حکم سنایا
 کہ تم سب
 یہیں رہو
 اور کسیدیوں
 یعنی بابل
 و انو خوف
 سے مصر کو
 نہ بہاگو
 تو تمہارا
 پہلا ہو گا
 تب انہوں نے
 حضرت یرمیاہ
 سے کہا کہ
 تو جو پیشہ
 کہتا ہے یہ
 خدا کا حکم
 نہیں ہے کہ
 ہم مصر کو
 بخاتین اور
 یوحنا بن
 قریح نے
 سب بچے
 ہوئے کو مع
 یرمیاہ کے
 ساتھ لیا اور
 مصر کو
 روانہ ہوا
 دیکھو یرمیاہ
 ۴۴ باب سے
 ۴۷ باب تک
 (بیان سے
 یہی ثابت ہے

باب اول

کہ اس وقت تک یہودیوں کے نام اسمعیل ہوتے تھے یہ مباحہ ۱۴ باب ۱ پس بابل
کی اسیری کے زمانہ میں ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تھا جو ملک میں
بچ رہا ہو یہ مباحہ ۱۴ باب ۲ میں لکھا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یوں
فرماتا ہے کہ تم نے یہ ساری بلائیں جو میں نے یروسلیم پر اور یہوداہ کے سارے
شہر و پنیر نازل کیں دیکھیں اور دیکھو وے آج کے دن ویران ہیں اور
انہیں ایک بسنے والا ہی نہیں انتہی اور اسطرح یہ مباحہ ۱۴ باب ۲ میں بھی
ہے اور یہ مباحہ ۱۳ باب ۱۹ میں ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری میں لیا جاتا
بالکل اسیری میں لیا جاتا انتہی اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر میں ہے
کہ نبوکدنذر آیا اور یروسلیم کو قبضہ میں کر کے ڈنڈا دیا اور ملک کے سب ٹیکو
اپنے ساتھ بابل کو لے گیا انتہی

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ میں ہے کہ اگرچہ لوگوں سے یہ وعدہ کیا گیا کہ اگر وہ کسب دین کے مطیع رہیں تو صحیح و سلامت رہیں تو یہی اسمعیل نامی ایک شخص نے جو شاہ کے گہرائے کا تھا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کر کے اُسے مار ڈالا بعد اُس کے اسمعیل مصر میں بہاگا اور یرمیاہ بنی کھنہ نے خدا کی طرف سے اُسے یہودیہ میں رہنے کی صلاح دی اپنے ساتھ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تھے اور جتنا شمار صرف سات سو پتائیس تھا اسیری میں گئے اور کوئی باقی نہ رہا اٹھلاک میں کسینے نو آبادی نکلی اور اگرچہ ان سیر کر نیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکھن اطراف میں ادومی لوگ آ بسے لیکن تو یہ بڑی بڑی آبادی ہوئی اور ملک میران بڑھ گیا کہ یہودی اسیری کو لکڑ اٹھائیں پہر داخل نہیں ہو سکتے پہر اس کتاب صفحہ ۲۵۹ میں ہے مسیح سے ۶۰ برس پیشتر سلطنت یہوواہ بابل کے قابو میں ہوئی اور

۱۰۹

کہ اس وقت تک یہودیوں کے نام اسمعیل ہوتے تھے یرمیاہ ۴۴ باب ۱ پس بابل کی اسیری کے زمانہ میں ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تھا جو ملک میں بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ میں لکھا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدائوں فرماتا ہے کہ میں نے یہ ساری بلاؤں جو میں نے یہود و مسلم پر اور یہوداہ کے سارے شہر و پیر نازل کیں دیکھیں اور دیکھ دے آج کے دن ویران ہیں اور انہیں ایک بسنے والا ہی نہیں انتہی اور اسطرح یرمیاہ ۴۴ باب ۴ میں بھی ہے اور یرمیاہ ۴۴ باب ۱۹ میں ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری میں لیا جاتا بالکل اسیری میں لیا جاتا انتہی اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر میں ہے کہ بنو کہ نذر آیا اور یہود و مسلم کو قبضہ میں کر کے ڈال دیا اور ملک کے سب باشندے اپنے ساتھ بابل کو لے گیا انتہی

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ میں ہے کہ اگرچہ لوگوں سے یہ وعدہ کیا گیا کہ اگر وہ کسب یونکے مطیع رہیں تو صیح و سلامت رہیں تو یہی اسمعیل نامی ایک شخص نے جو شاہ کے گہرائے کا تھا بغاوت کی اور جدلیہ پر حملہ کر کے اسے مار ڈالا بعد اسکے اسمعیل مصر میں بہاگا اور یرمیاہ بنی کہ جس نے خدا کی طرف سے اسے یہودیہ میں سنے کہ اسے وہی اپنے ساتھ لے گیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تھے اور جتنا شمار صرف سات سو بچے تھے اسیری میں گئے اور کوئی باقی نہ رہا اٹھک میں کیسے تو آبادی نکلی اور اگرچہ وہاں سیر کر کے فرات آتے جاتے رہے اور وہاں اطراف میں ادومی لوگ آجسے لیکن تو یہودی آبادی ہوئی اور ملک میران بچ گیا کہ یہودی اسیری کو لکر اُسین پہ داخل نہیں ہوئے پہلے اس کتاب کے صفحہ ۲۴۹ میں ہے ۴۰ برس پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے قابو میں آئی

محراب

اسمین پانچ رکن حسین

رکن اول

محراب

اگرچہ ہم بابل میں غلامی کی مدت اہل یہود کے لئے شہر بس
 مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چاپہ مزار پور ۸۵۶ ص
 صفحہ ۸ میں عذرا کی کتاب کے احوال میں اس فقرہ کو کہ (عذرا
 مسیح سے چار سو چھپن برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بند و بھرت کیا)
 دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈبرہ سورس شروع اسیری سے
 اس وقت تک گزرے تھے مگر اور دن سنے اس کی مدت کو
 اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال و جواب رومن
 بادری والش صاحب وغیرہ چاپہ الہ آباد مشن پریس ۸۶۵ ص
 سوال ۱۸ کے جواب میں لکھا ہے کہ مسیح سے پانچ سو چھپن برس پیشتر
 ستاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروسلیم میں لوٹ آئے
 اور انہوں نے فونیکی کاریگر و کواینی مدوک کے لئے مقرر کیا انہوں نے
 اس دوسری سکیل کو پہلی سکیل کے مقام پر اور اعلیٰ ہے

کہ پہلے ہی کے طرز پر بنایا وہ مسیح سے پانچ سو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی انتہا
پس ان دونوں مختلف بیانات کا تصفیہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ یہودیوں کو
آزادی کا فرمان صادر ہونیکے سنہ شاید یہی ہونگے اور اُسکے بعد کچھ عرصہ
تک اُس سفر دور و دراز کے لئے اور ٹہرتے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل و عیال
چلنا اور سالہاے دراز کا خان و مان بابل میں چھوڑنا تھا اسکے سوا پیشتر
صرف ایک نخل یہودیوں کا بابل سے چلا تھا کہ جہین زر و بابل سردار سمجھا جا
تھا اور اُسی لئے یر و سلم کی پہر نیا دڈالی تھی سوال و جواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگھ و پادری دانش صاحب (چہا پہ الہ آباد مشن پریس
۱۸۶۵ء صفحہ ۸۴ سوال ۳۵۲ و ۳۵۵) چنانچہ سیالینس گہزار خاندان یہود
اور یوہی کے فرقے کے یشوع سردار کاہن اور زر و بابل کے ساتھ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب صفحہ ۱۲) اور بعد اسکے
پہر اور بعض یہودی بابل سے چلے آئے اور اکثر دین رکھے یعنی بابل ہی
میں کہ جنہوں نے حضرت خرقیل بنی کو بابل میں شہید کر ڈالا تھا (سوال
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری دانش صاحب چہا پہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۵۴ سوال ۲۱۰) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ۱۱ باب ۳۳ میں لکھا ہے کہ نہیں ہو سکتا کہ بنی یر و سلم کے باہر ملاک ہو
یر ملا غلط ہو گیا

عربونین مشہور ہے کہ حضرت خرقیل بنی شہید ہو کر سام بن نوح کی قبر میں
مدفون ہوئے (از سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری

دفعہ کو پادری
یونس سنگھ و پادری
از آباد مشن
پادری یونس سنگھ
اور پادری دانش
صاحب نے اس
سوال و جواب کو

کتاب اول
کو جو کہ انگریزی
میں تھی رومن میں
ترجمہ کیا تھا۔

دانش صاحب صفحہ ۵ سوال ۲۱۱ اور نہ صرف خرقہ پائی بلکہ حضرت
 دانیل بنی سائے ہی کسیدہ یعنی بابل میں وفات پائی تھی (سوال و جواب
 ایضاً صفحہ ۵ سوال ۲۱۵ و صفحہ ۵ سوال ۲۲۵) اور حضرت برسیا بنی
 مصر میں مقتول و مدفون ہوئے اور بعد عرصہ دراز کے سکندر ذوالقورن
 نے انکی ہڈیوں کو جو گننامی کی حالت میں مدفون تھیں نکلو کر سکندریہ
 میں دفن کیا (سوال و جواب ایضاً صفحہ ۵ سوال ۲۰۳) لغت کتاب
 مقدس صفحہ ۵۶ میں ہے کہ یونان کے شہر حیات حضرت میں لوگ ایک ایسی
 قبر دیکھتے لیکن اور بیان ہے کہ موصصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا تھا
 واضح ہو کہ یہ سب انبیاء کلان محاورہ اہل کتاب میں کہلاتے ہیں (سوال
 و جواب ایضاً صفحہ ۱۶ سوال ۲۳۲) اور حضرت عزیر یعنی عزرا کا ہن کنا
 درجہ پر مدفون ہیں چنانچہ کتاب سوال و جواب رد من ترجمہ پادری
 یونس سنگھ و پادری دانش صاحب صفحہ ۲۸ سوال ۱۱ کے جواب میں
 لکھا ہے کہ یہودی بعد موتی کے عزرا ہی کو قابل تعظیم سمجھتے تھے و جب
 ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزرا کی قبر قرار دیتے ہیں انتہی
 ایک اور بات جو اس مقام میں تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس
 کتاب کا احوال یعنی ازبک پیر پیر ۵۲ باب میں لکھا ہے کہ عزرا
 نے اپنی ساقی اور وزیر بحیاہ کی (جنہوں نے بابل سے باکریوں کو
 میں منکلی کو پیر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہودیوں میں پھیل
 منت سکے اسی پر و سلم کو روانہ کیا انتہی یعنی اگرچہ زر و بابل وغیرہ

لکھنؤ
 لیجان مورث
 لکھنؤ
 لکھنؤ
 لکھنؤ

لکھنؤ
 لکھنؤ

یروسلیم میں آکر سیکل کی تعمیر کر لی تھی مگر حضرت نجیہ نے جو کہ اس وقت تک
 بابل ہی میں تھے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروسلیم میں آکر اسکی شہر
 پناہ بنوائی پس مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب میں حضرت نجیہ کو
 بادشاہ بابل کا ساتھی وزیر لکھا ہے اور پیل سے تو حضرت نجیہ کا آں
 بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے میں نوکری کرنا ثابت ہے (نجیہ ۲
 باب ۱) اور کتاب نجیہ الہامی نوشتوں میں شامل ہے اور حضرت نجیہ
 بنی ہونے کا ملک کتاب کو اقرار ہے دیکھو کتاب سوال و جواب رومن
 ترجمہ پادری یونس سنگھ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب بنی نے
 بیت پرستوں کو شراب پلانے میں نوکری کی تو اس بنی کے پیر و شراب
 حواری میں کس قدر ترقی کئے ہوئے ہونگے

پس اس کتاب رومن سوال و جواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ کے سنہ مندرجہ
 شاید صرف تاریخ نفوذ فرمان آزادی یہود سے علاقہ رکھتے ہیں اور مصنف
 مفتاح الکتاب کے صفحہ ۸ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم
 علماء عیسائی غرض کے ہاتھ سے ہوئی علاقہ رکھتا ہے چنانچہ اسی کتاب
 سوال و جواب رومن صفحہ ۳۰ میں ہے کہ سوال ایک سو چھیالیس (۱۳۴) زبور
 کنی نے مجتمع کر کے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ غرض اسے یہ کام انجام
 پایا سیچ سے چار سو چھیالیس پیشتر انتہی پس جب اغلب ہے کہ غرض انی زبور
 کو مرتب کیا تو یہی اغلب ہے کہ توریت کو بھی زبور کے ساتھ ہی مرتب
 کیا ہوگا اور اس سے پیشتر کسی طرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہیں ہے

چونکہ یہ اسیری سنہ ۱۱۶۰ قمری میں پیشتر سنہ عیسوی سے واقع ہوئی تھی
 اس حساب سے ڈیڑھ سو برس بعد تو ریت مہنچ کی گئی اب کون یقین
 کر سکتا ہے کہ اتنی مدت نہ تو ریت ضایع نہ کر رہی تھی نہ ہی
 ایسوقت سے اور غالباً بلکہ یقیناً اس سے پیشتر صندوق عہد نامہ کہ جس میں
 شریعت کی دونوں لوحیں تھیں اور تو ریت اُس کے پہلو میں رہتی تھی
 (استثنا ۱۳ باب ۲۵ و ۲۶) اور من کا مرتبان طلائی اور حضرت داود
 کا عصا کہ جس میں شاخیں بیٹھتی تھیں غائب ہے اور اس کا کچھ پتا دنیا میں
 نہیں ہے اور ایسوقت سے یہودیوں میں متفرق فرقے ہو گئے یعنی یہودی
 اور سامری اور ان میں سے یسعی اور لبریتی اور جلولی اور فقیہ اور
 فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ ان میں سے ہر ایک اپنے عقاید میں
 دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکھتا تھا اس کتاب میں ان سب عقائد
 کی تشریح بچل ہے مفتاح الکتاب رومن چپا ہر مرزا پور مسیح ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۲۶
 — ۲۲۸ اور کتاب نوید جاوید لوح ثانی کلیسیا ۳۳ مسکرسنٹ ۳ میں
 دیکھنا چاہئے اس جگہ صرف سامریوں کا حال کہ جو حضرت موسیٰ کی پانچویں
 کتابوں یعنی پیدائش سے استثنائک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ
 عہد عتیق میں سے نہیں مانتے ہیں ذکر کرنا چاہئے کہ ایسوقت سے سامریوں
 نے یہودیوں سے علحدہ اپنے لئے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور
 اور جرزین کا لفظ بجائے عیال کے اپنی تو ریت میں داخل کیا اور
 اور یہودی اور سامری دونوں اس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

کتاب دوم

تحریف کا الزام دیتے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اس سامری عورت
 نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا تھا کہ حضرت عیسیٰ نے دو نوینین نہ کسی کو سچا
 بتایا نہ جو نسا (یوحنا باب ۱۹-۲۱) اگرچہ ممکن تھا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ
 آپ تکمیل یر و سلم میں آداب عبادات اور رسوم انبیاء وغیرہ ادا کرتے
 تھے (متی ۲۱ باب ۱۶-۱۷ اور ۲۶ باب ۱۸ لوقا ۲ باب ۲۲) سامریوں کو یہی
 اس صحیح دستور سے آگاہ کر دیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیوں اور سامریوں
 میں جیسا اسی بات جگہ ہوا تو مصر کے بادشاہ نے یہی سامریوں ہی
 دعوے کی تردید کی تھی اور یر و سلم کے معبد کو جریزین کے معبد پر ترجیح
 دی تھی سنہ ایک سو پچاس اور سنہ ایک سو چھیالیس قبل سنہ مسیحی کے
 درمیان یہ واقع ہوا تھا یوسفین مورخ کے بیان کے مطابق اس وقت
 مصر میں یہودیوں اور سمریوں کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تھا اور
 بحث یہ تھی کہ یہودیوں نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ مور یہ پر اور سمریوں
 نے کہ اسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہئے یہ مباحثہ بادشاہ کے حضور
 میں پیش ہوا اور چونکہ سمریوں مغلوب ہوئے لہذا سمریوں کی بحث کر نیوالے
 مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۷۶)

مگر حضرت عیسیٰ نے بالکل اسکا فیصلہ نہیں کیا پس کیا غضب کا یہ ایک
 لفظ تھا جسے صہرہ جیسا اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد مسیحی ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۷۹
 میں چنٹی اور حنیف بات بتاتے ہیں حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم کو
 آدمی گمراہ اور خدا کے افرامبردار پرست ٹاپشت تک رہے پس اگر

یہ چوٹی بات ہے تو حذر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہو کر چسپائی مونا
اور یہی صرف کہیل ہی سمجھے ہو گئے

اسکی تہوڑی سی تشریح یہ ہے کہ مسیح سے رات کو ایکس برس پیشتر
شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقوں بنی اسرائیل کو جو کہ
جعام بن سلیمان کے جہد میں جدا ہو گئے تھے) اپنے ملک میں اسیر کر لیا
(سوال و جواب رد من ترجمہ پادری یونس مسنگہ و پادری می الش

صاحب چہا پہ الہ آباد مشن پریس شش ۱۹۲۵ صفحہ ۲۴ سوال ۱۰۳)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ میں ہے کہ شالندرنے سمر و پرقبضہ کیا
اور اسرائیلیوں کو اسیر کر کے اسور میں لگیا اور انہیں خلج اور خبا
مین اور مادی کی بستیوں میں بسایا انتہی پر شاہ اسور نے اپنے ملک

دوان (سامریا میں) آدمی بھیجے (کہ وہ سامریہ میں اگر آباد ہوئے)
اور انکے ان اسرائیلیوں کے ساتھ جو دوان رکھے تھے مجانیے ایکس
آئیز قوم بن گئے جبکہ یروسلیم کی ہیکل کی تعمیر میں یہودیوں نے سامریہ
سے مدد لینے کا انکار کیا تو انہوں نے (یعنی سامریوں نے) ایک لیون

کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے لئے جرزین کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر
کی انہوں نے سچے خدا کی عبادت کے ساتھ بت پرستی کو شامل کیا
سامری آجکے دن تک حلقہ دہین (مسلطین) اباب ۲۴ - ۲۵

و جواب ایضاً صفحہ ۲۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۱
گان غالب ہے کہ نحمیاہ کا دوسری یا تیسری و سلم میں نائب ہونا اور

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

سے جدید سلطنت میں مسیح اسے چار سو آٹھ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور
سے سببیت نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمر و یونکے لئے ہیکل تعمیر
کرسے اور مشی بن یوہدہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تھا اس ہیکل کا سروا
کا بن ہوا انتہی

تب سے سامریوں نے اپنی توریت میں عیال کی جگہ جرزیم کا لفظ بنایا
مصرع من درون کعبہ کا صمد برہن میکنم و اور وہ مقام جس میں یہ
تبدیل ہوئی اس طرح ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم
یردن کے پار جاؤ تو تم ان پہر وں کو جنگی بابت میں تمہیں آجکے دن
حکم کرتا ہوں عیال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور اوپر چونا پیر لیا
۲ باب ۴) چنانچہ حضرت یسوع نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰)

مگر سامریوں نے جب جرزیم پہاڑ پر اپنی جدی ہیکل بنائی تب ایسی
عیال کی جگہ اپنی توریت میں جرزیم کا لفظ لکھا اور دعویٰ کیا کہ خدا
نے اس پہاڑ یعنی جرزیم پر ان پہر وں کو نصب کرنا حکم دیا تھا
بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو چنانچہ باب ۲۰ پر لکھی گئی ثابت ہے کہ سامریوں
نے دعویٰ کیا کہ اسی جگہ پر یعنی جرزیم پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا درست
ہے نہ یہ کہ یروسلیم میں انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت انہوں نے خدا
اور خدا کے گہرا اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ میں تبدیل توریت
میں تبدیل عبادت خانہ میں تبدیل کر غیے نہ ڈرے (لغت کتاب مقدس
مطبوعہ مرزا پور ۱۸۷۵ء ص ۱۴۵ کالم ۲)

عین اول

کرن دوم

مفتوح الکتاب صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکر و کھاسپہ لارستان
 پہنچا اور فارس پر چڑھ گیا اور مسیح سے تین سو بیستیس برس پیشتر دارا بادشاہ
 کی فوج کو کھلیہ میں شکست دی بعد اسکے تمام میرا اور قوشکیہ کو قبضہ میں لیا
 اور اس سبب سے کہ یہودیوں نے اُسکے دشمنوں کو رستہ پہنچا کر اُسکا
 مدد گاری سے انکار کیا تھا اپنی ہی حملہ آور ہوا جب یہ دنامی سردار کا
 نے اُسکے آئینی خبر پائی تب اُسنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ ہو کر
 قریانی گزرنا اور دھاما لگو تاکہ خدا اس آئینوالی آفت کو جسے دور کرے
 چنانچہ لوگوں نے خدا کے سامنے حاجری کی اور یہ دو خواب میں حکم
 ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کامی لیا میں پہنکر سکندر سے جا کر
 ملاقات کریں تب دس بڑی ہیر کے ساتھ جو سفید پوشاک پہنے تھے
 ایک ٹیلہ صفانامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تھا پہونچکر ٹیلے
 جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکھنے سے اُنکا رعب اُپس
 اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے بڑھ کر یہ دنامی سردار
 کاہن کو مسجد کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہو کر
 کہتے ہیں کہ سکندر نے یر و سلم کی ہیکل میں داخل ہو کر قریانی گزرانی
 سردار کاہن نے اُسکو دانیال کی کتاب جمین لکھا تھا کہ ایک یونانی
 بادشاہ ملک فارس کو لگا دیکھلائی اُسکے پڑھنے سے سکندر نے فتحیابی
 کی زیادہ امید رکھ کر دارا پر چڑھائی کی اور یہ دکی سفارش سے اُسنے

یونانی
 لارستان
 مسیح
 کھلیہ
 یودیوں
 اُسکا

خواب دوم

خدا کا
 حکم
 دیکھنا
 رعب اُپس
 فتحیابی
 امید

یہودیوں کو اجازت دی کہ اپنے دین و طریق پر بے روک ٹوک قائم رہیں اور ہر ساتویں سال حبسین شریعت کے بموجب لوٹے لوٹنے کی ممانعت تھی خراج دینے سے معذور رہیں سکندر نے دارا کی بڑی فوج پر فتح پائی اور دانیال کی پیش گوئی ان فارسیوں کے شکست ہوئی سے پوری ہوئی دانیال ۲ باب ۱۳۹ اور ۸ باب ۲ و ۵ و ۷ و ۲ و ۱۶

اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲-۴

واضح ہو کہ ہیکل میں قربانی گزرا نہا سکندر کی خدا پرستی کا نشان نہایت یونانی تواریخوں سے اُسکی اور اُسکے سب رفیقوں کی بت پرستی ظاہر ہے (اعجاز قرآن صفحہ ۵۵ و ۵۸ و دین حکی تحقیق صفحہ ۸۹) چنانچہ جب سکندر اور اس کے امونیا کی کیطرف متوجہ ہوا یہ سیر حاصل قطع مصر کے گوشہ شمال و مشرق میں ریگستان کے اندر واقع تھا وہاں مصریوں کے دیوتا جو پٹر امین کا مندر تھا اور زمانہ قدیم میں وہ جگہ فال لینے کے واسطے بہت مشہور تھے اُسکو اس بادشاہ نے دیکھا تو وہاں سے آواز آئی کہ سکندر فیلیس (یعنی فیلقوس) کا بیٹا نہیں ہے بلکہ ایمن دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس امر کو شہرت دینے میں کوشش کی کیونکہ وہ سبب اُسکے فخر کا تھا تھا (حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۹۳) یعنی اپنے فرمانوئین اور اپنی مہر پر الفاظ رکھے کہ سکندر بیٹا جو پٹر دیوتا کا (دین حکی تحقیق مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس صفحہ ۶۶) جب یونانیوں نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار مینا تو اسے فروا پر جولیا نیوکی لڑائی کی دی تھی قربانی چڑھائی (ایضاً

شہر افسس میں جہاں آرٹس دیوی کا حالیشان اور نامور مندر تھا
جب کا نام اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۷۰ میں ہر اشرقیں لکھا ہے کہ سخت
شخص بنے آس مندر (یعنی آرٹس کے مندر کو) دیکھ کر خیال کیا کہ اس
مندر کے بنائو والے کا انداز آباد نام رہے گا میں کیا کروں جو میرا یہی
دنیا میں نام رہے یہ سوچ کر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا
آس مندر کو پہونک دیا یہ سمجھ کر کہ جس طرح اسکے بنانے والے کا نام ہے
اسکے برباد کرنے والے کا یہی نام رہے گا چنانچہ مندر کے اسطر جیڑا
ہونے سے بعضوں کے دل میں یہ گمان پیدا ہوا کہ دیوی اپنے گہر کی حفاظت
کر کے پس حاکموں نے یہ ہذر لکالا کہ دیوی اور لپیس نامی یونانی
میلہ کی ملاحظہ میں اس قدر مصروف رہے کہ اور کسی بات کا خیال
کرنے کی فرصت نہ پائی چند مدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانے کی
اس شرط کے ساتھ گزارش کی کہ میرا نام اسکے دروازہ پر کندہ کیا جاوے
لیکن افسیوں نے ٹانا اور آپ ہی دوسرا مندر لوٹا والی تعمیر کی قطع
مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۶) قلیطوس جسے
گرائیکش کی لڑائی میں سکندر کی جان بچائی تھی
دوستی کے اعتبار سے بے باکانہ فیلقوس کا شاخاں ہوا اور اسکو
سکندر پر برتری دی اس بات سے سکندر کو تا غصہ آیا کہ ایک
برجی اُس بچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہو گئی
سکندر تکبر اور عیاشی میں فارس کے بادشاہوں کی تقلید کرتا اور

سلاہ و فرسین
اوتس می کا ہفتہ
جھیل کشن داس
سلاہ و فرسین
کی رات پونہ کا دور
عصرین کی تعمیر
پونہ کا دور
پونہ کا دور

[illegible]

انہین کی طرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب میں مخمور رہتا تھا (صفحہ ۹۶)
 دویم تاریخ یونان (صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطن ایشی کی
 صلاح سے بڑے ردتق دار شہر سیپولس یعنی پائے تخت جمشید کو دیر
 اور سہار کر دیا (صفحہ ۹۷) دویم تاریخ یونان (صفحہ ۹۷) آخر کو مینوشی اور
 عیاشی کی کثرت کے سبب شہر یابل میں سکندر نے وفات پائی ویکھو
 دویم تاریخ یونان (صفحہ ۹۸) پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ میں لکھا ہے کہ
 سکندر نے یہودیوں کی بڑی خاطر داری کی اور جب مصر کو قبضہ میں لاکر
 شہر اسکندریہ کو تعمیر کرایا (چونکہ شہر سکندر ذوالقرنین عربی حمیری نے
 آباد کیا تھا اس سکندر نے اسکو سرورونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودیوں
 وہاں بسا کر مقدونیوں کی برابر خدار ٹھہرایا آخر وہ بزرگ فتح نصیب تیس
 برس کے سن تک پیونچ کر میٹج سے تین سو تیس برس پیشتر مر گیا اور اسکا
 سارا خاندان ہی قتل ہوا پھر اسکے چار سو سالاروں نے اسکے سار
 وسیع ملک کو آپس میں بانٹ لیا (انہین دنوین وہ جامعیت جیسے سینڈریم
 کہتے ہیں یہودیوں میں مقہر ہوئی اس میں سردار کاہن اور بگایا فرسب بہتر
 آدمی شریک ہو کر ویکے بڑے مقدموں کا فیصلہ کرتے تھے) و من توایخ
 کلیسا صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۵ جلد ۱ ورومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۹۹ بعضوں کا قول ہے
 کہ اسی مجلس کے حکم سے سینٹوا جنٹ ترجمہ تواریت کا ہوا تھا کیونکہ سینٹوا
 کے معنی ہیں جو تعداد اس مجلس کے لوگوں کی تھی یعنی بہتر (مفتاح
 صفحہ ۲۶) مصر بطور لجنہ لاگس کے حصے میں پڑا اُسے یہودیہ پر حملہ آور ہو کر

وہ اپنے لوگوں میں سے ایک لاکھ آدمی اسیر کر کے لجا کر قہر اسکندریہ میں
 سے تین سو برس پیشتر تک مصر میں بساے اور چونکہ اسے ان لوگوں کے ساتھ
 بہت نیک سلوک کیا پس بہت آدمی یہودی ہی اپنے وطن کو جسیں
 لڑائیوں کے سبب نہایت خراب حالی تھی چھوڑ کر خوشی سے مصر میں جا بسے
 شمعون یہودیوں کا سردار کاہن جب کا لقب صادق تھا مسیح سے دو سو تیس
 برس پیشتر مر گیا جانا چاہئے کہ وہ نیکو کار و عاقل کاہن ان ایک سو تیس
 آدمیوں میں جبکو عزرا (یعنی حضرت عزیر) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کر کے
 واسطے مقرر کیا شامل تھا اور ان سبوں کے پیچھے رحلت پانی کہتے ہیں کہ
 شمعون صادق نے پورے عہد نامے کی کتابوں کو آخری اصلاح دی
 اور انہیں تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استرا اور ملاکی کو شامل کر کے
 کتابوں کا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبان کو بھول گئے تھے تب انہوں نے
 پاک کتاب کو اپنے پڑھنے کی واسطے یونانی زبان میں ترجمہ کیا اور مسیح سے دو
 سو تیس برس پیشتر موسیٰ کی تورات کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب
 پاک کتابوں کی ایک نقل پیلویمی فیلڈلفس بادشاہ کے کتب خانہ میں
 رکھی گئی پاک کتاب کا یہ یونانی ترجمہ جو سیٹو اجنٹا کے نام سے مشہور
 ہے سب غیر ملکیوں کے یہودی جامعہ یونین پڑھا جاتا تھا واضح ہو کہ جسے ملکو پتر
 سکندر فتحیاب ہوا وہ ان یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے
 بہت رواج پایا تھا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پہر مفتاح الکتاب

اور تورات
 کیسا طبع
 سن ۱۷۰۰
 مسعودی
 کیسٹو
 دو قصبہ
 جولائی ۱۷۰۰

خراب و خرم

یہودیوں کا
 باب ۱۲
 ۱۷۰۰
 ۱۷۰۰
 ۱۷۰۰
 ۱۷۰۰

صفحہ ۳۱۳-۳۱۵ میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے ایک سو برس سے زیادہ
 تک سکندر کے جانشینوں خصوصاً انیتوکس چہارم (رومن تواریخ کلیسیا
 حصہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ لڑائیوں سے بہت اذیت اٹھائی وہ آپ
 تین اپ فتن یعنی ممتاز گراور لوگ اسکو اپ فتن یعنی دیوانہ کہتے
 تھے اُسے اوفیش نامی یہودیوں کے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا
 اور کہانت کا عہدہ اُسکے بہائی یسوں کے ہاتھ تیرہ لاکھ پچاس ہزار
 پیرچہائی توڑی مدت بعد اُس سے یہی لیکر اُسکے بہائی منلاؤس کے
 ہاتھ چوبیس لاکھ پچتر ہزار روپیہ فروخت کیا جب انیتوکس کے مرنے
 کی چوبیسویں افواہ ہوئی تب یسوں کہانت پہنچانے ارادہ سے اکثر
 سپاہی ساتھ لیکر یروشلم میں داخل ہوا اور جن لوگوں کو اپنا عقائد
 سمجھا اُنکو انواع اذیت سے مار ڈالا جب انیتوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی
 میرے مرنے کی افواہ سنکر خوش ہوئے تب اس خیال سے کہ اُس ساری
 قوم نے مجھے بغاوت کی ہے اُسے مسیح سے ایک سو تتر برس پیشتر یروشلم
 پر چڑھائی کر کے چالیس ہزار آدمیوں کو جان سے مارا اور اُسے ہی
 لوگوں کو غلامی میں بچا اور سیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کڑور ٹن
 لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی
 حقارت کر کے قدس الاقدس میں داخل ہوا اور قبربانگاہ پر ایک
 سو چڑھایا بعد اُسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم پرچی کو یہودیہ کا اور
 اندرونیکوس نامی ایک کجخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور من لاؤس

تاریخ یسوع
 انیسویں صدی
 مسیحیوں کے
 ساتھ کیا گیا
 سلاطین کا نام

اس کا نام

اس کا نام
 سلاطین
 فرعون اور
 یسوعی
 نبی
 کا نام

بیدار سردار کاہن مقرر کر کے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو
 پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۱۴ میں ہے
 کہ انتیا کس چارم نے سردار کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے بھکرا لیا
 یہود کو یہاں تک ناراض کیا کہ انہوں نے بغاوت کر کے اُسکے قتل
 کو ہیکل کے خزانہ میں مار ڈالا جب اُس نے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا
 روپیوں کی طرف سے کئی ایچیوں نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو یہاں
 بسے پہرہ جائیگا تو ہمارا لشکر فقیاب تجھ سے بد لایگا وہ روپیوں کی نصیحت
 سے بہت ناخوش ہو کر رہو کر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے
 ملک کو پہر گیا مگر آپٹو میں نامی اپنے سپہ سالار کو یہ حکم دیا تھا کہ میں
 ہزار سپاہی ساتھ لیکر یروسلیم کو غارت کرے اور سارے مرد و عورتوں
 کے سب عورتوں اور لڑکوں کو لونڈی اور غلام بنا دے چنانچہ
 وہ اس حکم کو نہایت سختی کے ساتھ سب کے روز جب وقت سب لوگ
 عبادت کے لئے ہیکل میں اکٹھے ہوئے تھے حملین لایا یہاں تک کہ ان
 لوگوں کے سوا جو پہاڑ و پہرہاگ گئے یا سفار و زمین جا چھے کوئی نہ بچا
 ان بیدین سپاہیوں نے تمام شہر کا مالی و دولت لوٹ کر کبھی قایم
 آگ لگا دی اور شہر پناہ کی دیوار اور حالیشان مکانات کو ڈاگر
 انکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور
 بلند جیسے ہیکل کو بخوبی دیکھ سکیں بنایا اور وائے سپاہی آسیر
 مستعد تھے کہ جو لوگ ہیکل میں عبادت کے واسطے آنے کی جرات کریں

حکایت دوم

انگو جان مارین

جب انیتوکس انطاکیہ میں پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگوں کو
یونانیوں کے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسیں یوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیوں
کو بت پرستی کے رسومات سکھاوے اور انہیں جو لوگ اس سے انکار
کریں انکو بڑی بڑی اذیت سے مارے جب وہ یروسلیم میں پہنچا تب
اُس نے چند یہودین یہودیوں سے مدد پا کر روز روز کی قربانی کو موقوف
کیا اور یہودیوں کو جماعت یا خاندان کے ساتھ دینی رسومات بجالا
باز رکھا اور خدا کی ہیکل کو اس قدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے نہ رہا
پاک کتابوں کو تلاش کر کے (یعنی تورات کی تو ایک جلد صرف ہیکل
میں رہتی تھی اُس کے تلاش کرنے کی حاجت کیا تھی مگر اور کتب عہدِ عتیق
جیسے زبور و اشثال وغیرہ کو) جس قدر پایا جلا دیا اور یہود وہ (یعنی
خدا) کی ہیکل کو جو پٹھان و پنیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کر کے
اُس دیوتے کی سنگین مورت کو سوختی قربانی کی بیج پر کھڑا کیا
اور جنہوں نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا انہیں جتنے گرفتار ہوئے
قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڑا کاہن مت تاتیس نامی اپنے پانچ بیٹوں
یوذا شمعون یہوداہ ایلیاذر یونسان سمیت اُس ظلم و تکلیف
کے باعث سے یروسلیم کو چھوڑ اپنے وطن شہر مودن کو جو فرقہ دار
کے حصے میں تھا گیا انیتوکس کے ایک عہدے دار ایل نیش نامی نے

اسکا چھایا گیا تاکہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل ان سے بھر کر اویسے جب
 دھانکے لوگ اکٹھے کئے گئے تب اپنی لیس نے مت تاتہیں کو بڑی عزت
 کا وعدہ دیکر اسکو بت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اس
 پیر کاہن نے اس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بت پرستی
 کی قربانگاہ کی طرف چلنے لگا قتل کیا پھر اس نے اپنے بیٹوں کے ساتھ بادشاہ
 کے اس کارندے پر حملہ کر کے اسے اور اس کے سب ہمراہیوں کو جانے
 مارا اور بتوں اور قربانگاہوں کو توڑ کر پہاڑوں کی طرف چلا گیا (یہودیوں
 میں جہاد کا جائز ہونا ان باتوں سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
 جو اپنے مذہب پر قائم تھے اس کے ساتھ ہوئے تب یہودیہ میں سے
 جا کر سب شہر و عین بتوں کی قربانگاہوں کو ڈبا دیا اور بتوں کے پتھروں کو
 اور برگشتہ یہودیوں کو قتل کیا اور مسیح سے ایک سو تیس برس پیشتر
 سچے خدا کی عبادت (ملک میں سوائے یروشلیم کے) پہ چاری کی
 اسکے دوسرے سال مت تاتہیں مر گیا اور اسکا بیٹا یہودا و جبکا
 لقب مکابیوس تھا (یعنی اسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اس
 مکابیوس کہتے تھے جبکہ معنی مار تول ازرومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۸
 حصہ ۱) یہ اسکا جانشین ٹھہر کر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
 لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تھے اس کے لشکر میں شامل ہوئے
 وہاں بتوں کے کئی بہاری لشکر و بتوں کو جنہیں بڑے دیر سپہ سالار تھے
 شکست دیکر یروشلیم کو قبضے میں لایا اور پہل کو پاک کر کے خدا کی عبادت

حارب دہم

عبادت کو نئے سرے سے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم
 یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیح سے ایک سو ^{۱۶۵} بیس سال پیشتر شہر کو جو کہنڈر
 ہو گیا تھا مرمت کروایا انیتوکس نے اپنے سپہ سالار ون کے شکست
 ہو نیسے برہم ہو کر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنے اور
 یروسلم کو ان سپہنوں کا مقبرہ بنانے کی دہمکی دی لیکن جب یہ فخر
 کی باتیں اسکی زبان سے نکلتی تھیں اسی وقت قہرا ہی اُسپر نازل ہوا
 وہ ایک بڑی بیماری میں پہنچا یعنی اُسکے انٹریون میں ناسور پڑ گئے
 جبین کیڑے پیدا ہوئے اور مسیح سے ایک سو ^{۱۶۲} چوبیس برس پیشتر مگر گیا
 مسیح سے ایک سو ^{۱۶۱} اکتیس برس پیشتر ہوداہ مکابیوس لڑائی میں کہیت آیا
 اور اُسکا بہائی یونستان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بہائی
 شعوں کے ساتھ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا
 (اسی ہوداہ مکابیوس کی وہ دونوں کتابیں مکابیوس اول اور
 مکابیوس دوم عبرانی زبان میں تھیں اور یونانی اور سریانی میں
 بھی انہیں رومن کا تھوگاک عیسائی بیبل کے ساتھ مجلد رکھتے ہیں دیکھو
 تفسیر ڈائیلی مطبوعہ شش ^{۸۵} صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۷۷ جلد ۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۷ و ۳۶۹ میں پادری اگتس براڈمیٹ
 لکھا ہے کہ اسی زمانہ میں رومی سلطنت بڑھتی گئی اسکی یہ شہرت بڑھ
 تک پہنچی کہ جو ضعیف قومیں میں سلطنت مذکور زور آور قوموں کے خلاف
 اُنکی مدد کرتی ہی ہوداہ نے یہ جانکر کہ ایسے لوگوں کے ساتھ عہد کرنا

بہتر ہو گا دو امیروں کے ہاتھ سے رومی مجلس کے پاس سند بھیجی مجلس میں
 یہودیوں نے خبر دی کہ یہوداہ کبھی سے مع اپنے رفیقوں اور کل یہود
 لوگوں کے ہمیں اپنے بھائی آپ لوگوں کے ساتھ عہد و پیمان کریں اور ہمارے
 آرزو یہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہوں رومی مجلس
 اسکا جواب لکھ کر بھیجا کہ رومیوں اور یہودیوں کو سمندر اور خشکی پر خیریت
 اور سلامتی ہو اور اُن سے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہ ہے کہ
 اگر رومیوں یا ان کے رفیقوں کو کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل
 اُٹکی مدد کریں گے اور کسی صورت سے اُن کے دشمنوں کو مدد نہ دیں گے اور یہ
 اگر یہودیوں کے دشمن اُن سے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کریں گے
 اور اُن کے دشمنوں کے ساتھ اُن کے علاوہ اسکے مجلس سے ٹھہریں گے
 کو (جو انطیکس کا قائم مقام ہوا تھا) اطلاع بھیجی کہ اگر وہ یہودیوں پر
 ظلم کرے تو مجلس فوج بھیج کر اُنکا بدلے

جب ایلچی عہد و پیمان لیکر یہود سلم میں پہنچے تو یہوداہ بھی مرچا تھا اور
 اُسکا انجام اس طرح ہوا کہ جب ٹیمپیرس نے سنا کہ نکانور سپہ سالار
 یہوداہ کبھی کے مقابلہ میں مارا گیا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو
 میں آکر اُسے پچھپس اور اُلگٹس کو بھیجا کہ یہودیوں کو ہربا دکرین پچھ
 باتیں ہزار جگہ مرو لیکر یہود سلم کے سامنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار
 آدمیوں کے ساتھ اُسے جامل (یعنی مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے
 یہودی بہانے اس قدر کہ صرف آٹھ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

یہودیوں کے

رفیق کو بہا گئے دیکھا تب دل شکستہ ہوا اکثر دن نے اُسے بہا گئے کی صلاح
دی لیکن اُس نے کہا کہ کسی ایسا نہ ہو گا کہ میں اپنی پیشہ دشمنی کو دیکھاؤں
چنانچہ لڑائی میں وہ ہارا گیا اور اُسکی بیچ بہاگ گئی وہ موفدین
اپنے باب داد و عین دفن ہوا اور لوگوں نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس
کیا جاے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُس نے خدا کی بہ نسبت روپیہ نہ زیادہ
توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی

مفتاح الکتاب صفحہ ۳۶ و ۳۷ میں ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیسی نامی
مصر میں چلا گیا تھا پس یونان نے یروسلیم میں سوا حکومت کے کہانت
کا یہی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایک سو اکیس برس پیشتر وہ یونان کے
ساتھ عہد و پیمان بازواجب یونان ترقی و غلبہ کی وجہ سے جو سربا
(یعنی شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹھا تھا شہر بطولیمس میں
قتل ہوا تب مسیح سے ایک سو چوالیس برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر
ہوا اُس نے یروسلیم کے انتظام کو درست کر کے یہودیوں کو غیر قوموں کی حکومت
سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہر و مکہ سفر سے جگے انتظام و آسائش
کی ترقی کیواسطے گیا تھا پھر اُس نے اپنے داماد بطولمی کے قلعہ و وچس میں
جویریجہ میں واقع تھا اور اس وقت بطولمی نے دغا بازی کر کے اُسکو اور
اُسکے دو بیٹوں یہوداہ اور متاتیس کو ایک سو پینتیس برس مسیح سے پیشتر
جان سے مارا

بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانش حاکم اور سردار کاہن ہوا

اسے چند متصل مکہ حرمات کو بھی اپنے قبضے میں لیا اور سامرونگی ہریکل
 کو جو دہ ظہور میں آگے کوہ جزین پر تعمیر ہوئی تھی مسیح سے ایک سو تالیس برس
 پیش فرات کیا اور ادومیوں کو زبردستی یہودی مذہب پر لایا اسے ریخ
 کے ساتھ از سر نو موافقت کا عہد و پیمان باندا آخر اپنے بیٹے ارسلو بولش
 کو حکومت اور کہانت میں جانشین ٹھہرا کر مسیح سے ایک سو سات برس پیش
 اس ایرزافس نے یہودیہ میں اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت برپا
 کی چنانچہ بابلی کی اسیری کے بعد یہ پہلا تھا جس نے بادشاہ کا لقب اختیار
 کیا (اور اپنے حضرت داؤد کی قبر میں روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے
 بادشاہوں کا مدفون خزانہ پایا تھا سولہ قبل مسیح یعنی میں) پہر اسکے بیٹے
 بعد سکندر بن یوس نامی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اسے مسیح سے ستانوے
 برس پیش فلسطین سے بحر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور شاہ
 برس تک حکمرانی کر کے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے اُناٹھ
 برس پیش مر گیا

جوراء درسم کہ یہودی لوگ رومیوں سے رکھتے تھے اُس سے روم کے
 انقلابوں کے باعث یہودیوں کو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور
 کہانت کی بابت بشتت قضیہ ہوا اور جب اُس امر میں ارسلو بولش
 نے اپنے بڑے بہائی ہرکانش کے برخلاف رومیوں سے مدد چاہی
 تب پیم پیوس نے مسیح سے تریسٹھ سال پیش ہرکانش کو تخت پر بٹھایا
 لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹھہرایا بلکہ اپنے ہندو

تہا پر روم کے شاہنشاہ اکستس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اسکو ہیرودیس
بزرگ لکھا ہے اسلئے کہ وہ جنگ میں بہادر اور اپنے ملک کے بند و بست
میں دانا اور ہوشیار تھا انتہی

ہیراؤسی رومن تفسیر اسکاتھ صاحب صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے کہ ہیرودیس
بڑا ظالم بادشاہ تھا مورخوں نے اسکی بد ذاتی کا بیان بہت کچھ لکھا ہے
چنانچہ سارا ملک اسکے ظلم سے بہرہ تھا خاص کر جب قریب مرگ ہوا تھے
ملک کے رئیسوں اور عزت داروں کو ریچو شہر میں جہان وہ صاحب فرشتا تھا
اکٹھا کر کے اپنی بہن سلوسے اور اسکے شوہر ایک بنتر سے کہا کہ میں اب
مرنے کے قریب پہونچا اور جانتا ہوں کہ یہودی میرے مرنے خوش ہو گئے ہوں
یہ سب تمہارے قبضے میں ہیں پس جبوقت میرا دم نکلے اسیوقت ان سب کو
قتل کرو اور بھجوا دو اسلئے ریچ و ماتم جو لوگ کرنگے خواہ مخواہ گویا میرا ہی
ماتم ہو جائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسفوس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اس
بد ذات نے رو کر اسنے اتھاس کیا کہ اگر تم میری محبت رکھتے اور خدا سے
ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے میں ہرگز غفلت نہ کیجو انتہی آخر میں اسکے عروج
میں برس پیشتر مر گیا (از رومن تفسیر اسکاتھ صفحہ ۱۱۲) اور اسکا یہ حکم
پورا نہیں ہوا دیکھو طلوع آفتاب صداقت چہا پہ مرزا پور شمس صفحہ ۱۸۹
اسی ہیرودیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کر کے ہیکل کی اسی تیار
کی کہ پہرنی کی تھی ہو گئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہا پہ پٹسٹ
ستن پریس کلکتہ شمس صفحہ ۲۵) اسکا عل ۳۵ برس تک رہا اور اسنے

حباب دوم

یہودیوں کو خوش کرنے کے لئے ہیکل کی بڑی آراستگی کی ازرومن تواریخ
کلیسا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی دو تفسیر میں صفحہ ۱۶۲ - ۱۶۵ میں یوں لکھا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد زرو بابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی میں نہ تھی کیونکہ لکھا ہے کہ جنہوں نے پہلی ہیکل کو دیکھا تھا جب اسکو دہرایا تب رونے (عزرا ۳ باب ۸ و ۱۲) یہ دوسری ہیکل کہلائی اور لڑائیوں جب یہودی مغلوب ہوئے تب دشمنوں نے کئی بار اسے ناپاک کیا اور آخر کو وہ بہت بدمعاش اور برباد ہو گئی مسیح کی پیدائش سے سولہ برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسے میری نامی یہودن سے شادی تھی) (رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۹ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیوں کو خوش کرے پہرا اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح کہ تھوڑا تھوڑا اگر رفته رفته تمام عمارت نئے سرے بنائی یہاں تک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت اور خوشنما ہو گئی تو یہی وہ دوسری ہیکل کہلائی نہ تیسری - اسکی تعمیر میں اٹھارہ ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہاں تک کہ وہ مسیح کی پیدائش سے آٹھ برس پیشتر عبادت کے لئے تیار ہو گئے تھے مگر تمام عمارت چھبالیس برس تک پوری نہ ہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ میں یہ لکھا ہے کہ یہودیوں نے مسیح کے جواب میں کہا کہ چھبالیس برس سے یہ ہیکل بن رہی ہے مسیح کی عمر اُس وقت میں تین برس کی تھی اور سولہ برس اُس میں

2

کتابخانه
مجلس
اسلامیہ

مستحقوں کے حق میں جیسا کہ ہے اور ان کے حقوق

١٠

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

ملا کر چھالیس برس ہوئے چونکہ مور یہ پہاڑ کی چوٹی اُسکی وسعت کے
 کافی نہ تھے اس واسطے بڑا پتہ سنگین پہاڑ کی چاروں طرف باندھا گیا یہ
 پتہ بہت اونچا تھا خاص کر دکن طرف کہ چتہ سو فٹ کی بلندی تھی اِصل
 کی باہر والی دیوار اسی پتہ پر بنی تھی جسکی پچیس فٹ اونچائی اور
 آدھی میل کا گہرا تھا اِغلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر سوج (یعنی
 جیسی) کو لیکھا اور چاہا کہ وہ آپکو گرا دے (متی ۲ باب ۶) اُسکے اندر
 چاروں طرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو کئی
 طرف تہرے پیل پائون اور چوتھی طرف چار چار پیل پائون پر سہارا پاتے
 تھے ان بڑے برآمدے میں لوگ ٹپکتے اور یہاں صراف اور کھوڑوں کے
 پھینو بے بیٹھے تھے اور اسی جگہ ایک مکان بھی بنا تھا جس میں یہودی
 معلم جو ربی کہلاتے جمع ہو کر لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے کو تیار رہتے
 اسی مکان میں یسوع نے ربیوں کے چھین بیٹھ کر انہیں اپنے سوالوں اور جوابوں
 سے حیران کیا تھا (لوقا ۲ باب ۶) پہلے عیسائی بھی یہاں اکٹھے ہوا کرتے
 اعمال ۲ باب ۶

اس احاطہ کی دیوار میں نو پہاڑ تھے اور ان میں داخل ہونے کے لئے
 بڑے بڑے زینے پتھریں پر بنے تھے یہ سب پہاڑ بڑے اور خوشنما تھے
 مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامنے ایک پہاڑ جو خوبصورت
 کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تھا یہ پہاڑ قریبی قریبی سے جو بہت قیمتی
 ہے بنا اور سینیس فٹ یعنی پچیس فٹ اونچا تھا (اعمال ۲ باب ۲) اور

اور تمام احاطہ میں بہت سی اور جگہیں ایسے کام کے لئے تھیں یہ سب عاقبت
 سنگ مرمر سے بنائی گئیں اور زیون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر
 کوئی آمد کرتا تو ایسی رونق اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹہرتی۔ ششم
 عیسوی میں طبطس نے جو دیشپائشین روم کے بادشاہ کا بیٹا تھا اسکو بابل
 برباد کیا اور اگرچہ جولین مصر میں جو مصر کا لقب سے مشہور ہے چاکا کہ اسے
 پہر تسمیر کرنے کے نام سے پہچاننے کی پیشین گوئی کو جھٹلائے مگر بنانہ سکا اندر نہ لے ہی
 جگہ پر مسلمانوں کی ایک مسجد الصخرہ جو عمر کی کہلائی بنی جسے یہ لوگ
 (صراٹ اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص میں تو نہیں مگر باہر والے
 برآمدے میں جو غیر قوموں کے احاطہ میں نہایت بڑھتے تھے بیان جن چیزوں کی
 خرید و فروخت ہوتی تھی وہ ہیکل کی ضرورتوں کے لئے آتی تھیں بے گن
 اور قمری وغیرہ اور شاید اور بھی مال روز قرہ کے کام کا بیچے اور مرا
 جو دنان بیٹھے ڈالنے کے ہیکل کی خدمت کے لئے ہر ایک آدمی کو آدھا نقل عطا
 تھا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ ملک یہودیہ رومیوں کے تحت میں گیا
 تھا اسواسلئے رومی سکے زیادہ جاری ہو گئے تھے پس ملکی پر لے سکونے
 لئے صرافوں کی حاجت رہتی تھی فقط

از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب چپا الہ آیا دسٹھ صفحہ ۱۶۲-۱۶۵ جلد

اول طبع اول

یہ سب بیان اسلئے لکھا تاکہ عیسائی مفسر کے قول سے معلوم ہو کہ یہ
 دوسری ہیکل تھی اور یہی معلوم ہو کہ بعد نامہ کا صندوق وغیرہ

تیسری ہیکل

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنی پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت
 سے معدوم ہے اور اُسکا کہیں نشان باقی نہیں ہے
 اسی ہیرو دیس بزرگ کے بیٹے ہیرو دیس انطیاس نے (رومن تفسیر
 متی ۱۲ باب ۱۱ صفحہ ۱۱۲) یوحنا پیمبر کا دینولے (یعنی حضرت یحییٰ بن زکریا
 کا جو حیرہ یعنی پیشتر حضرت عیسیٰ سے پیدا ہوئے تھے) (رومن تفسیر
 صفحہ ۱۲) سرکٹایا تھا کیونکہ ہیرو دیس انطیاس نے اپنے بہائی فلب
 کی جو رسماۃ ہیرو دیاس کو چھین لیا تھا اور حضرت یحییٰ نے اس عورت
 کے رکھنے سے اسے منع کیا تھا اس دشمنی سے رسماۃ ہیرو دیاس کی بیٹی
 رسماۃ سلومی نے جو فلب سے پیدا تھے اپنے اس دوسرے باپ سے
 ہیرو دیس انطیاس کو ناجاکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تھا اب میں
 مجھے منگوادے چونکہ ہیرو دیس انطیاس مجلس کے سامنے اُسکا جناح
 دیکھ کر ایسا خوش ہوا تھا کہ اسے قسم کھانی تھی کہ جو تو مانگے گی وہاں
 دو گائب لاچار ہو کر آستے حکم کیا کہ یحییٰ کا سر کاٹ کر اسے لا دو چنانچہ
 ایسا ہی ہوا رومن تفسیر متی ۱۲ باب ۲۰-۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ میں ہے
 کہ ہیرو دیاس ہیرو دیس بزرگ کی پوتی تھی اور اُسکے شادی پہلے
 اُسکے چا فلب ہیرو دیس سے ہوئی اور اُس سے ایک بیٹی سلومی پیدا
 ہوئی۔ یوسف ایک یہودی مورخ کہتا ہے کہ یہ شادی اُسوقت
 ہوئی جب ہیرو دیس انطیاس روم کو سفر کرتا تھا چنانچہ وہ اپنے
 بہائی فلب کے پاس ٹھہرا اور اُسکی جو روم کو دیکھ کر عاشق ہوا پھر اپنی

جو رات بوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اسکو اپنے بہائی سے چھین لیا۔ یوحنا نے
 نہایت دلبری سے اسکو اسکام سے منع کیا اور اسکو ہیر دس اسکو مار ڈالا چاہتا تھا
 مگر ہیر و دس کچھ ڈرتا تھا تو ہی اسے (یعنی حضرت یحییٰ کی تنہا خانہ
 میں ڈالا جب ہیر و دس کی سالگرہ ہوتی باو شاہ ہونکا دستور تھا کہ اپنی سالگرہ
 کا دن بہت دہوم و دہم سے مننے اور اپنے اہلکاروں کی بل کر مہائی کرتے دیکھو
 پیدائش ۴۰ باب ۲۰ ہیر و دس کی بیٹی انکے درمیان ناچی اسکی باسیا
 اور بڑی سنے اسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ماکی مانند پیشم ہو گئی تھی
 چنانچہ ہیر و دس نے قسم کھا کر وعدہ کیا کہ جو کچھ تو مانگی گی میں تجھے دوں گا
 (مسی ۴۰ باب ۲۰) تب وہ جیسا اسکی مانے اسے سکھلا کر کہتا بولی کہ یوحنا
 دینے والے کا رتہالی میں رہاں مجھے سنگو اسکے سنگے سے اٹھو دو فائدہ
 حاصل ہوے پہلے یہ کہ وہ اپنے غصے کی آگ ٹھنڈی کریں دوسرے یہ معلوم
 ہو کہ حکم پورا کرنے میں کچھ فریب نہیں ہوا اور یوحنا حقیقت میں مارا گیا ہو
 کہ عورتوں میں سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پر مستعد ہو یہ سچ ہے کہ خفا
 عورتوں کو نرم دلی کے ساتھ پیدا کیا اگر جب شرارت پر آجائے تو مرد سے بھی
 بجاتی ہے بادشاہ دلیگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہ کہ وہ یوحنا
 کو کچھ جانتا اور مانتا تھا کہ یہ شخص مقدس اور شاہ پرستی سے دوسرے عوام
 یوحنا کی تعظیم کرتے تھے اور ہیر و دس اسے ڈرتا تھا تیسرے اگرچہ شر تھا
 تو بھی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہیں کرتا تھا پراس قسم کے
 اور انکے سبب جو اسکے ساتھ کہانے پیشے تھے اسنے حکم کیا کہ اسے لایون میں

یوحنا کی بیٹی

البتہ پورا کرنا چاہئے مگر نہ اُس قسم کی قسم کو جو ناجائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا
گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جیسے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کہانی اُسے
ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کرے تو یہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم
رو کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شروع ہی سے ناجائز تھی اُسے کہا تھا کہ جو تو ما
گی میں دوں گا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگوں کے آگے اُسے شرمندہ ہونے
پڑتا آدمیوں سے ڈرا مگر خدا سے نہ ڈرا اسبطح بہت لوگ آپس کی شرم
گناہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کریں تو ہمارے رفیق اور آشنا
برہمن حقیر سمجھیں گے وہ کیا خوب یہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا
زیادہ سمجھ اٹھتا

اسی اسیر و دیس نے نو برس قبل مسیحی کے خزانہ پانچکے لئے حضرت داؤد
کی قبر کو کھودیا تھا ~~اس کا بیان ہے کہ جس کا نام ہے~~
طیلس کی تہذیب

اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰ ہمیشہ عید وینن آیا کرتے تھے (مرقس ۱۱ باب
۱۲ متی ۲۰ باب ۱۷) اگتینو کا نام باب ۱۴ و عیوہ اور اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰ
نے صرافوں کے تختے اولٹ دئے اور کبوتر فروشوں کو نکال دیا تھا اور اُسے
کہا یہ لکھا ہے (یعنی یسعیاہ ۵۶ باب ۷ میں) کہ میرا گھر عبادت خانہ ہوگا کرتے
اسے چور و نکاحوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰-۱۲) اور اسی ہیکل میں جانیکے لئے
پلوس رسول نے یہودی دستور کی موافق آپکو پاک و طہر کیا تھا (احمال
۲۱ باب ۲۳-۲۴) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانیکے لئے

جب وہی
پورا ہوا
تو خدا نے
ان کا
سمجھا جو
موت سے
نجات پاتا

وہی
کون
تو
نجات پاتا

وہی
باب ۱۴
خلو
جوز
کے
کے
صفحہ ۲

اسی سب یہودی و سکورات عیسائیوں میں رائج ہے مگر بعد اسکے کہ ان کے ترک کردہ
 کا حکم کہاں سے عیسائی لوگ پا گئے اور اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰ کو با
 برس کی عمر میں فرائض حبادات بجالانے ہوتے تھے (لوقا باب ۱۱-۱۹)
 اور اسی ہیکل میں حضرت ذکریا کے پاس حضرت جبریل اللہ جنتا کیط
 حضرت یحییٰ کے پیدا ہونے کا وعدہ پہنچانے آئے تھے (لوقا باب ۱۱-۱۹)
 اور اسی ہیکل میں اگر حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کے مرانب کا ذکر شمعون
 اور آنا سے سنا تھا (لوقا باب ۲۵-۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک
 عجیب بات عیسائیوں میں مشہور ہے کہ یروسلیم یعنی بیت المقدس میں حضرت
 عیسیٰ کو یہودیوں نے گرفتار کر کے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ
 قیصر کیطرن سے یروسلیم میں حکمران تھا بھیجا کہ اُس کے حکم سے حضرت عیسیٰ
 صلیب پر کیے گئے فقط

حکیم و فاضل

گر کتنی ہی مضبوط دلیلوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ مصلوب نہیں ہوئے
 صرف حضرت اڈریس یعنی خٹوک (پیدائش ۵ باب ۲۴) اور حضرت آلیاس
 (۲ سلاطین ۱۱ باب ۱۱) کی طرح حضرت عیسیٰ ہی آسمان پر تشریف لیگتے
 (۱) انجیل میں لکھا کہ یسوعون جی اٹھے (متی ۲۸ باب ۱۱) پس جبکہ تیسرے دن جی اٹھے
 طاقت حاصل تھی تو پہلے ہی دن صلیب پر جاں نیا کی ضرورت نہ تھی اور یہ جو علماء عیسائی
 کہتے ہیں کہ جہان کی نجات کیلئے اُسے اپنی جان دینا ضرور تھا یہ صرف
 عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لئے جان دی تھی تو جی
 اٹھنا کیا ضرور تھا کیونکہ جہان عہد ہے وہاں اُس فوج کی موت جس پر وہ مقرر

جزو رہے کہ محمد مرقوم پر باندھا جاتا ہے اور پختہ نہیں جب تک کہ وہ فیجہ
 زندہ ہے عبرا نیو کا باب ۱۶ و ۱۷ اس کے سوا انجیلوں سے ثابت ہے کہ فصیح کا
 کہا نا کہا کہ حضرت عیسیٰ گرفتار کئے گئے (موسیٰ باب ۱۲ مرقس باب ۱۵ لوقا باب ۲۴)۔
 حالانکہ بعد فصیح اس کے دوسرے دن تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتار
 کی اصل حقیقت یہ ہے کسی عیسائی عالم کو لگا ہی نہیں ہے لغت کتاب
 مقدس صفحہ دو سو آٹھ میں ہے کہ مسیح کی آخری عید کی بابت انجیل کے متن
 والوں کا بیان سمجھ میں بخوبی نہیں آتا اور اب تک عالم اس بات کو دریا
 کرتے ہیں بعضہ کہتے ہیں کہ مقررہ دن سے پیشتر مسیح نے عید کو مانا تھا پر
 ایسی بات کہیں نہیں لکھی ہے نہ ہی

(۲) لوقا ۲۴ باب ۱۲ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲
 لکھا ہے کہ مسیح کی صلیب جو وقت کہ صلیب دینے کو لی جاتے تھے ایک شخص
 شمعون قیرینی پر رکھ کر لے چکے تھے اور دستور یہ تھا کہ ہر شخص جو صلیب لے یا جا
 اپنی صلیب آپ لے چکا تھا مٹی۔ ۱ باب ۳۰ (دیکھو صفحہ ۲۳۳ رومن تفسیر
 ۲ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے پہر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ میں جو کہ سب انجیلوں
 سے ایک مدت کے بعد یعنی بقول علامہ عیسائی مسیح ۳۰ میں لکھی گئی لکھا ہے کہ
 مسیح نے آپ اپنی صلیب اٹھائی تھی پس تین انجیلوں سے تو یہی ثابت ہے
 کہ شمعون قیرینی پر صلیب رکھتی گئی تھی اور قرآن مجید کے اُس رومن چہ
 میں جبہ علامہ عیسائی نے الہ آباد میں مسیح کو چھاپا اور آپسرا اپنے طور رکھا
 لکھا صفحہ ۸۲ سورہ آل عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ زنا

درج دوم

۲۰
 شمعون قیرینی
 صفحہ ۸۲

اسلام سے آگے جیسا ہومین باسلیڈی ایک فرقہ تھا جو خیال کوئے تھے کہ مسیح
 آپ مسلوب ہوا پر شمول ایک فریسی اسکے عیوض لکھا گیا اور مصلوب بھی
 ہوا پھر سہتی اور کاربوک راطی اور دویستی تین فرقے تھے جو زمانہ اسلام
 سے پیشتر ہی خیال کرتے تھے انتہی اور قرآن مجید کے اسی روئے تھے
 حضرت ابراہیمؑ کا بنو کوثر نانا اور نرود کا حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں بیٹھنا بھی
 اسی تورات کے بموجب لکھا ہے جو چاہے اس میں دیکھ لے اور اس آگ
 میں بیٹھنے کا مفصل بیان اس عبرانی کتاب میں ہے جس کا نام سفر حزقیال
 ہے اور وہ آیت جنہیں اس آگ میں بیٹھنے کا ذکر ہے یہ ہے میں خداوند جو
 کسدیونکی اور سے نکال لایا (پیدائش ۵ باب ۷) عبرانی میں اور آگ کو
 کہتے ہیں اور کسدیون سے مراد بابل والے جسکا بانی نرود تھا (دیکھو رومن
 تواریخ کلیسیا ج ۱ صفحہ ۲۰۷-۲۰۸) اور تفسیر تشریحی میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ
 آگ میں پڑ گئے مگر حضرت ابراہیمؑ کے بھائی اسان کو نرود نے جب آگ میں
 بیٹھا تو وہ زمین چلکے تھے (پیدائش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر میں حضرت
 ابراہیمؑ کی موت شکنی ہی مرقوم ہے اور چونکہ وہ نے نکلتا ایک بڑی آفت
 نکلتا تھا اسلئے خدا نے بار بار اسکی یاد دلائی جیسے مصریوں کے ظلم سے
 اسرائیل کو نکالنا خدا نے بار بار تورات میں یاد دلائی ہے (دیکھو خروج ۲۰ باب
 ۲۵ باب ۳۸ و ۴۲ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ باب ۱۳-۱۴ اور اسکے ساتھ پیدائش
 ۱۱ باب ۷ و ۸ باب ۹) اس سے بھی ثابت ہے کہ حضرت
 ابراہیمؑ ضرور آگ میں بیٹھے گئے تھے اور وہ آگ گلازار ہو گئی اور اس طرح مزار

عبرانی
 تورات

میں جو کہ یہ سائنس مشتمل ہے ۱۰۰ میں بھی ہے
 پس تین انجیلوں اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی
 آپ بچتا تھا اور ان چار عیسائی فرقوں سے کہ جنہیں لاکھوں عالم فاضل
 و توارخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے مروج کے بعد انہیں دونوں میں موجود
 ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ
 (۳) یونانیوں میں ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی (مفتاح الکتاب
 صفحہ ۱۵۲) کے لوگوں کا یہ قول تھا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوئی اور مادی
 کے لئے شرارت اور مصیبت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا ہوا تھا
 مصلوب نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا جسم تھا انتہی (رومن توارخ کلیسیا
 چہاں ہر زاویہ پر مشتمل صفحہ ۹۷ سطر ۱۲ و ۱۳)

(۴) متی ۲۶ باب ۲۲ میں مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اے
 شخص پر غصوس جسکے قانون ابن آدم (یعنی مسیح) گرفتار کروایا جاتا ہے
 اگر وہ شخص پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے بہتر تھا انتہی پس اگر حضرت عیسیٰ
 ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تھا تو یہوداہ اسکریوطی پر جو گرفتار کروا
 والا تھا کیوں ایسا غصوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچھ حاجت
 ہی نہ تھی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۴ باب ۳۷ میں مسیح کا بدکاروں میں
 شمار ہونا لکھا ہے اور تورات کی پانچویں کتاب یعنی استثناء ۱۲ باب ۳۳ میں
 لکھا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکا یا جاتا (یعنی مصلوب ہوتا) خدا کا ملعون ہے

میں جو کہ یہ سائنس مشتمل ہے ۱۰۰ میں بھی ہے
 پس تین انجیلوں اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی
 آپ بچتا تھا اور ان چار عیسائی فرقوں سے کہ جنہیں لاکھوں عالم فاضل
 و توارخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے مروج کے بعد انہیں دونوں میں موجود
 ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ
 (۳) یونانیوں میں ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی (مفتاح الکتاب
 صفحہ ۱۵۲) کے لوگوں کا یہ قول تھا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوئی اور مادی
 کے لئے شرارت اور مصیبت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا ہوا تھا
 مصلوب نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا جسم تھا انتہی (رومن توارخ کلیسیا
 چہاں ہر زاویہ پر مشتمل صفحہ ۹۷ سطر ۱۲ و ۱۳)

میں جو کہ یہ سائنس مشتمل ہے ۱۰۰ میں بھی ہے
 پس تین انجیلوں اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی
 آپ بچتا تھا اور ان چار عیسائی فرقوں سے کہ جنہیں لاکھوں عالم فاضل
 و توارخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے مروج کے بعد انہیں دونوں میں موجود
 ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ
 (۳) یونانیوں میں ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی (مفتاح الکتاب
 صفحہ ۱۵۲) کے لوگوں کا یہ قول تھا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوئی اور مادی
 کے لئے شرارت اور مصیبت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا ہوا تھا
 مصلوب نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا جسم تھا انتہی (رومن توارخ کلیسیا
 چہاں ہر زاویہ پر مشتمل صفحہ ۹۷ سطر ۱۲ و ۱۳)

میں جو کہ یہ سائنس مشتمل ہے ۱۰۰ میں بھی ہے
 پس تین انجیلوں اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی
 آپ بچتا تھا اور ان چار عیسائی فرقوں سے کہ جنہیں لاکھوں عالم فاضل
 و توارخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے مروج کے بعد انہیں دونوں میں موجود
 ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ
 (۳) یونانیوں میں ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی (مفتاح الکتاب
 صفحہ ۱۵۲) کے لوگوں کا یہ قول تھا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوئی اور مادی
 کے لئے شرارت اور مصیبت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا ہوا تھا
 مصلوب نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا جسم تھا انتہی (رومن توارخ کلیسیا
 چہاں ہر زاویہ پر مشتمل صفحہ ۹۷ سطر ۱۲ و ۱۳)

اور مکتبہ کے ۳ باب ۳۱ میں لکھا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) ہمارے بارے میں
 کہ کدوی پر لکھا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنی پیدائش ۳ باب ۱۴
 میں خائے سانپ کو کہ شیطان جس سے مراد ہے ملعون فرمایا ہے پس
 کوئی ذیقعل اس بات کو کہ یہی تسلیم کرے گا کہ حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ بقول
 عیسائی ملعون و بدکار ہوئے پس میں تمہیں جتنا ہوں کہ کوئی نہیں جو خدا
 روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرینقونکا ۲ باب ۳)

(۶) زومن تفسیر اسکاٹ صاحب مٹی ۲۸ باب ۵ صفحہ ۲۳۳ چپا یہ الہا
 مشن پریس مسیح جلد اول طبع اول میں لکھا ہے ان البتہ سیکڑوں
 برس بعد یعنی برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیکٹوئی کے ہم
 میں گرفتار ہو کر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع (یعنی حضرت عیسیٰ) کو اس وقت
 اٹھایا اور یہودیوں کے ہاتھ میں ایک اسکا شہید یا کہ یہی مصلوب ہوا تھا
 دین مکی تحقیق مصنفہ پادری اسٹوہ پادری پورٹریٹو الہ آباد آرفن پریس
 صفحہ ۸۸ میں ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کس طرح وہ ہنڈولنے میں بولا
 کی چڑیا بنائیں اور یہودیوں کو بند بنایا اور یہ کہ وہ نہیں مارا گیا بلکہ وہ
 اسکے عوض مصلوب ہوا یہ باتیں اس نے (یعنی حضرت صلح سے) نامہ لکھے
 قسط سے نکالیں جنکو دو تین شخصوں نے مسیح کے پانچ چار سو برس
 کتاب سبر الاسلام مہارشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ ریاض سروے ترجمہ کیا
 ہوا ہے ۲۰۲ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ مسیح ۱۸۴۵ میں ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہیں کہ
 عیسیٰ کو سولی نہیں ملی اور مطابق مستون نصاریٰ کے جو اپنے مذہب

حجرات

زمانہ گزشتہ میں برگشتہ ہو گئے تھے کہتے ہیں کہ عیسیٰ ہودیون سے بچ کر چلے آسمان پر
جانشین میں انتہی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے مصلوبی بابت جو
مسلمانوں کا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیوں کا بھی ہے۔

واضح ہو کہ یہ ناصری و عجمی اور گزشتہ عیسائی اُن چاروں فرقوں کے سوا ہے
جبکہ ذکر ترجمہ قرآن شریف کے حاشیہ میں علمائے عیسائی نے کیا ہے کیونکہ
انہوں نے شعون قرنی کو مسیح کے حیوض مصلوب ہوا بیان کیا ہے اور
ان برگشتہ عیسائیوں نے مسیح کا شبہ مصلوب ہوا بیان کیا اور گناہی
پاگناستک مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹ فرقہ ان کے ہی سوا ہے پس جبکہ گواہی
اتنے بڑے اہل علمین اگہیرا ہے (عبرانیوں کا ۱۲ باب) اور دیلون کا مینہ بر سر
تو آفتاب کی طرح ظاہر ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے اور مگر مصلوب
نہیں ہوئے۔

(۱) سب انجیلوں کے پچھلے باب پڑھیں ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریوں کے سوا
اور کسی نے مسیح کو مگر پہر زندہ ہوا نہیں دیکھا اور اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ اور
۱۲ باب ۱ سے بھی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حواریوں کے اور کسی نے مسیح کو پہر
زندہ ہوا نہیں دیکھا لیکن اول قرنتیوں کے ۵ باب ۵ میں پلوس رسول
جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ مجدد جدید ہے فرماتے ہیں کہ بارہویوں کو
دیکھائی دیا انتہی یعنی بارہویوں نے مسیح کو پہر زندہ ہونے کے بعد دیکھا اور
ظاہر ہے کہ اس وقت بارہ کہاں تھے وہ بارہویوں تو اسکے کتے ہی دنوں بعد
شامل کیا گیا تھا (عالم باب) بعد اسکے اول قرنتیوں کے ۵ باب ۵ میں

۱۲ باب ۱

پلوس فرماتے ہیں کہ پانسو بیاتون سے زیادہ تھے جنہیں وہ یکبارہ لکھا تھا
دیا انتہی ان پانسو نے ان باتوں کو ہی جو اناجیل میں مسیح کے مصلوب ہونے
اور جی اٹھنے کی بابت لکھے ہیں بالکل ثابت کر دیا انجیلوین نو گیارہ کے سوا
بارہ تک کا ذکر نہیں ہے کہ جنہوں نے مسیح کو پہر زندہ ہوا دیکھا مگر پلوس نے
اگرچہ آپ کبھی مسیح کو نہ دیکھا تھا تو یہی نہ صرف بیس تیس یا پچاس سال
بلکہ پانسو سے زیادہ دیکھنے والوں کا ایک بارگی شمار لکھ دیا اگرچہ پانسو نو گیارہ
دوسو شاگرد ہی مسیح کے سب مرد و عورت و بچے ملا کرتے تھے (اعمال باب ۱)
اور پلوس تو اقل قریب نو کے ۱۵ باب ۶ میں بہا تو نکال لفظ کہ صرف مردوں کا
ذکر ہے اور چونکہ انجیلوین اسکا ذکر نہیں ہے اسلئے پلوس کو اتنا فقرہ
اور بڑے پڑا کر اکثر ائمہ (یعنی ان پانسو میں) سے اب تک موجود ہیں انتہی
تاکہ معلوم ہو کہ ان دیکھنے والوں سے منکر پلوس نے یہ بات لکھی مگر متی
اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ دو انجیلوں اور چند نامحبات
مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہیں کیا یہ ان پانسو
میں نہ تھے جو اپنی تصنیفوں میں اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی ائمہ نہ تھے تو اور
کہان سے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہو گئے اور لوقا اور مرقس جنہوں
بقول علماء عیسائی انہیں پلوس اور پطرس کے بتائے اپنی اپنی
انجیلین لکھیں اور اعمال کی کتاب انہوں نے ہی بارہ تک کا ذکر نہیں کیا
چہ جائے کہ پانسو سے زیادہ اور خاص کر لوقا نے بقول علماء عیسائی
پلوس ہی سے دریافت کر کے مسیح کا حال لکھا اور نو ہی صرف گیارہ حواری

۴
مستطاب
مستطاب

السلامة والسلامة والسلامة

16

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

ایک دفعہ

1

کے سوا کہیں یہی بارہ تک کا نام نہیں لکھا ہے اور وہی لوقا کتاب اعمال
میں پطرس کا قول ۱۰ باب ۴۰ و امین اور پطرس کا قول ۱۳ باب ۳
میں لکھتا ہے کہ سوا حواریوں کے جو کہ صرف گیارہ تھے اور کسی اسے مسیح کو
جی اٹھا ہوا نہیں دیکھا اس سے یہ ساری بناوٹیں مصلوبی مسیح اور یہ
جی اٹھنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہیں یعنی جبکہ جی اٹھا ہوا دیکھنے والا
پانچ سو چوبیس گواہ ہر ایک کے لئے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
ہیاگ گئے تھے کو نہ کر صحیح ٹھہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موم کو موم
سے جبکہ جی اٹھنا ہی ثابت نہیں ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگئی کیونکہ
حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں

(۸) حضرت عیسیٰ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اٹھے تو اسے انسانیت
کے ساتھ کہ جسمیں مجسم ہوئے تھے آسمان پر گئے چنانچہ تہو حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دیکھانے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر میں مسیح کی لاش نہ پائی جاسکے
(متی ۲۸ باب ۱۰ مرقس ۱۶ باب ۱۰ لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے
تو جی اٹھنا ہی ثابت نہیں ہے یوں تو جو مڑتا ہے اُسکی روح آسمان پر جاتی
ہے اور حسب انسانیت کے ساتھ حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے تو کفارہ اور قریب
جو اُس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجھتے ہیں سب بیکار ہو گیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیوں کا ۹ باب ۲۷ اور ۲۸ باب ۲۷ اور ۲۹ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لئے تھی اب آسمان پر خدا انسانیت میں رہ کر کیا کر سکا چاہے

اول پطرس ۲ باب ۱ میں ہے اور مسیح نے یہی ایک بار گناہوں کے واسطے
 دکھا کر اپنا اپنے راستہ باز نے ناراستوں کے لئے تاکہ وہ مکو خدا کے پاس پہنچا
 کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انتہی اور یوحنا
 ۱ باب ۵ میں حضرت عیسیٰ کا قول لکھا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے
 ساتھ اُس جلال سے جو دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا
 بزرگی دے انتہی پس انسانیت موسیٰ نے حضرت مریم کے پیٹ میں
 اختیار کی تھی اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریم سے پیشتر ہی حضرت عیسیٰ
 میں انسانیت نہ تھی فرض یہ کہ حضرت عیسیٰ کی اس دعا کا مقصود یہی
 ہے کہ اے خدا جس طرح انسانیت سے پیشتر میں تھا ویسا ہی پہر مجھے
 روحانیت کے باپہ کہ بموجب عقیقہ عیسائی الوہیت کے درجہ میں
 کر دے پس جب میں ذرا یہی انسانیت ہوگی وہ صاف سمجھ سکتا ہے کہ مجھ
 کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسیٰ انسانیت کے ساتھ آسمان پر
 نہیں گئے اور اسکی کچھ ضرورت ہی نہ ہی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ
 ہے کہ چونکہ الوہیت حاصل کرنے کے لئے دعا مانگنا کمال تعجب ہے بول
 تختہ مصرع مانگنا کہ میں خدا سے تو خدائی مانگنا + اب عیسائیوں کو حار و
 ان دونوں باتوں میں سے ایک کا اقرار کرنے پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسیٰ
 انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے تو مصلوب ہو کر زندہ ہی نہیں ہو
 اور اگر انسانیت کی آسمان پر گئے تو مصلوب نہیں ہوئے کیونکہ انسانیت
 کو جہاں کی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونے کے لئے تھی دیکھو پیدائش باب ۱

انسانیت

جہاں لکھا ہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔

(۹) اناجیل مروجہ کی بموجب حضرت عیسیٰ نے مصلوبی سے پیشتر ایک

مفلوج کے گناہ بخش دئے تھے (متی ۹ باب ۲-۶) یعنی اُسکی نجات کی خبر

اُسے پہنچائی جیسا کہ انبیاء کا دستور ہے اور اسبطرح ایک عورت کی بھی

(لوقا ۸ باب ۴۸) اسبطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب

۱-۱۱) اسبطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲ باب ۴۷) پس

مصلوبی کی حاجت کیا تھی

(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار ایمانداروں کے لئے ضرورتی تو

نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ وغیرہ بابوں میں مسیح نے

فرمائی یہ محض بیکار ہو جائے اور اگر یہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار

ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیسے قانون کا پابند ہے کہ جب تک اُسکی

تعمیل نہیں ہوئے گنہگاروں کا کفارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کروا کر نہیں دے تب تک

وہ کچھ نجات کی بابت کر نہیں سکتا تو قادیان مطلق کیونکر ہوا۔

(۱۱) تفسیر ستر ہی واسکاٹا میں ہے کہ ترجمہ عربیہ ۳۸ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ

زیادہ ہے انہوں نے جھگو جو پیارا ہوں مگر وہ لاش کر کے خارج کر دیا اور

انہوں نے میرے بدن کو میخوں سے چبھایا انتہائی سجان اللہ اس ترجمے

والے نے زبور میں مسیح کی مصلوبی کی پیشین گوئی قائم کر نیکی لئے کیا یہی مطلب

یہ جملہ اپنی طرف سے گوہ کر بڑا دیا لیکن مترجم عربی مسیح ^{۱۸۳۱} والے نے زبور ۳

کو جو ۳ کر کے لکھا ہے امین سے اس جملہ کو گرا دیا ہے اور ۲۱ زبور ۱۰ صے

اب اردو میں ۲۲ زبور ۶ کر کے لکھا ہے لاطینی میں یوں ہے کہ یونا
 میرے ہین شیر و کے گردہ میرا احاطہ کرتی ہے دے میرے ہین
 پاؤں چہرے اتھی اور عبری میں یہ جملہ اخیرہ یوں ہے اور ۱۱
 میرے مانند شیر کے ہین اتھی اور اسجا سب پر اسیٹنٹ جیسا
 عجر کے خراب ہونے کا دعویٰ کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی
 رتے ہین اس میں مصلحت یہ ہے کہ اسکے موافق اُنکے زعم میں مسیح کی
 یہ تہذیب خوب جہتی ہے اگرچہ اور مقاموں میں سب برائٹنٹ جیسا
 لاطینی کو خراب بتلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال و جواب رومن
 یونس سنگہ و پادری والٹش صاحب چاپا الہ آباد تین پر
 سوال ۸ و باب ترجمہ لاطینی یعنی و لگٹ کے جواب میں لکھا ہے کہ
 میس جروم نامی نے مسیح کے چار سو کے قریب قریب یہ ترجمہ کیا
 جلدی میں کیا گیا اور بہت سے تبدیلیوں کے باعث سے بگڑ گیا اتھی
 ہر فصاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن ۱۷۸۳ء جلد ۴ صفحہ ۲۶۷
 یہ بات ضرور یاد رکھتے جائے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے
 لیا گیا اسکے نقل کرنیوالوں نے بہت ہی ناجائز خود سری سے
 لی ایک کتاب میں دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور
 لوقن میں درج کر لیا اتھی اور ۴۰ زبور ۶ میں ہے فہمہ اور
 چاہتا تو نے میرے کان کہو لے چڑھو لے اور خطیت کا تو طالب نہیں
 اور یونانی میں اس جملہ کی جگہ کہ تو نے میرے کان کہو لے یوں

عربی
 و فہمہ

تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اور اس کی طرف عربی ترجمہ بطور نسخہ ۱۸۲۱ میں
 یہی ہے مگر اس میں ۳۹ زبور ۶ کر کے لکھا ہے اور رومن میل چہا پہ لندن
 کے رفرنس میں عجمانیو نکا ۱۰ باب ۵ لکھا ہے جہاں پلوس ۴۰ زبور کو
 یونان تبدیل فرماتے ہیں اس لئے وہ دنیا میں آتے ہوئے کہتا ہے کہ قرانی
 اور نذر کو تو نے بچا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اب ان سب
 مقاموں کو دیکھ کر ہر شخص فوراً سمجھ جائیگا کہ لوگوں نے مسیح کے مجسم ہونے
 اور صلیب پانے کو ثابت کر چکے لئے یہ بات یونانی میں بدلی اور عربی میں
 خط میں داخل کی تفسیر باج ڈوالی اور چرڈ منٹ چہا پہ لندن ۱۸۲۸
 میں لکھا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی میں اور عجمانیو کے ۱۰ باب
 میں یہ فقرہ یونان واقع ہوا کہ تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی
 متی ۲۷ باب ۵ میں لکھا ہے تاکہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ انہوں نے
 میرے کپڑے آپس میں بانٹے اور میرے کرتے پر چٹھی ڈالی انتہی گریس باج نے
 اسے احماتی مانا ہے ہار نصاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۳۱
 میں لکھتے ہیں کہ یہ عبارت ۱۶ یونانی نسخوں اور ترجمہ سریانی اور کاپیک
 اور سہی ڈک اور اتھیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخوں میں نہیں پایا
 اور گریزاٹم اور میتوس کبشٹا اور یوتھیمس اور تھوڈولکٹ اور افریجن
 اور اریٹوس کے پورے متبرجم اور اگسٹائن اور جون کوس کے حوالوں
 میں بھی یہ عبارت نہیں ہے گریس باج نے جو اسکو بلاشبہ احماتی سمجھ کر چھوڑا
 خوب کیا انتہی واضح ہو کہ حضرت داؤد نے اپنے دشمنوں کی شکایت شاعرانہ

منسوخین اسطر جہ کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) دو میرے کپڑے آپس میں بائیں سے
اور میرے لباس پر قرعہ ٹانگے اتھلی پس لباس کجگہ کرتے کا لفظ اور
بائیگے کی جگہ بانٹے وغیرہ بدکرد حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرنے کو اہل
میں اسی اگلی پشین گوئی ٹہرا کر داخل کیا مگر ہارن صاحب اور کتنی ہی اور
محققین علماء عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ چھپنے پٹائی اب یہ سب بناوٹوں
معلوم کر کے کون شخص فوراً نہ کہہ دے گا کہ انا جیل وغیرہ میں جہان جہان
سیخ کی مصلوبی کے مضمون مندرج ہیں یہ سب اس طرح ملائے ہوئے اور پائے
اعتبار سے ساقط ہیں۔

(۱۲) متی ۲ باب ۵۱-۵۳ میں لکھا ہے کہ زمین کا پانی اور پتھر تو لکھ گئے
اور قبرین کھل گئیں اور بہت لاشیں پاک لوگوں کی اٹھ کر باہر نکل آئیں
اور پاک شہر یعنی بیت المقدس میں بہتوں کو نظر آئیں اور مرقس جسے عیسیٰ
کو کہی دیکھا بھی نہ تھا (دیکھو رومن تفسیر اسکات صاحب دیباچہ انجیل
مرقس) مرقس ۵ باب ۳۳ میں لکھتا ہے کہ سیخ کی مصنوعی دقت انہیں ہیرا
چا گیا اتھلی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیوں کو
پہر حضرت عیسیٰ سے انکار کرشکا کوئی سبب نہ تھا جبکہ بار بار یہودیوں نے
سیخ سے اگلی صداقت ثابت ہونیکے لئے معجزہ طلب کیا تھا مگر ہر بار سیخ نے
انکے سامنے معجزہ دکھائیے انکار کیا دیکھو متی ۲ باب ۳۹-۴۱ اور ۱۶ باب
۴-۱۲ اور ۱۳ باب ۵۸ اور ۲۱ باب ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

یہودیوں نے مسیح سے یہ بھی کہا کہ تو کونسا نشان دیکھتا ہے تاکہ ہم دیکھ کر تجھے
ایمان لاویں (یوحنا باب ۳) تب ہی مسیح نے کوئی معجزہ نہیں دیکھا یا تب
چنانچہ آج تک سب یہودی کہتے ہیں کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہیں ہوا چنانچہ
ان کے مصلوبی کے وقت ایسے معجزے حالگیر دیکھ کر ہر کس کے سامنے یہودی کہتے
تھے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہیں ہوا پہرہ کے قبروں سے مردے جو نکلتے تھے
وہ مردے سو یہودیوں کے اور کون تھے اور جنہیں وہ ملے وہ ہی سب
یہودی تھے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیوں کو حضرت عیسیٰ کی عظمت کی بات اور
گواہی کی حاجت نہ گیتا تھی پہرہ کے قبروں کے کھل جانے کے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ
بٹھانے کی کسے مجال ہوتی یہ سمجھ کر کہ جسے اور مردوں کو قبروں سے نکال
وہ آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر میں رہے گا اور اگر اندھیرا چھا جاتا تو
پلاٹس اسی وقت مسیح کی صداقت ثابت کر کے یہودیوں کو جنہوں نے مسیح کو
فریسی کہہ کر قتل کیا تھا ضرور صلیب پر کھینچا جیسے کہ ان گلیلیوں کو قتل کیا
جناخون پلاٹس نے ان کی قربانیوں کے ساتھ ملا یا تھا (لوقا ۱۱ باب ۱-۵)
یعنی ہمیکل میں قربانی گزارنے کے وقت انہیں قتل کیا تھا اور اسکے لئے
ایک دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فریسیوں نے حضرت عیسیٰ کی آسمانی نشان
چاہا (متی ۱۲ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ نے کوئی نشان ایسے معجزہ نہیں
دیکھا یا اور یہ بھی نہیں کہا کہ آفتاب مصلوب ہو گیا کیونکہ یہ تو
آسمانی نشان تھا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ اس نشان ظاہر ہوتے
اُسے وعدہ کر دیتے فقط اور شکار تو سب ہاگ گئے تھے یہ دیکھا کس نے کہ

کون دیکھتا

اور غیر زبانی جیسے روح نے انہیں بولنے کی قدرت بخشی تھی بولنے کا
 اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم میں رہے جو آسمان سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس
 آسمان سے جو جیسا کہ آواز آئی تو ہرگز گئی اور سب دنگ ہوئے کیونکہ
 ہر ایک نے انہیں اپنی بولی بولنے لگا اور سب حیران ہو کر اور تعجب کر کے
 آپس میں کہنے لگے دیکھو کیا یہ سب جو بولتے ہیں نکلی نہیں (۱) پس کیونکہ ہر ایک
 اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے (۲) تم پارسی اور یہودی اور ایلانی
 اور عبراۓ سپوطانیہ (۳) اور عربی (۴) ایک ایک جہاں اور جگہ کے
 درمیان ہے (۵) یہودی اور یہودی دیکھو پٹوٹش اور لیبیک (۶) فروگہ و
 یسار (۷) اور لیبیک کے اس جگہ کے جو قریبی کے علاقہ میں ہے اور
 رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنی جو غیر قوم کے یہودی مذہب
 میں تھے شامل ہوئے) (۸) اگرچہ اور عربی ہو کر ہم اپنے اپنی زبانوں میں انہیں
 خدا کی بڑی باتیں بولتے سنتے ہیں انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جگہ
 کا جو کہ دور دور ملکوں کے سب باشندے تھے وہاں اور خاص کر اسی گھر
 میں جہاں شب حواریوں بیٹھے تھے جمع ہو جانے کا کیا سبب کیا ان اگر
 کی زبانوں کو دیکھو وہ سمجھ کہ اس گھر میں آگ لگی ہے جسے دوڑ کر بھاگنا
 چاہیے اور مجلس نادیس کے اکثر حاضرین جو سن ۳۵ء میں جمع ہوئی تھی
 مریم کو تبلیث میں شامل کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگوں کا نام مریم
 رکھا گیا تھا اور عرب میں ایک فرقہ جسکو کولینڈینس کہتے تھے وہ ہی تھے
 مریم کو تبلیث میں شامل کرتے تھے اور ان کے لئے ایک قسم کی روٹی تیار

دوسری روٹی

مکتبہ اسلامیہ لاہور
 قریب کینڈا روڈ
 میٹروپولیٹن کالونی
 لاہور

اسے جیل صاحب اور جان ٹیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی
 حاشیہ صفحہ ۳۴ میں ہی اسطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت
 قرآنی مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۵۴ء صفحہ ۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ ان دونوں
 (یعنی زمانہ حضرت بنی اسلام صلعم میں) مشرق کے عیسائیوں نے واقعہ میں
 مریم کا احترام مجدد یہاں تک کیا کہ اسکی پرستش کی انتہی
 اس سے روح القدس اقامت ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے

جان ٹیون پورٹ صاحب اپنی بار دوم صفحہ ۱۶۷ انگریزی ۲۴۲ میں مجلس کی
 نسبت کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد آپ کے مقولہ کے مختلف
 ترجمے ہوئے اور انہیں انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریوں کے اعتماد پر
 جاری ہوئے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے۔ اس بادشاہ نے ہر
 اپنے ملک کو احکام دیئے کہ لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تھا اور یہ ایسا
 ظالم تھا کہ اسے لوگ نیرو ثانی کہتے تھے اسکے بیان ایک مشہور انجمن تھی جسکو
 ناشیا یا نائیں کہتے تھے اس مجلس نے پہلے پہل مسیح میں حضرت عیسیٰ کی
 خدا کا مسند نکالا سینٹ ہیری جو چوتھی صدی میں پوئے نیٹرو ضلع کا رہنے
 تھا اور اگلے زمانہ کے پادریوں میں تھا وہ ان مذہبی تکراروں اور منافقوں
 کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزار عیسائی مارے گئے اور ان
 لوگوں سے ظلم ہوا جنہیں آپس میں بہائی بنکر رہنا چاہتے تھے اس کے الفاظ یہ
 کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جب قدر ہم لوگوں میں رائیں میں اسی
 مسئلہ میں اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویسا ہی اسکا مذہب ہے اور جتنی

اس وقت پریشا
 اور مسلمانوں
 ایسا گلہ کر
 ریگیا اسے نہ کر
 تہر آدم کی بڑی
 صف میں اکی بڑی
 اور ایک ایسی
 بیہوش کرنا
 اور بریل کے
 آپ تانتا دیکھ کر

حجاب دوم
 کسی حکم شکر دار
 گئی اور عیسائی اور
 لگ لگاتار اس نے
 نہ جیسا کہ
 کو جس کے
 تھی اور اس
 کو کیا اور
 جاری اور

مکتبہ اسلامیہ لاہور
 قریب کینڈا روڈ
 میٹروپولیٹن کالونی
 لاہور

ہم میں خطائیں ہیں اور تھی ہی ہماری کفر کوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
 سنے اپنے دل کی خواہش کی موافق بنا لیتے ہیں اور پھر ان مسئلوں کو اسید طرح
 بناوٹ سے بیان کر دیتے ہیں ہر ایک سال نہیں بلکہ ہر تین سال میں تیرے پر بپوشیدہ
 کے بیان کر چکے لئے نکال لیتے ہیں انتہی اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب
 ہر اہل ایمان کو روح القدس پانچاکیقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۱ و ۱۰)
 ۱۰ باب ۴) اسی سبب وہ فاضل و معزز تائید عیسائی یعنی بابور امجد راہنی کتا
 اعجاز قرآن مطبوعہ شام کے صفحہ ۷۷ میں قرار کرتے ہیں کہ محمد صاحب پر
 روح القدس نازل ہوئے اور روح انکو تعلیم کرتی ہے اور وہ بنی اور ربو
 خدا میں انتہی پہر اعجاز قرآن کے صفحہ ۱۶۳ میں لکھا ہے کہ ہر دم روح القدس
 سینہ محمد صاحب میں متحرک رہتی تھی انتہی پہر اسی صفحہ میں وہ لکھتے ہیں کہ محمد
 صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اُسکو تائید روح القدس
 کی ہوتا کہ وہ شعرا کے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس
 بعض امتنان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بھرت
 مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اولیٰ حاصل ہوگی
 انتہی اس مقام پر وہ قول حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہا
 جو آئیر الیٰ متوفیک و لا فحک الیٰ الخ (سورہ آل عمران ۶۷)
 کے حاشیہ میں وہ لکھتے ہیں کہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے نابعدار نصار اتھے اب
 مسلمان ہیں سو ہمیشہ غالب رہے انتہی اور واقعی حضرت عیسیٰ کے مراتب کا
 تمام دنیا کے مذہبوں سے کسی مذہب میں اقرار نہیں ہے سوا اہل اسلام کے

لے بخاری
 اور سلم میں
 ابو جبرہ و جبرہ و جبرہ
 جبرہ و جبرہ و جبرہ
 سلم و سلم و سلم
 جبرہ و جبرہ و جبرہ
 سلم و سلم و سلم
 جبرہ و جبرہ و جبرہ
 سلم و سلم و سلم

یہ ہے اسے
 توفیق و توفیق
 رسول اللہ
 کی طرف سے
 الیٰ الیٰ
 مدد کریں اللہ
 سے ۱۲ ۱۳
 ۱۴

ملاحظہ فرمائیں
 نسخہ منقول
 بادشاہی کتب خانہ
 لاہور
 ۱۸۷۹ء
 ۱۸۸۳ء
 ۱۸۸۵ء
 ۱۸۸۷ء
 ۱۸۸۹ء
 ۱۸۹۱ء
 ۱۸۹۳ء
 ۱۸۹۵ء
 ۱۸۹۷ء
 ۱۸۹۹ء
 ۱۹۰۱ء
 ۱۹۰۳ء
 ۱۹۰۵ء
 ۱۹۰۷ء
 ۱۹۰۹ء
 ۱۹۱۱ء
 ۱۹۱۳ء
 ۱۹۱۵ء
 ۱۹۱۷ء
 ۱۹۱۹ء
 ۱۹۲۱ء
 ۱۹۲۳ء
 ۱۹۲۵ء
 ۱۹۲۷ء
 ۱۹۲۹ء
 ۱۹۳۱ء
 ۱۹۳۳ء
 ۱۹۳۵ء
 ۱۹۳۷ء
 ۱۹۳۹ء
 ۱۹۴۱ء
 ۱۹۴۳ء
 ۱۹۴۵ء
 ۱۹۴۷ء
 ۱۹۴۹ء
 ۱۹۵۱ء
 ۱۹۵۳ء
 ۱۹۵۵ء
 ۱۹۵۷ء
 ۱۹۵۹ء
 ۱۹۶۱ء
 ۱۹۶۳ء
 ۱۹۶۵ء
 ۱۹۶۷ء
 ۱۹۶۹ء
 ۱۹۷۱ء
 ۱۹۷۳ء
 ۱۹۷۵ء
 ۱۹۷۷ء
 ۱۹۷۹ء
 ۱۹۸۱ء
 ۱۹۸۳ء
 ۱۹۸۵ء
 ۱۹۸۷ء
 ۱۹۸۹ء
 ۱۹۹۱ء
 ۱۹۹۳ء
 ۱۹۹۵ء
 ۱۹۹۷ء
 ۱۹۹۹ء
 ۲۰۰۱ء
 ۲۰۰۳ء
 ۲۰۰۵ء
 ۲۰۰۷ء
 ۲۰۰۹ء
 ۲۰۱۱ء
 ۲۰۱۳ء
 ۲۰۱۵ء
 ۲۰۱۷ء
 ۲۰۱۹ء
 ۲۰۲۱ء
 ۲۰۲۳ء

کتاب دوم

ملاحظہ فرمائیں
 نسخہ منقول
 بادشاہی کتب خانہ
 لاہور
 ۱۸۷۹ء
 ۱۸۸۳ء
 ۱۸۸۵ء
 ۱۸۸۷ء
 ۱۸۸۹ء
 ۱۸۹۱ء
 ۱۸۹۳ء
 ۱۸۹۵ء
 ۱۸۹۷ء
 ۱۸۹۹ء
 ۱۹۰۱ء
 ۱۹۰۳ء
 ۱۹۰۵ء
 ۱۹۰۷ء
 ۱۹۰۹ء
 ۱۹۱۱ء
 ۱۹۱۳ء
 ۱۹۱۵ء
 ۱۹۱۷ء
 ۱۹۱۹ء
 ۱۹۲۱ء
 ۱۹۲۳ء
 ۱۹۲۵ء
 ۱۹۲۷ء
 ۱۹۲۹ء
 ۱۹۳۱ء
 ۱۹۳۳ء
 ۱۹۳۵ء
 ۱۹۳۷ء
 ۱۹۳۹ء
 ۱۹۴۱ء
 ۱۹۴۳ء
 ۱۹۴۵ء
 ۱۹۴۷ء
 ۱۹۴۹ء
 ۱۹۵۱ء
 ۱۹۵۳ء
 ۱۹۵۵ء
 ۱۹۵۷ء
 ۱۹۵۹ء
 ۱۹۶۱ء
 ۱۹۶۳ء
 ۱۹۶۵ء
 ۱۹۶۷ء
 ۱۹۶۹ء
 ۱۹۷۱ء
 ۱۹۷۳ء
 ۱۹۷۵ء
 ۱۹۷۷ء
 ۱۹۷۹ء
 ۱۹۸۱ء
 ۱۹۸۳ء
 ۱۹۸۵ء
 ۱۹۸۷ء
 ۱۹۸۹ء
 ۱۹۹۱ء
 ۱۹۹۳ء
 ۱۹۹۵ء
 ۱۹۹۷ء
 ۱۹۹۹ء
 ۲۰۰۱ء
 ۲۰۰۳ء
 ۲۰۰۵ء
 ۲۰۰۷ء
 ۲۰۰۹ء
 ۲۰۱۱ء
 ۲۰۱۳ء
 ۲۰۱۵ء
 ۲۰۱۷ء
 ۲۰۱۹ء
 ۲۰۲۱ء
 ۲۰۲۳ء

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ شمس المصطفیٰ لاہور
 انگریزی مطبوعہ لندن مسیح ۱۸۷۹ء صفحہ ۴۷ و ۴۸ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے
 سید کویت میں جب وزیر اعظم نے دے ایسا شہر کا مسیح ۱۸۸۳ء میں خاصہ کیا تو
 کو جان سوئیکی بادشاہ بولنے لگے کہ تیری ایک عیسائی باوری ہے مگر
 قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کر نیکی واسطے جس طرح وہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سرشار کرنے کا عادی تھا اس طرح اُسے حضرت عیسیٰ کو فرسی اور متارک
 مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوئے اور اُسے گرفتار کر کے دلوں کے
 پاس لگئے اور اُسے اُسکا اسی وقت قتل کیا نیوٹن اور گٹن اور پورسکین
 اور اور تو رچین نے یہ باب بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو اپنے
 (لو جانا نامہ اول و رس) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل معنوی ہے
 اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقرر ہے کہ اس درس کو شبہ کسی قدر
 انجیل کے نسخہ میں نہیں پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالیٰ کی وحدانیت
 کی تلقین کی نہیں مگر پوس اور لو جانا حواریوں نے جو افلاطون کے سیرد سے
 عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کر دیا اور انہیں افلاطون
 کے مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تھا داخل کر دیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون
 نے اللہ تعالیٰ کی دو حقوتوں کو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوگ صاحب کی اس
 درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قابل ہیں اور اسے جو
 دل سے یقین کرتے ہیں تو وہ عیسائی ہیں سرولیم جو نس صاحب کی کتاب
 سوم بولتیاٹ رچو جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ انتہی پس روح القدس کا نزول

یہ کہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھ چکا ہوں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن سے ہی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ جل شانہ
 قل نزلہ فی لیلۃ القدر فی من رجا کتب اللیلۃ یعنی کہ اس کو رات میں
 قرآن نازل ہوا اور اس پر روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق اتھا
 دیکھو سورہ نمل رکوع ۱۲

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فاروقیہ جسا کا ذکر انجیل یوحنا ۱۲ باب ۱۴ میں ہے اور جسا کا ذکر
 عیسائی متکوست کے دن سمجھتے ہیں اگر اُس سے مراد روح القدس ہو تو وہ
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد آئے ہیں

دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکوں واسطہ جمع تھے تو چاہئے تھا کہ کسی غیر ملک کی
 کتاب میں ہی اس کا ذکر ہوتا مگر اب تک کہیں شے میں نہیں آیا شمس کے جب اس
 امر کی اتنی بڑی شہرت ہو تو یہودی جو زمین رستہ تھے وہ اس سے کیوں خبر
 رستے کہ آج تک کوئی یہودی اس کا اقرار نہیں کرتا چوتھے جب حواریوں نے طرح
 طرح کی زبانوں میں گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنی شہرہ زبانوں میں ایک ہی
 کیونکر کر سکا یعنی ممکن نہیں کہ واسطہ متفرق زبان والوں کے سمجھنے کے لئے ایک
 جملہ مضمون و مخط کا ایک کی زبانیں اور دوسرا دوسرے کی زبانیں بیان
 کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت میں مضمون و مخط سے
 تمام و کمال کوئی بھی واقف نہیں ہو سکتا اور جب تک ایسا کیا ہو تو شہرہ
 زبانوں میں ہر ایک کا بولنا ثابت نہیں ہوتا اور اگر انہیں سے ہر ایک نے ایک
 خاص زبان میں باتیں کرنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہو گیا ہو گا اس وقت ان کی

وہاں درویش

متصرف بولیاں کون سمجھ اور چچان سکا ہوگا کیونکہ سب ایک ہی گہر میں بیٹھے تھے
 (اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنف پادری نکس صاحب
 الہ آباد میں پریس شیش اصغہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۷ وہ کی تفسیر میں لکھا ہے یہ
 عجیب بات تھی کہ اُس ایک ہی جگہ میں اتنی زبانیں بولتے تھے اتنی باتیں کہ
 بے ایک نئی زبانیں گفتگو کی تو اسکا لوگوں کو تعجب ہو گیا کیا سبب کیونکہ
 دوزبانیں تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعض اہل انگلستان اور
 جرک وغیرہ دس دس زبانیں بولنے جانتے ہیں مشہور ہیں اس میں
 روح القدس کی علامت لکھا ہے اگر ایک شخص نے ان سب متصرف
 زبانوں میں گفتگو کی تو اسکے لئے ایک ہفتہ کا وقفہ چاہئے تاکہ جتنا وعظ پڑھا
 لے کیا تھا (اعمال ۲ باب ۱۲-۱۳) ہر ایک ملک والے کی زبانیں اوتنا
 ہی اوتنا سب حواریوں کی زبان سے بیان ہو تب تو ہر شخص ان سب باتوں کو
 سمجھا ہوگا ساتویں حضرت پلوس جو استیفان کے قاتلوں کے مددگار تھے (اعمال
 ۷ باب ۵) اسوقت جبکہ یہ معجزہ اس قدر شہرت کے ساتھ ظاہر ہوا کہ ان
 ایسے تعجب کے دور دور ملکوں والوں نے یہ عجیب واردات دیکھ کر اسی وقت
 تین ہزار آدمی عیسائی ہو گئے اور پلوس کو اسکی جبر تک نہیں پہنچی اور اسکے
 ایک عرصہ کے بعد مرنا آپ ہی ایک آواز سن کر عیسائی دین قبول کیا۔
 انہوں نے نہایت غور کر کے لائق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دن دن بعد
 یہ ماجرا گزرا اور انجیلیں چاروں اس ماجرے کے ہر سونے بد لکھی گئیں
 مگر کسی انجیل میں اور خاص کر انجیل یوحنا میں جو کہ بزرگ علماء عیسائی نے

بعد عروج مسیح کے لکھی گئی اسکا مطلق ذکر نہیں ہے۔ توین روح القدس کی تاثیر
 تو منقسم ہو سکتی ہے مگر محکم ہو کر لینے آگ کی شکل بنکر اسکا منقسم ہونا محال عقل سے
 وسوین مسیح نے آسمان پر جانیے بیشتر اپنے شاگرد و پیروں کا اور کہا کہ تم روح القدس
 لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پھر نیکو ست کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا
 پادری فکس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چپا پہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ء
 صفحہ ۸ کے آخرین لکھا ہے جب یسوع نے آپس ہو کا اور کہا تھا کہ تم روح القدس
 لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُس کے انعام میں سے کچھ ملا پر اب وہ اُس سے مجبور
 ہوئے انتہی اس سے پوری گواہی ملگتی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی
 دینا تھا گو بقول علامہ عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہیں دیا بلکہ اُس سے
 تھوڑا سا دیا تھا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تھوڑا روح القدس دیا تھوڑا باقی کیا
 کہ چونکہ خدا پیمائش کر کے روح نہیں دیتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۴۔ گیا اُس میں یہ
 سترہ متفرق ملکوں کے ہزاروں آدمی اُس ملٹ میں فوراً کیسے پہچان گئے کہ تم
 میں سے ہر ایک فلائے فلائے ملک کا رہنے والا ہے کیا اُسوقت آپس ہی ویسا
 ہی روح القدس نازل ہوا تھا جیسے حواریو پیران دنوں کیوں اسطرح
 صورت دیکھتے ہی پہچان نہیں سکتے یا اُس جلدی میں انہیں سے پہلے ہر ایک نے
 اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کر دی تھی بارہویں روح القدس
 نے طرح طرح کی زبانیں بولنے کی انہیں طاقت بخشی اور انجیلوں کے لکھنے وقت
 بھول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کا ہے آگاہ کیا تب مٹی نے
 ذکر یاہ کجکبہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتوں کو غلط لکھ دیا اور اسطرح

۱۔ تفسیر مسیحیت
 ۲۔ مسیح کا ہونا
 ۳۔ مسیح کی رسالت
 ۴۔ مسیح کی زندگی
 ۵۔ مسیح کی موت
 ۶۔ مسیح کی حیات
 ۷۔ مسیح کی تائید
 ۸۔ مسیح کی تائید
 ۹۔ مسیح کی تائید
 ۱۰۔ مسیح کی تائید
 ۱۱۔ مسیح کی تائید
 ۱۲۔ مسیح کی تائید
 ۱۳۔ مسیح کی تائید
 ۱۴۔ مسیح کی تائید
 ۱۵۔ مسیح کی تائید
 ۱۶۔ مسیح کی تائید
 ۱۷۔ مسیح کی تائید
 ۱۸۔ مسیح کی تائید
 ۱۹۔ مسیح کی تائید
 ۲۰۔ مسیح کی تائید
 ۲۱۔ مسیح کی تائید
 ۲۲۔ مسیح کی تائید
 ۲۳۔ مسیح کی تائید
 ۲۴۔ مسیح کی تائید
 ۲۵۔ مسیح کی تائید
 ۲۶۔ مسیح کی تائید
 ۲۷۔ مسیح کی تائید
 ۲۸۔ مسیح کی تائید
 ۲۹۔ مسیح کی تائید
 ۳۰۔ مسیح کی تائید
 ۳۱۔ مسیح کی تائید
 ۳۲۔ مسیح کی تائید
 ۳۳۔ مسیح کی تائید
 ۳۴۔ مسیح کی تائید
 ۳۵۔ مسیح کی تائید
 ۳۶۔ مسیح کی تائید
 ۳۷۔ مسیح کی تائید
 ۳۸۔ مسیح کی تائید
 ۳۹۔ مسیح کی تائید
 ۴۰۔ مسیح کی تائید
 ۴۱۔ مسیح کی تائید
 ۴۲۔ مسیح کی تائید
 ۴۳۔ مسیح کی تائید
 ۴۴۔ مسیح کی تائید
 ۴۵۔ مسیح کی تائید
 ۴۶۔ مسیح کی تائید
 ۴۷۔ مسیح کی تائید
 ۴۸۔ مسیح کی تائید
 ۴۹۔ مسیح کی تائید
 ۵۰۔ مسیح کی تائید
 ۵۱۔ مسیح کی تائید
 ۵۲۔ مسیح کی تائید
 ۵۳۔ مسیح کی تائید
 ۵۴۔ مسیح کی تائید
 ۵۵۔ مسیح کی تائید
 ۵۶۔ مسیح کی تائید
 ۵۷۔ مسیح کی تائید
 ۵۸۔ مسیح کی تائید
 ۵۹۔ مسیح کی تائید
 ۶۰۔ مسیح کی تائید
 ۶۱۔ مسیح کی تائید
 ۶۲۔ مسیح کی تائید
 ۶۳۔ مسیح کی تائید
 ۶۴۔ مسیح کی تائید
 ۶۵۔ مسیح کی تائید
 ۶۶۔ مسیح کی تائید
 ۶۷۔ مسیح کی تائید
 ۶۸۔ مسیح کی تائید
 ۶۹۔ مسیح کی تائید
 ۷۰۔ مسیح کی تائید
 ۷۱۔ مسیح کی تائید
 ۷۲۔ مسیح کی تائید
 ۷۳۔ مسیح کی تائید
 ۷۴۔ مسیح کی تائید
 ۷۵۔ مسیح کی تائید
 ۷۶۔ مسیح کی تائید
 ۷۷۔ مسیح کی تائید
 ۷۸۔ مسیح کی تائید
 ۷۹۔ مسیح کی تائید
 ۸۰۔ مسیح کی تائید
 ۸۱۔ مسیح کی تائید
 ۸۲۔ مسیح کی تائید
 ۸۳۔ مسیح کی تائید
 ۸۴۔ مسیح کی تائید
 ۸۵۔ مسیح کی تائید
 ۸۶۔ مسیح کی تائید
 ۸۷۔ مسیح کی تائید
 ۸۸۔ مسیح کی تائید
 ۸۹۔ مسیح کی تائید
 ۹۰۔ مسیح کی تائید
 ۹۱۔ مسیح کی تائید
 ۹۲۔ مسیح کی تائید
 ۹۳۔ مسیح کی تائید
 ۹۴۔ مسیح کی تائید
 ۹۵۔ مسیح کی تائید
 ۹۶۔ مسیح کی تائید
 ۹۷۔ مسیح کی تائید
 ۹۸۔ مسیح کی تائید
 ۹۹۔ مسیح کی تائید
 ۱۰۰۔ مسیح کی تائید

اور انجیل نویسوں نے یہی چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب میں دیکھنا چاہا
 جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پتھکوست کے دن وہ سترہ
 لکھوں بلکہ تمام دنیا کے لکھوں زبان نویسین (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے گویا
 اور نجات سب ایک ہی زبان یعنی صرف یونانی میں لکھے گئے بلکہ اور زیادہ
 عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلین موجود ہیں اور تو ہی ایک ہی زبان میں
 ہیں چاہئے یہ تھا کہ اگر تمام دنیا کی زبانوں میں نہیں تو چار ہی زبانوں میں
 چاروں انجیلین ہوتیں اور اگر چار زبان نویسین لکھنا ضرور نہ تھا تو چار انجیلین
 لکھنا کیا ضرور تھا ایک انجیل تو کافی تھی اور اس سے ہی زیادہ تعجب کی
 بات ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبان میں نہیں مگر عبرانی میں تو
 اتنی اُسکا ہی پتا دنیا میں باقی نہ رکھتا کہ سترہ زبان نویسین سے دو زبان میں تو
 ثابت ہوئیں اور پندرہ ہی کا صحیح خرچ سمجھنا باقی رہ جاتا

پس جب اس پتھکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہیں ہوتا
 تو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۱۶ میں جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقیطہ آئیگا وہ
 روح القدس سے ہرگز مراد نہیں ہے کیونکہ یوحنا ۱۶ باب ۱۶ کی اُس
 پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پتھکوست کا دن سمجھا جاتا ہے
 پس جب اُس دن کے واقعے کا کچھ ثبوت نہیں تو یہ پیشین گوئی حضرت
 بنی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیق لاکلام ثابت ہو گئے گا لا اِلهَ اِلَّا

رُکُنِ سِیُوم

الکتاب کے مقامات العروہ صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے حسبوقت ملک یہودیہ

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
 حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیوں کے ایک فوج انٹونین نامی ارک (جسے
 فی زمانہ نائیر و سلمین بازار قرار دیتے ہیں) کتاب کے مقامات المعروف صفو
 (۱۴) میں ہمیشہ رہا کرتی تھی روم کی حکومت سے ناراض ہو کر یہودی لوگ
 فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کر کے اپنے قبضہ میں کر
 اُس فوج کو بالکل غیبت و نابود کر ڈالا دوسرے سال شمس عین طیطس
 نے لشکر کشی کر کے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کر دیا انتہی۔
 ہندی تواریخ کلیسیا چاہے پ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء ص ۱۸۷ کو طمب
 بارتھ صاحب نے ایما نی زبان میں لکھا اور پیر انگریزی اور بعد اُسکے ناگین
 ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ میں لکھا ہے میر و دیس بادشاہ جب ہیکل کو
 بنا چکا اور وہ عمارت ایسی ستہری سو ڈول بنے تھے کہ چاروں طرف کے
 لوگ اُسے دیکھ کر تعجب کرتے تھے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
 یرو سلم پر چڑھ آئے اُسکے سپہ سالار طیطس نے ہیکل کو بچانے میں بڑی
 کوشش کی اور اگرچہ شہر یرو سلم کی دیواریں بہت اونچی تھیں اور اُسکے
 بیخ نہایت مضبوط تھے تو بھی کچھ کام نہ آئے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پاد
 جوزف ہیکب مطبوعہ اگرہ ۱۸۶۶ء ص ۶۱) میں لکھا ہے کہ اُسوقت یرو سلم
 کے تین شہر پناہ تھیں جنکی بلندی پچاس فٹ اور اُنہیں ایک سو نوے ص ۱۹
 تھے) جب یہودیوں کا سامان خوراک سب صرف ہو گیا اور وہ سختیوں اور
 بھوک سے مرنے لگے یہاں تک کہ آدمیوں کا گوشت کھانے اور ہوشینے لگے کہ

یہودیوں کی شدت میں بہتوں نے چڑا اور چوڑا وغیرہ کہا کہ اپنی جان بچانا چاہا اور نہ
 صرف یہی بلکہ حورتوں نے اپنے لڑکوں کو مار کر کہا یا اسکے سوا جو لوگ شہر میں
 گہرے ہوئے تھے انہوں نے الگ الگ گروہ ہو کر آپس میں بڑا فساد کیا اور
 شہر میں ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تھی کہ گلیوں اور کوچوں میں
 لہو کی دھاریں بہ جاتی تھیں آخر کورومی فوج غالب ہو کر شہر میں گھس پڑی
 اور جو سامنے آیا اسے قتل کیا اور یہودیوں نے بہت غصہ ہو کر سیکل میں لگ
 لگا دے اور اگر رومی سپہ سالار نے اسکے بھائی کے لئے سخت حکم کیا تو پھر
 سیکل ایسی گرائی گئی کہ پتھر پتھر رڑا اور شہر پر وسلم بالکل غارت اور
 نیست کیا گیا اور گیارہ لاکھ یہودی اس لڑائی میں مارے گئے اور ستانو
 ہزار قید ہوئے انتہی مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۲ حصہ دوسرا تہمین
 لکھا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیوں کی حکومت کے صرف ناخوشی سے
 متعل ہوئے ہر چیز خدا سے پہر گئے تو یہی آپکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجھا اور غرور
 ہو کر اور قوموں کو حقیر جانا اور ایسے کہ رومی حاکموں نے یہی اکثر اور
 ظلم کیا دے رومیوں کی حکومت سے زیادہ بیزار ہو کر اُس سے خلائی
 ڈھونڈتے تھے آخر کو فساد شعلہ کی مانند اُٹھا اور اندر سے کیلچ سارے ملک
 میں پھیل گیا سب نصیحتیں اور علامتیں اُنکی سخت دلوں میں بے اثر رہیں
 صرف عیسائی لوگ چپ چاپ رہ کر جیسا مسیح نے انہیں سمجھایا تھا یہود مسلم سے
 بہانے کی فرصت کے منتظر تھے (لوقا ۲۱ باب ۲۱) سو یہ فرصت اُس وقت
 ملی جب اگر پادشاہ نے پلا نام ایک شہر کو جو یہودی کے اُس پار تھا اُٹھا

حاکم
 رومی

پناہ لئے بتلایا بہتیرے وہاں گئے اور باقی اور جگہوں میں بسے کیونکہ اسوقت عیسائیوں
 کی گنتی یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ ایک جھوٹے شہر میں سب کی سمائی نہ تھی تھوڑے
 دنوں بعد دستار بستیں نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروشلم کو
 گھیرا اور جب وہ قیصر ہوا اسکے بڑے طبیس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا اتنی
 پادری اسکا ٹھکانہ رومن تفسیر چاہا یہ الہ آباد مشن پر لیس مسیح ^{۱۸۶۶} ^{۱۸۵۱} صفحہ
 جلد اول طبع اول میں لکھا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طبیس نے چاہا تھا کہ اسکو
 (یعنی شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچاے اور اسلئے اسنے یوسف مویخ کو گنتی با
 یہودیہ کے پاس بھیجا کہ اپنی بناوت کو چھوڑا اور شہر میرے قبضے میں کر دو ورنہ
 تمہیں مہاجر کرونگا اور تمہارا شہر غارت ہوگا مگر یہودیوں نے اس گمنام پر ہر سو
 کر کے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ ہی نہایت مضبوط ہے اسکی
 نہ سننے اور یہاں تک بڑی جانفشانی اور بہت سے اسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب
 شہر اسکے قبضہ میں آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہو کر رُک نہ سکے اور شہر میں
 پہل کر مرد و عورت سبہوں کو قتل کیا اگر وہیں آگ لگادی پھر یہودی لوگ جو
 پناہ کے لئے ہیکل میں ہوا گئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ نہ بچے گا تب
 آپ کی برآمد وہیں آگ لگادی اسوقت رومی فوج حملہ کر کے ہیکل میں گھس پھس
 اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہنچی تب جلد آگ
 میں آگ لگ اٹھی طبیس نے اسکے بھانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی آگ
 چل میں کون کسکی سنتا تھا سپاہیوں نے ہیکل پر دھاوا کر دیا اور کسی طرح نہ
 رُک سکے انتہی اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ نیا کس مطبوعہ

مسیح
 ۱۸۶۶

لندن کتب خانہ صفحہ ۱۰۳-۱۰۴ میں یہی ہے

کتاب کشف الآثار فی قسطنطنیہ ونبیاریہ اسرائیل چہا پہ ایٹلن برگ مسیح ۱۸۲۶ء
صفحہ ۱۰۳ میں لکھا ہے کہ چہ ہزار آدمی ہیکل کی آگ میں مرے انتہی۔ اور تودہ
ایسی برباد ہوئی کہ گمان ہوا کہ شاہزادہ طلیس اسی ہیکل سے نکلا اور وہ
لیکیا (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱) الکتاب کے مقامات المعروف چہا پہ مرزا پور
مسیح ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۲ میں لکھتا ہے کہ سب یہودی جو اس آفت میں مرے اٹکا
تھا تیرہ لاکھ ستادہ ہزار چہ سو ساٹھ آدمی ٹہرا انتہی رومن تفسیر اسکا
صفحہ ۱۷۱ انتی ۲۲ باب ۷ میں ہے کہ اسکے قیس برس بعد خدا نے رومیوں کی
فوج بھیجی کہ جنہوں نے ان یہودیوں کا شہر برباد اور مسمار کیا اور تمام ملک کے
باشند و مملوک غلامی میں پھنسا لائے انتہی پھر رومن تفسیر اسکا صاحب صفحہ ۸۵ میں
لکھا ہے قولہ یوسف مورخ اس واردات کی بابت یون لکھتا ہے کہ شہر بے
لینے کے بعد طلیس نے حکم دیا کہ تین قلعوں کو چھوڑ کر تمام شہر اور ہیکل کو ڈاڑھ
اور فوج والوں سے اس حکم کو پہنچا دیا کہ دیواروں کی بنیادیں ہموار کر دیں
اور ہیکل میں ایک یہودی مورخ بھی لکھتا ہے کہ تیرہ تیس روئے بے جو کہ طلیس
کی فوج کا ایک افسر تھا ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوا لے انتہی پھر اسی رومن تفسیر
صفحہ ۸۷ میں لکھا ہے کہ یہود مسلم کی اس غارت سے پیشتر ایک ستارہ تلوار
کی صورت شہر کے اوپر ٹہرا اور ایک دم دار ستارہ تمام سال دیکھائی دیتا
رہا اور بعد فصیح کے دن قریبا گھاہ کے آس پاس ایک بڑی روشنی رات کیوں
آدھے گھنٹے تک چمکتی رہی اس قدر کہ گویا دن ہو گیا ہیکل پور ب طرف والا

مخبر دوم

یہاں تک پہنچ کر کابنا تھا اور یہ مشکل میں آدمیوں سے بندہ ہوتا تھا آپ سے آپس ایک
رات کہل گیا اور عید فصیح کے تھوڑے دنوں بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر
لڑائی ہوئی گاڑیان اور ہتھیار بند سپاہی بادلوں میں دوڑتے پہرتے دکھائی دیے
اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہوئے پیشتر انسان کا دنیا
یسوع ایک معلم کسان (سینے و حقان) عید خیمہ میں جب آیا اور تب تک شہر
میں خوشحالی اور امن باقی تھا یہ پکارنے لگا کہ یورب بے آواز اور پچھم سے
آواز اور چاروں طرف سے یروشلم اور اس مقدس میکمل کے برخلاف ایک
آواز ایک آواز۔ ایک آواز دولہ اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف
حاکموں نے کوڑ مارنے لگے مارا مگر کوڑی کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس
افسوس یروشلم پر افسوس اور اسطرح روز روز سات برس تک وہ پکارتا
رہا یہاں تک کہ یروشلم کے محاصرہ میں مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس
مجھ پر ہی تمت کلام

دیکھو

تب وہ باجہ الدربہ عالین نے حضرت یسعیاہ بنی کی معرفت فرمائی تھی
پوری ہوئی کہ جھونکی خاطر میں خاموش نہ ہو گا اور یروشلم کی خاطر میں
دم نہ لوں گا جب تک کہ اسکی صداقت نور کی مانند نہ چکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب
او ۲ آخر کو اسوقت خدا کا یہ شخصہ یروشلم پر سے گیا جبکہ حضرت عیسیٰ نے اُسکی
پر مسجور ہوئی اور تب سے یروشلم کو امن حاصل ہوا۔

واضح ہو کہ یہ بربادی بظاہر اتفاق جہور سورجین نے عیسوی میں واقع ہوئی
اس لڑائی کے وقت تک حواریوں میں سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

نامت نہیں ہے اور وہ بھی شہرِ فرانس میں تھے (دیکھو ہندی تواریخ کلیسیا
 کا آخر صفحہ ۲۷۵ اور متی ۱۶ باب ۸ میں جو لکھا ہے کہ انجین سے جو ہر
 کھڑے ہیں بچنے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے وہ
 نہ لیں مومن کا مزہ نہ چکین گئے انتہی اس بچنے کے لفظ سے ہی نامت ہوتا
 کہ اکثر حواریوں اُس وقت تک دنیا میں نہ رہے تھے کیونکہ اس پیشین گوئی
 مندرجہ ۱۶ باب ۸ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروسلیم کے
 غارت کا وقت سمجھتے ہیں بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکھو رومن تفسیر متی ۱۶ باب
 ۲۸ صفحہ ۱۳۳ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروسلیم سے
 باہر چلے گئے تھے اس سبب سے اس آفت میں نہیں پہنچے صرف یہودیوں
 ہی پر گزرا جو کچھ گزرا بلکہ یہی بربادی عین مقصود عیسائیوں کا بھی گرجا جاتی ہے کیونکہ
 وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی بربادی تھی یعنی اُس رومی فوج کا
 آنا اور حقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروسلیم غارت کر کے لئے تھا دیکھو
 الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۲ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لونا
 ۱۲ باب ۲ پر اور رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹۔
 ۳ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پوری ہو نیکی جو لوقا ۱۲ باب ۲ میں ہے
 یہی دلیل عیسائیوں میں سمجھی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہاں
 نے ادبی ہیکل کی نسبت جائز نہ کہتی کہ صرف اور کبوتر فروش ہیکل کے
 احاطہ میں سمجھیں (متی ۱۲ باب ۱۰۔ ۱۳) پھر آپ کیونکر اسکاٹ و دینا گوارا کیا
 ہوگا کہ سمجھ کر توجہ توں سے نفرت رکھتا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے (رومیوں کا)

حقیقت یہ ہے کہ
 مسیح کا آنا ہیکل
 اور یروسلیم
 غارت کر کے
 تھا

روینیکا باب ۲۲۔ اور دوسری دلیل اس بات کے لئے کہ یہ سیکل کی بربادی چین
مقصود عیسائیوں کا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۷ سے جو میں لکھتا ہوں معلوم
ہو جائیگا قولہ یہ اس عورت دار شہر کا انجام ہوا جسکو عرب لوگ آجنگا اگرچہ اسکا
عظمت جاتی نہیں ہے تو یہی بیت المقدس کہتے ہیں اور اس کے غارت ہونے
یہودیوں کی حکومت دنیا سے اٹھ گئی حالانکہ بیت المقدس کے غارت ہونے کے
سبب سے عیسائی مذہب پیلاٹیکا سامان کیا اس سے یہ بات سببوں پر
ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیوں کے مذہب سے نکلا تو یہی وہ یہودی
مذہب سے جدا ہے اور لوگ جو بیشتر یہودی رسومات ملائیسے کر سٹیا نون پر
کچھ نامناسب الزام لگاتے تھے تو انکا ہوجا بیسے پہر ایسا نہیں کرتے تھے اور
جو روک کر سٹیا نون کے روحانی مذہب ظاہر ہونے میں یہودیوں کے رسومات
کا لحاظ رکھنے اور انہیں ماننے سے تھی اٹھ گئی تب اسوقت سے عیسائیوں کو
اپنے مذہب کے باہر زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی

اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکھا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب
سے جدا ہے یہ شاید صحیح ہو مگر نے فرمایا (متی ۲۳ باب ۲ و ۳) کہ فقیر اور
فریسی موسیٰ کی گڈی پر بیٹھے ہیں اسلئے جو کچھ وہ تمہیں ماننے کو کہیں مانو
اور عملیں لاؤ لیکن انکے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں پر کرتے نہیں انتہی
یعنی جو کچھ کام شریعت تمہیں سکھائیں ان پر عمل کرو لیکن جس طرح وہ اور
کو سکھاتے اور آپ عمل نہیں کرتے تم ایسا کرو اس مقام سے صاف ظاہر
ہے کہ تو ریت سوا سیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نہ رہی تھی اور انبیاء کی

اور کتابین ہی ایسری بابل اور مہکاتہ اینتوکس وغیرہ من اکثر بریاد ہو چکا
 تہن حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ فقیہ اور فریسی تہین سکھا یثین اسیل
 کرد اور نہین تو یوں فرماتے کہ فقیہ اور فریسیوں سے کچھ کام نہ کہو بلکہ یوں
 من جو لکھا ہے اسی پر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ ہیکل کے ساتھ بریاد
 ہو چکی تھی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل میں نسب نامہ اور
 بعض اور مقاموں میں غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ میں لکھا ہے کہ
 میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی اور متی نے یہ خدا کی طرف سے جبر
 مسیح کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ میں یہ مضمون نئی اسرائیل
 کی مصر سے نکلنے کی خبر دینا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیح کی بابت پیشین گوئی
 ٹھہرایا کیونکہ وہ میں دوسری آیت میں یعنی ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ میں پہر ہی
 بولے ہوئے کی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی
 ہے تو حضرت عیسیٰ کب بُت پرست ہو گئے تھے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ
 کی کتاب کو دیکھا ہوتا تو ایسا نہ ہو گا کہ یہی نہ کہاتے صرف پہلی آیت کا مضمون
 کسی سے سُکرا سُنوں نے لکھ دیا اور اُسکے بعد دوسری آیت کی انہین
 مطلق خبر نہ تھی تو یہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت
 ضرورت تھی تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہودی علماء یعنی فقیہ اور فریسی
 جو کچھ ہمیں سکھاتے ہیں اُن پر عمل کر دہر یہ کہ اب تک عیسائی سب نوریت وغیرہ
 کو جیسے کچھ کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتھ مجلد رکھتے ہیں اور انکی
 آیتوں سے کلیسیا میں وعظ کرتے ہیں یہ صریح دلیل ہے کہ عیسائی مذہب یہودی

مذہب سے جدا نہیں ہے

پہرہ کہ تو قالم ۲ باب ۲۵ میں مسیح نے اپنے شاگردوں سے فرمایا اسے نادانوں اور بنیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں سست مزا جو کیا ضرورت تہا کہ مسیح دیکھ اٹھائے اور اپنے جلال میں داخل ہوا اور موسیٰ اور سب بنیوں کی دے بائز جو سب کتابوں میں اسکے حق میں شروع سے اُنکے لئے بیان کیں انتہی اس سے ثابت ہے کہ بنیوں کی ساری باتوں کا ماننا عیسائیوں کو ضرور ہے دوسرے اس سے یہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تھی صرف زبانی باتیں بیان کیں۔

میزان الحق چہا پہ اگرہ شیخ ۱۵۰ دوسرے چہا پہ شروع ۲ باب صفحہ ۵۰ میں فاضل نے لکھا ہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیوں نے یسوع مسیح کو قبول نہیں کیا خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد پہلے اور دوسلم دونوں خراب اور یہودی تتر بتر ہو گئے سو اس وقت سے ایک پرانگندہ مین انتہی بڑا تعجب ہے کہ عیسائی علماء اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونے کا بھی دعویٰ کر رہے ہیں ہائیک کہ ظاہری طہارت وغیرہ تک کو یہودہ اور یسکار جانتے ہیں دیکھو میزان چہا پہ اگرہ شیخ ۱۵۰ صفحہ ۱۰۰ اور عیسائی مذہب نہ قبول کرے سبب یہودی ہم کو یہو جسانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جستانی سزا بھی وہ کہ خدا نے آپ کو یا یہودی قوم پر جہاد کیا اور تو بھی خدا نے سبب یہودیوں کو نہ مار پایا کہ اب تک لاکھوں یہودی دنیا میں باقی ہیں اس سے ظاہر ہے کہ شرعی تکلیفوں سے بچنے کے لئے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہیں

کمالی بی بی کی اولاد میں سے ایک شخص نے یہ کتاب لکھی ہے جس میں
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی

پیر کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروسلیم میں یہودیوں سے یہ سزا پائی تو سزا
جو سیکڑوں برسوں سے یروسلیم پر تسلط ہیں انکی ایماندار یکا تباہل جیسا بنوگو
اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فائدہ صاحب ہی کے قول سے یروسلیم میں تسلط رہنا
صدقت ایمان پر گویا خدا کی طرف سے ٹھہرے ہفت کتاب مقدس صحیفہ میں ہے
کہ اس واقع کے بہت دنوں بعد رومیوں نے وہاں تباہ بنا یا انتہی

رکن چہارم

پہرچہ تہہ برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدین قیصر نے یہودیوں کی بغاوت
دیکھی تو ہنایت غصہ ہو کر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلیم میں آنے نہ پادے
اور کئی ایک رومیوں کو بھی وہاں بسایا اور سیکل کی بنیاد پر رکھی چلوائے اور
ایک مندر جو پٹر ویوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک مٹ کا جسکا نام وکٹر
(یعنی خوبصورتی کی دیوی) تھا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بدل کر ایک اور نام جو
اسکے گہرا شک تھا یعنی ایلیر رکھا معلوم ہوتا ہے کہ جبوقت یہ سخت حکم شاہ مذکور
نے یہودیوں کے واسطے جاری کیا اسوقت جیسالی اُسے علاحدہ ٹھہرے کیونکہ انگو
یروسلیم ہی میں رہنے کی اجازت تھی الکتاب کے مقامات المعروف رومن
چہارہ مرزا پور سنسکرت صفحہ ۱۹

رومیوں میں دستور تھا کہ جس عمارت کو کہو دکر امپریل چلواتے اُس عمارت کو
بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پہر تعمیر نہیں کروا سکتا تھا از رومن
تفسیر اسکاٹ صاحب اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ اسطر ۱
میں سے پہلے لکھا ہے کہ ترقیوس رؤف نے سیکل کی بنیاد پر رکھی چلوایا اور

کمالی بی بی کی اولاد میں سے ایک شخص نے یہ کتاب لکھی ہے جس میں
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی

حارث دوم

اس کتاب کی تصنیف
کمالی بی بی کی اولاد میں سے ایک شخص نے یہ کتاب لکھی ہے جس میں
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی

کمالی بی بی کی اولاد میں سے ایک شخص نے یہ کتاب لکھی ہے جس میں
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی
ایک سو و پچاس روپے کی قیمت لکھی ہے اور اس کی کاپی

یہاں کہ دین قیصر کا نام لکھا ہے دیکھ اسکی یہ کہے علماء اہل کتاب کو اس بات کے بموجب
میں مشتبہ ہے کہ ان دونوں رومیوں میں کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکھو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۵ اور گمان غالب ہے کہ ان دونوں
نے اپنے وقت میں یروسلیم پر اپنا یہ غصہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہیں
اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چھاپہ پسنکندہ
اکبر آباد مسیحی صفحہ ۳۰ دفعہ ۷ میں لکھا ہے کہ شہر یروسلیم کے دوبارہ غارت
ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جسکے اوپر پہلے یعنی عبادت گاہ
سلیمان کا تھا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بد لکر ایٹھ قبطی لکھ کر رکھا اور
واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنی عیسائی جماعت جو
دنیا میں قائم ہوئی وہ یروسلیم کی کلیسیا تھی اس کلیسیا کی ابتدا میں یروسلیم
اور پہلے دونوں آباد تھے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہاں رہ کر سب
یہودیوں کے دستورات یعنی ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نہ کھانا وغیرہ بخور
بجالاتے تھے اعمال ۱۵ باب ۱- ۵ و ۲۱ باب ۲۳-۲۴ اور قریب ڈیڑھ سو
برس تک یہ سب دستور عیسائیوں میں جاری رہے اسی باعث سے یروسلیم
کی کلیسیا کے اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ ہیں۔

اردو تواریخ کلیسیا چھاپہ مسیحی صفحہ ۳۴ میں ہے کہ پطرس اور پیٹروب اور
خرتنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۳۴ میں ہے کہ یہودی
طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی مسیحی کلیسیا میں عرصہ تک جاری رہی
انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ میں ہے کہ جو حکم حواری اور بزرگ یروسلیم

من جاری کرنے تھے اسکی اطاعت دور دور تک نوسیدی کرے تھے انتہی
 چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یر و سلم کی کلیسیا میں جاری رہا تو اس
 سے وہ بات حلط ہو گئی جو اسال ۱۵ باب ۲۰ میں سب موسوی دستورات موقوف
 کر کے صرف گلا گھوٹا اور لہوا اور تونگی قرمانی نہ کہاے کی بابت حکم دیا گیا
 تھا کیونکہ اگر اسوقت وہ دستورات کہ جنہیں ختنہ بھی ہے موقوف ہو گئے ہوتے
 تو اسکے بعد یہت دراز تک ختنہ کیون جاری رہنا اور غالباً اگر آدین قیصر
 کا خوف نہ ہوتا تو اسوقت سے شاید اب تک بھی وہی سب موسوی دستورات
 کلیسیائیون میں جاری رہتے لیکن جب آدین قیصر نے یہودیوں سے سخت
 ناراض ہو کر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین
 بے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم ہی یہودیوں کے
 ساتھ غضب سلطانی میں گرفتار ہوں جان و مال کے خوف سے رسوا
 موسوی کو بالکل ترک کر دیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قوموں کی
 جماعت میں شامل ہو گئے یعنی نامختونو نکا سب طور و طریق اختیار کر لیا
 اور اسی سبب سے آدین قیصر نے راضی ہو کر انہیں یر و سلم ہی میں رہنے
 دیا صرف یہودیوں اور مختون عیسائیون کو یر و سلم سے نکالا اس کلیسیا
 یہ مارق نام ایک غیر یہودی اسفوت تھا (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ
 شش ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۶) اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۲ و ۲۳ میں جو کہا ہے کہ
 رسولون اور بزرگوں کی طرف سے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات
 ترک کر کے صرف گلا گھوٹا اور لہوا اور تونگی قرمانی نہ کہاے کی بابت

تاریخ
 کلیسیا

لکھ کر بھیجا گیا تھا وہ خط ہی مجموعہ اناجیل میں موجود نہیں ہے اس واسطے اس
 حکم کا بہت اعتبار نہیں پایا جاتا مگر پلوس کے خطوں میں جو بزرگ علماء عیسائی
 مشہور اور عیسوی کے درمیان لکھے گئے ان میں جو نہ صرف ختنہ اور ختنہ
 برابر بلکہ ختنہ کو بیضرورت لکھا ہے معلوم نہیں کہ اس مدت تک جب تک کہ ختنہ
 کا دستور کلیسیا پر و سلم میں جاری رہا یہ خطوط کہاں چھپے رہے جو ناخوشی
 کی تعلیم کلیسیا میں نہیں جاری ہونے پائی اور اس قدر مدت کے بعد یہ سب
 خطوط کہاں سے نکل آئے جو آدرین قیصر کے ظلم کی وقت ناخوشی کی تعلیم
 سکھاتے ہوئے کام آگئے گویا آدرین بت پرست کا حکم عیسائی سمجھنے کی وجہ
 الہام وحی کے موافق تھا کہ پلوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور
 خوبی یہ کہ پلوس مقدس نے اپنے خطوں میں ختنہ کو یکبار لکھا ہے اور آپ
 دربار اور سطرہ میں طمطاؤس کا ختنہ کیا تھا (اعمال ۱۶ باب ۱-۳)

نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۹۵۵ء صفحہ ۹۵ میں پادری ویری صاحب
 لکھتے ہیں کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اسکی نسل کے ساتھ مخصوص و متعلق تھا
 نہ عوام خلافت سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر
 ہوا تھا۔ کتاب اعمال الرسل میں صرف غیر قوموں کی نسبت ممنوع مرقوم
 ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابھی تک اپنے درمیان اس
 عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکھتے ہیں انکے حقیق انجیل
 میں ممانعت کہیں نہیں آئی انتہی پیدائش ۷ باب ۱۳ و ۲۳ سے جہاں
 لکھا ہے کہ کیا گھر کا پیدا کیا پر دینی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہیں ہے

وکیل محمد علی

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھ یہ عہد مخصوص تھا بلکہ ہر شخص پر جو ذرا پرستش
 شامل ہوتا ختنہ واجب تھا اور نصار کو پٹ (یعنی قبلی) میں پیش کش (یعنی
 ختنہ) کر دینا جاری ہے اتنی (از سیر الاسلام مطبوعہ مسیح ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۱۴) مصر
 ترجمہ تیسری بلکہ قدامت اس رسم کی بھی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر و سینا
 اتھوپیا اور اور وین جہاں کہ مذہب یہودیوں کا شایع نہ تھا پر اسے پرانے
 مسنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے اتنی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تیسری
 صفحہ ۲۱۴ و ۲۱۵) پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ میں لکھا ہے کہ بلکہ زمان
 حالین بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانوں کی عورتوں کے بطریق معالجہ کے
 ہوتی ہے۔ اغلب ہے کہ ابتدائین موافق اس رسم کے ہونی ہوگی اور
 یعنی یہ عورتوں کا ختنہ اسلامی شریعت سے نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا اور
 سب ملکوفین اسکا رواج ہونا خطا سمجھا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصرین
 عورتوں کا ختنہ از روئے شریعت اسلام نہیں بلکہ قدیم دستور ملک ہے
 دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیوں میں ہی
 عورتوں کے ختنے کا رواج نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم سے
 یہ رسم مصرین رواج نہیں بلکہ اس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکھو
 پیدائش ۷ باب ۱۰-۱۲

پس یہ عجیب طور مضبوط ایمان کا ہے کہ پلوس نے تو کہا ہی تھا کہ میں ہر
 لوگوں میں انہیں سانگیا (اول قرینوں کا) باب ۲۰-۲۲) مگر اور مسیح
 جماعت ہی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیح کی گرفتاری کے وقت

سب ساتھی بہاگ گئے اور ایک بیٹے پطرس عماری جو پیچھے پیچھے گئے انکا
 حال اُن بہاگے ہوؤں سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوند کا
 انکار کرنے بلکہ ایک بار اپنے خداوند کو برا ہی کہنے پڑا (متی ۲۶ باب ۶۹-۷۵)
 اور جب رومی فوجی یروسلیم پر آنے کی خبر سنی تب سب عیسائی
 یروسلیم سے بہاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیوں کو ستایا تب ان
 سارے طور و طریق مذہبی سے بھی دست بردار ہو گئے تاکہ یہودیوں سے
 مشابہت نہ رہے یعنی نہ اپنے خداوند کا اُسکے گرفتار ہونے کے وقت گناہ
 دیا اور نہ اپنے خداوند کے گہر کا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا کہ
 سے بہاگ گئے اور نہ اپنے خداوند کے دستورات کی حفاظت کی کہ خطرہ
 کیوقت بالکل اُسے دست بردار ہو گئے چنانچہ اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ
 ولیم میور صاحب میں لکھا ہے (صفحہ ۸ باب ا دفعہ ۱۳) مسیح کے جوار یوں
 اور شاگردوں نے اب تک اُسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہیں
 سمجھا تھا اور انکا سست ایمان دنیوی نعمتوں اور فائدوں کی امید
 میں لگا تھا اُسکے گرفتار ہوتے ہی وہ سب بہاگ گئے اور پطرس نے جو
 عدالت میں گیا وہاں اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کی مصلوبی کے بعد
 سب بالکل مایوس اور ناامید ہو گئے وہ عمدہ اور عجیب بات جسے عیسیٰ
 نے برابر سکھایا تھا ہنوز انہوں نے نہیں سمجھی تھی کہ اُسکا مرنا دنیا کی زندگی
 اور نجات ہوگی انتہی گاؤ فری میگیسن صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۸
 میں لکھتے ہیں کہ

باوجودیکہ محمد اور عیسیٰ کی ابتدائی مابین میں ایسے حالات میں جن میں عجیب
 مشابہت پائی جاتی ہے لیکن یہ سب سے ایسے ہیں جن میں بالکل اختلاف ہے
 مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ مرید و نکو نام نہایت باقتہ اور کمرتبہ مانا گئے ہیں
 محمد کے اول مرید و نیکے کہ بحر آب کے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت
 تھے اور جب وہ لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوئے تو اُس
 عہد میں جو کچھ انہوں نے اعمال کئے اُسے ناب ہوتا ہے کہ انہیں ادا
 و جبہ کی کیا فتنیں ہیں اور غالباً اُسے کہ انسانی دیکھ کر کیا حیرت و حیرت
 ۱۲ دفعہ ۸ مطبوعہ بریلی مسیح ترجمہ ابالوجی مصنفہ گاڈ فری پبلیکیشن صاحب
 مطبوعہ لندن مسیح ۱۸۶۹ بہرگاڈ فری پبلیکیشن صاحب اپنی کتاب کے دفعہ
 ۱۲۵ میں لکھتے ہیں کہ

ساتویں صدی میں عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم
 ہوتی ہے کہ انہیں کہیں یہ خبر نہ تھی کہ آپ کے یا آپ کے حلقہ اولین کی
 حیات میں عرب کے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اٹھاتے اور محکو
 یسین ہے کہ ساتویں صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے
 رد میں نہیں ہے (حمایت الاسلام صفحہ ۶۷ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی مسیح ۱۸۶۳)
 ترجمہ ابالوجی مصنفہ گاڈ فری پبلیکیشن صاحب مطبوعہ لندن مسیح ۱۸۶۹
 تعجب کہ حضرات حواریوں کے عہد ہی میں جلی انجیل تصنیف ہونا شروع
 ہو گئی تھیں جیسا کہ دیباچہ انجیل لوقا اور کلینیوں کی اباب ۶ میں ہے
 پھر وہی صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی اسکویا در کہیں تو اچھا ہو کہ محمد کے

عجیب و غریب

مسائل سے وہ درجہ نشمار دینی کا آپ کے پیرونین پیدا کیا جسکو عیسیٰ کی تائید و توثیق
تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپ کا مذہب اس تیزی کے ساتھ پھیلا جسکی نظیر
دین تیسویں ہین چنانچہ نصف صدی سے کم میں اسلام بہت سے عالیشان
اور سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ کو صلیب پر لگائے تو ان کے پیرو
بھاگ گئے۔ برعکس اسکے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور
آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپ کو غالب کیا (از
حاجۃ الاسلام صفحہ ۶ و صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ بریلی سن ۱۳۳۹ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہنگنس صاحب مطبوعہ لندن سن ۱۸۲۹)

لیکن اہل اسلام میں تو حضرات حواریوں کے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جانتے
میں دیکھو سورہ یس رکوع ۱۲ اذ اسئلنا الیہم اشہد انکذا بولہما قہرنا
بنا لک لہما انما لکون
کہ یہ شہر انطاکیہ تھا حضرت عیسیٰ کے دو یار و دوستان پہنچے شہر والوں نے ٹال دئے مگر
ایک شخص وہاں سے دل سے ایمان لایا پھر تیسرے یار بھی پہنچے۔ آگے نقل کر
ہیں کہ قوم نے اُس شخص کو شہید کیا اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جیتنا
اڑھایا انتہی اور تفسیر حسینی میں انکے یہ نام لکھے ہیں شمعون (یعنی پطرس)
یحییٰ (یعنی یوحنا) توما (یعنی تھوما) انتہی دیکھو متی ۱۰ باب ۲ و ۳ اور سورہ اصف
رکوع ۲ میں ہی حضرات حواریوں کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحقاریون
فنجرا بفضا اللہ تفسیر حسینی میں لکھا ہے گفتہ حواریوں کہ یا تم ناصران
دین خدا و فی الواقع نصرت کردہ دین عیسیٰ را انتہی

دین عیسیٰ

مذہب
رومن
کلیسیا
میں
موجود
ہو
نہیں
تھی
بلکہ
موجود
ہو
تھی
اور
اس
کے
موجود
ہو
نہیں
تھے

عرب
مذہب

پھر اسی اردو تواریخ کلیسیا مصنف ولیم میور صاحب میں لکھا ہے (صفحہ ۸۲۵)
۴ دفعہ ۵ مطبوعہ سکندرہ اکبر آباد شیخ احب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا
تب بہت سی یہودیہ میں پہر آئے اس واسطے کہ اگرچہ مکمل اُسین باقی نہیں
رہے تو بھی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تھے انتہی
اب دیکھئے کہ اسکے برخلاف ہندی مورخ تواریخ کلیسیا لکھتا ہے کہ جسکو عرب لوگ
اب تک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی تو بھی بیت المقدس کہتے ہیں انتہی اور
اردو تواریخ کلیسیا مصنف ولیم میور صاحب سے ظاہر ہے کہ یہودی لوگ یہودیہ
کو اگرچہ مکمل اُسین باقی نہیں رہی تو بھی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے
انتہی اور فی الحقیقت نام دنیا کے عیسائی اور یہودی اب تک ایسا ہی جانتے
ہیں سوا بعض کے جیسے کہ مورخ ہندی تواریخ کلیسیا چاہے پٹنٹ مشن پریس
کلکتہ ۱۸۶۹ء

رومن تواریخ کلیسیا چاہے مرزا پور شیخ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے کہ شریس تک
وہ بھی اسوقت اس کلیسیا (یہودیہ میں تھے) (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ شیخ ۱۸۵۶ء
۶۵ میں ان دونوں اسقوفوں کے نام یعقوب اور شمعون لکھے ہیں) اُسکے بعد
برس کے عرصہ میں تیرہ اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ رہے اور یہ خطاب ختنہ
یہودی رسم انکی جماعتوں میں جاری رہے تھے یہاں یہود وہ جو انیسویں پہلا تھا بیت عیسیٰ
ساتھ بروکس کے فتنہ میں مارا گیا اسوقت یہودیہ کے تہدی اور پلوے سے باز نہ
سبب آدریان شہنشاہ کے عہد میں یہودیہ دوبارہ غارت کیا گیا اور اسوقت
کا سلسلہ تہی سے منقطع ہوا انتہی مگر بعض عیسائیوں نے اپنے قدیم دستورات مذہب

کو بچوڑا اور سومات موسوی ختنہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ پر یا میں اپنی
 جماعتیں قائم کیں تہیں یہی عیسائی جماعتیں ایونی فرقہ کہلاتی ہیں (رومن
 تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷) کیونکہ جب ہیرودیس مر گیا اُس کے تین بیٹے تھے اُسکی یاد
 تین حصے میں تقسیم ہو گئی یعنی ریاست یہودیہ اعدادوسیہ اور سامریہ ارکلاؤس
 کے ورثہ میں آئی اور بیت عینا اور تراخوتیس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیتہ اور
 پریا انطیاس کے ہر سب بیٹے عرف میں ہیرودیس کہلاتے تھے اور وہی ہیرودیس
 ہیں جنکا ذکر انجیل میں اور رسولوں کے اعمال میں مندرج ہے (ازرومن تفسیر
 اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹) یہ ارکلاؤس ہی (جو یہودیہ کا حاکم تھا) اپنے باپ کی
 مانند ظالم تھا چنانچہ عید فصح کے دن ایک دفعہ اُس نے تین ہزار آدمیوں کو قتل کیا
 جب لوہرس حکومت کر چکا اگستس شاہنشاہ نے اُسے ان بد ذاتیوں کے سبب
 ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بافضل فرانس کہلاتا ہے بھیجا
 وہ اسی ملک میں مر گیا (رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ قوم
 کا ایک صوبہ ہو گیا تھا۔

اسی ایونی فرقہ کا عقیدہ یہ تھا کہ مسیح کو محض آدمی جانتے تھے (ازرومن تواریخ
 کلیسیا صفحہ ۹۷) اور اسی ایونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول
 کرتے تھے (ایضاً رومن تواریخ صفحہ ۹۷) یعنی عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تھے
 (ویکیٹر موشیم کی تاریخ جلد ۱ مطبوعہ ۱۸۳۲ء) اور نسب نامہ اُس انجیل میں نہ تھا
 اور یہی ایونی فرقہ پلوس کے نامجات کو رد کرتا تھا اور پلوس کو توریث سے پہلے
 ہوا کہتا تھا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ء جلد ۱ صفحہ ۳۸۴) اسکی وجہ یہ ہے کہ

کریسٹیان

کہ ابہونی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تھے اور پلوس کے خنوں میں
 ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کر چکی تھیں۔ یہ دیکھ کر گلیتھو نکاس باٹا دیا
 ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
 کہلانا ہے وہ قدیم زمانہ میں اسی ہوداہ آخری استوف ختنہ کا سمجھا جاتا تھا (دیکھو
 تواریخ پیل مطبوعہ ۱۸۵۰ء) اس ہوداہ آخری استوف ختنہ کے مارے جا چکا
 اسطرح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے کہ ملک یہودہ میں ایک شخص برکو
 مانی نے آپکو مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیوں نے اُسکو قبول کر لیا اور دسے رومن کی
 سلطنت سے باغی ہو کر چاہتے تھے کہ عیسائی ہی اُنکے شامل ہو جائیں مگر یہودی
 نے انکار کیا تب جب قدر عیسائی گرفتار ہو سکے برکو کے تحت عقوبت کر کے اُسکو
 قتل کر دیا بعد اُسکے روم کی فوج نے اُسکو مغلوب کر کے مار ڈالا اور یہودیوں
 سے بہت کوارا اور اس دہو کہ سے کہ عیسائی ہی یہودی ہیں اُنہیں سے ہی اکثر دہو
 مارا انتہائی اُسی وقت سے عیسائیوں نے یہودیوں سے مشابہت نہ کی کیوں اسلئے ختنہ
 وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کر دیا یہ وہیم میور صاحب کی اُسی اردو
 تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۳۴ میں لکھا ہے ایشیائے کوچک یعنی مشرق کے کسی
 شمارہ مانی کیواسلئے عید فصیح کو وقت مقرر یہودیوں کے یعنی اُنکے پہلے چھنے کی
 جو دہو میں دیکھواتے تھے اور تین روز بعد بلا لحاظ دن کے مسیح کے پیر جی اُٹھنے کی
 عید کی نظم کیا کرتے تھے برعکس اسکے مغرب کی جاہتین جی اُٹھنے کی عید
 ہمیشہ انوار اور اُس سے دو دن پیشتر یعنی جمعہ کو فصیح سچی مقرر کرتے تھے انصار
 چھم کے سچی قید جمعہ اور انوار اور پورب والے بلا تعین دن کے یہودی چھینے کی

تاریخ
 و
 تواریخ

تاریخ مانتے تھے انتہی اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروشلم کی کلیسیا بلکہ اسکے بعد
 یہی سیکڑوں برسوں تک ان تمام دور دور ملکوں کے عیسائیوں میں شریعت موسوی
 کے دستورات ماننے جاتے تھے مگر اب کسی پراٹسٹنٹ عیسائی کو عید فصح ماننے پر
 دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام ہی نہیں ہے پس یروشلم کی بربادی اگرچہ انتہائی
 جماعت عیسائی جیسے کلیسا میری و سلم کا کہ جہیں یہودی دستورات سب جاری تھے
 خوشی اور فلاح مذہب کا باعث ہوتی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیوں کی کہ جو سب
 شرعی تکلیفات سے ایکوا آزاد جانتے ہیں البتہ خوشی کا باعث ہوتی لیکن لوقا ۱۱
 باب ۱۵ میں ایک دفعہ کا ذکر کیا ہے اسوقت بعضے حاضر تھے جو اسے (یعنی مسیح کو)
 ان گلیلیوں کی خبر دیتے تھے جبکہ اخون پلاطوس نے انکی قربانیوں کے ساتھ ملایا تھا
 (یعنی قربانی گزرا تھے وقتیکہ میں انہیں قتل کیا تھا) یسوع نے انہیں جواب دیا
 کیا تم سمجھتے ہو کہ گلیلی سب گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا ذکر یہ پایا میں
 کہتا ہوں نہیں پر اگر تم توبہ کرو سب اسبطرح ہلاک ہو گے یا دے اٹھا زہر
 مسکو آم میں بوج گرا اور دب مرے کیا سمجھتے ہو کہ دے یروشلم کے سب سینے والوں سے
 زیادہ گنہگار تھے میں کہتا ہوں نہیں پر اگر توبہ کرو تم سب اسبطرح ہلاک
 ہو گے انتہی پس اسے آدمی کوئی کیوں نہ ہو جو الزام لگاتا ہے جبکہ کچھ عذر نہیں
 جس بات میں تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (رومیوں کا باب ۱)
 پھر اسی اردو تواریخ کلیسیا میں لکھا ہے (صفحہ ۳۰ دفعہ ۸) الغرض یروشلم اور ملک
 یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جوئی احمقیت
 کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیوں میں عیسوی مذہب نے تدریج و

دریں مقام

دانتی رواج پایا اور آخر کو کم پلا یہ بات حین شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے
 قریب و جوار ملک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی میں عیسائی ہوا
 تھا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اُس فواج میں اور اُس زمانہ کی بابت گواہ
 معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے
 علاقہ میں نسبت اور قوم اور ملکوں کے عیسائی تعداد میں توڑ پھڑ اور ایسا
 کم مستحکم اور مضبوط تھے اتنی اور اسطرح دوسری اور تیسری صدی عیسائی میں
 اس بیان سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں (۱) یہودیہ کی کلیسیا کے دستورات
 سے جو حواریوں کے زمانہ میں جاری تھیں اس زمانہ کے عیسائیوں کو بخوبی اطلاع نہیں تھی
 اور یہ جو کچھ کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا ان عیسائیوں میں رائج
 رہنا لکھا ہے بہت کم بیان ہے غالباً ان کے عقاید ہی اس زمانہ کے عیسائیوں
 مختلف تھے کہ جنکی ان تک خبر نہیں پہنچی (۲) یہودیوں نے اُس زمانہ کے بعد
 جو جو عقاید کہ عیسائیوں میں رائج ہوئے انہیں منظور نہیں کیا اور نہ آپ اُس مذہب
 میں شامل ہوئے چنانچہ ہم بات اُس قول سے جو لکھا ہے کہ آخر کو کم پلا یہودیہ
 ہے (۳) یہ جو لکھا ہے کہ ایمان میں کم مستحکم اور مضبوط تھے اس سے ثابت ہے
 کہ یہودیہ کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیوں کا سا عقیدہ نہیں کہتے
 تھے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت ان کا عقیدہ ہی نہ تھا جو اس زمانہ میں عیسائیوں
 عقیدہ ہے تب ایمان میں کم مستحکم اور مضبوط تھے گئے۔

پس شہر یہودسلم المیہ نام سے قسطنطنیہ کے حید تک نامزد رہے ۳۰۶ء میں
 اس زمانہ میں والدہ قسطنطنیہ طینیہ نام سے جو مشہور مسیحی تھے قبل سنہ ۳۲۶ء میں

حواریوں کے

مسیحی کے ملک یہودیہ اور یروشلم میں ہی کئی ایک گرجے تعمیر کئے انتہی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروشلم میں قائم ہوئی کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہو گیا تھا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۸) اسکا حال عیسائی علماء کی معتبر کتابوں میں اس طرح ہے کہ جب قسطنطین بادشاہ نے اپنے خسر کو وارڈالا اور طبیعت پر کچھ گہرا سٹا اور بچپنی ہوئی اور اسکا من لے اسکا قصور معاف کیا تب لاچار ہو کر اس نے عیسائی پادریوں کو بلوایا انہوں نے کہا کہ اگر آپ عیسائی ہو جائیں تو ہم ابھی آپکا قصور معاف دیتے ہیں (یہ دستور گناہ بخش دینے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے بموجب رومی کلیسیا میں سیکڑوں برسوں سے جاری ہے) یہ دستور قسطنطین عیسائی ہو گیا اور عجیب طرح کا عیسائی ہوا کہ پہلے ہی اس نے اس کا من کو جس نے اس کے گناہ معاف کر دیئے انکار کیا تھا مرنے والا پیرا نی بی بی فاسٹہ اور اپنے بیٹے گریوس کو اور دونوں بیٹوں اور چھوٹے بہانے اور بہتیرے دوست آشنا و غفل کیا (اف ہلکس صاحب کا دورات کا مباحثہ اور تذکرۃ الکاملین مصنفہ نامور ریاضی دان عیسائی بابوراچندر صاحب مطبوعہ مسیح ص ۳۲-۳۳) بابوراچندر صاحب عیسائی تذکرۃ الکاملین کے صفحہ ۳۳ میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ قسطنطین نے اپنے سالہ کو اور اپنے داماد سی نس کو گرفتار کر کے مرواڈالا انتہی یہ وہی کانٹنٹن ٹین یعنی قسطنطین ہے جسے شہر قسطنطنیہ کی نیا وڈا اور آباد کیا اور دارالخلافہ ملک روم کا شہر روم قدیم سے اٹھا کر شہر قسطنطنیہ میں مقرر کیا (ان تذکرۃ الکاملین مصنفہ بابوراچندر عیسائی مطبوعہ مسیح ص ۳۳)

میں عیسائی

۳۲۵) مجلس نمیس اسی سے جمع کی تھی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیح کی الوہیت سے انکار رکھتا تھا فیصلہ کیا جائے کہ چونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیح کو دونوں یوسی میسون اور ادرام کی مدد سے خوب پہلانا شروع کیا تھا اور اتھانسیس کا مقابل ہوا تھا تب قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اسی مجلس میں ^{۳۲۶}تین ہونچون اور پتیرے پادریوں نے یہی تہنیت سے انکار کیا اور بعض لوگ کے تو قایل ہوئے مگر حضرت مریم کو بجائے روح القدس کے داخل کرتے تھے اس سبب سے ان لوگوں کا نام میریاناٹ رکھا گیا تھا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تہنیت سے انکار کریگا اس کا مال ضبط ہو کر جلا وطن کیا جائیگا اکثروں نے بادشاہ کے خوف سے تہنیت کے عقیدہ پر دستخط کر دئے سو اس وقت سے تہنیت قائم ہوئی اور اتھانسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (میل صاحب) مگر اریوس کے مرتبے بعد تک اس تعلیم کے مباحثہ کا آخر ہوا چنانچہ شاہنشاہ کانٹن ٹیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو ٹری مجلسین ^{۳۲۷}۳۵۵ء میں آرس اور میلین شہر وین جمع ہوئیں انہیں سے اکثر لوگ اس تعلیم کو قبول کرتے تھے۔ اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائے گئے بلکہ جان سے مارے گئے اور ٹری خوزیر کی لڑائیوں میں اریوس کی تعلیم اُسکے پیچھے سو پوری برگٹری انگو بری کی کو کو دیا جاری ہوئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۶۸) اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۴۴۱ میں لکھتے ہیں کہ اس مجلس نے پہلے پہل ^{۳۲۸}۳۲۵ء میں حضرت مسیح کی خدا ایک مسئلہ نکالا اور اور اسی بادشاہ کے عہد میں یوسی اریوس اور ٹری ٹیلیس کی معرفت مسیح کی

۱۸۶

اسی

اریوس

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

۱۸۶

پیدائش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دئے گئے انتہی از کتاب انگریزی
جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴۱ اور چونکہ سنہ عیسوی چار تیز چار پیدائش
عالم سے شروع ہوتی ہیں دیکھو حاشیہ مٹی ۲ باب امیل مطبوعہ لندن ۱۸۴۶ء و
حاشیہ کتاب پیدائش اباب مطبوعہ ایضاً اس حساب سے سنہ عیسوی چھتر
عیسیٰ کی پیدائش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہیں تو عمر حضرت عیسیٰ کی
۳۷ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علماء کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت
عیسیٰ کی عمر تینتیس برس کی تھی اسکی تشریح مین پادری فکس صاحب مشرقی
لکھنؤ اپنی کتاب موسوم بر اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ باتھام
پادری سمور صاحب صفحہ ۱۰۷ اور امین جان ڈیون پورٹ صاحب کا قول
اول لکھکر اسکا جواب لکھتے ہیں چنانچہ قولہ ابتداء سنہ چہرہ عیسوی تک سا
ولادت خداوند یسوع معلوم تھا کہ تعین تاریخ واقعات مین بکار آمد ہوتا تھا
کہ اگر ہی کسی دو قیسی و س ایک رئیس رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا
(جو اسپ) انجیل لوقا م باب ۳ سی خداوند مسیح کی ولادت کا سال صاف معلوم
ہوتا ہے یعنی قیصر طبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت کے پندرہویں برس
میں یوحنا اسطیاغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیح چہرہ مہینے بعد اسی خداوند مسیح
میں داخل ہوا بموجب اسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تین برس کا تھا پادری
موصوف کا کام یہ تھا کہ اُس نے اپنے دونوں رومیوں کی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند
مسیح کی ولادت سے اُس وقت تک کتنے سال گزر گئے تاکہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر
کریں لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹھیک حساب کیموافق آگے

ولادت چار برس پیشتر ہوئے پس انجیل میں اسی سال کا صاف بیان آتا ہے
 جو چار برس کا فرق ہے سو پتہ حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی متعلق التوا
 کے صفحہ ۳۱۱ پر تاج عیسوی کے حال راجع العشرہ چار سال و ہفت روز بعد
 از ولادت آنحضرت بہارت آورد و آنحضرت آنحضرت اندلیسی ام سالگی شروع بدعوت
 خلق نحو چون ہفت سال بدعوت خلافت پرداخت و از عمر سی و شش
 سال و نہ گزشت یتلوس پلاطوس بادشاہ یہودیہ اور مصلوب ساخت
 و این سانچہ پر الم بروز جمعہ بیوم ماد اپریل سنہ ۱۹۲۱ عیسوی آنروز کہ عید
 فصح یو دیان بود بوفج آمد انتہی

وضوح ہو کر یہ جان ڈیون پورٹ صاحب دہی میں جنکی کتاب کا ترجمہ دینی میں
 مودالاسلام اور لکھنؤ میں مظاہر الحق مطبوع ہوا اور جنکی نسبت پادری بخش
 اپنی کتاب اصلاح سہو کے شروع میں لکھتے ہیں کہ جان ڈیون پورٹ صاحب
 کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان میں بنام مظاہر الحق ہو چکی اور
 حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قرآن کی معذرت ہے یہ تصنیف دونوں قومیں کے
 احوال اسلام کی نظر میں غیر معمول اور تعجب انگیز ہے چنی مسمی اپنے مذہب کے
 قدر دان میں اس تصنیف سے واقف ہو کر غم کہاتے اور ہزار ہوتے ہیں کہ اگر
 ایک انہیں سے جسے عیسوی مذہب میں تربیت پائی اور انہیں عیسائی کہلائے
 اسلام اور اسکے بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام انکی برابر تعجب ہو
 اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیر خواہ سے مسرور ہو
 یہ سمجھ کر تصنیف مذکورہ کے فدیہ سے انکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

کتاب دوم

ہوئی مگر راقم با فسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام میں فرنگستان کے بہت علماء
 و فضلا صاحب موصوف کی طرح طریق حق سے منحرف ہوئے انتہی پس جان ڈیور کا
 پورٹ صاحب کے قول اور پادری فلکس صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی
 زمانہ سنہ چہرہ عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اول کی وقت سے شروع
 ہوئی چوتھی صدی عیسوی میں کچھ کلام نہیں ہے اور اس بادشاہ کا بیٹا کا
 یٹن ثانی بھی دینار اور بت پرستی سے بیزار تھا اور قسطنطین اول کی والدہ بخجو
 انتی برس کی تھی اور عیسائی مذہب میں دینار مشہور تھے یروسلیم کا حج کیا اور
 وہاں جا کر گرجہ بنواے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲) اس سے پیشتر
 سب رومی بادشاہ بت پرست تھے لیکن جولین قیصر کی وقت میں جو کافر فسطی
 یٹن ثانی کا جانشین تھا پھر روم میں بت پرستی کا رواج ہو گیا مگر اسکے بعد عیسائی
 دین کی بنیاد رومی شاہنشاہوں میں پڑ گئی تھی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹) کو
 شمس کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومیں سلطنت روم پر چڑھ کے اس
 قابض ہوئیں یہ قومیں بت پرست اور نہایت بعلم اور وحشی تھیں اور
 جہاں کہیں انکا غلبہ ہوا انہوں نے سارے مدرسوں اور کتب خانوں اور
 علم و دین کے مکتوبوں اور نوشتوں کو بھسم کر ڈالا (یعنی جلادیا) اس شرمناک
 کے سبب ان سارے ملکوں کے اوپر بے علمی کی راقون رات کی تاریکی کی
 زمانہ تک چھائی رہی اور سچی ایمان کا ایک بڑا تبدیل ہو گیا اسی زمانہ کے پچھلے
 شروع ہوا انتہی (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۴۹ حصہ ۱) سے
 مطبوعہ مرزا پور ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۳۸) شمس سے شمس تک الارک نے تین دفعہ

رکن چارم

اٹلی پرچہ ملی کی آخر وہ شہر روم کو قبضے میں لایا اور اُس کے باشندوں کو مار دیا اور
 جلا احوال و اسباب کو لوٹ کے تہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور ان کے مکانات
 اس تباہی سے بچ گئے اتنے میں سوئے دی اور واٹل اور الانی اور برگیدی
 وغیرہ ایماں فرقوں نے اٹلی کی مانند ملک فرانس پر وتر کے جو کچھ اٹلی کے
 پر اسب چاٹ لیا انہوں نے زمین مذہبی پر کے اسے شہر و ملک و نیستا و نابود کر
 کئی نہر اسی طرح کو توار سے قتل کیا ملک اسپین میں بھی انہوں نے ویسی ہی
 سختی کر کے اسقوفون اور پادریوں کو قتل کر دیا جیسا کہ جاعز کو پراگندہ کیا اور
 جن ملکوں کو مغلوب کیا تھا انہیں جٹی ڈال کر بانٹ لیا ملک گال سوئے دی اور
 واٹل لوگوں کو ملا لایوں نے ملک پرتگال کو لے لیا اور باقی ایماں فرقوں
 اسپین کو بسا با۔ شہر کے قریب ہن لوگ بحیرہ آصف کے اوتر کوہ قاف
 سے اوتر کے دورپ کے تمام ملکوں پر چل گئے ان کا راجہ اٹلا کوتاہ قد اور بد نکا
 و بڑا تھا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہاں کہیں جانا سب لوگ اُس سے ڈرتے
 رہتے اُس نے ایک وحشہ کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہیں ڈرتے تھے وہ بھی اُس سے
 ڈرے وہ تخمیناً چار لاکھ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر چلا مازنا دینوب ندی کے
 کنارے کنارے چلا آیا۔ اور جیٹ پٹ رومیون اور دسگو تھون کی ملی ہوئی
 فوجوں کا مقابلہ کرنے کو چلا۔ شہر کے مین ابسی بڑی لڑائیاں جنہیں ملک کے
 ملک آپس میں لڑے دافع ہوئے اُس میں تیسویں در راجہ خود اور ایک لاکھ ساٹھ
 نہر آدمی قتل ہوئے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو لوٹ گیا اور توار سے
 تباہ کرتا ہوا روم کی طرف بڑھ چلا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳)

ملک میں دیا

مذہب و قوم

مین وائل لوگوں کے راجہ جیسرک نے اُس شہر پر چڑھائی کی اور جب کوئی
 اُسکا سامنا کر سکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چوڑے دن تک لوٹ پائے
 کرتے رہے اسوقت طرح طرح کے پیش قیمت چیزیں عمدہ کاری کردہ کی جو اُس قدیم
 دارالسلطنت مین تھیں خصوصاً گیشول نام جو پیشروینا کا چکدار مندرجی کی
 سونیسے مٹھی ہوئی تھی اور دسے پاک برتن جنکو طلیس شہنشاہ یروسلو
 بڑی ہیکل سے لوٹ لایا تھا وائل لون نے سب کو توڑ پھوڑا لایا کرتا گوشہ مین
 لیجا کے رکھا۔ اور اسی طرح رومیوں نے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چھوڑ
 دیا تھا و مین تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱-۱۳۲ تک اُسکا مفصل بیان ہے۔

حرکتِ پنجم

الغرض جیولین قیصر نے یروسلو کی جانب دو مین لگائی یعنی متوجہ ہوا ہندی تواریخ
 کلیسیا صفحہ ۱۴۷ مین لکھا ہے جیولین قیصر نے انجیل لوقا ۲۴ باب ۴۴ کی اس
 پیشین گوئی کہ جب تک قوموں کا وقت پورا نہ ہو یروسلو قوموں سے روندا جائیگا۔
 جہلانے کے لئے یروسلو کی ہیکل کو پھر نواں کیا ارادہ کیا لیکن جبکی (یعنی مسیح کی)
 حقارت وہ کیا چاہتا تھا وہ اُس سے زبردست تھا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا
 جب فردوس ہیکل کے نیو کو کہو دے لگے تب آگ کے لوون نے زمین سے پہوٹ کر
 انہیں اُس کام سے روکا اور جب انہوں نے بار بار سیکار مشقتیں اٹھائی تھیں
 لاچار ہو کر اُس کام سے ہاتھ اٹھایا انتہی

یہ ماجرا چوتھی صدی (یعنی مسیح) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۳۴ مین

سید
 جیولین قیصر
 کی وجہ سے
 از کثرہ و کثرت
 ۱۴۷

جیولین قیصر
 کی وجہ سے
 از کثرہ و کثرت
 ۱۴۷

اگر لیکن ہر قریب اس قدرت کے بعد جب حضرت عمر فاروقؓ نے اسے تعمیر کیا
 اور اسی جگہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل یا غلط نہ ہو گئی اور کوئی
 آگ کی لور و گنے کو نہ نکلی حضرت یسعیاہ بنی نے اسکی بابت یہ پیشین گوئی کی
 ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۵ و ۱۵) یحون مین گنہگار ترسان ہین خوف سے
 ریاکار و ن کو سر اسیدہ کیا ہے کہ کون تم سے اس مہلک آگ پاس رہے گا اور
 کون تم ہین سے ابدی شعلوں پاس ٹھہرے گا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سید
 باتین کرتا ہے جو اس سود کو جو جو رجلا سے حاصل ہونا چاہتا ہے جو رشوت
 کے خلاف سے اپنا مات کھیتا ہے الخ از دمن میل چاہے مرزا پور سید عیسیٰ ^{۱۸۵۵}
 سود کی بابت جو کہا ہے کہ جو جو رجلا سے حاصل ہوا الخ اس سے کوئی یہ
 نہ سمجھے کہ غیر جو رجلا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہ طرک کے سود کی صفت ہے کیا کوئی
 کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضا مندی سے جائز ہے
 اسطرح سود کا بھی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضا مندی سے بلکہ ختم
 میں تو سود کا لینا اور دینا دونوں حرام لکھا ہے دیکھو یرسعیاہ ۵ باب ۱۵
 تو نہ سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو یہی لوگوں میں سے ہر ایک مجھے لعنت کرتا
 ہے اسطرح خرقل ۸ باب ۸ و ۷ انحمیاہ ۵ باب ۱۰ خروج ۲۲ باب ۲۵ احباب
 ۲۵ باب ۲۶ و ۲۷ استثناس ۲۲ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۹ اول سموئل
 ۸ باب ۱۳ اور ہر سود کہ جو جو رجلا سے حاصل ہوتا ابتدا میں رضا مندی
 سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا ہو تو اسے سود کیون کہیں بلکہ وہ تو لوٹ ہوگا
 یہ یہ کہ ہر طرک کے سود کا ایک نام ہے یعنی جو رضا مندی سے حاصل ہوا ہے

حجاب و حجب

سود کہتے ہیں اور جو جو رجحان سے حاصل ہوئے ہیں سود کہتے ہیں پہر یہ کہ سود کو
 طرح کا ہو جب اسکے ادا کرنے میں انسان مجبور ہوتا ہے بے تامل عدالت سے اسکا
 کہہ نیلا نہ کرتے یا اسے قید کر لیا حکم ہو جاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے
 خالی ہے

طاس اسکا صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۴ باب ۲۷ کی تفسیر میں یوں لکھا
 قورنچیو لین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہو کر سکیل کے پہر بنائے اور
 یہودیوں کو دہان بستے کی ترغیب دینے میں کوشش کی تاکہ جان بوجہ کر اس
 پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہ یہودی کی محنت اسکی برباد ہوئی کیونکہ
 آگ کے شعلوں نے زمین سے نکل کر اگروں کو ہلاک کر دیا تھا اسکے بہت دنوں
 بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خوزیر لڑائیاں ہوئیں (یعنی صلیب اردن کی
 اطوائی پر و سلم پر مسلمانوں سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافروں (یعنی مسلمانوں)
 کے ہاتھ سے نکال کر عیسائی حکومت قائم کریں لیکن کامیاب نہ ہوئے اور مسلمان
 جو کہ بت پرستوں سے کم نہیں ہیں انپر قابض رہے۔ غیر قوموں کے زمانہ سے مراد
 وہ زمانہ کہ جس میں غیر قوموں کو ویر و سلم پر قابض ہونے کی اجازت ملی یعنی جبکہ
 عیسائی ہوں تب انکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے ایسے
 میں اور جو انہیں روکتے ہیں اُن سے بدلہ لیا جائیگا۔ یہ باتیں اسوقت کی بات
 پیشین گوئی کرتی ہیں کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قوموں میں شروع
 ہو جائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین کلیسیا میں
 شامل ہو جائیں گے جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

پیشین گوئی

ہونگے یہ پیشین گوئی کیا ہی چوری موتی ہے کہ ہم اسے کامل ثبوت عیسائی خدا
کا کہہ سکتے ہیں الخ

کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تہوڑا بہت ہی واقف ہوتے
تو کیا ممکن تھا کہ ایسی واضح دلیلیں اپنی ہی کتابوں سے پا کر پھر نصرانی مذہب
کا نام ہی کسی زبان پر لاتے چہ جائے آگے اسی کامل ثبوت عیسائی خدا کو کہہ سکتے
اسی پہل کی بنیاد پر اب تک ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ گزرے ہیں کہ حرمِ کعبہ
اور مسجدِ الصخرہ کی بڑی حالتِ شانِ عمارت حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
اور صحابی حضرت خضر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود
ہے پادری شیرنگ صاحب رسالہ الکتاب کے مقامات المعروفہ میں لکھتے ہیں کہ
جس وقت عمر نے یہ دوسلم کا محاصرہ کر کے اسے لیلیا اسوقت عیسائیوں کے بطریق نے
نام سے عرض کی کہ مسجد کعبہ سے کونسی جگہ بہتر ہے بطریق موصوف نے سیٹھا کی
بیکل کی اوچاڑی کے کوہ کیا یا اور کہا کہ یہ سب سے بہتر جگہ ہے اس طرح مسجد کو تعمیر
ہوئی انتہی اور پیشین گوئی جو ۸۷۷ قبل مسیح ذکر آیا ۱۲ باب ۱۲ و ۱۳ باب ۱۲ میں مرقوم ہے
یہ عرض کر چکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول میں سخت جمل پایا
جاتا ہے لیکن یہ عرض کرنا شاید ایسا عجیبہ خدا فرماتا ہے اَنَا عَفَا عَنْكَ
عَلَى التَّوْبَةِ وَالْإِسْلَامِ (توبہ کی بنا پر میں نے تجھے بخش دیا اور اسلام لانے پر)
اور پڑاؤ و نیز (آخر سورہ احزاب) از دین چکی تحقیق مطبوعہ لدھیانہ امریکن مشن پریس
۱۸۷۶ء صفحہ ۵۶۔ پس اگرچہ جیولین فیصر کے نو کروں کو بیکل کے نبوت سے شغوفان نے
حکمران باز کیا لیکن مسجدِ الصخرہ بے کسی طرح کی روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور نہ صرف یہ

حرمِ کعبہ

بلکہ عیسائیوں کے بطور بابائے امام نے خود سیکل کی بنیاد پر مسیح اسلام کا مقابلاً بہتر تبارک
 پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیوں کا انجیل وہی خراب حال موجود ہے اور سیکل
 تفسیر ہو گئی ہے یہ یہ کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہیں مگر عیسائی لوگ تو غیر
 قوم نہیں بلکہ یہ انجیل کے فرزند ہیں انہوں نے ہی تو شیخ اسلام سے پیشتر اور چند سال
 صلیب داروں نے ہی وہاں عیسائی حکومت قائم کی تھی اگرچہ خدا کی قوت میں
 یہو یکا دعویٰ کر نیکی باوجود وہ خدا کے گہر میں رہتے پناے پس اگر یہ خدا کے فرزند
 ہیں تو اس فرزند کی مانند تھے جسے باپ نے عاق کر کے گہر سے نکال دیا ہوا اصل
 اگر اس پیشین گوئی کو سچا کہیں تو عیسائی تو کو غیر قوم یعنی بت پرست وغیرہ کہنے لگے
 اور اگر عیسائیوں کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہیں تو اس پیشین گوئی کو جو کہ
 ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنے لگے اور اگر ان دونوں باتوں میں سے کچھ
 نہ کہیں تو ان مفسر صاحب کو چوٹا کہنے لگے کیونکہ یہودیوں کی نسبت ہی تو عیسائی
 کو یہود مسلمین قابض ہو گیا تھی گمان ہے کہ وہ عیسائی ہو جائینگے پس جب عیسائی
 ہی نے یہود مسلم پر چڑائی کی تھی تب کیوں ناکام رہے لیکن اس کا اٹھا صاحب مفسر انگریز
 کی طرح ہم انہیں کافر اور بت پرست کہنے کی حاجت نہیں رکھتے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
 اگر ملا جلا کہ گفت کا فر دے دے را کجا باشد فروغے یا مسلمان گفتش اندر مکافات یا دروغ
 را جزا باشد دروغے یا عجب نہ گاد کہ تیر عیب نہ گایا جاسے کیونکہ جن طرح تم عیب لگاتے
 ہو اسی طرح تیر ہی عیب لگایا جیگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی پیمانہ سے تمہارے
 واسطے ناپا جائیگا جتنی بے باب اور اسکے سوا پیشتر تو اس پیشین گوئی کا اعلان صرف
 اکیس ہی سالوں کو معلوم تھا مگر صلیب داروں کی لشکر کشی نے تمام عالم پر اس

ش

پیشین گوئی کا اعلان ظاہر کر دیا مصرع منان کے ہاندان راندے کرو ساندہ بھلا ہا
 پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے حب یودی بحال ہو گئے تب یہ
 پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت تھی
 کیونکہ حب حکومت اسلام پر دسملہ اور اسکے سارے ملکوں پر پھیل گئی تب وہ مبارک
 ہی تیار کیا گیا اور اسکی تیاری میں کسی طرح کی روک ٹوک نہیں ہوئی اور عیسائی
 دین ہی ہنوز تمام قومیں نہیں پہنچا تھا کہ پیشین گوئی پوری ہو گئی پس اگر اسے
 پیشین گوئی کہنا جائے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہیں تو
 یہ پیشین گوئی باطل ٹھہرتی ہے اب ملاحظہ کیجئے کہ طامس اسکاٹ صاحب مفسر
 انگریزی جسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہیں اسکا تو یہ حال ہے ہر
 جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہیں انکا کیا حال ہوگا پس یہ مسجد جو مکمل
 کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے وہی سبب ہیں یعنی یہ کہ شروع سے مصلحت الہی
 اسی بات کی مقتضی تھی تب بے روک ٹوک ظاہری وبالہنی کے اسکی تیسرے
 آئی اور یہ بات صحت حجت اسلام اور فتح ادیان سابقہ پر دلیل ہے تب تو ان کا
 عبادت خانہ خدا کے قاعدہ مطلق سے غارت ہونے دیا اور مسجد اسخرو کے بننے کا
 کمال غلبہ اور عظمت کے ساتھ ہوا یا یہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بنانے کے وقت کوئی شعلہ وغیرہ
 کسی نبی سے نہ نکلا اور عیسائیوں کے بطریق نے حضرت عمرؓ کے رعب باطن
 اگر عین سبیل کی بنیاد ہی یہ مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہ بات کمال عظمت
 اسلام کی پوری دلیل ہے مَا أَشَاءَ اللَّهُ

عرب و عجم

۱۳ مسیح میں شاہ ایران خسرو نامی نے اُس شہر (یروسلیم) پر چڑائی کر کے اسے لیلیا اور تودہ نزار آرمینو کو قتل کیا اور تمام مسند و عیسا تو نیکے سب گرجوں اور تیرک مکانوں کو ڈا دیا پھر ستر چہ سو ستائیس عیسوئین روم جدید کے قیصر ہرکلاؤ نامی نے خسرو کو شکست دی اور یروسلیم کو اپنے تخت میں لایا بعد نو برس کے خلیفہ عمر نے چار مہینے تک محاصرہ کر کے قبضہ کیا تب سے مسیح ۶۶۷ء تک خلفاء راشدین کے تخت میں رومن بعد والی مصر احمد نامی نے جو ترک سے تھا اُسے لیلیا بعدی شہر کو کہی ترکوں اور کہی عربوں کے زیر حکومت چلا آیا الکتاب کے مقامات اور

چاپ یرومن مرزا یوز مسیح ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۹ و ۲۰

آخر کو سلجوقیوں نے یر و سلم کو تاراج کیا اور سلطان (جلال الدین ملک شاہ غوری) کے ایک بہائی نے اس شہر میں خلہداری گلہ بان بادشاہوں (یعنی سلجوقیوں) مقرر کی لیکن بیچ انجام چار سال کے جو بعد وفات پائے ملک شاہ کے مقتضی ہوئے امیر اور ٹوک نے مسبب آپس کے قضا یا بادشاہوں نسل سلجوقی کے قابو پایا اور حکومت یر و سلم کے اُسکے کنبے میں نسلاً بعد نسل ہو گئی مگر خلفائے مصر فاطمہ کے بیٹے اور ٹوک کی اولاد سے آخر کار وہ حکومت یسلی از سیر الاسلام مطہرہ ۱۲۲۵ھ حسب الحکم حکام انگریزی کے زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا پینڈت رام کشن کا باب ۴ صفحہ ۱۸۰

۹۴ کتاب کے مقامات المحروون صفحہ ۲۰ میں ہے نسخہ ایچ اے آر سٹانفورڈ یونیورسٹی

اور اس اسی لئے
اور ساداتِ عالم
اور عبیدین
جنگِ اُتھم غامدین
خفا و علو و سر
مہر و کبر و خفا و سر
الموثر و سر و سر
ابو نعیم و سر
علو و سر و سر
الغزالی و سر

افغانستان
کونسل ملک سے خارج
شام سے اترنے والا
افغانیوں کا اور
اپنی زبان پر
باج گیری میں
طرف سے انسانی
بے ضابطگی اور
علی بن حسین
ادارہ

صفحه ۹۵
تاریخ غیر اسلام
معه حیات اسلام
صفحه ۱۰۲
جان فیلون پودار
تاریخ ایران
دوسم سال
پادشاه ایک بعد
معه حیات اسلام
صفحه ۹۵

اس میں ایک
بادشاہ کا
لفظ آیا ہے
اس کا جو
سے لفظ آیا
سلطان
کا لفظ آیا
میں لفظ آیا
میں لفظ آیا

یروسلیم مقرر کیا گیا تھا اسکے اسکا بہائی بالڈوین تخت نشین ہوا سبب اسکے کہ
اسکا کوئی فرزند نہ تھا اسکا بڑا داماد سند آراٹھراشیع^{۸۸} گیارہ سو اٹھایسی عیسوی
(یا شیع^{۸۹}) میں صلاح الدین سلطان مشرقی نے یروسلیم پر چڑائی کر کے اپنے
صلیب داروں کے ہاتھ سے لیلیا شیع^{۹۲} میں والے دستق شاہ اسماعیل کو
یروسلیم کو نصرائی سلطنت کے تحت بن پیر سپر دیکھا (یعنی شہر کو سپر دیکھا نہ کہ
اُس مقام کو جہاں مسجد اقصیٰ ہے) مگر والی مصر نے شیع^{۹۵} ایک ہزار رو سکے کیا
عیسوی بن اُنکے قبضہ سے کال لیا آخر کار سلطان روم سلیم نامی نے شیع^{۱۵۱۶}
اکہزار پانسو سترہ عیسوی میں مصر اور شام کو یروسلیم کے تحت حکومت میں
اور اُسکے بیٹے سلیمان نے شیع^{۱۵۳۷} ایک ہزار پانسو چونتیس عیسوی میں وہ شہر سیاہ بنوا
جواب فعل موجود ہے انتہی۔

تاریخ دو قلم

تب یہ پیشین گوئی جو ایکسویائیسویں زبور میں حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری
ہوئی (۱) بن اُسے خوش ہوں جو مجھ سے کہتے ہیں کہ یہوواہ کے گھر میں
(۲) یروسلیم ہماری پاؤں تیرے دروازوں میں قائم ہوئے (۳) یروسلیم میں
ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتوں میں باہم پیوستہ ہے (۴) جہاں فر
یاد کے (یعنی خدا کے) فرقہ اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑھتے ہیں
(۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکر گزاری کریں کیونکہ وہ ان عدالت کے لئے
داؤد کے گہرائی کے لئے تخت رکھتے ہیں (۶) یروسلیم کی سلامتی کیو اسطے دیکھا
تیرے پیار کیونکہ سلامت رہیں (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸)
تیرے مخلوق میں چین میں اپنے بہائیوں اور اپنے دوستوں کیو کہ وہ چاہیں

(۹) میں یہود وہ اپنے خدا کے گھر کے واسطے تیرے یہودی کا طالب رہو گناہ تھی (از تفسیر)
 پادری جوزف آدین صاحب چاہے مرزا پور (۱۸۷۱ء) اس زبور کی پانچویں آیت
 میں جو داؤد کے گہرائے کے لئے تخت لکھا ہے اس سے کوئی داؤد کا گہرائے
 یہودی لوگ مراد نہ سمجھے کیونکہ قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہ ان اسلامی تسلط
 ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہ ان سے خارج
 منصب ہیں اور بے اختیار محض ہو گئے مگر حضرت داؤد کے گہرائے سے یہاں
 مراد اہل ایمان میں جنکے پاؤں یروسلیم میں قائم ہوئے یعنی اہل اسلام دیکھو
 اس زبور کی دوسری آیت میں ہمارے پانوں کا لفظ یعنی ان لوگوں کے پاؤں
 یروسلیم میں قائم ہوئے کہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاؤں انہیں لوگوں کو
 از روئے ایمان داؤد کے گہرائے سمجھنا چاہئے اور جنہوں نے عمارت کو باہم پیوستہ
 بنایا (آیت ۳) دیکھو اس کتاب کی محراب سیووم رکن سیووم اور جو لوگ یروسلیم
 میں خدا کی مہربانی کی جو اپنے شاطیال دیکھتے بنی اسرائیل کے آگے گواہی دے
 یعنی اُسکا اظہار کر نیکی دے اُس پاک مکا کو جو کوہ صیون پر ہے چڑھ جاتے تاکہ خدا کے
 فضل کی شکر گزاری کریں (آیت ۴) یہاں صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل سے
 اس زبور کو کچھ علافہ نہیں ہے کیونکہ سوا بنی اسرائیل کے ایک فرقہ یاہ
 خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الہی ہو کر
 فضل پر بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے کا ذکر ہے اور وہیں حدائق کے
 تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ سنگ مرمر کی کسی چار سو چالیس سو فٹ مربع مسجد
 بنی ہے یا وہ پتھر جو بنام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتھر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہایت

کی سپر تھا اسی مسجد الخرو من رکنا ہے یا سنگ بن جو اسی مسجد من ہے دیکھو وار ۲
 رکس ۳ اور جو لوگ برو سلم کی سلامتی کا باعث ہوئے (آب ۱) بے سبب سے اسلام
 تسلط وہاں ہوا تب سے بار بار کی غارت اور بربادی سے برو سلم کو امن ملا اور جو اس کے
 بیار کر ہوئے ہیں کہ اس کی ویرانی کو نہ دیکھ سکے اور اس میں حرم شریف اور مسجد اقصیٰ
 بیا کر اسے آباد کیا اور چہنوں سے وہ مہر نیاہ بنوائی (آب ۲) جو بالفعل موجود ہے اور جو
 حضرت اسمعیل کی اولاد ہوئے کے سبب سے حضرت داؤد کے پہاڑ اور ازرویلے یا
 دوستا ہیں (آب ۱) اور یہاں حضرت داؤد سے صاف صاف
 اہل اسلام کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ وہ اسکے بعد نوین
 آب من حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ
 کہ من جانہ خدا یعنی اُس مسجد
 کے سبب سے برو سلم
 کی سلامتی اور بقاء
 کیونکہ کوشش
 اور دعا میں
 مشغول
 رہا
 رہا

محراب سیوم اسمین پانچ رکن میں رکن اول

اب میں یہ سب مرحلے طے کر کے اُس جگہ تک پہنچا ہوں جو منزل مقصود کا نشان ہے لیکن جبکہ بیان کی ضرورت میں یہ سارے واقعات بطور اختصار درج کئے گئے ہیں۔

اے صیہون توجو خوشخبریاں لاتی ہے اونچے پہاڑ پر چڑھ ایسے یرو سلم جو بشارت دیتی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکارا اور مت ڈر یہ وہاں کی بستیوں سے کہہ دیکھو تمہارا خدا دیکھو خدا اور خدا نے برستی کیساتھ آدھ کا اور اُسکا بازو اُسکے سے سلطنت کریگا دیکھو اُسکا حملہ اُسکے ساتھ ہے اور اُسکا اجر اُسکے آگے وہ چوہا کی مانند اپنا گلہ پر اُسکا وہ بڑوں کو اپنے ہاتھ سے فراہم کریگا اور اپنی گود میں اٹھا کر لے لیگا اور اُنکو جو بیتے والیاں ہیں ملائیت سے لیجا لیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹۔ ۱۱

میزان الحق جہاں یہ لکھیا ہے صفحہ ۸۶۹ میں پادری قائد صاحب لکھا ہے

کہ جناب محمد صاحب صلعم نے ترمیم کے چہ سو دس برس بعد خروج کیا اور اسطر

صفحہ ۷۷ شروع ۳ باب میں یہی ہے اور صفحہ ۱۰۲ میں لکھا ہے کہ مسیح کا ظہور

دنیا کی پیدائش سے چار ہزار برس بعد تھا اور محمد صلعم کی ہجرت سے چہ سو دس برس

رکن اول

شمس پہلے انتہی تاج محمدی صفحہ ۶۹ سے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسویں سال
 حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قرآن مطبوعہ شمس نے مصنفہ فاضلہ بانو
 بابوہ خضر عیسائی صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعویٰ نبوت کا
 چالیس سال کی عمر میں کیا انتہی اسکے چہ برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل
 قبول کیا راج محمدی صفحہ ۱۸ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کر نیکی
 برس بعد یعنی آغاز نبوت کے باہر میں برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکھ تاریخ
 محمدی صفحہ ۹۴-۹۵) چنانچہ قول انہیں ایام میں حضرت نے معراج کا قفقہ سلا
 اسکا خلاصہ یہ ہے کہ رات کو جبریل میکائیل بقول ان کے محمد صاحب کے پاس
 اور ان کا سینہ چاک ان کے دلوں میں طرکی بدیسی پاک کیا اور ایک بڑا بڑا گھوڑا ہوا
 لے کر جبر تمام انبیاء نے سواری کی تھی اسی پر محمد صاحب کو سوار کر نیکی گھوڑا
 کرنے لگا کیونکہ مدت سے بندہ بندہ سرکس ہو گیا تھا تب جبریل نے اسے دھکیا
 اور اسے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا

کتاب سوم

جبریل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تھامی اور بہشت سے
 فرشتے آکر آگے بچے ہوئے اور بیروں کی ہیکل میں سداقہ کی طرف چلے راہ میں
 سے کسی نے کہا اے محمد ٹھہر جا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچھ التفات
 پہر یا تین طرف سے کوئی بولا کہ ٹھہر جا ایک سوال کا جواب دے اسکی ہی نے
 ایک عورت منگوا رکھے ہوئے راہ میں نے اسے ہی کہا کہ ٹھہر جا ایک بات کا جواب
 اسکو ہی جواب دیا پہر جبریل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی نہا اگر تم اسکی بات سننے
 تمہاری ساری امت یہودی ہو جاتی دو سرا عیسائی تھا اگر اسکی سنتے تو سارے

مسلمان عیسائی ہو جاتے تیسری عورت دنیا ہی اگر اُسکی سنتے تو سارے مسلمان
 دنیا دار ہو جاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو اُس
 گہوارا ہیکل کے دروازہ پر باندھا اندھا کر تمام انبیاء کے ارواح کو دیکھا اور جماعت کے
 نماز پڑھی سب انبیاء محمد صاحب صلعم کے مقدی ہوئے اسکے بعد ہر نبی نے خدا
 کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدے کے موافق باتیں کیں۔ پہر ایک سیڑھی جب کو
 عربی مین صراج کہتے ہیں آسمان سے زمین تک رکھتی گئی پس گہوڑے پر سوار
 ہو کر اُسکے ڈنڈ و پیر سے گزرتے ہوئے آسمان پر گئے انتہی
 چونکہ عیسائی علماء ایسے مضامین (چھی طرح سمجھ نہیں سکتے اسلئے یہ بیان ہی
 اُنکی زبان سے ایسے محاورہ اور لفظوں سے مرقوم ہوا ہے جو خاص اُنہیں کا طرز
 کلام ہے تو ہی مصنف تاریخ محمدی اسکے بعد اور بہت ساحال معالج کا کئی وقت
 تک بیان کر کے اپنی طرف سے لکھتا ہے کہ راقم کی رائے اس قصے کی نسبت یہ ہے
 کہ ضرور توڑا حال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکھو تاریخ
 محمدی مصنف پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۰۰ اسطر ۹
 ایسوں کی زبان سے اتنا اقرار ہی اہل فہم کے لئے کافی ہے اور اس معالج کا
 وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتھ عیسائیت کے بموجب ان باتوں سے ثابت ہے
 کہ حضرت عیسیٰ جسم کے ساتھ آسمان تشریف لگئے (یوحنا ۲۰ باب ۶ و ۷) لاش قبر
 میں تھی (اور اعمال ۱ باب ۹) پھر حضرت الیاس جسم کے ساتھ آسمان پر گئے (ملک
 ۲ باب ۱) اور بیٹھ حضرت ادریس (پی ایچ باک) جان بون پورٹ صاحب اپنی کتاب
 کے صفحہ ۲۲-۲۵ اسکا مطبع بیان لکھتے ہیں کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت کے

دکھان اول

بارہویں سال اپنی برو مسلم کی شہرہ کی کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہاں
 بین البراق پر سوار ہو کر آسمان پر کیا حضرت جبریل ہی میرے ساتھ تھے قرآن کے
 سترہویں سورت میں ہی اس بات کی جہم اسناد ہے آنحضرت صلعم نے جو تہہ علم
 کا حال بیان کیا وہ یہ ہے کہ میں ایک سب کو اپنی بی بی حائشہ باس سوتا تھا
 اپنے سنا کہ کوئی شخص وادہ کی بچہ لڑا ہے یہ سنا کہ کوئی بچہ لڑا ہے اور میں دیکھا کہ حضرت
 جبریل کھڑے ہوئے میں اور ان کے پاس البراق کھڑا ہے یہ غیب اس کا جانور تھا
 اس کا چہرہ آدمی کا سا تھا کان انتہی کے سے ناک اور نٹ کیسی جسم گھوڑے کا سا
 دم چتر کیسی اور دم میل کے سے و رنگ میں و دودہ کی مانند سفید تھا اور برقی
 کی مانند تیز و حضرت جبریل نے اپنے پروں کا سا توان جوڑا کہو لا اور اوٹنا شروع
 کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئے اور ان کے ہمراہ ہوئے جب آپ برو مسلم میں پہنچے
 تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ان سے اپنے
 اسے یہاں جو خطاب کر کے ملاقات کی اور ان کے ساتھ نماز پڑھی اسکے بعد آپ برو مسلم
 حضرت جبریل کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں حضرت صلعم نے نور کا ایک زمین دیکھا
 جو آپ کے واسطے تیار تھا اس زمین پر آپ مع ان سب نبیوں کے چڑھ گئے انتہی اسکے بعد
 جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ایک مضمون پر آنحضرت صلعم کے متعلق
 میں بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تھا بعض کہتے
 کہ برو مسلم تک تو آپ کا جسم ہی گیا تھا اگر آسمان صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے
 کہ صعود آسمانی اور سفر برو مسلم دونوں آپ نے مع جسم فرمائے یہ نہیں کہ صرف روح
 ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم

ہی اسکے دست ہونیکا انکار نہیں کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۵۳ کے حاشیہ میں جان دیون
 پورٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہیں
 اگر تم انکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کریں تو اتنا کہہ سکتے ہیں کہ معراج کا بیان
 فزائشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوب کے خواب میں
 جاری ہو سکتے ہیں پیدائش ۸ باب ۱۲-۱۵ یوحنا باب ۵۱ دانیال ۲ باب ۲۲
 ایاب ۱۴ اعمال ۲ باب ۵۵ وہ ۵ مکاشفات تمام۔ پھر صفحہ ۵۸ میں جان دیون
 پورٹ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ میں چار صفتیں مجتمع تھیں آپ بادشاہ اور
 سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تھے سب کو اس امر پر اتفاق تھا کہ آپ پر خدا
 کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپ کے معتقدین کو آپسے ارادت اور محبت
 ہوتی ایسے کہی کسی اور نبی کی امت کو اس سے نہیں ہوتی لوگ آپ کی عظمت
 کرتے تھے کہ اگر کوئی چیز آپ کے بدن مبارک سے مس ہو جاتی تو اس کو تبرک چھا
 کرتے اگرچہ آپ کو شہنشاہ ہونے سے ہی زیادہ اقتدار اور اختیار تھا مگر آپ نہایت سید
 سادی وضع سے بسر کرتے تھے انتہی

واضح ہو کہ یہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے ہی ثابت ہوتا ہے
 کہ ناممکن نہیں ہے جو فرماتے ہیں کہ مسیح کے ایک شخص کو (یعنی خود پلوس) معلوم
 میں جانتا ہوں کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتھ کہ یہ مجھے
 معلوم نہیں یا بغیر بدن کے کہ یہ ہی مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک ایک پہنچایا
 گیا اور میں اس شخص کو جانتا ہوں کہ (یعنی پلوس رسول) یا بدن کے ساتھ یا بغیر
 کہ مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکا یک پہنچایا گیا اور اسے وہ

سین جو کہنے کی نہیں اور جکا کہنا بشر کا مقدوس نہیں انتہی (۲ قریشیوں کا ۱۲ باب۔
 ۴) اس بجایک کے لفظ سے سفر معراج میں تیز روی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور
 چونکہ پلوس مقدس کی ہی اس معراج کا کوئی گواہ بخیر بیان پلوس مقدس نہیں
 ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی معراج کا انکار کرتے ہیں انہیں پلو
 رسول کے معراج کے گواہ ہم پہنچانا چاہئے اور چونکہ جیسا کہ صحابہ و مین بہشتیہ
 فردوس خدا کا سکین کہلاتا ہے (لو قاسم ۲۳ باب ۴۳) پس پلوس رسول ۲ قریشیوں کے
 ۱۲ باب ۴ کے بموجب خدا کے حضور تک پہنچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پلوس
 رسول سے فردوس تک جانکا ذکر لکھا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ السلام
 و السلام کا جسم کیسا تہ معراج میں خدا کے حضور تک جانا قرآن مجید سے ثابت ہے کسی
 مسلمان کو اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے چنانچہ سورہ نجم میں ہے ذلک فی فتد
 فکان قاب قوسین او ادائی فاحلی الی العبد ما اوحی
 ما کذب الفواد ما رای افتتار و نہ علی ما یطرق لقد انزل
 لخری عند سدرة المنتهى

یعنی نزدیک ہوا پہرہ و تر آیا پس ہوا قدر و دکان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی
 پیدا دی ہے طرف بندہ اپنے کے جو پہنچائی نہیں جہو نہ بولا ولین جو کچھ دیکھا کیا
 پس جگہ گرتے ہو تم اُس سے اوپر اُس چیز کے کہ دیکھا ہے اور ابتر تحقیق دیکھا ہے اُس کو
 ایک بار و نزدیک تر انہیں کہ انتہی لفظ عبد قرآن میں ہر جگہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا
 چنانچہ سورہ صافات میں ہے اذ الیہ ینصی عبد اذا فصل

اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی ہے

ہوا تھا بعضوں نے اسکے ابطال میں اُس حدیث عایشہؓ کو دلیل بنایا ہے کہ معجزات
 رات حضرت میرے پاس سے کیسوقت جلا نہیں ہوئے انتہی مگر اسی تواریخ مصنفہ پادری
 عماد الدین اور سب تواریخوں سے ثابت ہے کہ حضرات صلعم کو معراج قبل از ہجرت
 مکہ معظمہ سے ہوا تھا اور زفاف حضرت عایشہؓ صدیقہ کیساتھ بعد ہجرت مدینہ منورہ میں
 واقع ہوا دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹۴-۹۵-۱۱۳
 ازبیل ولیم بیور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدیؐ مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء کے جلد ۱ صفحہ ۱۰۰ احادیث میں
 تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر اسپنر صاحب کے (ڈاکٹر اسپنر کی کتاب سیرت ابنی مطبوعہ
 الد آباد ۱۲۵۲ھ صفحہ ۱۷۱) اس رے سے مجھے بالکل یہ اتفاق ہے کہ ابو بکر کا ایمان نا
 اسکی سب سے بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتداء سے بعثت میں خاصہ تھی
 لیکن نہ اسبقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق ہے
 واشنگٹن اور ونگ اپنی تواریخ مطبوعہ ۱۸۶۹ء کے ۱۰۰ باب میں ہجرت کی تہدین
 لکھتا ہے کہ اپنے وطن میں محمد صلعم کے حالات زندگی تیرہ تواریک ہو چکے تھے جو
 انکے اصلی محسن اور تنہائی اور خلوت کے امین اور اپنی رسالت کی پکی متحققین
 وہ تو قبر میں جاسوئیں اور ایسے ہی ابوطالب ہی جو آپ کے وفادار حامی تھے ابوطالب
 کی حمایت سے محروم رہ کر محمد صلعم تو مکہ میں ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہو گئے تھے
 مخفی رہنے پر مجبور ہوئے اور ان لوگوں کے ہمان نوازی پر گرا بنا رہے جو خود ہی
 انکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتوں میں گرفتار تھے پس اگر کوئی دنیوی غرض
 انکا مقصود ہوتی تو اسکے حاصل ہونے کی کون صورت تھی ابتداء سے اظہار رسالت
 دس برس سے زیادہ گزر گئے اور دس برس کی لمبی مدت عداوت تکلیف اور مصیبتوں

حسن اول

میں گزرمے تسبیح پڑھ اپنی بات پر جے رہا اور اب عمر کے ایسے زمانہ میں جبکہ انسانی
 اپنی غمتوں کے ثمرہ کو آرام سے بیٹھ کر کھائی کی توقع میں رہنا ہے کہ آئندہ کے لئے نئی
 تدبیریں کر کے اسے خطرہ میں ڈالے ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اسایش اور دولت
 اور دوستوں کو تو قربان ہی کر چکے تھے اب اپنا گھر اور ملک ہی چھوڑنے پر تیار ہوئے
 گرا اپنے مذہب کو بھڑا اٹھتی

انریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ہم باب ۴ صفحہ ۱۴۳ و
 ۱۴۵ میں لکھتے ہیں کہ ایک لحظہ کے لئے اُس زمانہ پر نظر کریں جبکہ ہر ایک شخص جو
 شریک حال محمد تھا مکہ میں ذات سے باہر کر دیا گیا اور شعب الہی طالب میں وہ کو
 قید رہے اور وہاں سو باہم برس تک بغیر توقع اخلاق محتاجی اور سختی کے برداشت
 کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہو گئے جو اس امر کے باعث ہوئے
 کہ محمد صلعم اُن تمام محافل میں اور خلائیہ مایوسی و ناکامی میں اپنے اصول پر خیر
 متزل قائم رہے۔ جیوں ہی وہ قید سے چھوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہو کر
 طائف کو چلے اور وہاں کے فرمانروا فلان اور رئیسوں کو توبہ کی دعوت کی وہ
 اور بے مددگار رہے مگر وہ کہتے تھے کہ میرے ساتھ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اس
 شہر سے لوگوں نے اُن کو ذات سے نکال دیا پندرہ سو سے اُنکے خون جاری تھا کیونکہ
 اہل شہر نے اُن کو زخم پہنچا دیا تھے وہاں سے چل کر وہ تھوڑی دور پر آئے اور
 خدا کے حضور شکایت کی تب پہرہ کو پہرے اور وہاں پہرہ ہی نا اسیدی کے کام پر
 مگر انجام میں کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے یہی وہ صفات تاریخ و ہرگز
 مثال کی محبت تلاش ہے کہ حسین کوئی شخص اس طرز سے جیسے کہ بنی عربی صلعم

سلا بریں ٹیک یاس اور خوف اور ابتداء اور اذیت میں مستقیم ایمان رہ کر توبہ کا
 وعظ کرتا رہا ہوا در خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہوا ایک چھوٹے سے گرو
 مسلمان زن و مرد کے ساتھ گالیوں اور دھمکیوں اور خوف کو آئندہ صابرانہ
 اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام امن ایک دور کے
 ملک سے آیا تو وہ بصیرت تمام انتظار کرتے تھے حتیٰ کہ سب ان کے اصحاب ہجرت کر گئے
 اور تب خود بھی اس قوم ناسپاس اور ناخدا ترس کے درمیان سے ہجرت کر

انتہی

ولیم میور صاحب در اردو کتاب خود شہادت قرآنی مطبوعہ مسیح ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۱۸
 و فارسی ترجمہ آشن مطبوعہ مسیح ۱۸۶۳ء صفحہ ۹۹ میں فرماید کہ انچہ در باب یہودیان پنجاب
 نوشتہ است کہ اوشان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب نبی
 خواہ از ان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین یسوی
 و خواہ این معنی بود و قرین قیاس است کہ یہودیان نبوت محمد صاحب صلعم و صدا
 قرآن شناسند انتہی۔

۱۔ آغاز نبوت کے تیرہویں سال حضرت صلعم نے کعبہ سے مدینہ کو ہجرت فرما
 (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱-۱۰۸) مدینہ میں حضرت صلعم داخل ہوئے سال اول
 میں عبد اللہ بن سلام یہودی جو ثبر سے عالم اہل یہود تھے کے سوال کا جواب
 پاکر مسلمان ہوئے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹-۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے
 دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضاً صفحہ ۱۱۱) چنانچہ قولہ ادا اسی سال میں اذان
 مقرر ہوئی اور حال یہہ گزر کہ جب مدینہ میں اگر نماز جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

۱۸۶۱ء

لوگوں کو حیا جہوئی کہ کوئی نشان مقرر کریں تاکہ لوگ جمع ہو جایا کریں مہاجرین
اور انصاف سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہرا دیں بعض نے کہا ہونو
موافق نہ سنگا ہونکا کرو بعض نے کہا جیسا توںکی مانند گنہہ بجایا کرو
بعض نے کہا کہ آتش پستونکی طرح آگ جلا با کر دے مگر نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو
کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلبل کو حکم ہوا کہ تم پکارو
وہ ان الفاظ سے پکارتا تھا الصلو اجمعاً بعد اسکے عبداللہ ابن زید نے خوب
دیکھا کہ اُس خواب میں کسی نے اُسکو یہ الفاظ سکھائے جو اہل مسجدوں میں
مسلمان بولا کرتے ہیں انتہی

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ صلعم کی ہجرت کی ابتداء ہجری ۱۱۵
۱۱۶ء میں ہوئی مائے اسکے عرض کیا ہوا وہ مدینہ میں جا بسا اور اذان لاؤ مگر اُس سے جا ملا اور بعد نقل کا
سند دو ہجری کا احوال (تواریخ نجدی صفحہ ۱۱۵) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینہ میں
اگر ایام اربعین تک بیت المقدس کی طرف موہ نہ کر کے نماز کرتے رہے (اگرچہ مکہ
میں کعبہ کو سجدہ کرتے تھے) یہودیوں نے تعجب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس
کی طرف نماز کرتے ہیں اور ہمارے سارے دین کو نہیں مانتے یہ بات حضرت کو
بسی معلوم ہوئی ایک روز ظہر کی نماز میں دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس
کی طرف سے کعبہ کی طرف موہ نہ پھیر لیا۔ لوگ کہے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین میں
حیران ہیں بعض نے کہا اپنے وطن کے پریشان ہوئے بعض نے کہا انہیں
حسد سے پر گئے ہیں پس آیت سيقول السفهارة سنا لی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے
بیت المقدس کی طرف بنائی تھی اٹھا کر کعبہ کی طرف بنا دیا اور بعد ازاں مدینہ ہجری ۱۱۶ء

یابہ ۲۱۱ (سوی) حضرت صلعم نے کاتبوں سے چہرہ خط لکھوانے پہلا خط بنام
 نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰) - دوسرا خط بنام ہرقل حاکم قسطنطنیہ
 ہمدست وجیمہ کی روانہ ہوا اُن ایام میں ہرقل بموجب اپنی نذر کے پارہینہ
 بیت المقدس کی طرف گیا ہوا تھا زیارت کیلئے پس وجیمہ کا کئی مسلمان وہ خط لکھ کر
 بیت المقدس کی طرف گیا خط کا مضمون یہ تھا کہ میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں
 مسلمان ہو جائے سلامت رہے اگر مسلمان نہ ہوگا تو جو کشت و خون تیرے ملک میں
 کروں گا اُسکا گناہ تجھ پر ہوگا فقط لکھم حجہ بجا بآمرناک انما طے (واللہ لہ) (۱)
 کہتے ہیں جب ہرقل نے یہ خط پڑھا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو سکے مسلمان
 نہ ہو تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کروں ابوسفیا
 - اُسجاہہ حاضر تھا اُسکو بولا بلکہ جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کئے گئے اور اُس نے
 ہر ایک سوال کا جواب دیا۔

پہلا سوال محمد صاحب تمہارے درمیان حسب و نسب کا کیسا آدمی ہے
 جواب شریف و نجیب خاندان سے ہے۔

(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعویٰ بنوت کیا ہے یا نہیں
 جواب نہیں کیا

(۳) سوال کوئی اُسکے آبا و اجداد سے کہی بادشاہ ہوا ہے یا نہیں
 جواب نہیں ہوا

(۴) سوال اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہیں امیر یا غریب
 جواب غریب و غریبا اُسکی اطاعت کرتے ہیں

در سوال

(۵) سوال اسکی تالبداری روز بروز بڑھتی ہے یا گھٹتی ہے

جواب بڑھتی ہے

(۶) سوال کوئی اسکے دین سے ترمیمی ہوتا ہے یا نہیں

جواب نہیں

(۷) سوال محمد و موسیٰ بنوت سے پہلے جو نام آدمی مشہور تھا یا سچا

جواب سچا آدمی مشہور تھا

(۸) سوال کبھی وعدہ خلافی کرتا ہے یا نہیں

جواب ہرگز نہیں کرتا وعدہ وفا آدمی ہے

(۹) سوال کبھی تمہاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہیں

جواب کبھی بار ہوئی ہے

(۱۰) سوال کون غالب آیا

جواب کبھی وہ کبھی ہم

(۱۱) سوال کس پاس کا حکم دیتا ہے۔

جواب یوں کہتا ہے کہ خدائے واحد کو جو آبا فی طریقہ کو چھوڑ دناڑ پر ہر وقت

دوبلگی کروصلہ رحم کرو ان سوالوں کے بعد ہر مل سے کہا العتبہ میں اُس پر ایمان تو

لا تاثر دیوں سے ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ مجھے قتل کریں

تیسرا خط بنام کسریٰ بادشاہ فارس بہ دست عبداللہ ابن مہاذہ سہمی کے روا

چوہا خط بنام مقوقش حاکم اسکندریہ بہ دست حاطب روانہ ہوا اس میں ایک

خبر حکام دلدل ہنا اور ایک گدہ بیغور نام اور ایک نیزہ اور تین چوڑے کپڑے

مکتوبہ

اور ہزار متقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار اونڈیان بھی کہ جنہیں سے ایک
 ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام شیرین تھا۔ پانچواں خط بنام حارث ابن ابی شمر
 عسائی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چھٹا خط بنام ہودہ بن علی
 بن جحفی بدست سید طبر بن عمر کے روانہ ہوا تیسرے کلاسہ از فتاویٰ محمدی مصنفہ سناو
 ملت عیسائیوں روزگار عماد دین مسیحیان باوقار پادری عماد اکبر بن صفحہ ۱۸۲-
 ۱۹۰ و شہادت قرآنی مصنفہ ولیم سپور صاحب بہادر لٹنٹ گورنر آلہ آباد صفحہ ۲۳۳

باب ۵ خانہ

ایک بڑے مشہور عالم گام ڈفری ہینکس صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۴۴ و ۵۵ میں
 لکھا ہے کہ

اگر محمد کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہ امر کہ اپنے آپ کو یوڈیون کا مسیح بیان کرتے
 بہتر نہایت نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر آپ
 اور آپ کے جانشین اس رویہ کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے
 تو کل کجخت یہودی آپ کے زمرہ میں داخل ہو جاتے اور عیسائیوں میں سے بھی کم سے
 کم استدر آتے جس قدر کہ دوسری صورت کے اختیار کر نیے شامل ہوئے کیونکہ جھکو
 معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دربار ہر دوسم کے کنارے اس بادشاہ کی
 سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزوں ہیں جس کا تصرف مصر اور مغربی ایشیا
 پر ہوا سلیطہ کہ اس طرف رو دینیل تک اسکی دسترس ہے اور اس طرف فرات تک
 یہ نہان لیا گیا ہے کہ آپ کا خلق نہایت عمدہ تھا عیسائی مذہب میں اخلاق کا
 کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم میں نہ پایا جاتا ہو۔

در اول

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ ابو بکرؓ کے انتقال کے بعد شمر ازراہ بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا انہیں خلفاء کہتے ہیں جو جمعہ صلعم بعد کار و بار عبادات و معاملات میں وارث ہوں اور ایک ہی خروج میں اُسے ممالک سرسبز اور فوختی فلسطین کے اور مسوپوتامیا اور خالیدیہ جو کہ یونان کی مملکت سے متعلق تھے لیبیا اور چڑھائی میں فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب میں لایا اور اُسی زمانہ میں اُسکے سپہ سالاروں نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیدیا کو

مطیع کیا انتہی

الغرض ۶۳ھ میں لشکر اسلام نے یروشلم یعنی بیت المقدس کا محاصرہ کیا محاصرہ کی مدت چار مہینے تک رہی تھی آخر حسب استدعا محصورین کے حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظمؓ ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرمن لے گئے یروشلم میں داخل ہوئے اور اُمر کی مروت پر فخر کی پاس خاطر کو مقدم رکھا کرتا جو گئے گہر میں ضیافت تناول فرمائی انتہی تب یہ پیشین گوئی جو چوبیسویں زبور میں ہے پوری ہوئی کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھ سکتا ہے اور اُسکے مکان مقدس پر کون کھڑا رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتھ صاف ہیں اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل میں ہوسکتا ہے

بنین سمائی اور جو مکر سے قسم نہیں کہتا (۲۴ زبور ۳ و ۴) برٹلائسنس آف ہسبری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوئٹھ انڈیا کرسچن اسکول بک سوسائٹی مسیح ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۰۲ میں لکھا ہے حضرت امیر المومنین ابو بکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ جانشین ہوئے اُنکی خلافت میں عربوں کی قوت بازو نے ایشیا کو کچل دیا

۴۱
از نسب الاسلام
صفحہ ۳۰
۴۲
از اختلاف حضرت
ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ
وہ سب چاہئے

از اختلاف
حضرت عمر فاروق

۴۳
از سن اول

بوس جیمینستان
خلافت حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ باد
بوس پندوز
از اختلاف حضرت
علی علیہ السلام
چاہر میں نویسن
از اختلاف امام
علیہ السلام پانچ
میں از اختلاف
میںی مصنفین

۲۵۸
از اختلاف
از اختلاف
از اختلاف

حق و انصاف کو خیال رکھنا کیونکہ وہ لوگ جوان با توں کا لحاظ نہیں رکھتے ہیں ترقی
 سے محروم رہیں گے جب دشمن سامنے آویں اُن سے مقابلہ مردوں کی مانند کرنا اور
 پیٹھ نہ دیکھنا جو تمہیں فتح ہو چوٹے بچوں اور بڑے ہوں اور عورتوں کو نہ مارنا۔
 کھجور کے درختوں کو خراب نہ کرنا اور نہ کہیتوں کو جھلانا۔ پہلے والے درختوں کو نہ
 کاٹنا اور کچھ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد و شہ جاکر
 اسپر قائم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُس کے خلاف سرگرم نہ کرنا۔ وہاں تم عبادت گاہوں
 تہوڑے نیکی خت اور حابد لوگ پاؤ گے جو عبادت گاہ کی اس طریقہ پر کرتے ہیں اُن کو نہ مارنا
 اور نہ عبادت گاہ کو اُن کی خراب کرنا۔ وہاں ایک فرقہ شیطانی کو جسے سرمنڈے ہوئے
 ہیں تم دیکھو گے اور بیشک اُن کی کہوڑیاں چیر ڈالنا اور اُن پر رحم نہ کرنا جب تک کہ
 وہ اسلام اختیار نہ کریں یا خیرہ ندین۔ یہ کلیس شاہنشاہ یونان نے اپنی عہدیت
 کو لڑائی کے لئے بھرا یا مگر اُس کا کہنا کچھ موثر نہ ہوا قاصد نیرید کے پاس سے ہر روز
 ابو بکر صدیقؓ کو شام کی حدود میں مسلمانوں کے فتح ہونے کی خبریں کرتے تھے اور
 عرب کے حاکموں نے ترقی اپنے وطن کے لوگوں کی دیکھ کر دوسرا ایک اور لشکر
 تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تھی کہ میں لشکر کا امیر ہوں لیکن
 یہ تمنا اُسکی نہ برآئی اور عمرؓ اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجھے اُسکی
 نگرانی نہیں کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا یہ ہے کہ اُن کا یہ اسلحہ
 ہر حال میں جہدے اسلام کے ساتھ ہو لڑو لگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے مفاد
 تھا۔ عمرؓ کو اس عہدہ پر مقرر ہوئے تہوڑے دن گزرے تھے کہ نیرید کے منصب پر
 ابو عبیدہ جو کہ اس کے جہازین اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے اصحابوں سے تھا مقرر ہوا

کچھ
 عہدیت
 عہدیت

۴
 دن اول

چھوڑا نہیں جاتے تھے ایک انخراج لینا مقرر کیا قوم سرسین بعد سفر چادر کے دشت کے چادر پوری کئی تلو
 آچھوڑے۔ شہر جو قدیم تھ گاہ ملک شام کا تھا لشکر اسلام سر جو بصرہ کے محاصرہ میں کمزور پڑے تھے مقابلہ کیساتہ
 پیش آیا۔ بعد کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے جو بن سرسین کی جو شام اور بیت المقدس میں پہل گئی
 تھیں مدینہ یزید اور یمن میں شہر سرسین کے لشکر سلطنت یزید کے ان کے مقابلہ کئے گئے خالد نے
 پیاموں صلح کو اس شرط پر کہ اہل عراق اپنی وطن چھوڑ دیں منظر نکلیا اور بنو سپاہ منہ کو ترغیب دی کہ وہ اس
 لڑائیں بہت دل جان کوشش کے بن اس مرد دلدار و کس وارڈن کے جو مدینہ کی فوج کا سردار تھا
 کہ تم مسلم نہیں کرتے ہو۔ مگر اس طرح کے خراج دو یا مسلمان ہم تمہاری فوج سے کچھ لڑ گئے اور تمہاری زمین میں
 ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ کیا اور ہم تمہارا باں اعمام اور بے کو جو تم پیش کرتی ہو لیں جس پر تمہاری
 ہم لڑا ایک صلح کی فصل اور بہتر جاتی ہو اس تمہیں کیسا ہی حقیر کیوں خیال کرو لیکن یہاں تک کہ تم سر

اچھی نہیں مٹھوئی لکھو لکھو	وکیل نصاریٰ شنیدیں لیل	کہ جس حبیبنا اللہ و نعیم الوکیل
مگر تودہ ایسا ہے گروہ لعین	و اباء کتم فی ضلّ مبین	عدو خدا در سر است و ہم
بھل علیہ عذاب عظیم	چو یادت سید المرسلین	بگفت ان اھذا الیھم مبین
ماریا زوین احمد غنا	ما اھدیکم الا سبیل اللہ	نمود است ای صاحب عقل و دین
علی الرسل الا ابلاغ المبین	حیات است سلام ہر یک را	ابی اکثر الناس لا کفو سزا
شمار نہ تہا ست چیمان کور	کہ تعی القلوب النبی الصدور	نہ زین قوم و ایم کامیہ روح
فھا کذبت قبلہم قوم نوح	تھل شعار ہی خطابیت باا	اذا مورا باللعو مورا کر اما
مباشد از حق مخالف جنین	کہ ان انا الانا لای مبین	زجات انسان یا موزد این
کہ و گوارا لی قوم ہم مذہب	مطلبیہ از سختی دل عذاب	لنا قطننا قبل یوم الحساب
شمار خطابیت ای مودون	و کانوا یا ایاتیا یجدون	مسلمان شوید و بیرسم کنون

عراق - سرسین کے چادر پوری کئی تلو
 شام کا تھا لشکر اسلام سر جو بصرہ کے محاصرہ میں کمزور پڑے تھے
 بیت المقدس میں پہل گئی
 مدینہ یزید اور یمن میں شہر سرسین کے لشکر سلطنت یزید کے ان کے مقابلہ کئے گئے
 خالد نے پیاموں صلح کو اس شرط پر کہ اہل عراق اپنی وطن چھوڑ دیں
 منظر نکلیا اور بنو سپاہ منہ کو ترغیب دی کہ وہ اس لڑائیں بہت دل جان کوشش کے بن اس مرد دلدار و کس وارڈن کے جو مدینہ کی فوج کا سردار تھا کہ تم مسلم نہیں کرتے ہو۔ مگر اس طرح کے خراج دو یا مسلمان ہم تمہاری فوج سے کچھ لڑ گئے اور تمہاری زمین میں ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ کیا اور ہم تمہارا باں اعمام اور بے کو جو تم پیش کرتی ہو لیں جس پر تمہاری ہم لڑا ایک صلح کی فصل اور بہتر جاتی ہو اس تمہیں کیسا ہی حقیر کیوں خیال کرو لیکن یہاں تک کہ تم سر

فَلَا حُطْبُكَ إِلَّا أَنْتَ الْمُرْسَلُونَ
وَأَيُّهَا كُلُّ مَنِ الصَّالِحِينَ
بِاسْتِثْنَاءِ شَاهِدٍ مَشِينٍ
كَمَا بَايَا إِلَى سَيِّئَاتِهِ عَمَلًا
بِحَدِّهِ غَيْرُ دِينٍ رَأْسُ خُونٍ
شَرِّسَ أَنْتَ كَانُ حُجَا كَبِيرًا

کرار یا میں عادت کبر و سکر
و ایسا سب کل میں الصالحین
تا حدیث قدیر و حفظ
مگر آیت ظن آن کن یحیی
گزید البیس را بالیقین
مگر اکثر الناس کے بعد کمون

کُنُونَ أَعْلَمُ الْإِلَاحِ أَوْ دَشْكُورٍ
تَسْتَسْمِعُ بِلِسَانِهِ نَجْمِ الْفُجُورِ
بِإِيقَاتِهِمْ مِنْ خَلْقٍ لَبِيبٍ عَزِيزٍ
وَأَيُّهَا قَرِيبًا مِنَ الْوَلِيِّ مِيلَانٍ
جَوْنِثِ عِرْفَانٍ بِأَوْرَعِ غُفَى

ہو کہ کسی آدمی کے ظاہر حال پر نگاہ نہ کروں اور کسی شخص سے خوشامدی کی طہر خطا نہ کروں کیونکہ میں غافل
تین کہنی نہیں چاہتا اگر ایسا کروں تو میرا بیاد لا محض ملے گا لیکن اگر ایسا کر دوں (۲۲) غافل نہ ہوں یہ کہ
کہانم و دم کی نام فوج کو دیکھو جو تم پر ہے بیکر جانہیں بکتر و گرجتے بار فتح ہوگی اس ملک کا نام تمہاری اہل
کر گیا میں نہیں جاؤ کہ تون کے اور اس طرح کے لڑواہہ گر لڑائی کو میدان سے چھیننے میں پھر اس کو اس
حال میں ہم جنیم کو جاؤ گے۔ یزانی ہاں گوردار کر ز فائد کے گھات میں بھجی لیکن تیرا لگنی غافل ہو گئی
اور یہ ہے افسوس مار گئی مسلمانوں کے جو غالب تھے کپڑے دس کے فوج کو جب شکست ہوئی تھی
اور داروں بن تباہت کے سب سے فریب لگا۔ یزانیوں کے حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم مر گئی
ملاؤ کو کید کا حوصلہ ہوا کہ مقابلہ کر کے ۔ رستہ کی کچھ فوج ماری گئی اور کچھ تیر تیر ہو گئی اور
جو بچ گئے تھے قبضہ و امنی اوک اور مشق کو پہاگ گئے اہل اسلام سولے اور چاند کی صلیبوں پر
ہتیار یزانیوں کے اپنے تئیں آراستہ کیا اور اس سے غرور کیا کہیں دن پچاس ہزار کا فوج جنیم کو بیکہ گئے
اور کہ یزانیوں نے مسلمانوں کے شہاد کا حاصل کر کے بہشت میں داخل ہو کر لڑائی یزانیوں کے سرس کی
نہیں ہو سکا کہ اگر وہ جوش گرتا تھا کہ تیر تیر بیکہ تیر تیر فوج بیکہ گئے جن میں یزانیوں کا مال تھا

نہیں ہو سکا کہ اگر وہ جوش گرتا تھا کہ تیر تیر بیکہ تیر تیر فوج بیکہ گئے جن میں یزانیوں کا مال تھا

عرب و روم

نہیں ہو سکا کہ اگر وہ جوش گرتا تھا کہ تیر تیر بیکہ تیر تیر فوج بیکہ گئے جن میں یزانیوں کا مال تھا

2

قال رسول الله
 صلى الله عليه
 وسلم اذا جاءكم
 من تميم وقوم
 عارضة
 فسلطوهم
 قالوا يا
 رسول الله
 انهم يفتكوك
 فقال صلى
 الله عليه
 وسلم انهم
 لو ساءوا
 لكانوا
 اعداءكم

از نعلین حضرت
شاه ولی میر

Handwritten text at the top of the page, likely a title or header, written in a cursive script.

برجے کام ظاہر ہوئے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تھی اور خراج دینے کو پسند
 کرتے تھے اپنے محل اور مکان چھوڑ کر غرور اور تکلیف سے واسطے ڈھونڈنے کسی جیسے آسمان
 اور آریام کے جو سلطنت استنبول کے سچ میں واقع ہوا اسکے ساتھ چلے گئے انہیں تین دن تک
 مہلت ملی اور چوتھے دن خالد نے پچھا کیا اسکو سورہوں نے نصرانیوں کو جیبر عزم اور سادگی
 غالب آگئی تھی جا لیا اور سوائے ایک آدمی کے کوئی شخص ان میں سے قوم سراسر ان
 برجیوں اور شمشیر سے نہ بچا تو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دمشق کے فتح ہونے سے پہلے اور
 جولائی ۳۳۵ء میں وفات پائی۔ انکی آخری بیماری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں بجا ہے
 انکے ناز پڑھوائی اور انھوں نے لوگوں کو وصیت کی کہ بعد میرے عمر بن خلیفہ ہوں اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاکر کہیں۔ جاکے مارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت سے
 انکار کیا تھا لیکن انھوں نے صدیق اکبر کے سمجھانے سے کہ تھیں اگرچہ اس عہد کی آرزو نہیں ہے
 لیکن ہونا تھا اس منصب پر بہت ضرور ہے ان لیا۔ قطعہ لمؤلفہ
 مشو مضرب ان مشو مضرب
 ومن یقی الله یتجعل لہ
 وفاء من حیث لا یحسب
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ۳۳۵ء شروع خلافت میں خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جگہ
 براہ عیدۃ مقرر ہوئے امیر حال نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہیں کیا اور حسب
 تک خبر خالد کی فتوح کی مدینہ میں پہنچی اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا جس نے حکم فوج
 کے تاخیر کی۔ لیکن خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مارج میں اشتغال بہت تھا اور خالد رضی
 اللہ عنہ

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the narrative or providing commentary.

Handwritten text at the bottom of the page, likely a footer or concluding remarks.

الحمد لله الذي جعل القرآن
مكتوباً في كتاب واحد

کی چیز خواہی اور تاجدار سی برابرحلم ابو عبیدہ کے تھی۔ سیف الدے کہا
کہ میں جانتا ہوں کہ عہدہ مجھے محبت نہیں رکھتے لیکن وہ میرے آقا ہیں اور
میں انکا تاجدار ہوں۔ میں موافق سابق کے تندہی کرنے میں کمی نہ کروں گا
اور جس مہم پر کہ وہ مجھے بھیجے گا ممکن نہیں کہ میں قصور کروں اور اپنی جانفشا
خدا کی راہ میں ظاہر نہ کروں۔ لیکن شرح واریان فتح کرنے قوم سر اس
کا بلا دشنام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جو انہودی اور تدبیر سے
جو بیچ محاصرہ بصرہ اور دمشق کے پیش آئے تھے نہیں ہے اور ہم تفضیل کے
ساتھ ذکر اس لڑائی کا کرینگے اور صرف تھوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کاموں کا
جنگ کے سبب سے یہ ولایت عمدہ شہر موئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر
ایسا اپنے ایس اور چلیو پولس یعنی بعلبک کو ۷۳۵ھ میں لوٹا لیکن ان شہر کے
مغلوب ہو جائیے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت میں کچھ نقصان نہ آیا۔
کناروں چھوٹی ندی یزموک یعنی ہیر و میکس پر جو بحر تیریس (یعنی تریس) یا
جسیرت کی جہیل) میں گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پچھلے بار
لڑے۔ انہی ہزار آزمودہ سپاہیوں نے جو شاہ استنبول کے بدل طرفدار ہے
قوم سر اس کو ڈرا دیا اور خلیفہ پاس جلد قاصد اس بات کے دریافت کر نیکی
دے بھیجے کہ ہمیں کیا حکم ہے لڑیں یا اولٹے پہر آویں۔ آٹھ ہزار آدمی مدد کیے
بیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچھ لحاظ قانون کا نہیں رہتا ہے
بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعویٰ عمر اور درجے کے چھوٹے
جاتے ہیں۔ ابو عبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

اول

سیدھی دہ چلتے ہیں اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہیں۔ تیسرے ہم بیہ چاہتے ہیں کہ تم کو ادھوکہ دے کر ایکسا ہے اور محمد صلعم اسکا رسول ہے اور جب تم اس پر ایمان لاؤ گے تب ہمیں حرام ہے کہ ہم تمہیں ماریں یا تمہارے بال بچوں کو مار لگاویں۔ اگر تم اسلام قبول نہیں کرتے ہو تو خراج دوا اور ہماری حمایت میں اور جو تم اس بات کو منظور نہ کرو گے تو میں تمہارے مقابل ایسے لوگوں کو لاؤں گا جو موت کو بہت عزیز رکھتے ہیں یہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کھانیکو سور کے گوشت کے۔ خدا نے چاہا تو ہم بیان سے جب تک کہ ہم ان لوگوں کو جو تمہاری طرف سے لڑتے ہیں قتل نہ کریں اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کریں ٹھننے کے نہیں فقط

شدت جاڑے میں مسلمان چار مہینے تک مقام مد کوہ کو گھیرے رہے اور آخر کو پادری سوف ریچنس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس جاے پاک تھی اسنے کہا کہ میں اسے سولے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہیں کرتا تب پہلے پیشین گوئی جو ایکسودس زبور میں ہے پوری ہوئی کہ خداوند تیرے دشمنوں کا عصا جو چوٹیں سے پیچھے گا تو اپنے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کرے (۱۰ زبور) مدینہ کی مسجد میں اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمانؓ اس بات سے کہ دشمن جو مغلوب ہو گیا تھا شرطیں کرتا ہے بہت خفا ہوئے اور انکے قبول نہ کرنا بہت سا کچھ کہا لیکن کہنے سے حضرت علیؓ کے کہ مسلمانوں نے جو خلیفین کو جلائے کے سبب سے لڑائی میں اٹھائیں اور تیکے ہوئے ہیں دیکھنے سے خلیفہ کے ہول جادینگے اور انہیں بہر قوت حاصل ہوگی حضرت عمرؓ نے سو فرمایا

اس کا قول

اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا (تب یہ پیشین گوئی جو ملائکہ بنی سہمہ
 عیسوی سے چار سو برس پیشتر کی تھی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش
 تم ہوں عہد کار رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی سبیل کو آویگا ویکو یقیناً
 آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اس کے آنکے دین کون ٹھہر سکے گا اور جب وہ نور
 ہوگا کون ہے جو کھڑا رہے گا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوپ کے صابون کی
 مانند ہے (ملائکہ ۳ باب ۱۵) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہ کہ مظہر جلال خداوند
 عہد کار رسول یہی ہے یا خدا کا محبوب عہد سو فروغیں اور سنار کی آگ یعنی
 شرک اور شکیت کو خدا کے خالص نوحید کی پرستش بخاری کرے گا اور رسول
 سے مراد یہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو کان بعد ہی بٹا لکان
 یعنی اگر میرے بعد کوئی بنی ہوتا تو عمر مونا اور پھر فرمایا کہ اِنَّ الْحَقَّ يَنْطِقُ بِحَقِّ
 لِسَانٍ عَمَّا يَنْتَقِ بِلِسَانِ بَشَرٍ اور زبان عمر کے اور مشکوٰۃ باب ثمان
 عمر رضی اللہ عنہ میں ہے قد کان فیہ من قبلکم من الاحمر محدون فان کان
 فی امتی لحد فانه عمنی یعنی بیشک ہے پہلے امتوں میں الہام والے لوگ
 ہیں اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر سے پہلے مشکوٰۃ باب مناقب عمر میں ہے
 ما کان بعد ان التکلیف یطوق علی لسان عمر و قلبہ یسکینہ عمر کی زبان
 اور دل سے بولتی ہے ابھی اور اپنی سبیل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے
 کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام سے وہ مسجد کہلائیگی دیکھو تفسیر اسکاٹ روسن مطبوعہ
 الد آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۶۴ کالم ۲ میں یہ فقرہ کہ اندونون میں اسی جگہ پر مسلمانوں
 ایک مسجد السخروہ جو عمر رضی اللہ عنہ کی کہلاتی بنی ہے ابھی اور یقیناً وہ آویگا اگرچہ حضرت

حجرات

عثمانؓ نے منع کیا تو یہی حضرت عمرؓ نے ٹھاننا اور یہ وسلم کو گئی سفر الکتابت
 کی طرف اس حال میں کہ انہیں دنیا کی بڑی مقصد و نفا حاصل کرنا منظور تھا ایسا
 اس وقت کے عرف و سادگی و پاسداری مذہب کے حقیر سمجھنے شان و شوکت ظاہری پر
 دلالت کرتا ہی کہ اسکا تھوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا امین اوکلی حنا
 بریک مضاف جو صاف صاف ہی لکھتا ہوں خلیفہ فی اول مسجدین نماز پڑھو
 اور بعد زیارت کرنے مزار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو اپنی جاتی پر قائم کیا
 اور تھوڑی سی رفیقوں کے ساتھ روانہ ہوئی اونہیں سے بہت سی لوگ تھوڑے
 دور تک لوگ ساتھ گئی اور مدینہ کو اولیٰ پہنچ آئی۔ وہ ایک اونٹ خرچ رنگ پر سوار
 ہوئے اور وہ پہلے ساتھ تھی ایک میں ایک قسم کی غذا ابھری جسکو عربیوں بولتی ہیں
 اور جو یا چاول یا گیسوں کوٹے اور بی پٹکے ہوتی سی تیار ہوتا ہی اور دوسرے
 کو سیوہ جاسی بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اس ملک میں بہت احتیاج
 ہوتی ہے اس کے رکھ لی اور ایک طباق لکڑی کا چھپی باندھ لیا خلیفہ اس سان
 اور پیاری کے ساتھ کوچ کیا +

کتاب اول

۵۸

ازینجاست حل این کلام دقیق ۴۰ کہ یائین میں گئی فتح سمیع
 اور جبکہ وہ رات کو اوٹروا نسی بی پڑھی نماز صبح نہ چلتی بعد ادا کرنے نماز صبح کے
 ادا کو کوئی طرف جو اونکی ساتھ تھی منہ نہ کرتی اور کبھی تعریف اور صلہ کو کہنے
 بہین میں است پتہ تقسیم کیا اور ہمہ را پنا رسول صلعم بھی اور خطارہ ہی بہین نکالا اور
 جو ضیاع کی طرف تھی یا انکی سبب اتفاق یا اور بہین ہمارے دشمنوں پر غالب کیا اور اپنی ملک
 حاکم کیا۔ تم ہی بندہ خدا کے ان لٹاؤ اور مہربانیوں کا شکر کرو اس واسطی کہ

اُسکی بنا کرتے ہیں بیفائدہ ہے اگر خداوندی شہر کا نگہبان نہ ہوتا تو پاساں لگ
 ہو نہیاری عبت ہے تہیں کچھ فائدہ نہیں جو تم سویرے اُٹھتے ہو اور رات تک نہی
 کام میں لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیاں کھاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند میں
 دیتا ہے (۲۲ ازبور اور ۲) شرطین صلح کی منظور ہوئیں اور اپنے دستخط ہی ہو گئے۔
 جان و مال اور عبادت خانے قوم نصار کے سبب قبول کرنے پڑے اور استماری
 خراج کے (۳۴ ص ۷۳ کے آخر یا شروع) صلح کو سلامت رہے اور اختلاف لباس
 اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا۔ یہ شرطین ہوئیں کہ
 نصرائی زین پر سوار نہ ہوں اور نہ کسی قسم کا تیار رکھیں اور اپنی مہر وں پر الفاظ
 عربی کندہ نہ کروائیں اور نہ کسی قسم کی شراب پیمیں۔ وہ ایک قسم کے لباس
 کے سوا کچھ اور دوسری طرح کا کہیں نہ پہنا کریں اور گمربہ ہمیشہ کمروں پر اپنے ہاتھ
 کریں۔ وہ اپنے عبادت خانوں میں صلیب نہ لگائیں اور صلیب کے نقش جو ان کی
 کتابوں میں ہو وہیں انہیں محکومین اہل اسلام کے نہ دکھلایا کریں اور گیشٹوں کو
 موگرمی سے نہ بچاویں اور جو شخص کہی کسی مسلمان کا نوکر ہو اسکو اپنا نوکر نہ کہیں
 اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطوں پر نصار کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا
 اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ میں مشرقی ملکوں میں بڑی رونق تھی اسی
 سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کہی اُسے نہیں کی تھی۔ زوہول
 جب اس شہر کو فتح کیا تھا کہ اُسوقت بہت سے لوگ یہاں کی یہ نسبت لڑائی حا
 کے مارے گئے اور تکلیفیں ہی اُنپر زیادہ ہوئیں لیکن بعد اس لڑائی کے باشندوں
 پر سختی بدرجہ غایت اور مدت تک نہ رہی۔ وہ ملک اب بالکل مسلمانوں کے

قبضہ میں جو نہ سب نصارا کے دل سے دشمن تھے آگیا اور جب سے وہ ملک سوا
 نوٹے برس کے جس عرصہ میں غلبہ قوم نصارا کا دینی لڑائی میں وطن ہو گیا تھا
 اہل اسلام کے قبضہ میں رہا۔ خلیفہ کے لئے دروازے کھول دئے گئے اور دیکھ
 اہل اسلام اور رئیس نصارا دونوں اخلاص سے درباب مذہبی قدامت آگاہ
 کی باتیں کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔ (تب یہ پیشین گوئی جو خرقہ اہل
 باب ۲۷ میں ہے پوری ہوئی کہ میں ہی اس وقت اٹلٹ ڈنگا یہ پہ پہ ہو گا اور جبکہ
 وہ جس کا حق ہے آدیگا میں وہ اسے دو ڈنگا انتہی یہ یقین دفعہ اوٹنے کا اشارہ
 خاص اہل تشلیک کی طرف ہے یا یہ کہ یہ وسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس
 پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمرؓ کے یہ وسلم میں آئینگی گویا خبر دیتا ہے) نیاز
 کیوقف خلیفہ نے کلیسا کا نشان ٹاشن کی میٹھ سوین پر نیاز پڑی اور انہوں نے
 کیا کہ میں انڈر اس کلیسا محشر کے عبادت نہیں کریں گا کیونکہ اگر میں اس عبادت
 میں نیاز پڑھوں تو کچھ شک نہیں کہ اسکو مسلمان تم سے اسے سو و روئیں لیلی
 یہ وہ جگہ ہے کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ وہ میری عبادت کی نفل کریں میرے
 سجدہ کریشیہ چوکھٹ پر اس کلیسا کے ممکن ہے کہ آگے کو کچھ فساد ہو پر میں انکو
 منع کروں گا کہ وہ میٹھ سوین پر جمع نہوں۔ حکم سے خلیفہ کے عباد ڈنگا حضرت سلیمان
 جہاڑی گئی اور کوٹلا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلیشہ
 اور رونق ہو گئی اور کوئی مسجد برابر اس کے مالک مشرقی میں تھی۔ خلیفہ نے
 بیت المقدس میں دشل مقام کئے اور وہاں مشورے آئندہ کی فتح کے ہوئے
 اور جب وہ مذنیہ کو پہر آئے تب انڈیشہ مسلمانوں کا کہ خلیفہ نے درمیان قبروں

خطاب سوم

انبیاء اور اس جگہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ فرما
 کیا جاتا رہا تہت کلاس (۱) کتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۷۷-۲۷۸ زبان انگریزی
 سے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہوا نشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۶۵ء
 اور کتاب اشکائے ابرو نگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء و ایضاً مطبوعہ مسیح باب ۲ وغیرہ
 میں ہی اس طرح مرقوم ہے وہو نذا غازیان اسلام جب دشمن فتح کر چکا
 ہینہ بیان آرام کیا ابو عبیدہ نے یہاں سے خلیفہ سے استعلاج کیا کہ حکم ہو تو
 یروسلہ کا محاصرہ کیا جائے یہ خطا سوقت پہنچا جبکہ حضرت علیؓ ہی حضرت عمرؓ کے
 پاس تشریف رکھتے تھے انہوں نے ہی یہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور
 چاہئے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی ہی تمنا تھی
 یہ جنگ واقعی مسلمانوں کے نزدیک نہایت متبرک تھی یہ مقام وہ ہے جہا
 نبوت اور الہام کی بنیاد پڑی اور یہی اور جہان اکثر انبیاء کی قبریں ہیں
 حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی صلاح کو پسند کیا اور ابو عبیدہ کو حکم بھیجا کہ یہودیہ
 میں فوج لہجا کر یروسلہ کا محاصرہ کرو ابو عبیدہ نے حکم پاتے ہی نیرید ابو سفیان کو
 پانچ ہزار آدمیوں کے ہمراہ محاصرہ کر نیکوروانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور
 مدد روانہ کرتے رہے ساکنان یروسلہ نے ان بلا کے غازیوں کو جنہوں نے
 تمام مشرق ہلا کر کہا تھا دیکھ کر شہر سے نکل کر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چہا پہ مارا
 مگر اپنی فہیل پر کھین لگا کر مادہ حفاظت شہر ہوئے نیرید نے شہر سے متصل
 پہنچ کر یاد از قرائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیرہ دوں
 کسی نے کچھ خیال نہ کیا مسلمانوں نے نہایت چاہا کہ خود احمہ کریں مگر چونکہ نیرید

اسلام علیہ الصلوٰۃ
 و السلام ہونیکا
 سبب کی ہے کہ
 یار یوں اسکا اذیت
 ٹیکہ بڑھاتی ہے
 دونوں طرف سے
 سرگرمی سے
 اور اسکا خون
 جیسا کہ یوں
 اور اسکا خون
 جیسا کہ یوں
 اور اسکا خون
 جیسا کہ یوں

۱۰۰
 اسلام علیہ الصلوٰۃ
 و السلام ہونیکا
 سبب کی ہے کہ
 یار یوں اسکا اذیت
 ٹیکہ بڑھاتی ہے
 دونوں طرف سے
 سرگرمی سے
 اور اسکا خون
 جیسا کہ یوں
 اور اسکا خون
 جیسا کہ یوں
 اور اسکا خون
 جیسا کہ یوں

الحمد لله الذي جعل
العلم نوراً والحق
سراجاً

一、

مدائن ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس نامہوار
 ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دیرمی اور
 استقلال کی کتنی بڑی محرتک ہے چار ماہ سرماگز رگئے روز کچھ مسلح آزمائی ہو جا
 شہر والے نکل کر حملہ کرتے کلون سے ستانے علاوہ اسکے سختی سرا با وجود ان سب
 باتوں کے اہل اسلام بڑی دیرمی سے محاصرہ کے درپے رہے آخر کو شہر
 بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابو عقیدہ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہیں جانتے
 کہ یہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہاں بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر بلاتا
 ابو عقیدہ نے جواب دیا ان ہم جانتے ہیں یہ مقام انبیاء کا ہے یہاں وہ دینی
 ہیں ہم جانتے ہیں کہ یہ وہ مقام ہے جہاں سے ہمارے بنی صلعم نے معراج پا
 اور ہم جانتے ہیں کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لائق ہیں ہم
 محاصرہ پھوڑینگے جب تک کہ اللہ یہ شہر ہمارے حوالہ نہ کرے جیسا کہ اور مقام کر
 ہیں جب دیکھا کہ اب کچھ امید نہیں رہی عیسائیوں کا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
 پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص اگر یہ شہر لین اور دست خاص
 شرائط عہد نامہ پر دستخط کریں جب یہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہوں نے سبب
 جمع کر کے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذیل سمجھ کر اس شرط سے
 انکار کیا مگر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عیسائیوں کی نظر میں یروسلم کی وہ عظمت ہے
 کہ غالباً وہ اسکے لئے جان بڑا دین اور مددگار ہیں علاوہ اسکے بڑا فائدہ
 خلیفہ کے تشریف لے جانے یہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو جو حضرت کنی یار
 نصیب ہوگی تو اوہی حوصلے ہونگے اور اس تکالیف جنگ کے بعد آپ کو ہر

انفاد

کتاب اول

خوش ہوئے اور پچھلی تکاپین ہوں جائے حضرت عمر کو بہ صلاح پسند آئی گوئی
 سورج اور غرض ہی بتاتے ہیں کہ یہ وسلم میں ایک روایت علیؑ کی ہے
 کہ حضرت عمرؓ کے نام اور مذہب اور صورت کا ایک آدمی اس شہر کو فتح کرے گا
 یہی سمجھ کر یہ چلے خیر کوئی سبب کیوں ہو خلیفہ نے ارادہ کر لیا کہ بذات خاص
 بروسلم میں داخل ہوں حضرت علیؑ کو اپنا قائم مقام چوڑ کر سجد میں ناز و برک
 زیارت فرما پھر اسلام کرے گئے وہاں سے فراغت کر کے سفر کو روانہ ہوئے
 یہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتھ میں سلطنتوں کی قسمتیں ہوں اور
 تمام غنیمت شام کی جسکے اختیار میں ہوا قبائل اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچھ
 کچھ اسکی فتحیابی کے بید کا پتا لگتا ہے آپؐ مسخ اونٹ پر سوار ہوئے جسپر ایک
 خارجی پڑی ہوئی تھی ایک طرف کجورین اور خشک میوہ بہر اسوا تہادوسرے
 طرف کچھ جواور چانول اور گہنوں ٹپنے ہوئے کے ستوتھے آگے ایک مشک پانی
 بھیجے ایک کاٹھ کا پیالہ رکھتا تھا رفقائے سفر نے محاذ مرتبہ ایک ہی دسترخوان
 پر سہرا کہاتے آئے اور اہل ایشیا کی طرح اپنی انگلیوں کاٹھ کاٹھ پر کچھری کاٹتے
 وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہے یا ایک جنبہ شتری کے اندر ہوئے
 جنبہ ہی ایسا جیسا کہ عام بدوی رکھتے ہیں اور کبھی کوچ نہ کیا جب تک کہ نماز
 صبح پڑھنے کی تمام ملک میں اسی سادہ وضع سے نکلتے اور لوگوں کی فریاد
 سنتے اور مظلوموں کی داد خواہی کرتے ہوئے چلے عدل اور انصاف باحتیاط
 کرتے گئے کسی نے اگر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتوں سے جوہنیں میں شام
 کر لی ہے یہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص مع ان عورتوں کے حاضر

پوچھا تو بیان کیا کہ میں نہیں جانتا تھا کہ شرع میں یہ بات منع ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو جو نہتہ کہتا ہے ایک کو چوڑیا اپنے سر سے درگزر کر اُسے کہا بخت تھا وہ دن جس میں میں نے یہ مذہب قبول کیا مجھے اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ نے اُسے پاس بلا کر چڑھایا جو نہتہ میں تھی دواسکے سر میں لگا میں اور فرمایا اے دشمن اپنی جانکے اور دشمن خدا دیکھتے ہیں شرابیں ہوا اور یہ کہ اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کس طرح عورت اور حکم دیا کہ ان دونوں عورتوں میں سے ایک پسند کر لے جب دیکھا کہ وہ کسی کو ترجیح نہیں دیتا قرعہ ڈال کر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرت خلیفہؓ یہ کہہ دیا دیکھ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کر دے جان سے مارا جائے اگر میں نے سنا کہ تم نے اس عورت کو جسے میں نے منع کیا پہر نہتہ لگایا تو سنگسار کئے جاؤ گے کسی جگہ چند آدمی دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے سلاموں نے بٹھا رکھا تھا سب پوچھا تو معلوم ہوا ان لوگوں نے جزیہ نہیں دیا ہے ا دھوپ میں بٹھایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہ لوگ بہت کنگال ہیں تو خفا ہو کر ملا مت ان ایذا رساتوں سے کہا کہ کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول خدا کو فرماتے ہوئے کہ جو کوئی آسمان میں جس کو سنا ہے آتش جہنم سے سزا پائیگا جبکہ یر و سلم ایک منزل رہ گیا ان کو یہ استقبال کے لئے آئے خلیفہ وہاں سے یاطینان تمام منصب امامت اور خلافت ادا کرتے ہوئے چلے گئے نماز پڑھی اور وعظ فرمایا کہ مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا ضَلَالَةَ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَا مُصْلِحَ لَهُ ایک نہایت سن پادری سے جو

سامنے بیٹھا ہوا تھا بے نکتہ چینی کئے رہا نہ گیا اور چلا کر کہا کہ خدا کسی کو خطا میں
 نہیں ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ شکر کچھ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹھے تھے اس
 کہا کہ اگر یہہ بوڑھو پر ایسی بات کہے تو اسکا سر خُدا کر لو یہہ بوڑھو شیار تھا اور
 خاموش ہو رہا تو اس اسلام کے آگے کوئی دلیل نہیں چلتی لشکر میں پہنچتے وقت
 چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکھے جنہوں نے اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کر کے
 ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت شام کے پتہ شروع کئے تھے اس آرام
 طلبی اور عیش و دوسنی کا نتیجہ آئے دیکھ کر حکم دیا کہ انکے کپڑے پہاڑ لو اور انہیں
 منہ کے بل کچھیریں گھسیٹو جسوقت یہ وسلم نظر آیا اپنے پاؤں بلند فرمایا اتنا
 ہوا تھا کہ اسے تین سان فوج دے پنا ڈیرہ کھڑا کر نیک حکم دیکر اونٹ سے اتر پڑا اور اُس
 ڈیرہ میں خاک پر بیٹھ گئے تمام عیسائی جو فوج سلطان اسلام اور سلا
 فوم جدید کو دیکھتے آئے جنہوں نے تمام دنیا کو اخلاص تاراج کرنا شروع کیا ہے
 اور کسی سے نہیں رکنے مسلمانوں نے یہہ سبھ کر کے کوئی شخص ارادہ نہ کیا
 ہوا نکودہ رکھنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹانے کو کہا کہ کچھ نہیں ہوتا
 مگر وہی جو خدا چاہتا ایمانداروں کو اسی پر پوروسہ چاہئے خلیفہ کے پوچھنے پر
 سہزادہ مکمل ہوا وکیلان یہ وسلم جب روبرو ہوئے تو نہایت تعجب ہوئے کہ یہہ
 ہیبت ناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالوں کے ڈیرہ میں زمین پر بیٹھا
 ٹالو بر بال ندارد دہن جسے خود اپنے ہاتھ سے شریطین لکھیں اور یہی ہمیشہ کیوں
 اور بہاداران اسلام کے لئے نمونہ ہوئیں یہہ شریطین قرار پائیں کہ گرجا گھر
 دروازے رات دن کھلے رہیں اور سب مسلمان بے روک ٹوک داخل ہوں

عرب بیوم

۴۰۰ (برہ راست اردو تالیف طبع کیا)

والصالحات صفافان لاجزات (صافات ۱۷)

کہنہ صرف ہلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجائے جائیں نشان صلیب
 اگر جاگہ زمین نصب نہوں نہ علامہ بازاروں میں کہیں استادہ کئے جائیں
 عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکھائے پائیں نہ اپنے مذہب کا اعلان کریں
 نہ کسی کو قید کریں نہ اپنے رشتہ داروں کو اسلام قبول کرنے سے منع کریں
 مسلمان لباس نہ پہنیں اہل اسلام کی طرح جو تہ بگڑی ٹوپی نہ پہنیں مسلمان
 کی طرح بال نہ رکھیں اور ہمیشہ کمر بند باندھیں یہی نشان رہے اپنی مہر و پیکر
 زبان عربی کندہ نہ کریں مسلمانوں کی طرح سلام نہ کریں نہ مسلمانوں کے
 لقب رکھیں مسلمانوں کو آتے دیکھ کر کھڑے ہو جائیں اور جب تک وہ بیٹھ
 جائیں کھڑے رہیں ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت جہان رکھیں
 شراب نہ پیئیں تیار نہ باندھیں سواری میں زین پر نہ چڑھیں کسی آدمی کو
 جو مسلمانوں کے یہاں نوکر رہا ہو نوکر نہ رکھیں

اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتھ جو کہی فخر
 اور ہیبت تمام مشرق کا تھا ایسی ذلیل شرطیں قبول کرائیں ان غیر مذہب
 کی حقارت ہمیشہ سے ستوں ہے اسلام کا عیسائی ان شرطوں پر راضی ہوئے
 خلیفہ نے اپنے ہاتھ سے یہی لکھ دیا کہ تمہاری جانیں اور مال اور تمہارے
 تمہارے پاس رہیں گے انکو ضرر نہ پہنچے گا اور تمہیں اپنا مذہب پھوڑنے کا یہی اختیار
 ہے اس کروفر کے شہر میں جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمرؓ سادہ عربی لباس
 میں ایک عصا ہاتھ میں لئے ہوئے سو فرخیں پادری کے ہمراہ داخل ہوئے
 اور اخلاق کے ساتھ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچھتے رہے پادری یہی

شعرا اور فلسفیوں اور ریاضی دانوں کی تصنیفات کو جلا دیا اور اُس قوم کے سات

برس کے علم و ادب کی کتابوں کو برباد کر دیا انتہی

پہر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۳ میں لکھا ہے کہ پادری کا رٹنل زمینس

اہل سرب کے تمام عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلا دیا اور یہ دلیل پیا

کی کہ یہ کتابن قرآن سے مستنبط ہو گئیں انتہی سپل و پلا صاحب کی کتاب سے

معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہ خیال کرتے تھے کہ ہمارے ملین دے لینے

ابک کڑ وریس لاکہم اہل ترک (یعنی مسلمانوں) کو قتل کیا یہ قتل انجیل کے

سوافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسطرح قتل کیا تھا۔ صاحب

موصوف نے یہ کتاب اسی امر کے ثبوت بن لکھی ہے انتہی دیکھو جان دیوں

پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۲۲

پہر اُسی تواریخ و اسٹنگٹن از ونگ میں لکھا ہے باب ۱۲ خلیفہ عمر کا حال درم

پچھلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہو گا ان گریجا نہیں جو ایک سرسری

بیان ہی لکھا جائے خلافت کے شروع میں ان کی ۵۳ برس کی عمر تھی

قد سانا و لا رنگ تھے سنجیدہ صورت سپر بال کم مگر قد اتنا لمبا تھا ایک سو

۵۳ برس کی عمر تھی

ہے کہ جب بیٹھے تو کھڑے ہوئے آدمیوں سے اونچے رہتے طاقت بدن میں

سے زیادہ بائیں ہاتھ سے اسطرح کام کرتے جسطرح دھنے سے اگرچہ اسلام قبول

کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تھے کہ حضرت یحییٰ اسلام کی زندگی

کے درپے تھے مگر بعد اسلام لائیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی

اور معاون ہوئے جب تک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے مقدسین انکے شریک

میں شاید کسی نے
پست قدموں سے
تواریخ و اسٹنگٹن
از ونگ میں لکھا ہے
باب ۱۲ خلیفہ عمر کا حال
درم پچھلے بیان سے
ناظرین کو معلوم ہو گیا
ہو گا ان گریجا نہیں جو
ایک سرسری بیان ہی
لکھا جائے خلافت کے
شروع میں ان کی ۵۳
برس کی عمر تھی

حزب سنیوں

کے اس سے حال و
حوالہ دیا گیا ہے
کہ اسطرح کام کرتے
تھے جسطرح دھنے سے
اگرچہ اسلام قبول
کرنے سے پہلے اس
مذہب کے ایسے دشمن
تھے کہ حضرت یحییٰ
اسلام کی زندگی کے
درپے تھے مگر بعد
اسلام لائیکے نہایت
سچے دل سے اس مذہب
کے حامی اور معاون
ہوئے جب تک حضرت
زندہ رہے بڑے بڑے
مقدسین انکے شریک

رہے بہادران بردار اور خیر اور خیرین و تہوک و مکہ و مدینہ میں انکا نام اول ہوا
 اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی ہی
 آتشاک تعلیم اسلام کو سپاہی کی طرح سمجھایا اور رواج دیا اگر کوئی عقدہ مشکل جو
 عقل سے حل نہ ہوا تلوار سے جڑا لیا اور جسے کفر میں خدکی اسکا سر اوتارا انتظام
 امورات میں انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی میں ان کی
 پیہرگاری اور کفایت شجاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جانتا مشہور صرف
 پانی ہمیشہ پیچھا رہے اکثر لہاے یا جوگی روٹی نمک کے ساتھ مگر اعتکاف وغیرہ
 میں نمک ہی خط نفس سمجھ کر چھوڑ دیا یہ سخت انقا اور نفس کشی اور سادگی اور
 افلاس ظاہری پر اندونفین ہی لوگ عزت سے نظر کرتے تھے اپنے روز و قہ
 کے واسطے کچھ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکھتے تھے مثلاً کہا کرتے تھے کہ چارچہ
 واپس نہیں آتی سخن گفتہ تیرازکان جنبہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے
 وقت میں مسجدیں بیشمار رنگین حسین مسلمان عبادت کرین اور قید خانہ
 جنین مجرم رہیں جرایم خفیفہ کے واسطے دہرہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تھا
 کہ لوگ تلوار سے زیادہ دہرہ سے ڈرتے تھے

جب عہدہ خلافت عثمان نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفہ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ
 نے فرمایا کہ یوں تو یہ سلسلہ کہی منقطع ہوگا اسلئے امیر المؤمنین لقب ہوا
 پیچھے سے شاعران اسلام نے یہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر
 شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ رائے میں تیار و نیکی چمک دمک نے کچھ اثر کیا
 خالد کو سپہ ساری کے قابل نہ سمجھا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 تاریخ سلطنت عثمانیہ
 جلد اول
 باب اول
 فصل اول
 در بیان احوال و حال

تھے بے تحاشہ اور بے مامل لڑائی کے
 لایق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اسے بھیجے اسلئے ضرور ہوا کہ
 غیر مال اندیش ہاتون سے سپہ سالاری نکال کر ابو عبیدہ کو دیجائے جو اپنے
 حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عہدہ کے زیادہ مستحق تھے۔ چنانچہ
 ایک خط ابو عبیدہ کے نام پر چرچری پر لکھ کر اطلاع دی گئی کہ خلیفہ ابوبکر انتقال
 فرما گئے اور میں خلیفہ ہوا مگر سپہ سالار مقرر کرتا ہوں
 یہ اسی تواریخ مصنفہ واشنگٹن اورنگ صفحہ ۴۴ یا باب ۲۳ میں لکھا ہے
 تمام ملکی امور اس کا انتظام کر کے اور اپنی تجہیز و تکفین کی بابت ہدایت کر کے
 ۶۳ برس کی عمر میں دس برس اور چھ مہینے خلافت کے بعد ساتواں دن
 توارگی ہوئے کہ انتقال فرما گئے یہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی بڑی بڑی شہادت
 کہ یہ بگڑا صاحب کمالات تھے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر ان
 کہا جائے تو بجا ہے یہی تھے جنہوں نے احکام بنی اسلام اس خوبصورتی اور
 احتیاط سے جاری کئے حضرت ابوبکر کو انکی خلافت میں ہمیشہ اپنی صلاح اور
 مشورہ سے مدد کرتے رہے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا سنا بلکہ مقرر
 کئے اپنے ماتحت سپہ سالار و وزیرین انکے اقبال اور حشمت کی وقت ایسا
 نگاہ رکھا کہ یہی بڑی دلیل انکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دینا سے
 نفرت کرنے میں اور مسلمان دینی کو حقیر جاننے میں حضرت پیغمبر اسلام
 اور خلیفہ ابوبکر کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالاروں کو جب لکھا تو یہی
 کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ و قس

عمر بن الخطاب
 حضرت عمرؓ کی بڑی شہادت
 کہ یہ بگڑا صاحب کمالات
 تھے نہایت زیرک اور بڑے
 عادل بانی اسلام اگر ان
 کہا جائے تو بجا ہے یہی تھے
 جنہوں نے احکام بنی اسلام
 اس خوبصورتی اور احتیاط
 سے جاری کئے حضرت ابوبکر
 کو انکی خلافت میں ہمیشہ
 اپنی صلاح اور مشورہ سے
 مدد کرتے رہے تمام سلطنت
 اسلامیہ کا انتظام کیا سنا
 بلکہ مقرر کئے اپنے ماتحت
 سپہ سالار و وزیرین انکے
 اقبال اور حشمت کی وقت
 ایسا نگاہ رکھا کہ یہی بڑی
 دلیل انکی بڑی لیاقت حکمرانی
 کی ہے دینا سے نفرت کرنے
 میں اور مسلمان دینی کو
 حقیر جاننے میں حضرت
 پیغمبر اسلام اور خلیفہ
 ابوبکر کی پوری تقلید کی
 اپنے سپہ سالاروں کو جب
 لکھا تو یہی کہ خبردار اہل
 ایران کے لباس اور طعام
 کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ
 سادہ و قس

حضرت عمرؓ کی بڑی شہادت

عمر بن الخطاب
 حضرت عمرؓ کی بڑی شہادت
 کہ یہ بگڑا صاحب کمالات
 تھے نہایت زیرک اور بڑے
 عادل بانی اسلام اگر ان
 کہا جائے تو بجا ہے یہی تھے
 جنہوں نے احکام بنی اسلام
 اس خوبصورتی اور احتیاط
 سے جاری کئے حضرت ابوبکر
 کو انکی خلافت میں ہمیشہ
 اپنی صلاح اور مشورہ سے
 مدد کرتے رہے تمام سلطنت
 اسلامیہ کا انتظام کیا سنا
 بلکہ مقرر کئے اپنے ماتحت
 سپہ سالار و وزیرین انکے
 اقبال اور حشمت کی وقت
 ایسا نگاہ رکھا کہ یہی بڑی
 دلیل انکی بڑی لیاقت حکمرانی
 کی ہے دینا سے نفرت کرنے
 میں اور مسلمان دینی کو
 حقیر جاننے میں حضرت
 پیغمبر اسلام اور خلیفہ
 ابوبکر کی پوری تقلید کی
 اپنے سپہ سالاروں کو جب
 لکھا تو یہی کہ خبردار اہل
 ایران کے لباس اور طعام
 کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ
 سادہ و قس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 تاریخ سلطنت عثمانیہ
 جلد اول
 باب اول
 فصل اول
 در بیان احوال و حال

سہنا اور سادہ عادات اور اللہ تعالیٰ انہیں فخر دے گا یہ چوڑا اور خراب ہو
اور اتنا خیال تھا انہیں اس بات کا کہ اپنے افسردہ دین سے جسے عیش اور ترن
کی طرف راغب دیکھتے بے سزا دتے نہ چوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
دکارت و دون ثابت ہوتی ہیں حکم تھا کہ وہ لوٹدی کہ جو ایک لڑکا جن کو
ہو پر نہ کہے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہر ایک کی حاجت کیونکہ
دینے نہ یہ کہ اسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو نعمتیں ہمیں عطا
کی ہیں ہماری ضرورت رفع کر نیکیوں سے ہمیں نہ ہماری نیکیوں سے عیوض میں نیکیوں
کا عوض قیامت میں ملے گا

شروعین خلافت کے اپنے اصحاب رسول خدا اور تمام مستحقین کے خرچ کیوں اسطے
و فیض مقرر کئے حضرت عباس کو سالیانہ دو لاکھ درہم مقرر کئے اسطے طرح
کو اس کے مرتبہ کیونکہ جو لوگ کہ جنگ بدر میں موجود تھے انکو پانچ سو درہم اور
وے لوگ جو شام ایران سفر کی لڑائیوں میں شریک رہے انکو اس سے کم
حضرت اسلام کے دو محلوں میں ہر ایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
حائشہ کو بارہ ہزار حضرات حسنین کو ہر ایک کو پانچ ہزار درہم اور جو کوئی
ان حضرات سے ناراض ہوتا حضرت عمر فرماتے کہ قہر خدا کا ان پر سب سے پہلے
انہیں نے دفع جمع و خرچ بیت المال مقرر کیا انہیں نے سنہ ہجری لکھنا شروع
کیا لگہ اسلام انہیں نے جاری کیا جیسے خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لا الہ الا اللہ
تھا کہتے ہیں کہ انکی خلافت میں ۶۳ ہزار شہر قلعہ اور گڑھ بیان فتح ہوئے تھے
شہر وکی بنیاد پڑی بڑی بڑی منڈیاں مقرر ہوئیں بے شمار مسجدیں تعمیر

ہو میں انہیں کے خبط سے یہ وسیع اور طویل مٹی سلطنت ایک تہہ ستارہ پر
کس طرح متفق رہے

کہا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی میں فتحین شام اور ایران اور
کی تہیں اور تاریخ عرب میں ہی زمانہ بہادری اور فہمندی ہے اور بیاد
اس غیر محدود سلطنت کی دیکھتے ہو دس برس سے بھی کم میں پڑی
ذرا یہ خوب یاد رکھنا کہ یہ غازی نامور یہ بڑا منتظم یہ دلاور سردار شروع میں
نیم تعلیم یافتہ مکہ کے رہنے والے تھے ان ان اگے بہادران اسلام کی
مقتی اچھی طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے دیو ہوتے تھے نہت کلام

مشاح التواریخ مصنفہ طمس ولیم ہیل صاحب مطبوعہ مطبع نوکشتہ شمس
بوجہ یسند مسٹر منہری میرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ مالاک ہند
صفحہ امین مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطاب نام پدرش خطاب بن
نفیل بن عبد العزیز بن ریحان بن عبد اللہ قرط بن زراح بن عدی بن کعب
بن لوی و نسب ابو کعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم پیغمبر خدا
حفظہ یکے از زوہگان رسول بودہ چون ابو بکر صدیق پیش از وفات خود
را خلیفہ خود مقرر نمودہ بود چنانچہ بجز وفات او عمر را بر سر خلافت نشانیدند
اول کسی کہ اورا امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود و سبب آنچنان
بود کہ ابو بکر را خلیفہ رسول خواندند و چون عمر بن خطاب بخلافت نشست
گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفہ خلیفہ رسول خدا بن سخن دراز نمود پس منہدی
بر خاست و گفت تو امیرائی و مامور منانم پس تو امیر المومنین باشی

حکایت دوم

جملہ اصحاب برآن قرار دادند اور امیر المؤمنین جو اند مذکور تمامی ملک شام
 و مصر اور درست قیصر روم کہ ہر قلیس نام داشت برآوردہ و در سال شانزہم
 از ہجرت بر ملک عجم نیز متولی گشتہ فارس را از یزدجرد پس خسرو پرویز گرفت و چون
 مدت خلافت او باحر سید روزے در نماز بود شخصے بنام ابولولو غلام میغرا و را
 ساخت و مفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شدہ بنوا فقه لبثت و مفت فزی
 سال لبثت و سویم پاکہ در ماہ مجرم سال لبثت و چہارم از ہجرت و شہر مدینہ
 روئے دادہ انتہی

سبحان اللہ جاشانہ ضاحان خدا کی عظمت و جلال کا باوجود انکے کمال
 بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا گرفتار سنگ ہی نہیں ہو سکتا ہے لکھا ہے
 کہ قدار مشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرائش کے ساتھ دیکھتے تو
 اُسے حقیر جانتے تھے اور سمجھتے کہ جب آرائش باطن کم ہو گئی تب آرائش ظاہر
 کی حاجت ہوتی ہے سب انبیاء اور اولیاء نے پونہیں اسباب دنیا کو ذیل
 جانا ہے مرقس اباب ۶ میں حضرت عیسیٰ کا حال دیکھنا چاہئے جہاں لکھا ہے
 کہ یوحنا اونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنے اور چمڑی کا کمر بند اپنی کمر بنانے
 تھا اور تڑپے اور جنگلی شہداء کی خوراک تھی انتہی

تتواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درم سونیکے مقرر تھے اور
 وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے دوپٹے اور دوسرے لوگوں کا ان شخصوں کو جو بہت
 مستحق تھے بانٹ دیتے تھے زرد کوراؤل سپاہیوں کو اور بعد اسکے اور لوگوں کو
 ملا کرتا تھا۔ انکا پیرہن موٹی اؤل کا جو مالک ایشیا میں علامت بزرگی اور امور

اُسے غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑا گئے پھر یہ دنا مسمیٰ دلا کاہن کو سجدہ کیا
 سب یونانی اُسکی (یعنی سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوئے
 (از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجھا کہ فرشتے آسمان سے اترے ہیں اور یروسلیم
 کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت عمر فاروقؓ کو دیکھ کر عیسائیوں کا بطریق یعنی امام
 ایسا رعب میں آگیا کہ خاص سیکل کی بنیاد پر مسجدِ قصلی کے بنانے کی اُس نے
 صلاح دی اور وہی جگہ پہی تبدیل دے ورنہ ممکن تھا کہ کوئی دوسری جگہ اسو
 بنا دیتا اور اگرچہ جانتا تھا کہ اس جگہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
 لوقا ۲۴ باب ۴۴ میں ہے باطل ہو جائیگی اور تو ہی حضرت عمرؓ کے رعب میں آکر
 وہی جگہ بتادی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جبکا اطلال نام انجیل کے
 نامعتبری کا سبب ہو سکتا ہے غلط کر دی یہ یہ کہ یہ کہین نہیں لکھا ہے کہ
 اُس بطریق نے کوئی اور جگہ تبدیلی اور جب وہ جگہ ناپسند ہوئی تب لا چا
 ہو کر سیکل کا مقام تبدیل کیا پہلی ہی دفعہ میں اُس نے وہی جگہ تبدیلی کہ جیسے
 عیسائی اور یہودیوں کا سارا خیر تھا بسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
 حفاظت پیشین گوئی مرقومہ لوقا ۲۴ باب ۲۴ کے سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
 میں لکھا ہے مسلمانوں کو قاعدہ بند و بست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تھا
 مگر طریقوں فتح کیسے خوب واقف تھے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا یہی
 ایسا ہی تھا فتوحات رومیوں کی ایسی عجیب تھیں جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
 رومیوں نے بسبب کام میں لانے ہر قسم کی دغا بازی اور شمشیر زنی کے
 فحش حاصل کیں نہیں مگر سرداروں اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

سلطنتِ روم کی تاریخ
 حضرت عبداللہ بن ابی بکر
 رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن ابی بکر
 رضی اللہ عنہ

در شب یازدهم ماه رمضان سال ۱۰۰۰ هجری قمری
 در روز شنبه ۱۳ شهریور ماه ۱۰۰۰ هجری قمری
 در روز شنبه ۱۳ شهریور ماه ۱۰۰۰ هجری قمری

پس یسب ماکس سوی ایران که صرف سلطنت دومین شامل مین اور حضرت عمر فاروق
 که عهد خلافت مین فتح کشته شد و ملک ایک بنایت ملک او دو تصرف اسلام مین موجود
 اینک شهر مسلمانو رکاوطن او هر قریه اهل ایمانکا مسکن این ملکون که باشند کی گدا گدا
 باد شاه فیضیابی اسلام که سبب قیامتیک حضرت عمر که شکر گذارینیک مشنومی الموهفقه

جهالت طعمه آن تیغ تیز است حکم بر ملک شام افراشت از بام کشیده تیغ بابا زو سے فولاد ستاده بر فرا با صد بشارت تیغش سر زمین سیراب گردید قیامت کرد در آفاق چیشش رسول الله صدم از بت پرده بنای مسجد الصخره او کرد شبانگه بود قرب شهر اهش به شب ایام غربت با همه جبر بشوق اخلا شب سحر شد چو در بیت المقدس شد گزارش مسلم شاه بی دنیا و دینش خداوند سیر و تاج داود تبار بر صلیب نیزه بر کرد	امان را نسیم او رو در گریست برآمد هر خشنده سر شام ز پولش کوه و دشت آمد بفریاد کشاده قلعه ها از یک اشارت زرقش ز هر شیر آب گردید زمین و آسمان لرز و طیشش عمر ضایت المقدس از نو ساخت نگو خود بود و تعمیر نگو کرد شد آن ارض مقدس خمگاهش سلام حق مطلق الفجر سحر دخل کلیمه بالبصر شد که شد بر تخت داود می قرارش که ملک و مدد شد زیر نگینش زا و جش رفعت معراج داود گریز ابلیس از ظل عمر کرد
--	--

در شب یازدهم ماه رمضان سال ۱۰۰۰ هجری قمری
 در روز شنبه ۱۳ شهریور ماه ۱۰۰۰ هجری قمری
 در روز شنبه ۱۳ شهریور ماه ۱۰۰۰ هجری قمری

چو پرویرانہ میکل نظر کرد
 بعین آداب مانع البصر دید
 بلزید یک جهان از نیمہ آہش
 بہست خویش رفت آن رخسار
 بہد بہت ایمان وف کرد
 چو موسیٰ کرد بیت الدربائے
 بغفلت غیرت طور آئینگان شد
 غیر از گور صد شکر خدا گفت
 چو روح الدردید آن صنع پاکش
 نمود آن تازہ تمہید گرامی
 ہنوز آن فیض بخش خاص عام
 عدویٰ بن حق بادا منداب

فراتے جوشش از چشم عمر کرد
 پیمبر دیدہ بود و یا عمر دید
 فزون شد غیرت بیت آہش
 قوی فرمود دست دسترس را
 حرم تمہید والا قصے بنا کرد
 از شد ابتدا ازین انتہائے
 زہی نور علی نور آئینگان شد
 کلیم از طور اصل علی گفت
 بگفت ای مرجار وحی فداکش
 بہ سجلی مجنہ ریجۃ العظامی
 ہنوز آن شوکت اسلام تام است
 اسراء الایۃ الکبریٰ فکذبت

بہست بہت ایمان وف کرد

بہست بہت ایمان وف کرد
 چو موسیٰ کرد بیت الدربائے
 بغفلت غیرت طور آئینگان شد
 غیر از گور صد شکر خدا گفت
 چو روح الدردید آن صنع پاکش
 نمود آن تازہ تمہید گرامی
 ہنوز آن فیض بخش خاص عام
 عدویٰ بن حق بادا منداب

بہست بہت ایمان وف کرد
 چو موسیٰ کرد بیت الدربائے
 بغفلت غیرت طور آئینگان شد
 غیر از گور صد شکر خدا گفت
 چو روح الدردید آن صنع پاکش
 نمود آن تازہ تمہید گرامی
 ہنوز آن فیض بخش خاص عام
 عدویٰ بن حق بادا منداب

بہست بہت ایمان وف کرد

بہست بہت ایمان وف کرد
 چو موسیٰ کرد بیت الدربائے
 بغفلت غیرت طور آئینگان شد
 غیر از گور صد شکر خدا گفت
 چو روح الدردید آن صنع پاکش
 نمود آن تازہ تمہید گرامی
 ہنوز آن فیض بخش خاص عام
 عدویٰ بن حق بادا منداب

تب پیش گوئی جو ۱۰۲ از جوین پیر پیری ۱۳ (ای خاتمہ آئینگان صہون پر جم فرما
 کیونکہ اسپر ہر بان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آئی ہے (۱۳) کیونکہ تیرے بندگی کر
 پیر ویک راضی ہیں اور اسکی خاک پر مہربانی کرتے (۱۵) اور قومین پیوہ کے نام سے
 ڈریگی اور زمین کے ساری باشندے تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ پیوہ نے صہون کی تعمیر کی
 اپنے جلال میں ظاہر ہوا (۱۷) وہ ناچار کی عاکیرف متوجہ ہوا اور سنی انکی دعا کو اجازت
 نہیں جانی ہے (۱۸) یہ انوالی ہشت کسے لئے لکھا جائیگا اور پیوہ نوالی امت یاہ (یعنی
 خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اسنے اپنی مقدس بندی پر جو جانیگا پیوہ نے آسمان

۲۰) میں کیطرف نظر کی ہے (۲۱) تاکہ قیدی کی آہستہ آہستہ موت کو
 رانی دی (۲۲) تاکہ صیہون میں یہوداہ کا نام بیان کیا جاوے اور یہوداہ میں
 (۲۳) جب امتین باہر جمع ہوگی اور ملکیتین تاکہ یہوداہ کی عبادت کو
 ترجمہ پادری جوزف اوین صاحب

اس مشین گوئی کی شرح میں صرف جو وہین آیت کی تفسیر خواہد دی جو
 کی کہنا کافی ہے قولہ صیہون بجال ہوگا اور آباد کیا جائیگا کیونکہ تو نے
 اپنے لوگوں کے دل پر ایسی تاثیر دی ہے کہ وہ اُسکے دیرانے پر ترس کہنا تو ہوا
 بندہ اُسکے تہذیب راضی میں اور اُسکی خاک پر مہربانی کرتے ہیں تو
 مہربانی دکھائیگا کیونکہ احوال تیرے بندے اُسکے دیرانے پر الفت ہو
 کہنا تو میں اور اُسکی بجال اور آبادی کی دلی خواہش کہتے ہیں
 آباد ہو جائے گا نشان ہے اُسے اور باقی اس مشین گوئی
 مطلب صاف ہے کہ حضرت عمرؓ کا اُسکے دیرانے کا
 اُسے تعمیر کرنے کا ذکر ہوتا ہے اور یہوداہ کا صیہون کو تعمیر کرنا
 حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے خدائے اسی تعمیر کو دیا جیسے مشیر حضرت
 ہاتھ سے اُسے تعمیر کروایا تھا اور پیدا ہونے والی امت
 شاہد ان لوگوں کیطرف پایا جاتا ہے جو نبی اسرائیل کے
 مسلمان معلوم ہوتے ہیں اور یہ کہ خدا کی حمد کر لی اس سے
 دہرہ امت خدا پرست ہوگی نہ یہ کہ بُت پرست ہیں بلکہ نبی
 یہاں مراد ہے اور نہ دنیا کی بُت پرست قوموں سے اور نہ یہاں

زندوں کو
نیکو
کریں انہی اراخ
بزرگ
لے را
یز
یہ

عہد سچ بنی اسرائیل میں سے تھے دوسرے یہ کہ رومی فوج کے ساتھ بعقیدہ نصاریٰ
بیت المقدس کو ڈٹائے آئے تھے نہ یہ کہ اسے تعمیر کرنے کیسے یہ کہ
عیسائیوں نے کبھی بیت المقدس کو تعمیر نہیں کیا ہے اور اس پیشین گوئی
میں اسکی تعمیر اور آباد کرنا یوں کا ذکر ہے پس جس شخص میں ذرا ہی عقل ہو
تو فوراً سمجھ جائیگا کہ یہ خاص مسلمانوں سے صاف و بھریج مراد ہے اور قیدی
اور موت کے فرزندوں سے (آیت ۲۰) مراد یہ وسلم میں رہنے والے جو حکومت
اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیوں کے سبب قتل اور اسیری کے خطر و نین
گرفتار تھے

اب اگر کوئی کہے کہ نجات نصر و غیرہ نے ہی تو یہ وسلم کو فتح کیا تھا وہ کیوں نہ
وارث تخت داود ملی کہلائے تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ سب خدا کی طرف سے
اُس ملک کے وارث ہو کر نہ آئے تھے بلکہ صرف ڈٹائے اور غارت کرنے کے
آئے تھے اور یہ بات وارثوں کے سراسر خلاف ہے اور جو میں نے جو اس کی
تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خدا پرست نہ تھا خدا ہی نے اُس کو
وراثت نہ بخشی تھی اور اسی عرصہ میں وہ فارسیوں کے ہاتھ سے مار بھی ڈالا
گیا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۹) اور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کے کچھ
مقام کو پہر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے لئے
قلعہ یا محل نہیں بنوایا تب یہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ میں ہے پوری
ہوئی کہ میرا گھر عبادت گاہ کہلائے گا مئی ۲۱ باب ۳۱ پس یہ وراثت کا منصب
حضرت عمرؓ کے لئے خاص خدا ہی کی طرف سے تھا کہ ایسا بڑا کام حضرت عمرؓ

دکھان اول

۲۵۲

ماہنامہ ہوا

اسکے لئے دوسری دلیل یہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنی قریب تیرہ سو برس
سے جو حکومت اسلام و مان قائم ہے اور کسی کو اسکی آدھی اور چوتھائی
بہت ہی و مان حکومت کرنا عیب نہیں ہوا پہنچت نصر وغیرہ مثبت پرستوں
روسم کی و رات سے کسا علاقہ ہے

اور اسکے لئے تیسری دلیل یہ ہے کہ اُن مثبت پرست بادسا ہوں کا دسویں
اُس پاک مکانز اسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تھا اور انہوں نے اگر اسے
اور ویران کیا چنانچہ سیسق شاہ مصر اور بخت نصر اور انیتوکس وغیرہ سے
بتوں طامہ ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکاتین اسوقت ہوا جبکہ وہ
نہایت ویران تھا اور حضرت عمرؓ نے اگر اسے آباد اور تعمیر کیا پس وہ بڑی
حضرت عمرؓ کا گزر اُس پاک مقام میں اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
یسوعؑ کا جب و مان گر ہوا نب صرف ویرانہ تھا اور اسکی آبادی کی نسبت
اسطرح جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ نے اُسے آباد اور تعمیر کیا تھا
اسکی مقول عبادات کی نسبت بون جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت شعیبؑ
نے و مان خدا سے قاصد کی پرستش قائم کی تھی اور اسکی اہانت کی نسبت
یون جیسے حضرت ہارون اور حضرت ذکریاؑ نے اُسین کہانت کی تھی اور
اسب اور حکومت دونوں کی نسبت بون جیسے حضرت ملکا صدق
اسمین کہانت اور بادشاہت دونوں کی تھیں اور یہ ساری سہ
کیا ہی صاف اور صریح ہیں کہ جنین کسی کو یہی چون دھرا کی گنجائش

ماہنامہ ہوا

پہر یہی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے دنیا میں چھوڑا
اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہیں ہو سکتا ہے بسبب اتحاد و عقیدہ
توحید پرستی اور اسوجہ سے ہی کہ حدیث صحیح میں جو حضرت داؤد کی کتاب کا نام
وہی اُس کتاب کا ہی نام ہے جو حضرت بنی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام

پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قَدْ نَزَّلَ عَلَيَّ دَاوُدَ الْقُرْآنَ فَكَانَ يَأْمُرُ بِالْقِسْطِ**
فَقَسْرَجَ فَبَازِغَتْ كِفْلُ أَنْ لَسَجَ دَاوُدَ
یعنی ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داؤد پر قرآن سووے اپنی

سوار یوں کے کسے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زمین کسے سے پہلے پڑھ چکے تھے
انتہی اس حدیث میں زبور کا نام ہی قرآن فرمایا گیا

تب یہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶-۱۸ میں لکھی ہے پوری ہوئی
(کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے میں پہر آونگا اور داؤد کے گرے ہوئے ڈیرے کو
اٹھاؤنگا اور اُسکے ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کر کے اُسے پہر کٹھن کرؤنگا کہ قوم کا
یقینہ اور سب بغیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہیں خداوند کو ڈھونڈیں
خداوند جو سب کچھ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام
معلوم ہیں انتہی یہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہیں کہنتی
کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑوں برس پیشتر وہ بن چکی تھی اور اُس میں
لکھا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤد کے گرے ہوئے ڈیرے سے مراد وہ
ہیکل جو حضرت سلیمان نے بنوائی تھی اور اُسی ہیکل کا اب مسجد النسخہ ہے

۳
اول

سید
دین محمد کوکچہ
کا خط ولادت
میں لکھا ہے
کہ یہودی
ہوئے گناہگار

حبابا دل

کیونکہ یہ سب غفلت کے داؤد کے نام کی وہ سیکل کہلاتی ہے ورنہ توبائی تو کوئی
کی نہ تھی پہلے اسے حضرت سلیمان نے اور پھر زرد بابل وغیرہ بنایا اگر کوئی
عاموس ۹ باب ۱۱ میں یہ پیشین گوئی لکھی ہے جو کہ سیری بابل سے پیشتر کی
عیسائیوں وغیرہ میں سمجھی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۳۳)
کی گواہی سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ پیشین گوئی دوسری سیکل کی
بربادی سے علاقہ نہیں رکھتی ورنہ یعقوب کو پھر اس پیشین گوئی کی یاد دلائی
سے غرض کیا تھی کیونکہ وہ سیکل تو سیکڑوں برس پیشتر بن چکی تھی اور عیسائی
اور یہودی جدید معاوہ میں مسلمان غیر قوم ہیں اور اس پیشین گوئی میں
لکھا ہے کہ قوم کا لقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ میں تو یہودی
کثرت سے تھے یہودی قوم کا لقیہ تو گھٹتے گھٹتے سیکڑوں برس بعد ہوا ہے اور
خیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہیں پس مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہیں جسے
یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہیں پھر یہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے
تحقیقی کسے معلوم ہیں پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر سیکل ثانی عاموس نے ہی یہ
پیشین گوئی لکھی ہو کیونکہ اسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانوں ہی کے ہاتھ
ہوئی اور بڑی بات یہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہاں ہے جسے کوئی دکھ
اٹھا دے گا

پس جسطرح حضرت موسیٰ رفیقونین سے شروع میں حضرت یسوع نے اس ملک
میں آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گزارانی اس جسطرح حضرت رسول خدا
محمد مصطفیٰ اصلی الد علیہ وسلم کے اصحاب میں سے حضرت عمر فاروق نے

آخرین یہاں اگر یہ عبادت خانہ تعمیر کیا کہ جو ایک موجود ہے اپنے حضرت موسیٰ کے رُخ کے ہاتھ سے اُسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے ہاتھ سے اُسکا انجام ہوا۔ اور جب طح حضرت یسوع نے کنائین داخل ہونیکے وقت یرحوی کی شہنشاہ کو زنگولی آواز سے گرا دیا تھا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسی طرح اسطرح کے قلعہ کی دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانوں کی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے جڑ سے گر پڑی تھی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تھی کہ جب اُس دیوار کو اُٹھا تھے تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تھی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار جڑ سے گر پڑی تھی انتہی ازبستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ ۱۳۲۷ھ ص ۳۵ شروع تفسیر سورہ مدثر ہم غلط فارسی نقشہ زمین میں اصطر لکھا، بالصاۃ و غیاث اللغات میں لکھا ہے استخر بالکسر و تائے فوقانی مفتوح و سکون خارج معنی تالاب و نام قلعہ فارس زیرا کہ دروے تالاب عظیم واقع از رشیدی

تب یہ پیشین گوئی جو چہینا سٹہ زبور میں ہے (آیت ۱۳-۱۵) پوری ہوئی کہ میں قربانیوں کے ساتھ تیرے گہر میں آؤں گا اپنی نذرین تجھے ادا کروں گا جنہیں میرے لبوں نے کہا اور میری تنگی میں میرا مہنہ بولا میں فریہ برونگی قربانیان میڈہوں کے خوشبوئے سمیت تجھے گراؤں گا نبیل بکروان سمیت قربان کروں گا انتہی چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گزارتے تھے اور بعد اُسکے یہ دستور انہیں بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدہ مصلو مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

باتے ہیں اسلئے ایسے کہا جیکے لئے تو سیکڑوں بل بکری دینے پر پشیمیری پستہ
 خدا کے نام کا ایک بڑا ہی قربانی نہیں کرنے اور صرف مسلمانوں میں یہ
 قربانی گرانے کا رائج ہے چنانچہ یروسلیم میں ہی خدا کے گھر میں مسلمان ہی
 عبدالضعی و خیز میں قربانی گزرائے ہیں جیسے پستہ حضرت بسوق اور حضرت
 داؤد قربانی گزرائے تھے اسلئے یہ مشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے
 حلاقہ کہتی ہے۔

اور جب طح حضرت موسیٰ کے عہد سے اس عبادت خانہ میں خدا سے خاصیت
 کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ پستہ خیمہ جاعت بناتا اسطرح حضرت عمر
 کے عہد سے اس عبادت خانہ میں خدا سے واحد کی پرستش بجالا ہوئی اور اس
 درمیان جو کچھ نئے نئے عقاید لوگوں میں پیدا ہوئی وہ خدا کے اس پاک
 گھر سے خارج رہے وہاں کوہ سینا حضرت موسیٰ کے دف سے مشہور اور یہاں
 کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عیسیٰ کے دف سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ بنی نے یہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اسے صیحون
 اپنی سرت پر بنے اسے یروسلیم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اور دلکش
 آگے کو کوئی ناختمون اور ناپاک تجہ میں پہر داخل نہوگا انتہی سعیاہ ۵۲ بابا
 یعنی اسے صیحون کہ یروسلیم جس سے مراد ہے تو جو ایک مدت سے سو رہے
 ویران ہے اور کوئی تجہ میں عبادت کرتے نہیں آتا اب جاگ جا اور یہ
 اب خاص اس تعمیر سے حلاقہ کہتی ہے اور پہر پہر کہ آگے کو کوئی ناختمون
 اور ناپاک تجہ میں پہر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجھ لیگا

حراقہ

کہ نامختون کون لوگ ہیں اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
 انبیا کسریوں اور مصریوں اور رومیوں وغیرہ سے بار بار یہ عبادت خانہ
 بچرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کہی ایسا ہوگا کہ کوئی نامختون وغیرہ کہی
 یعنی قیامت تک اس پر تسلط پائے پس اگر یہ کلام حضرت یسعیہ بنی کا الہام
 الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہے گا حضرت دانیل فرما
 ہیں کہ اُن بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کرے گا جو تا
 نیت ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑے گی وہ اُن
 مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کرے گی اور وہی تا ابد قائم رہے گی انتہی
 (دانیل باب ۲۴)

رکن چہم

چونکہ پہلی سیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تھا وہ عیسائی عقیدہ کے بموجب
 یہودی کلیسیا سے نسبت رکھتی تھی (دیکھو رومن دیباچہ تفسیر ۲ زبور صفحہ
 جہان لکھا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴ زبور ۲-۱ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
 سطر ۱۶ مطبوعہ امریکن مشن لودھیانہ ۱۸۶۹ء تا تمام پادری روڈلف صاحب
 جسے پہلے ڈاکٹر جہان مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور مسیح ۱۸۳۸ء میں مطبوع
 ہوئی تھی اور صفحہ ۱۱ جہان لکھا ہے کہ ابیرٹم کے زمانہ میں فضل الہی کی
 روشنی پیشتر کی نسبت زیادہ چمکنے لگی اسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
 صورت عطا کی اور ابیرٹم کو بت پرستوں کی زمین اور اُسکے گہرائی سے نکال
 دیا کیا انتہی) وہ سیکل سخت نعر کے ہاتھ سے غارت ہوئے اور دوسری

دانیل

جسے زرو بابل و تیرہ نے بابل سے اگر بنایا تھا اور پھر ہیرودیس نے اسے سُدر
 یہ جیسا لیکن اس سے نسبت رکھنے نے یہ یہی رو میوں کے ہاتھ سے باکل ڈال
 گئی اب اسی جگہ پر حضرت عمرؓ کی منوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہ گویا
 کا تیسرا حکم ہے کہ کہی نہ ملے گا اور اسے طرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
 مذہب کے بد خیال کرنا چاہے کہ یہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کہ کہی نہ ملے گا
 کیونکہ اُس خدا کو جو براہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہے اور جسے یہود و نصاریٰ
 مانتے ہیں سوا مسلمانوں کے کوئی اور چوتھا فرقہ دنیا میں نہیں مانتا اور جب
 ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو ماننے میں جو یہود و نصاریٰ کا بھی خدا ہے تو
 دین اسلام ہی خدا کا تیسرا حکم ہے جو کہی نہ ملے گا

انقض بیت المقدس کی عظمت کی بابت حضرت خلیج نبی کی کتاب کے
 باب ۹ میں یہ پیشین گوئی لکھی ہے کہ اس پچھلے گہر کی بزرگی پہلے گہر کی
 بزرگی سے زیادہ ہوگی رتبہ الافواج فرماتا ہے اور میں اسکان میں مسلمان
 بخشو نگار الافواج فرماتا ہے انتہی

پس جبکہ پہلے گہر ہے جسے حضرت سلمانؓ نے تعمیر کیا تھا اس پچھلے گہر کی بزرگی
 زیادہ ہوئی تو دوسرے گہر سے جسے ہیرودیس نے سُدر اترھا کس قدر زیادہ
 سمجھنا چاہیے (دیکھو سرے گہر لینے دوسری سکیل کے ثبوت میں محرابِ اُکمل
 اوّل میں پادری یونس مسگہ و پادری والش صاحب کا قول کتابِ سما
 و محراب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دوم میں پادری اسکا
 ہفتیر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودھیانہ ہاتھ

پادری روڈلف صاحب مسیح جسے پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور مسیح میں مطبوع ہوئی اس کے صفحہ ۱۳۱ میں لکھا ہے بعضہ کہتے ہیں کہ بیرو و بزرگ نے دوسری ہیکل کو بائبل ڈا دیا اور اسی جگہ پر ایک نئی ہیکل بنائی مسیح دوسری ہیکل میں نہیں پر تیسرے میں آیا البتہ یہ بات تو سچ ہے کہ ہیرورڈ نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اسکو بخوبی آراستہ کرنا زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ روسیوں سے برباد نہ ہوئے تب تک یہودی لوگ اسی کو دوسری ہیکل سمجھتے رہے انتہی اور پہر یہ کہ میں اس مکان میں سلامتی بخشو نگاہ یہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اس مکان کو تہی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اسے یہ ہیکل بار بنایا چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے اب تک بغایت الہی قائم و سلامت ہے فقط پہر اسکی بابت حضرت داؤد بنی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہویں زبور میں یہ پیش گوئی فرمائی ہے یہ تمام زبور صرف ایسی ہی بیانیں سے فراغ کر کے پڑھنا چاہئے ۱۵ از بؤلا ۲ خداوند تیری ہیکل میں کون بسے گا تیرے کو وہ مقدسین کون رہے گا (۲) وہ جو سیدھی چال چلتا ہے اور صداقت کے کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہیں کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دیکھ نہیں دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہیں لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر میں نکمائی آدمی خوار ہے وہ جو انہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں عزت دیتا جو اپنی ضرورتیں کہتا اور اُسپر قائم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہیں دیتا اور بیگناہوں کے ستانے کے لئے رشوت نہیں لیتا وہ جو یہ کرتا ہے کہ یہی ہے خلیے گا

پادری روڈلف صاحب مسیح جسے پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور مسیح میں مطبوع ہوئی اس کے صفحہ ۱۳۱ میں لکھا ہے بعضہ کہتے ہیں کہ بیرو و بزرگ نے دوسری ہیکل کو بائبل ڈا دیا اور اسی جگہ پر ایک نئی ہیکل بنائی مسیح دوسری ہیکل میں نہیں پر تیسرے میں آیا البتہ یہ بات تو سچ ہے کہ ہیرورڈ نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اسکو بخوبی آراستہ کرنا زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ روسیوں سے برباد نہ ہوئے تب تک یہودی لوگ اسی کو دوسری ہیکل سمجھتے رہے انتہی اور پہر یہ کہ میں اس مکان میں سلامتی بخشو نگاہ یہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اس مکان کو تہی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اسے یہ ہیکل بار بنایا چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے اب تک بغایت الہی قائم و سلامت ہے فقط پہر اسکی بابت حضرت داؤد بنی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہویں زبور میں یہ پیش گوئی فرمائی ہے یہ تمام زبور صرف ایسی ہی بیانیں سے فراغ کر کے پڑھنا چاہئے ۱۵ از بؤلا ۲ خداوند تیری ہیکل میں کون بسے گا تیرے کو وہ مقدسین کون رہے گا (۲) وہ جو سیدھی چال چلتا ہے اور صداقت کے کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہیں کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دیکھ نہیں دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہیں لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر میں نکمائی آدمی خوار ہے وہ جو انہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں عزت دیتا جو اپنی ضرورتیں کہتا اور اُسپر قائم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہیں دیتا اور بیگناہوں کے ستانے کے لئے رشوت نہیں لیتا وہ جو یہ کرتا ہے کہ یہی ہے خلیے گا

پادری روڈلف صاحب مسیح جسے پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور مسیح میں مطبوع ہوئی اس کے صفحہ ۱۳۱ میں لکھا ہے بعضہ کہتے ہیں کہ بیرو و بزرگ نے دوسری ہیکل کو بائبل ڈا دیا اور اسی جگہ پر ایک نئی ہیکل بنائی مسیح دوسری ہیکل میں نہیں پر تیسرے میں آیا البتہ یہ بات تو سچ ہے کہ ہیرورڈ نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اسکو بخوبی آراستہ کرنا زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ روسیوں سے برباد نہ ہوئے تب تک یہودی لوگ اسی کو دوسری ہیکل سمجھتے رہے انتہی اور پہر یہ کہ میں اس مکان میں سلامتی بخشو نگاہ یہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اس مکان کو تہی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اسے یہ ہیکل بار بنایا چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے اب تک بغایت الہی قائم و سلامت ہے فقط پہر اسکی بابت حضرت داؤد بنی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہویں زبور میں یہ پیش گوئی فرمائی ہے یہ تمام زبور صرف ایسی ہی بیانیں سے فراغ کر کے پڑھنا چاہئے ۱۵ از بؤلا ۲ خداوند تیری ہیکل میں کون بسے گا تیرے کو وہ مقدسین کون رہے گا (۲) وہ جو سیدھی چال چلتا ہے اور صداقت کے کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہیں کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دیکھ نہیں دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہیں لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر میں نکمائی آدمی خوار ہے وہ جو انہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں عزت دیتا جو اپنی ضرورتیں کہتا اور اُسپر قائم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہیں دیتا اور بیگناہوں کے ستانے کے لئے رشوت نہیں لیتا وہ جو یہ کرتا ہے کہ یہی ہے خلیے گا

۳۶۲

انتہی ازرومن میں بطور مدد لندن میں ایک جو بہت صحت کے ساتھ معر رفتیں
چراپی گئی ہے
اب غور کرنا چاہئے کہ اس تمام زبور میں جو جو صفتیں لکھی ہیں اور پہر یہ کہ
صفتوں والا بروہم سے کہی نہ ملے گا یعنی اسے کوئی نسبت المقدس سے ملے
نہ کر سکے گا جس میں صفات مذکورہ بالا پائے جائیں یعنی جو سب بے چال چلن بکھن
اور صادق ہوا در غیبت نہ سنتا ہوا در پردہ سی کو نہ سنتا ہوا اور بیہودوں کی
صحت سے نفرت نہ کرتا ہوا اور خدا تر سوں کی عزت کرتا ہوا اور صادق ہوا
ہو اگرچہ اس میں ضرر ہی اٹھانے پڑے اور سود نہ لینا ہوا اور فرشتی نہ ہوا اور جو
ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس میں ریاست کرے گا اور مسئلہ طر سے گاہیں
انہیں کے بعض صفات تو ایسے اور لوگوں میں بھی بعض قوموں کے پائے جاتے ہیں
مگر یہ سب صفتیں بہت مجموعی اسی شخص میں تھیں کہ جسے خداے قادر نے
ایسے اس گہ کا وارث مسئلہ کیا ہے یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ
عنه میں چنانچہ سب جانتے ہیں کہ سود لینا مسلمانوں میں کس قدر ممنوع ہے کہ جس
بیان کی کچھ حاجت نہیں جیسا یونین یہ فعل مہر طر سے جائز رکھا گیا ہے کہ
اسکے لئے بیکار یعنی نہاجی کو ٹھیکان جاری ہیں اور عدالت سے سود لوٹانے
لے فتویٰ لینے ڈگریاں جاری ہوتی ہیں اور یہودیوں میں عظیم الشان یہ بات ہے کہ
جس کا دولت خانہ دار السلطنت لندن میں ہے اور جس کے نام پر بالامبا لغت آج تمام
دنیا کے یہودیوں کو مزار مہر اور مہاربات ہے اس کی سرکار دولت دار میں
گنہگار سود و اصل ہوتا ہے کہ نادانستہ لوگوں اس کی تعداد شکر تعجب

جائی کی کہ انہیں قندون کے حد سے ہنوا کچھ قندے مارے کو باقی رہے
 کہ اس صاحبزادہ کی جو باخواسے ایک یہودی کے اس گناہ میں پینسا تھا جان
 نکل گئی تب میں قندے جو باقی رہ گئے تھے حضرت عمرؓ نے اسکی لاش پر گواہ
 اس مقام پر جب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا ۸ باب ۳-۱۱ میں لکھی ہے کہ
 حضرت عیسیٰ نے ایک رانیہ عورت کو بے سزا دئے چھوڑ دیا تھا تب عیسائی
 اور اسلامی پرستہ جگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ان عورت
 پر وہ شفقت اور بیان مرد سے یہ حدالت دہان بگائے سے دو چشم پوشی اور
 بیان بگائے پر یہ سخت کوشی دہان باوجود گواہوں کے عدو دہائی اور بیان بے
 گواہ کے بہرہ رسوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرمائیں کہ حضرت
 کو ان سب صفات مرقومہ ۵ ازبور میں کس قدر مکمل بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجھنا چاہیے
 اور اسکے صریح نظائر موجود ہیں مگر اس مختصر میں انکے نکلنے کی گنجائش نہیں ہے
 صرف یہاں اس قدر اس صداقت کے بیان میں کہنا کافی ہے کہ ایک روز ایک
 محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صلعم کے حضور گئے انہوں نے یہود کا حق
 ٹھہرایا محمدی راضی نہ ہو کر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ جب صورت حال سے آگاہ ہوئے تو
 بولے کہ ایک ذرا صبر کراؤ اور اندر جا کر اپنی تلوار باہر لے آئے اور محمدی کا سر کاٹنے
 ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہ ہوں انکی یہ تہمت ہے کہ یہودی
 چہاں کہہ کر آپاد طبع ثانی ص ۱۵۵ صفحہ ۲۲۵ باب ۱۵ شرفیض ۵ پس ایسے حالات سے
 ظاہر ہے کہ ساری صفتیں مرقومہ ۵ ازبور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہو گئی تھیں اور اس
 زیادہ سیدہ چال چلن اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر عیب نہ

نگارنا وغیرہ اور کیا ہوگا

جانتا چاہئے کہ یہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریوں سے کمال مشابہت رکھتے
ہے دیکھو اعمال ۵ باب ۱-۲ میں پطرس نے حنا نیا کے ساتھ کیا کیا تھا اب اگر کوئی
نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حنا نیا کو مار ڈالا تھا اور حضرت عمرؓ
نے تلوار سے اُس سلمان کو قتل کیا تھا تو میں کہتا ہوں کہ اُس سردار کاہن کے
نوکر پر پطرس نے کیوں تلوار چلائی تھی (دیکھو یوحنا ۸ باب ۱) وہاں بھی صرف
حکم سے اُسکا کان اور ڈرا دیا ہوتا اور تعجب یہ کہ تلوار سے ہی اسے نہ مار پایا بلکہ صرف
کان ہی اُسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کراہت دیکھانے کا یہی موقع ہوتا
نہیں ہوتا

اسے ثابت ہوا کہ یہ پندرہواں زبور بھی وجود حضرت عمرؓ کی شان میں پایا جا
تا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ یروسلیم یعنی بیت المقدس میں حضرت عمرؓ کا تسلط
الہ جل شانہ کی کمال مرضی اور اُسکے عین ٹھہرائے ہوئے وعدہ کے مطابق ہوا
یہ بھی کہ بیت المقدس میں یہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنارسے گا اور
لہجہ کے گاد اور عجاز قرآن بہت فاضل معروضہ بابورام چندر جیسائی مطبوعہ
صفحہ ۲۰۲ میں بابو صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت
عمر وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع میں مسلمان ہوئے انکا ہر تقدیر فضل رہا
بلاشبہ عطا ہوا اور اس واسطے جا بجا قرآن میں مذکور ہے کہ قدر قرآن وہی اہل عرب
جانیں گے جو متقی ہیں اور انہیں کو قرآن سے سائق ہے نہ یہ کہ سخت دل ناخدا
ترسون کو انتہی نفسی زبور صفحہ پادری جوزف آدین صاحب چپا پر مرزا پور ۱۸۷۱

۱۸۷۱

میں لکھا ہے کہ خدا کے اس جہنم دار کے اس مقدس چہرہ دونوں سے اسکا زینتی
 مراد ہے سوال یہ نہیں ہے کہ کون صیون میں عبادت کے لئے جایا کر گیا بلکہ سوال یہ
 کہ کون وہاں بطور جہان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کی طرح رہے گا کون
 یہود کا ہم صحبت اور اس کے فضل میں شریک ہوگا انتہیٰ از تفسیر زبور و من صفحہ ۵۰
 تفسیر ۵ از بولینے وہی حبیب و محبوب کی طرح وہاں رہے گا جو سود خور و غیرہ بنو
 لیکن سود کی بابت ۵ آیت کی تفسیر میں یہ کہتے ہیں کہ موسیٰ کی توریت میں زبور
 خصوصاً غریب عیسائیوں سے سود لینا سراسر منع تھا انتہیٰ لیکن اس زبور میں
 حضرت داؤد نے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہیں کی اور نہ عیسائیوں سے
 کچھ بیان اشارہ ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد غریب عیسائیوں کو تو
 کیا بلکہ امیر عیسائیوں تک کو بچاتے ہی نہیں تھے وہاں زبور میں تو صرف قاعدہ
 عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خور اور مرتشی وغیرہ نہیں ہے وہ کدہ مقدس صیون
 یعنی یروشلیم میں مستقل ہوگا اور یہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر
 یہ بات ثابت ہو گئی کہ سوامریوں کے امیر عیسائیوں سے ہی سود لینا جائز ہے
 اور جبکہ امیر عیسائیوں سے سود لیا تو غیر عیسائی کے لئے یہ امتیاز بھی باقی
 نہیں رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہیں انہیں غریبوں سے ہی سود لینا جائز ہوا
 پس اس تفسیر کو اس ۵ آیت میں حضرت داؤد کے خاص مطلب سے کیا جاتا
 ہے کیونکہ زبور میں سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہیں (دیکھو ۵ از بورد) تو
 امیروں سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پر یہ کہ مفسر کے پاس
 ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ کی توریت میں غریبوں خصوصاً غریب عیسائیوں سے

سود لینا

سود لینا سراسر منع تھا اگر نہ یہ کہ جیسا یون کی انجیل میں بھی منع ہو پس ثابت ہو کہ
جیسا یونین سود لینا غریب اور امیر دونوں سے مفسر کے اس قول کے بموجب
جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنی توریث) اس لئے کہ کمزور اور بیفائدہ تھا اٹھ گیا عبرا نیو
باب ۱۸) پس ایسے لوگوں کا حضرت داؤد کوہ مقدس صیون پر رہنا نہیں چاہئے
میں لب التوائیخ جلد ۲ صفحہ ۶۸ میں ہے کہ زمانہ اوسط میں اطالیہ کے تجارتی
اطالیہ کے خاص شہر وین سکونت کر چکے سبب لمباڑ معروف تھے سب یورپ کی
اقوام کے آؤت والے تھے۔ وئے فقط اجناس کی تجارت بلکہ کاروبار ہزار
بھی کیا کرتے تھے مگر صرافی کے کام میں بہ سبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کے
تھی انہیں خلل پہونچا پس چونکہ یہ امر ور پردہ ہونے لگا اس لئے سود کی زیادہ طلبی
کے لئے کچھ حد نہ رہی انتہی

پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۶۷ مطبوعہ آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ء میں مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب میں اسی پیشین گوئی
کی بابت لکھا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیون کے معنی نہیں سمجھے کوہ
صیون سے مراد ہے خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنی وہ عالی درجہ جو خدا
مقدسوں کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروسلیم میں ہے انتہی پس بڑا بول
بوللا (یہود ۱۶۵۱۷۱۲۰۱۲۰۱۲۰۱۲۰) کہتے کہ **کلمۃ شہم من افواہکم** ط
یعنی کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے اُنکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) میں اس قوم
کو دیکھتا ہوں کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکشو احد
اور کان کے ماتحت تو تم ہر وقت روح القدس کا ساہنہ کرتے ہو (اعمال ۱۷ باب ۱۵)

میں کہتا ہوں کہ مولوی صاحب نو کوہ میمون کے سنی نہیں سمجھ کر عماد الدین صاحب
انجیل کے پہاڑی دھڑکے بڑے کر کوہ میمون کے سنی سمجھ گئے مصلح
بڑا پہاڑ سے جا بلے حوصلہ دیکھا

ہیت

آرزو بعلیت کیمون کوخت آمد بر شیشہ صد خاطر سنگ آمد و سخت آمد
مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو تیر کی لکیر چھنا چاہتے چنا چا بدی جو تیر
صاحب بھی جنگی خبرانی میں استدعا دشوور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر
مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یوں گواہی دیتے ہیں (تفسیر زبور ص ۱۵)
قرآن جب داؤد جہاد کا صندوق جیسا سے لگیا جو خیمہ اس کے لئے کوہ میمون کا گیارہ
پہر بھی خیمہ ہے سو لایا پہلا اول تو بیخ ۱۵ باب اول و ۱۶ باب ۲۹ تو بیخ باب ہیکہ خدا کے
اس خیمہ اور اس کے مقدس پہاڑ و دونوں سے اس کا زمینی مکان مراد ہے انتہا
پل عماد الدین صاحب کا وہ حالی درجہ جو خدا کے مقدسوں کو عنایت ہوتا ہے
کیا یہاں تو مستتر صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کے اس خیمہ اور اس کے مقدس پہاڑ
و دونوں سے اس کا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی ریاقت پر احوال صیوی کا جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہو تو کار زمین انکو ماضی
کہ بر آسمان تیز پرداختی ہا اے میرے بہا یو تم میں بہت سے ادب تافہ نہیں کرکے
جانتے ہو کہ اس سے زیادہ سزا پائینگے (یعقوب ۳ باب) میں اس نعمت سے جو
عنایت ہوئی ہے تم پہنچ ہر ایک کو کہتا ہوں کہ اپنے مرتبے زیادہ عالی مزاج نہ بنو
(روم نوک ۱۲ باب ۳) جگہ گئے اور جو بڑے فخر سے کچھ نہ کر و پر خاں ساری سے لکھتے
کو اپنے سے بہتر جانو (قلیو نکام ۲ باب ۳) پہاڑ اگر میہ کافی نہیں ہے خود درستی

صاحب مولوی

۸۰ زبور ۶ کی تفسیر صفحہ ۹۰ ۳ مطبوعہ مرزا پور سلاسلع میں پادری جوزف آئوین صاحب فرماتے ہیں کہ یہاں اور اکثر زبور و نین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ صیحون مراد نہیں ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُس کے متعلق جتنی پہاڑیاں ہیں جن جن پر شہر یروشلم آباد تھا سب کوہ صیحون میں داخل ہیں انتہی اب اہل انصاف میرے اس بیان کو ملاحظہ فرمائیں اور عماد الدین کی یہی انجیل وانی پر غور کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدھی مطلب کی بابت کسی سمجھ پر تپہ نہیں جانا چاہئے کہ اس پندرہویں زبور کی پہلی آیت میں جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس بیبل مطبوعہ لندن میں لکھا ہے اُس کا ترجمہ پادری جوزف آئوین صاحب نے کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داؤد نے صندوق عہد کا جینہ استادہ کیا تھا ۲ تواریخ ۷ باب ۶ چنانچہ پادری جوزف آئوین صاحب اسی پندرہویں زبور کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ دونوں لہاؤں زبور ایک ہی وقت تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے جینہ میں رکھا گیا انتہی اس حال اگرچہ یہ زبور اس وقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے جینہ آیا لیکن یہ پیشین گوئی اُن لوگوں کی بابت ہے جو سیکڑوں برسوں سے کوہ صیحون پر تسلط ہیں یہ بات تفسیر کی عبادت سے بھی ظاہر ہے جیسا کہ ہے کہ سوائس نہیں ہے کہ کون صیحون میں عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہ سوال ہے کہ کون ہا بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کی طرح رہے گا انتہی اور چونکہ اس تسلط کے بانی حضرت عمر فاروق تھے اس لئے منغلہ اور وجوہات مرقومہ بالا اسوجہ سے بھی زبور حضرت عمر کی شان میں ہے یہ یہ جو پانچویں آیت میں

دوسرا

لکھا ہے کہ کہی نہ ملے گا یہ کہی کا لفظ قوی دلیل اس بات کے لئے ہے کہ یہ پیسہ کو
 انہیں لوگوں کی بابت ہے جو ہمیشہ یروسلہ میں تسلط رہیں گے اور وہ صرف اپنی
 ہر ایک تسلط کو سارے بارہ سو برس سے زیادہ گرچکے ہیں اور یہ یہ کہ نہ ملے گا یہ
 لفظ اسی کے لئے خاص ہے کہ جو جس و حرکت سے مطاق آزاد ہوا اور وہ مسجد
 و خیر کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود یہ کل کے زمانہ میں اگر تسلط اسلام یروسلہ
 میں ہوتا تو اس لفظ کو اس قدر خصوصیت اسلام سے نہ ہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے
 کہ بنائے اسلام وہاں بھی قائم ہوئی

جینا پچہ ۶۵ زبور ۴۴ میں یہ حضرت داؤد الہام الہی سے فرماتے ہیں کہ وہ کیا
 مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنی مصطفیٰ صلعم) اور مقرب کریگا تاکہ تیری بارگاہ
 سکونت کرے ہم تیرے گھر یعنی تیری مقدس سہیل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی
 از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب چپا پر مرزا یورسٹس ۱۸۶۱ء
 اس کتاب کے دیباچہ میں یہی درج ہے یہاں اسکے لکھنے سے عرصہ یہ ہے کہ حضرت
 محمد مصطفیٰ صلعم کا خدا کی بارگاہ ہونے میں سکونت کرنا یہی تھا کہ حضرت صلعم کے صحابی
 یہ حضرت عمر کا بیت المقدس میں تسلط ہونا اور یہ کل کی تعمیر یعنی اسی جگہ یہ
 اقصیٰ بنو ناس حضرت داؤد اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہیں جنگ
 فرماتے ہیں کہ ہم تیرے گھر یعنی مقدس سہیل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی یعنی
 اُسکے بار بار فحار ہونے کے سبب جو کچھ رنج لاحق ہوگا تو اُسکی آخری تعمیر ہے کہ
 جسکی خدا تعالیٰ ہر آفت سے حفاظت کریگا پھر سب قلق دور ہو جائیگا اور جو
 اور اطمینان کے سبب دنگو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اسی وقت ہوتی ہے

حرب ہونے

کہ جب آئندہ کو اسکا خطرہ باقی نہ رہے اور یہ بات سیکل کی بابت اسی وقت فوجین
 آئی کہ جب یہ پہلی سیکل یعنی مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور یہ پہلے
 تیرے گھر کے رستے والے کیا ہی مبارک ہیں وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرتے گئے انتہی
 زبور ہم ہمیشہ شکر گزار نہ جیسا ہی ہو سکتے ہیں نہ یہودی کیونکہ انکا گزر اس پاک
 میں ہونے نہیں پاتا دیکھو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چپاہ مرزا پور
 صفحہ ۲۷۲ مگر اس گھر کے رستے والے قریب تیرہ سو برس سے تو صرف اہل اسلام
 ہیں اور انہیں کو اس زبور میں مبارک فرمایا اور مبارکبادی دی گئی فقط اسکی
 بابت یہود وہ نے ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اس سے جلد ہوا کہا اب اپنی کنیز
 اٹھا اور اس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب
 کی طرف دیکھ کیونکہ میں ساری زمین جسے تو دیکھتا ہے تجھے اور تیری نسل کو
 اب تک دو تک (پیدائش ۱۳ باب ۱۵ و ۱۶) اس ابتک کے لفظ سے سوا سلطنت
 اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہیں سمجھ سکتے جیسا کہ اس قریب
 تیرہ سو برس کے تسلط اسلام سے بیت المقدس میں ظاہر ہے اور اسید طح حیدر
 ۱۲ باب ۱۵ اور ۱۸ باب ۱۷ میں نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے
 فرمایا تھا ایسے اگر یہ سب کتابیں زبور وغیرہ الہام سے ہیں اور یہ وسلم خدا کا پایا
 مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہیں ہوتی اور نہ یہی غلط ہوگی اور خدا کو اس
 گھر میں اختیار ہے کہ اُسے جسے چاہے اپنے گھر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت
 یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت داؤد کی تہلانی ہوتی شناختوں پر تو
 ۵۱ زبور اور یہ وسلم میں حضرت عمر فاروق اعظم کے جس گھر کو بنائے اور قیام

تسلط اسلام سے یہ بات نہایت ظاہر ہو گئی کہ یہی دین اسلام سچا اور خدا کی راہ ہے
 ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگوں کو اپنی خاص خدمتوں
 کے لئے چن لیا ہے اور اپنے پاک مہکا کو انہیں کے ہاتھ میں سونپا ہے
 چنانچہ حضرت سر سیاہ اپنی کتاب کے باب ۲۸-۲۹ میں اسکی بابت یہ
 پیشین گوئی فرما گئے ہیں کہ دیکھو وہ دن آتے ہیں خداوند کہہ رہا ہے کہ یہ مدت ہم
 ہنا جبل کے بروج سے کوئے کے دروازہ تک خداوند کے لئے بکلیا جائیگا اور
 پیمائش کی رستی اُس کے مقابل چار بی پہاڑ تک ہو کر جو جاتے کو گہیر لیگیں
 لاشوں کی اور دکھ کی ساری مادی اور سارے کسیت کی دہروں کے نائے
 اور گہرے ایک کے کوئے تک پورب کی طرف خداوند کے لئے مقدس ہو گئے
 وہ پہر ہستہ تکنا دکھ مارا نہ گرا جائیگا انتہی پس ہستہ تک یہہ قہام اُس پاک
 تسلط اسلام میں ہوا اور خداوند کے لئے مقدس ہونا یہی کہ وہ پاک مقام
 ہی اسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یر سیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا
 واحد حقیقی خدا ہے

محراب یوم

پادری نکادالین تفسیر مکاشفات ص ۲۸۷ میں پادری لیٹا کی تفسیر
 مکاشفات الباب ۲ کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں کہ یر و سلم ان مسلمانوں کے لئے
 پامال کر دیکھے لئے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہی اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۸۷ میں
 صحیح خیال یہ ہے کہ جب دن سے یر و سلم مسلمانوں کی حکومت میں ہوئی ہے اسی
 دن سے ۱۲۶۰ یوم (۱۲۶۰ سال) کا شروع ہوتا ہے انتہی پس بحساب
 قمری کہ یہی معمول سب انبیاء علیہم السلام اور صفت مکاشفات کا تہا یر و سلم

مسلمانوں کے قبضہ میں مسلمانہ ہجری سے اب تک بارہ سو تتریزل ہوئے ہیں یعنی بارہ سو
 ساٹھ سے دس برس زیادہ گزر گئے پادری صاحب نے پیشین گوئی بھی ایسی کی
 جو کہنے سے دس برس پیشتر باطل ہو چکی تھی مکاشفات ۱۱ باب میں لکھا ہے کہ دس
 مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی جسکے ۱۲۴۷ دن ہوئے اور ہر دن ایک
 سال لیکن گجرات نے یہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیب داروں کے چہرہ کی وقت چو اسی
 سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلیم میں نہ رہتا اب اگر بیالیس مہینے کو مہینہ دو سال
 خیال کریں تو چوراسی سال تسلط نصاریٰ یروسلیم میں بھی بیالیس مہینے یروسلیم
 پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیاں علماء عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بات
 انتخاب کی ہیں اور دراصل انہیں کوئی اشارہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہیں
 جانا چہ جائے کہ بصراحت چنانچہ پادری فائزر خدا صاحب نے اپنی کتاب مقلع الاسرار
 چہ اپہ اکبر آباد شائع طبع ثانی صفحہ ۲۶ و ۲۷ وغیرہ میں لکھا ہے کہ عیسیٰ داہ باب ۱۲
 میں عمارتوں کے نام مسیح کا اور پناہ باب ۲ میں یہ مضمون کہ اسرائیل میں حکومت
 کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۳ وغیرہ میں حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس
 ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندوں ایسے عیسائیوں ہی کو ہے
 ہم غریبوں کو اتنی جرات نہیں ہو سکتی فتنہ اگر ایسی خیالی باتیں لکھ سکتے تو تو
 اور انجیل میں شاید کوئی لفظ باقی رہ جاتا کہ عیسیٰ اپنے مقصود کے خلاف چوڑے ہو سکتے لیکن
 جو لوگ کہ اس توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہیں انہیں ایسی دلیری اور مضمون
 تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمارتوں کے پکارا گیا اور

اور فرمایا کہ میں نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ تم لوگ اس دنیا میں رہو اور اس دنیا کی بات نہ کرو اور اس دنیا کی بات نہ کرو اور اس دنیا کی بات نہ کرو

۲۷۲

نبی اسرائیل میں انہوں نے کب ایک گنہگار ہی حکومت کی تھی اور حکمت ان کا کب لقب ہوا اور ابتداء عالم سے کسی انسان کا نام آج تک حکمت نہیں سنایا یہ کیا نام اور اگر یہ نام ہی ہو تو اس کا ثبوت کیا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ کے لئے خاص تھا تاہم ملاحظہ فرمائیں کہ میں نے جس قدر پیشین گوئیاں قوریت اور انجیل سے اسلام کے حق میں لکھی ہیں ان میں ایک ہی ایسی زبردستی کی نہیں ہے اب اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰ کے حواریوں نے یہ پیشین گوئیاں ہمہ صحت سے انتخاب کر کے ان میں لکھی ہیں اس سبب سے کہ حواریوں نے یہ سب لکھا اعتبار کرتے کہ لایق ہے تو میں کہتا ہوں کہ اول تو یہی کس طرح ثابت نہیں ہے کہ یہ انجیلین حواریوں کی تصنیف ہیں چنانچہ اس کا مفصل حال اس کتاب میں دیکھنا چاہئے جس کا نام نوید جاوید ہے اس کے سواستی ۷۲ باب ۴ میں ذکر کیا گیا ہے یہ سب لکھا اور ۲ باب ۳۲ میں یہ الفاظ ذکر و جوئیوں نے کہا تھا پورا ہو کہ وہ ناسری کہلا آتی حالانکہ کسی نبی کا یہ قول کتب انبیاء و رسالت میں موجود نہیں ہے اور ۲ باب ۱۷ میں لکھا ہے تب وہ جویر میاہ بنی نے کہا تھا پورا ہوا کہ رامین ایک آواز سننے میں آئی ہے مالے اور روئے اور بڑے ماتم کی کہ راجیل اپنے لڑکوں پر روتی ہے الخ یہ بھی سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت کی پیدائش کی وقت کی بابت ہرگز یہ بیان نہیں کیا تھا دیکھو یرمیاہ اس باب ۱۷ حضرت راجیل حضرت یعقوب کی بی بی اور حضرت یوسف کی ماکا نام ہے (پیدا ہوا) ۵۳ باب ۲۲ حضرت عیسیٰ سے چہ سو برس پیشتر نوح نبی نے تمام یہودی قوم کو اسیر کر کے بابل کی طرف روانہ کیا تو رامین جہاں بی بی راجیل کی قبر تھی ان

اور فرمایا کہ میں نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ تم لوگ اس دنیا میں رہو اور اس دنیا کی بات نہ کرو اور اس دنیا کی بات نہ کرو اور اس دنیا کی بات نہ کرو

حاجت مند

اور فرمایا کہ میں نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ تم لوگ اس دنیا میں رہو اور اس دنیا کی بات نہ کرو اور اس دنیا کی بات نہ کرو اور اس دنیا کی بات نہ کرو

سب کی پہلی منزل ہوئی تھی اس وقت یہودیوں کی مصیبت اور رنج کے سبب جو دلوں
 طاری تھا ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لئے رو رہی ہے دیکھو
 رومن تفسیر اسکا صاحب متی ۲ باب ۵۱ پر میں وہاں جلا وطنی کے وقت وہ غم تھا
 اور یہاں حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے دو برس بعد جو یہودیوں کا بیت اللحم
 بچوں کو قتل کرنا لکھا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل میں یہ یہاں ۳۱ باب ۵ کہ حضرت عیسیٰ
 کی بابت پیشین گوئی بنا یا اگرچہ صداقت تو ایک طرف مشابہت تک نہیں ہے کیونکہ
 وہاں اسیری تھی اور یہاں قتل وہاں لفظ رامہ تھا اور یہاں لفظ بیت اللحم
 اگرچہ یہ دونوں مقام قریب قریب ہیں مگر نام صحیح جدا جدا ہیں علاوہ اس کے
 یہ بچوں کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل میں مذکور ہی نہیں ہے اور نہ
 یوسف مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اسے اسطرح
 عمانوئیل بنی حضرت عیسیٰ کا کہی نام نہیں ہوا جبکہ مصنف انجیل متی نے حضرت
 یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے اباب ۲۶ و ۲۷ میں بیان کیا ہے جسکی بابت
 ترجمہ یہودی لوگ پکار رہے ہیں کہ متی اباب ۲۳ میں بحوالہ پیشین گوئی ہے اس
 کہ کتاب یسعیاہ جو لکھا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اسکا نام
 عمانوئیل رکھیں گے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ انتہی اسجگہ کنواری پر
 ترجمہ کیا ہے اصل لفظ حلتہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بیٹولہ کا ترجمہ کنواری
 اور توریت کے قدیم ترجموں یعنی ایکوٹلا اور تہیوڈوشن اور میکس کے ترجمے
 حلتہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے نہ یہ کہ کے آگے لفظ ہارہ ہے کہ یہ عبرانی
 صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنی اب حمل موجود ہے اور انجیل میں لفظ مہر صیغہ

انجیل متی تفسیر
 خزانہ الکفر
 متی ۲ باب ۵
 متی ۲ باب ۱۶
 متی ۲ باب ۲۳
 متی ۲ باب ۲۷
 متی ۲ باب ۲۸
 متی ۲ باب ۲۹
 متی ۲ باب ۳۰
 متی ۲ باب ۳۱
 متی ۲ باب ۳۲
 متی ۲ باب ۳۳
 متی ۲ باب ۳۴
 متی ۲ باب ۳۵
 متی ۲ باب ۳۶
 متی ۲ باب ۳۷
 متی ۲ باب ۳۸
 متی ۲ باب ۳۹
 متی ۲ باب ۴۰
 متی ۲ باب ۴۱
 متی ۲ باب ۴۲
 متی ۲ باب ۴۳
 متی ۲ باب ۴۴
 متی ۲ باب ۴۵
 متی ۲ باب ۴۶
 متی ۲ باب ۴۷
 متی ۲ باب ۴۸
 متی ۲ باب ۴۹
 متی ۲ باب ۵۰

اس دور
 دیکھو خزانہ الکفر
 صفحہ ۲۶

اسم مضارع کا ہے جسکے معنی یہ کہ حل ہوگا بڑیا گیا پس کلام الہی کہیں ایسا غلط
 ہو سکتا ہے کہ حضرت یسعیاد توصیفہ اسم فاعل کا فرما میں اور مصنف متی انجیل
 اسے صیغہ مضارع کا بنالین اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاق سے ماخذ ہوشکے
 جو لو کی بخونگی گئی تھی اس کنواری کو یہی حلقہ لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ
 ابو کی کو حضرت اسحاق سے منسوب کر چکے تھے اور ہاتھو میں کرے اور نام میں
 نہتہ پہنا دی تھی اور یہ سب اسی لئے ہوا کہ اسے حضرت اسحاق کی زوجہ سمجھ
 تے اس سبب اسے کنواری نہیں کہہ سکتے دیکھو پیدائش ۲۴ باب ۱۵-۱۶
 اور بعضے عیسائی علما اور یہودی بھی کہتے ہیں کہ اس ۷ باب ۱۴ میں حضرت
 یسعیاد اپنی بی بی کی طرف اشارہ کرتے (یسعیاد ۷ باب ۳۰) اور کہتے ہیں کہ وہ
 لوکا نے گی اور وہ لوکا اچھی طرح ہوش نہ سنبھالنے پاوے گا کہ اخاذ کے دشمن
 پامال ہو جائے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹرنس نے یہی لکھا ہے اور آیت میں
 اس کے وقوع کی میعاد ۴۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتیں
 مدت کے اندر ہوئی چاہیں نہ یہ کہ قریب آٹھ سو برس کے بعد ہوں جو کہ حضرت
 یسعیاد سے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے رومن تفسیر اسکا تھا
 ۱۵۷ میں لکھا ہے کہ یہ نبوت یسعیاد بنی سے اخاذ بادشاہ کے وقت میں
 سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکھی گئی دیکھو یسعیاد ۷ باب ۱۴-۱۵ اور
 معورا اور اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑھائی کرنے والے تھے اخاذ
 بادشاہ سے مدد چاہتے ہی کو تھا کہ یسعیاد بنی سے اس سے کہا کہ خدا نفعی
 سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجھے بچا دے گا لیکن اخاذ نے

یسعیاد

نہ مانگا تب یسوعیاہ بنی سے اُس سے کہا کہ خدا آپ تجھے نشان دیگا یعنی ایک کنواری
 حل سے ہوگی اور بیٹا بنے گی اُسکا نام عارفوئیل رکھیں گے اب اس مقدمے کی
 صداقت میں غور کیا جائے کہ پہلے معنی اس نشان کے یہ ہیں کہ اُسوقت کے
 یہودی صورا اور اسرائیل کے بادشاہوں سے بچیں گے اور ہر چیز پہلے معنی یہ
 ضرور ہونے لگے کہ دوسرے معنی یہ بھی نکلتے ہیں کہ یہ نشان یسوع مسیح سے مراد
 رکھتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجھے کہ یہ دوسری مراد اُن
 نبوت سے نہیں نکلتی تو یہ بھی اُسکی تشریح ہو سکتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے
 اُس لڑکے کے حق میں نبی کی معرفت کہا تھا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابقت
 ہوا یعنی مطابقت کی رو سے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری
 بات اُسکی مانند وقوع میں آئی انتہی مطلب یہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی
 تھی مسیح کا حال ہی اُس سے مطابق ہے یہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بات ہی
 چنانچہ مفسر کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صورا اور اسرائیل کے بادشاہوں سے
 بچیں گے حالانکہ مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نہ رہی تھی
 یعنی اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہو گئے تھے پس اس پیشین
 گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تھا یہی مفسر کہتا ہے کہ حضرت
 معنی یہ ضرور ہوگا کہ دوسرے معنی یہ بھی نکلتے ہیں اُنم اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسوع مسیح
 حق میں یہ نہیں فرمایا تھا اگر حضرت عیسیٰ کا حال ہی اس پیشین گوئی کے مضمون سے
 مطابق ہو گیا تو ہم علماء نصارا قطع نظر ان سب باتوں کے بسبب ۸۰ باب ۲ سے ظاہر
 ہے کہ انہیں دونوں میں وہ لڑکا پیدا ہوا جبکا نام ہمیشہ شالال حاش بازر کہا گیا تھا

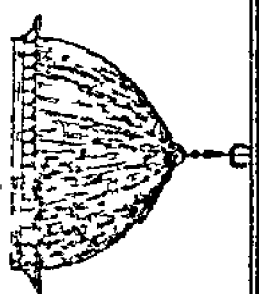
یہ سب باتیں مذکورہ
ہی ہیں جو کہ حضرت عیسیٰ
کا نام نہیں پکارا گیا
اور اس طرح متی ۲ باب ۵ میں
جو لکھا ہے کہ جو خداوند نے بنی کی
معرفت کہتا تھا اور
ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے
بولایا اتنی یہ بات ہو سکتی
۱۱ باب ۲ میں ان بلائے ہوؤ کی
بستی مذکور ہے پس اگر حضرت
عیسیٰ کے جانے پر مضمون سمجھا جائے
تو حضرت عیسیٰ انوف ذالہ کب
بستی پرست ہو گئے تھے چنانچہ
اس کتاب کی محراب ۲ رکمن ۳ کے
آخر میں اسکا بیان ہو چکا ہے
اور اس طرح متی ۲ باب ۵ میں
لکھا ہے کہ یون لکھا ہے اسے
یہودیہ کے بیت اللحم تو یہوداہ
کے سردار وہین ہرگز کترین
نہیں ہے کیونکہ تہجہ میں سے آپ
سردار بنکے گا جویری قوم
اسرائیل کی رعایت کریگا اتنی
یہ بات حضرت داؤد کے حق میں
ہی کہو کہ اسی بیت اللحم میں
حضرت داؤد پیدا ہوئے تھے اور
چونکہ ان کا چل کر بوجب حضرت
عیسیٰ ہی اسی بیت اللحم میں
پیدا ہوئے پس اُس قول کو جو کہ
بیت اللحم کی صفت میں ہے
حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی
بنا لیا اور کیا وہ تفسیر
رومن مصنفہ پادری اسکا
ٹھکانہ متی ۲ باب ۱ پر اور یہ
ہی نہ خیال کیا کہ سردار کا
لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے
نسبت رکھتا ہے یا حضرت عیسیٰ
سے جو کمال مظلوم اور مسکینی
کی حالت میں تھے غرض اس
طرح اور پیشین گوئی کا حال
جو کہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت
اور مصلوبی کی بابت اہل کلیسیائے
لگبی ہیں سمجھ لینا چاہیے
واضح ہو کہ بیت اللحم دو
تھے ایک تو صوبہ یہودیہ میں
اور دوسرا صوبہ زبکون میں
اور یہودیہ بیت اللحم میں
کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس
سے دکن طرف اس میں

محراب بیوم

یہ سب باتیں مذکورہ
ہی ہیں جو کہ حضرت عیسیٰ
کا نام نہیں پکارا گیا
اور اس طرح متی ۲ باب ۵ میں
جو لکھا ہے کہ جو خداوند نے بنی کی
معرفت کہتا تھا اور
ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے
بولایا اتنی یہ بات ہو سکتی
۱۱ باب ۲ میں ان بلائے ہوؤ کی
بستی مذکور ہے پس اگر حضرت
عیسیٰ کے جانے پر مضمون سمجھا جائے
تو حضرت عیسیٰ انوف ذالہ کب
بستی پرست ہو گئے تھے چنانچہ
اس کتاب کی محراب ۲ رکمن ۳ کے
آخر میں اسکا بیان ہو چکا ہے
اور اس طرح متی ۲ باب ۵ میں
لکھا ہے کہ یون لکھا ہے اسے
یہودیہ کے بیت اللحم تو یہوداہ
کے سردار وہین ہرگز کترین
نہیں ہے کیونکہ تہجہ میں سے آپ
سردار بنکے گا جویری قوم
اسرائیل کی رعایت کریگا اتنی
یہ بات حضرت داؤد کے حق میں
ہی کہو کہ اسی بیت اللحم میں
حضرت داؤد پیدا ہوئے تھے اور
چونکہ ان کا چل کر بوجب حضرت
عیسیٰ ہی اسی بیت اللحم میں
پیدا ہوئے پس اُس قول کو جو کہ
بیت اللحم کی صفت میں ہے
حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی
بنا لیا اور کیا وہ تفسیر
رومن مصنفہ پادری اسکا
ٹھکانہ متی ۲ باب ۱ پر اور یہ
ہی نہ خیال کیا کہ سردار کا
لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے
نسبت رکھتا ہے یا حضرت عیسیٰ
سے جو کمال مظلوم اور مسکینی
کی حالت میں تھے غرض اس
طرح اور پیشین گوئی کا حال
جو کہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت
اور مصلوبی کی بابت اہل کلیسیائے
لگبی ہیں سمجھ لینا چاہیے
واضح ہو کہ بیت اللحم دو
تھے ایک تو صوبہ یہودیہ میں
اور دوسرا صوبہ زبکون میں
اور یہودیہ بیت اللحم میں
کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس
سے دکن طرف اس میں

اور عاقبت کا حال بیان کر چکا ہوں کہ یہی حضرت عیسیٰ کا نام نہیں پکارا گیا
اور اس طرح متی ۲ باب ۵ میں جو لکھا ہے کہ جو خداوند نے بنی کی معرفت کہتا تھا اور
ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا اتنی یہ بات ہو سکتی ۱۱ باب ۲ میں ان بلائے ہوؤ کی
بستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے جانے پر مضمون سمجھا جائے تو حضرت عیسیٰ انوف ذالہ کب
بستی پرست ہو گئے تھے چنانچہ اس کتاب کی محراب ۲ رکمن ۳ کے آخر میں اسکا بیان ہو چکا ہے
اور اس طرح متی ۲ باب ۵ میں لکھا ہے کہ یون لکھا ہے اسے یہودیہ کے بیت اللحم تو یہوداہ کے
سردار وہین ہرگز کترین نہیں ہے کیونکہ تہجہ میں سے آپ سردار بنکے گا جویری قوم
اسرائیل کی رعایت کریگا اتنی یہ بات حضرت داؤد کے حق میں ہی کہو کہ اسی بیت اللحم میں
حضرت داؤد پیدا ہوئے تھے اور چونکہ ان کا چل کر بوجب حضرت عیسیٰ ہی اسی بیت اللحم میں
پیدا ہوئے پس اُس قول کو جو کہ بیت اللحم کی صفت میں ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی
بنا لیا اور کیا وہ تفسیر رومن مصنفہ پادری اسکا ٹھکانہ متی ۲ باب ۱ پر اور یہ ہی نہ خیال
کیا کہ سردار کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکھتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال مظلوم
اور مسکینی کی حالت میں تھے غرض اس طرح اور پیشین گوئی کا حال جو کہ حضرت عیسیٰ کی
الوہیت اور مصلوبی کی بابت اہل کلیسیائے لگبی ہیں سمجھ لینا چاہیے واضح ہو کہ بیت اللحم
دو تھے ایک تو صوبہ یہودیہ میں اور دوسرا صوبہ زبکون میں اور یہودیہ بیت اللحم میں
کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکن طرف اس میں

صبرِ خداوندی کی ہے موت کی طمانی یہ بتاؤ تو کور و دان مارا کہ انوار ہے اور کس سے انوار
 رخ جائے کی موت نظر آتی ہے جو مال کی صورت سے سکند مل سے اندھو کا اکت کر کے اور نظر
 رین و حضرت عمر کی ہے کہ عقل من بین اہل ایمان اللہ تبارک و تعالیٰ کے عطا کیے امور میں



۵۷۶



کو جب باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بالکل باشندے میں یا تیس ہزار آدمی
 سے زیادہ نہ ہونگے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان
 پانچ ہجڑا عیسائی اور دس ہزار یہودی ہیں لیکن کم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجھ
 میں مسلمان سب سے زیادہ ہون گے اور یہ نسبت یہودیوں کے یون کہنتا
 کہ ذکر یاد جو آقا شریف کا صراف ہے یون کہنتا ہے کہ یہ وسلم میں فقط ایک ہزار یہودی
 مرد اور تین ہزار عورتیں ہیں اور اسکا سبب یہ ہے کہ کوئی یہودی یہاں
 آکر نہیں بٹے مگر وہ جو تکلیف کا تحمل ہو یا ایسے دولت مند جو قرض دے دیکر سود
 سے گزاران کرتے ہیں کیونکہ تجارت کا یہاں نام ہی نہیں ہے جس سے کوئی گزارا
 کر سکے یونانین چونکہ یہہ جانتی ہیں کہ ہماری پرورش ضرور یہ وسلم ہی میں ہوگی
 اس باعث سے عورتوں کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف گے گردو
 نواح میں رہتے ہیں اور عیسائی اپنی خانقاہوں اور گرجوں کے آس پاس
 اور یہودی کوہ صیحون کے دامن میں اور اسکے آس پاس کے نشیب میں
 فصائیوں کے محلے کے نزدیک رہتے ہیں یہہ تینوں قومیں (یعنی یہود و نصاری
 و مسلمان) یہ وسلم کو مقدس سمجھتے ہیں خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے
 ہیں کہ جو یہ وسلم میں وفات پا کر ہوشیافت کی وادی میں مدفون ہوتا ہے
 وہ خوش قسمت ہے پس یہی سمجھ کر ان تینوں قوموں نے شہر مذکور میں
 اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یہ وسلم کاج کرنا احسانات الہی
 سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ مور یہ مسجد اقصیٰ

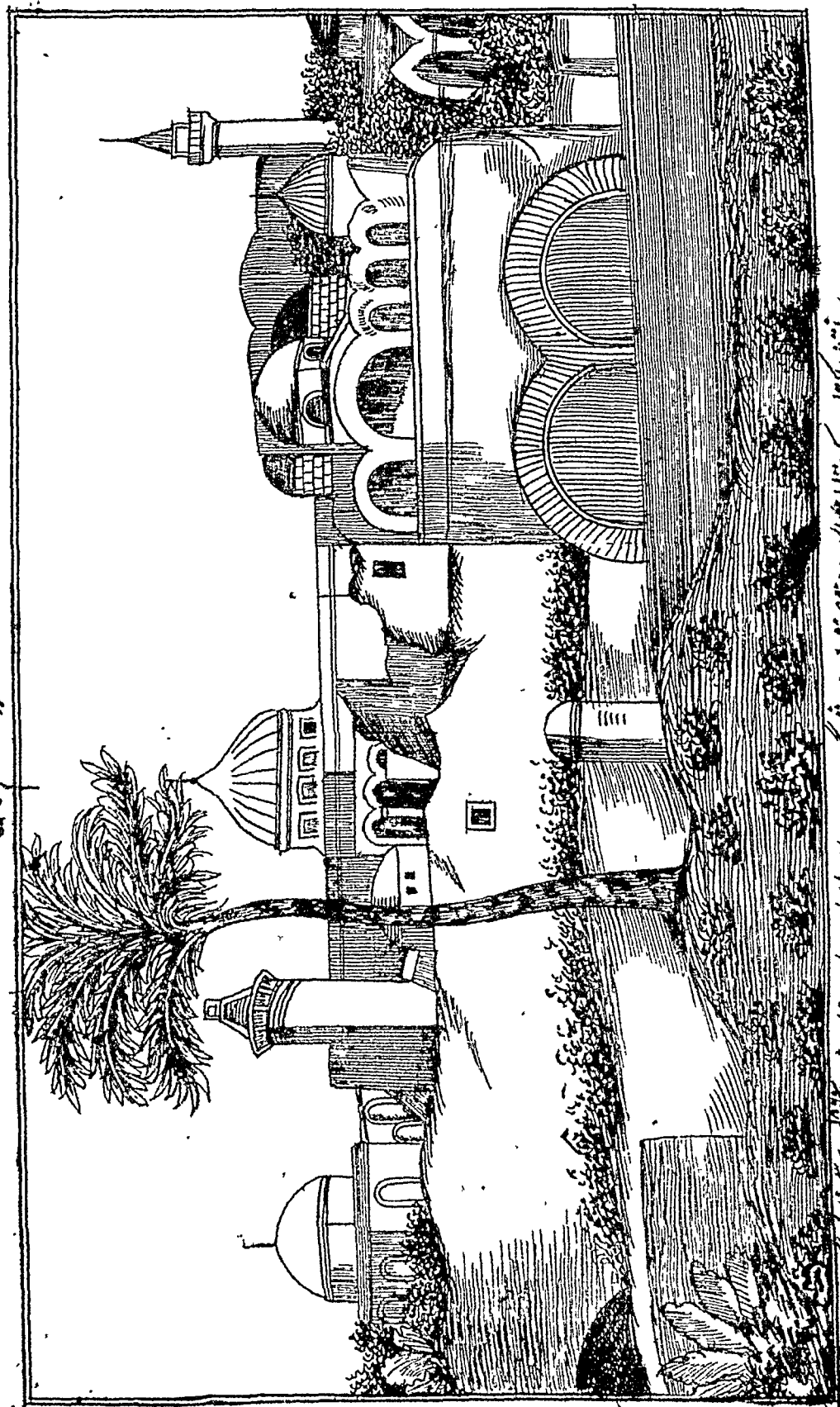
مقدس یہود

عمارت جواہل اسلام سب سے تہرک جانتے ہیں وہ مسجد ہے جو خلیفہ عثمان نے تعمیر کی
 وہ اصغر نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ حیوٹ عثمان نے یروشلم کا محضرہ کر کے
 اسے لے لیا تھا اسوقت عیسائیوں کے بطریق یعنی امام سے عرض کی کہ مسجد کیوں
 کوئی ہی جگہ بہتر ہوگی بطریق موصوف نے سلیمان کی پہچل کی اور جاکہ جگہ کو
 دیکھا یا اور کہا کہ یہ سب سے بہتر جگہ ہے اسطرح مسجد کو تعمیر ہوئی مسجد کا
 احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اس میں کوئی عیسائی نہ گزرتا تھا جاتے یا
 اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجائے تو ضرور اسے قتل کرین حیوٹ صلیب پر لٹکی
 فوج نے یروشلم کو اپنے قبضہ میں کیا تھا اسوقت انہوں نے اس مسجد کا گرجا
 بنوایا نہایت تک کوئی عیسائی اس میں داخل نہوا مگر ایک
 شخص یعنی ڈاکٹر پیرڈمن صاحب جس نے اپنی طبابت کے واسطے اہل اسلام کے
 امام سے ایسی موافقت پیدا کی تھی کہ انکو تین بار مسجد کے اندر لے گیا پس ڈاکٹر
 صاحب موصوف کے حسب بیان اس مسجد کا حال لکھتے ہیں
 صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی میں ایک ہزار چار سو ناٹوں
 فٹ ہے یعنی الاقطی نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
 عرض میں نو سو پچانوے فٹ ہے اوس احاطہ میں نارنگی زیتون اور سرو کے
 کسی ایک درخت لگے ہیں مگر اسقدر نہیں کہ جنگل ہو جائے اسی احاطہ کے دریا
 ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چار سو پچاس فٹ مربع میں ہے دہری ہے
 کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُس پر چڑھنے کے واسطے چاروں طرف
 اچھی اور کشادہ سیڑھی بنی ہے جتنا پچھپچھ تین اور اتر کر بجانب دروازہ پڑتا

حرم شریف

کی طرف ایک اور دکن بہت دُور مرا یک میٹری کے اوپر اچھی اچھی اور بڑی
 اونچی عمارت بنی ہے جو نہایت خوشنما نظر آتی ہے اُسکی باکل کرسی سفید اور
 آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی تھیں اُسکے پتھر بعضے بہت پرلے میں جنہر
 طرح طرح کی صورتیں تراشی گئی ہیں اُسے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ کسی
 قدیم عمارت کے تھے اُس کرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہیں جن میں
 درویش و ملا و موذن اور سب سامان مرمت کے موجود رہتے ہیں لیکن
 سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے چوپچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور
 ہے اسلئے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتھر ہے جسے کہتے ہیں کہ حب بنوت پہلے
 ہوئی اُسوقت یہ پتھر آسمان سے گرا اور اسی جگہ پر پڑا ہے کہتے ہیں کہ سب
 انکلی بنی حب بنوت کرتے تھے اُسی پر بیٹھتے تھے حب تک بنوت کی نسبت یہاں
 یہ پتھر بڑا پر جب وہ موقوف ہو گئی تو پتھر ہی اڑ جائے کو تھا مگر جبریل نے
 ہاتھ سے تھام رکھا حب تک محمد صلعم آیا اور اُسے اس جگہ پر اسکو
 کے واسطے قائم کیا یہ مسجد مشیت پہل ہے اور ایک پہل ساٹھ فٹ کا ہے
 اس میں چار باب ہیں باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الحبنت
 ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنی بنامہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر
 بنا لیکن جو پتھر اس میں لگے ہوئے پانچ جاتے ہیں وہ ایسے قدیم ہیں کہ گمان
 ہوتا ہے کہ وہ پہل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کہہ قدس الاقداس
 کا تھا) سب دیواریں دلداری بنی ہیں ایک دیوار کے پتھر مربع دوسرے کی
 مشیت پہل اسطرح تمام دیوار و عین ہیں اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہے

مگر انہوں نے اس میں کٹا ہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے
 میں کوئی کٹر کی نہیں ہے مگر اوپر کے درجے میں ہر ایک پہل میں ساتھ ساتھ
 اونچی کٹر کیاں ہیں اور سنگ مرمر کے عوض میں حمام دیوار رنگین خشت
 پختہ سے ملے ہیں چاروں طرف قرآن کی آیتیں بخط جلی لکھی ہیں یہ سب
 عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں
 کہ اس عمارت کے دیکھنے سے مجھے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے
 ہرگز نہیں ہوتی مسجد مذکور میں ان عیسائیوں کے حجرہ صخرہ کے سوا چند اور
 تختہ جات (یعنی تبرکات) ہیں جنکو اہل اسلام قبرک جانتے ہیں چنانچہ
 ایک بڑا پتھر ہے جسے کہتے ہیں کہ محمد صلعم کی سپر تنہا سنگ مذکور یحییٰ کوٹا ہے
 اور ایک صندوق ہے جس میں ایک سوراخ ہاتھ جانیے لایق ہے اس کے اندر
 قدم رسول (مقبول) ہے پھر سنگ سبز ہے جو قرن چودہ نسو ہے جس میں
 اشارہ سوراخ کیل کے لایق ہے ہیں اسکی یہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ
 کے ختم ہونے کے بعد ایک کیل اس میں سے غائب ہو جاتی ہے چنانچہ اس میں سے
 ساڑچودہ غائب ہو گئی ہیں اور ساڑسے تین باقی ہیں کہتے ہیں کہ جب
 یہ غائب ہو جائیں گی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہ
 یہی کہتے ہیں کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤد کا مدفن ہے معلوم ہو کہ
 مسجد مذکور کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اور اس کا قطر چالیس فٹ
 چہت اسکی شیشے کے پتوں سے بنی ہے جس پر سے تمام یروسلیم دیکھائی پڑتا ہے
 نقشہ یروسلیم جدید یعنی مسجد السخرو



ہیہ نقشہ کتاب کے مقامات المعروف مصنف پادری شریک صاحب ان ایں ٹویں بطور وزارت پوزیشن پیریں موصوفہ افضل کیا گیا

نہایت خوبصورت و دلکش

جبرون

پادری را اگر صاحب کاہنہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیوں کو مسجد میں جانے نہیں دیتے اسکا یہ سبب ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو دعائیں اور مانتیں یروسلیم والے احرام میں مانگیں گے خدا تعالیٰ ضرور اسکو سنے گا اگر وہ یہ دعائیں مانگیں کہ اہل اسلام یروسلیم سے خارج اور عیسائی بحال ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اسکو بھی سنے گا نیز

از کتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۱-۲۲ چھاپہ پور مشیخ

لیکن پادری را اگر صاحب نے یسعیہ بنی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہیں پڑا ہے کہ جاگ جاگ اے صیون اپنی عزت پہن لے اے یروسلیم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑھ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہ میں کبھی داخل نہوگا (یسعیہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مزار پر بھی کوئی عیسائی آجائے نہیں پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوہر جیکب چھاپہ سکندرہ اگر مشیخ صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے کہ مکفیلہ یا مقبلہ کا غار

جو عمری کے میدان میں حبرون کی جنوب طرف ہے جسے اسیر نام نے قبرستان بنایا کیلئے خریدا تھا آجکل وہاں ایک مسجد ہے جس میں یہودیوں اور عیسائیوں کو داخل ہونے کی پروا انکی نہیں ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہیں ہے مسلمانوں کی طرح انکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور میں نہیں ہے اس غار یا کہیت میں جو کہ یروسلیم سے بیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت نبی بی ساہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت نبی بی رقبہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار

از جغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ مشیخ صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

دکن بیوم

ہر ایک عجیب استاد سمجھ جائیگی لایق ہے کہ خدا نے یہود و نصارا کو اپنے لوگوں کی جماعت سے خارج کیا اور یہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل اور حضرت یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر بجائے پائے ظاہر ہے اور خدا نے یہود و نصاریٰ کو اپنے گھر سے خارج کیا کہ بیت المقدس ان کا گزر نہوئیے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ اولیات ما کان لہم ان یکملواھا الخالفین فی الدیناخری ولہم فی الدنیا عذاب عظیم یعنی ایسوں کو نہیں دینا

کہ داخل ہوں وہاں گر ڈرتے ہوئے آئند دنیا میں وقت ہے اور آخرت میں بڑی مار ہے (دیکھو سورہ بقرہ ۱۷) مفسرین قرآن نے بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ خلافت حضرت عمرؓ کا زمانہ ہے اور خدا نے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا کہ یہ باب مکہ منظم میں انکا گزر نہوئیے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ

یا ایہا الذین امنوا انما المشرکون نجس فلا تقبلوا المسجد بعد سورہ توبہ رکوع ۲۸) یعنی ایسے ایمان والوں مشرک جو ہیں پیغمبرین نزدیک نہ آؤ مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انتہائی نزدیک نہ آؤ مسجد الحرام کے اس سے مراد شہر میں ہی نہ آؤ اور خدا نے یہود و نصاریٰ کو اپنے ملک سے خارج کیا کہ تمام ملک عرب میں کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہیں ہے اور قریب تر سو برس گزرنے کے وہ ملک وجود یہود و نصاریٰ سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخذ حب الہوی والنصار من تحت الارض یعنی زمین مقرر نکال دوں گا یہود و نصارا کو عرب کے باہر

حاشیہ ششم صفحہ ۸۶ ۲ دولت فاروقی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزر جانا اوس سے آسان ہے کہ ایک دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو (متی ۱۹ باب ۲۴) مفسر اس کا قصداً نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ یہ مثل یہودیوں اور غریبوں میں مشہور تھی۔ یونانی زبان میں دو لفظین ہیں یعنی کھیلون جسکے معنی اونٹ اور کھیلون جسکے معنی جہاز کے لنگر کا رشتہ اور اس حال میں نقل نویسن نے کھیلون کے بدلے کھیلون لکھا ہوگا۔ کھیلون کو بیان میں کہتے ہیں کہ یہ وسلم کی شہنشاہ میں ایک پہاٹک تھا اور اسکے کنارہ ہی پر ایک چوٹا تنگ دروازہ پیدلون کے جانے کی پوٹھ بنا تھا اور تنگ چوٹیکر سبب سے دروازہ کا نام سوئی کا ناکہ (عبرانی میں روس از مال) کہلاتا تھا اس دروازہ سے فقط پیدل آدمی نکلی جاتا لیکن اونٹ خاص کر اچے بوجہ سمیت کسی نہ جاسکتا تھا اور اس نام کے ثبوت میں لارڈ لوجینٹ صاحب ایک انگریزی مسافر جسے ملک یہودیہ میں تھوڑے دن گزرے کہ سپر کی اور ایک کتاب میں اپنی سپر کا بیان چھپوایا یوں کہتا ہے کہ میں حبرون میں شہر کے پہاٹک سے پیدل نکلتا تھا کہ اوسوقت ایک فرشتوں کی قطار آئی اور بہت پیڑ و پکیہ کر میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ شہر کی ناکہ میں جائے یعنی چوٹے دروازہ میں جو پہاٹک کی پائس ہے تب خداوند کی بات یاد آئی کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزر جانا اوس سے آسان ہے کہ دولت مند آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو کیونکہ یہ اونٹ دولت مند کی طرح بڑے بوجہ سے لدے تھے اور ایسی تنگ راہ سے اونکا گزر جانا محال تھا یہاں سوچنا چاہئے کہ دولت میں بڑی بڑے خطرہ ہیں۔ او سپر دل اکثر لگارتھا اور خدا کو پہون جاتا ہے۔ اوس سے غرور اور گھمنڈ پیدا ہوتا ہے انتہی (رومن تفسیر احکامات بطریق الہ آباد صفحہ ۱۵۱) یونانی لفظ کھیلون کا مخفف کھیل ہے جسے عبرانی میں

کھل اور عربی میں جمل کہتے ہیں اور تنون زبانوں میں اس کے معنی ہیں یعنی اوندھ
 انجیل مفسر کے قول سے ثابت ہوا کہ دولت سے غرور اور گہرہ پیدا ہوتا ہے اور حق
 تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے **كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا**
عَنْهَا ۚ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَهُمْ فِيهَا مَكْرُورٌ مُبْتَلًى
حَتَّىٰ يَسْلَمَ الْوَجُوهَ لَئِيْلَ سِمَ الْخِيَاطِ یعنی تحقیق جن لوگوں نے
 جھٹلایا یا فانیوں ہماری کواؤں کو کبر کیا اونے نہ کہو لے جائیں گے وہ بھٹ اور ان کے
 دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونے کے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہو
 جائے اور نہ پہنچے یا کہ سوئی کے (اعراف ص ۴۷) پس انجیل میں دو ائمہ اور
 قرآن میں مغرور دونوں کا مطالب ملے ہی ہے کیونکہ دولت مند کے سوا کوئی غرور
 غرور نہیں کرتا ہے اور آسمان کی بادشاہت یا بہشت میں نہ داخل ہونے والے
 وہی لوگ ثابت ہوتے ہیں جو دولت میں تمام جہان سے بڑھ کر ہیں یعنی خسروانی
 سلطانین یورپ و یریدہ میں سچا قصہ اور حکم و حاکم میں فطرات انبیاء علیہم السلام
 کے احاطہ میں انکا نہ کہنے یا پان شان سے کیا ہے کہ اونٹ کا سوئی کو ناکہ کرے
 گدز جانا اور اس سے آسان ہے کہ دولت مند آسمان کی بادشاہت میں داخل
 نیست مرجع بغیر حق نہ آب **عَوَقَّ اللَّهُ الْوَالِدُ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ**
 (مائده ۴۵)

یہاں تک کہ سوا مسلمان کے اُسین کسی کو چھوڑو گا (از مشارق الانوار باب العاشر
 حدیث مسلم مطبوعہ مطبع نو کشور مشایخ اسکجاہہ ملک عرب کو جو میں نے خدا کا ملک
 کہا اسکی وجہ یہ ہے کہ تمام دنیا میں یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت
 حکم نہیں ہوا جیسے ہمیشہ خدا ہی اُسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الآثار فی قصص انبیاء
 بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت اٹلن برنج مشرک صفحہ ۱۸۴ و ۱۸۵ باب ۱۸ میں بادشاہ
 ہر ایک صاحب فرماتے ہیں کہ اعراب از سائر طوائف و قبایل بنی آدم سلاح پوش
 و جنگ جو بند پیشِ عمل ایشان غارت کر دینے لگے تھے حادہ و عہد بستن بدولتہا سے
 دیگر نڈرند ہر چند بسیار وقتہا از بیضے دولتہا سے قرب خود نشان خرچ در عیوض
 غارت گرفتہ اند۔ لیکن عرب در زمان اخلاق خود باقی ماند۔ پس اولاد
 اسمعیل ہمیشہ از اوقات همان اخلاق را داشتند کہ در قول مقدس نسبت
 بالایشان پیش فرمودہ و در سہر انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماند و تہی
 یعنی اہل عرب بنی آدم تمام گروہوں اور قبیلوں سے زیادہ تیار رہنا و در لڑائی
 کرنیوالے ہیں انکا پیشہ لوٹ مار ہے اور حادث عہد و پیمان کی اور سلطنتوں سے
 نہیں رکھتے ہیں ہر چند اکثر اوقات اپنے قرب و جوار کے بادشاہوں سے لوٹ
 کے عیوض میں خرچ انہوں نے لیا ہے۔ لیکن عرب لوگ اپنی اُسی قدیم عہد
 پر رہتے ہیں۔ پس اولاد اسمعیل کی ہمیشہ وہی عادات ہیں جو قول مقدس
 (یعنی توریت) میں انکی نسبت فرما گئے اور انقلاب میں انکے حالات بے تغیر
 رہ گئے فقط پس اس ہزار دن برس کے استقلال کئی جو حضرت ابراہیم کے
 وقت سے عربوں کو حاصل ہے اور کوئی وجہ نہیں سوا اسکے کہ انکا کوئی نیا

بادشاہ بنیں جسکے مال کا خزانہ ہو بلکہ خدا ہی انہیں سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک کو یا خدا کا خاص قلم ہے۔

پس جزیرہ عرب سے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کو خارج کیا مگر حضرت عیسیٰ کی خلافت میں اسکی یہی تکمیل ہوئی کہ خیر و خیرہ سے یہ لوگ نکال دئے گئے۔
 بخاری اور مسلم میں ابن عمر سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اعلیٰ البیوت والنصارى من ارض النجاشیة یقتل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جلا وطن کر دیا اور نصاریٰ کو زمین حجاز سے انتہی اور تب سے اب تک قریب تیرہ سو برس کے گزرے کہ سوا مسلمانوں کے اس ملک میں کوئی یہودی یا نصرانی علاقہ نہیں پاتا اور وہاں رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہ پیشین گوئی ان حضرت بنی اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا ہی پوری ہوئی کہ تمام عالم اسکی صداقت کو اپنی دیکھتا ہے خدا کے مقدسوں کی نعت اور خدا کے گہر و خفا کشم

خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہو چکا تو بہشت سے نکلنا خارج ہونے میں اب کون شک اور تا مل کر سکتا ہے اولیاء الخلق
 لہم فی الحقیقۃ لا یظلمون فی القیامۃ لا ینکروا ولہم فی القیامۃ
 (سورہ آل عمران) یہاں کتاب مقامات المعروف صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے یہودیوں نے جو زمین میں رہے ہیں دو عہد لگائے بنائی ہیں لیکن وہ دونوں چھوٹی اور بے قدر معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت ظلم اٹھایا ہے کہ انہیں کئی ایک دولت مند تو ہیں لیکن شان و شوکت سے گزرا ان میں کرتے اب تک وہی مثل اوپر بحال ہوئی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

خارج سلوک

بلند کرتا چٹکن کو ڈھونڈتا ہے اور یہی سب سے بڑی دولت مند ہو دیوں کے
گہرو نکو جا کر دیکھو تو باہر سب ٹوٹے ہوئے نظر آتے ہیں اور اندر اچھی اور کشادہ مکان
ہیں حسین فرش فرش پیکر اور ایلخانیہ چین و آرام سے رشتا معلوم ہوتا ہے کہ اونکی
عبادت نگاہوں میں عورتوں کی واسطے الگ الگ جگہ مقرر ہے جن میں کوئی جاؤ تو فقط
دیکھنے کیواسطی جاسکتا ہے یہ عبادت میں ہرگز شریک نہیں ہو سکتا کہتے ہیں کہ عورت
شادی کے بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (یہ تعجب ہے کہ عیسائیوں نے عورتوں کو
ساتھ لے کر حج میں جانا کہا نہی سیکھا اسلامی شریعت میں عورتوں کو فقط مرد کا اچھا ساتھ

وحي شد خاطر بن الخطاب
هست مکر ز نان اگر چه عظیم
نهان از دیده اغیار باشند
شمارشاد آبی در حق شان

فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ فَرَاغِ حَاجَاتٍ
إِنَّ رَبِّي يَبَكِّدُهُنَّ عَنْ عَالِمٍ
زَنَانٍ يَأْكُلُ رُءُوسَهُنَّ
وَأَعْتَدْنَا لَهُنَّ زُرْقًا يَنْزِلْنَ فِيهَا

اور عبادت گاہوں کا ذکر ہو اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر کچھ مفصل حال خانقاہوں کا لکھنا اور ان میں سے دو خانقاہیں مشہور ہیں ایک تولا طینی اور دوسرا زمینی لاطینی نہر ہوا اور پیرچیم اور تولوانی ذکن پچیم کے سمت ہوا و ان میں صاحبوں کی سماجی ہو سکتی چنانچہ انہی خانقاہ میں ایک ہزار شخص ٹکٹ سکتے ہیں ارمینوں کا ایک گرجا بہت بلند اور کشادہ بنا ہے اور اس میں ہسپاب عبادت استقدرا اور ایسے قیمتی ہیں کہ تمام دنیا میں دستیاب ہو سکیں گے ظاہر ہوتا کہ ہر وقت یونان اور لاطینی کیسین برابر ہی کیا کرتے تھے اور کہو کہ یہو ایسا ہی ہوا کرتا تھا کہ شریعت بنی اسرائیل کو چھوڑ لاٹھو لے خوب مار پیٹ کرتے تھے اور سچی دینداری کی بیخبری صاف ہوتی

لوگ وہاں سے اوجھل ہو کر وقت گزار سجدوں پر نہ رہتے تھے بلکہ ان کے سر پر تھیں اور ان کے سر پر تھیں۔

جمہور
 عوام
 جاناں
 ازمیر الاسلام
 ایسہ
 شہنشاہ
 صفحہ ۱۰۰
 (خزائن)
 ۳۵
 (بوسقہ)

بنی (یروسلیم کے جنوب کی طرف سلوواک کا حصہ) جس کی گہرائی چوبیس فٹ ہے
 یروسلیم میں ایک نیا ماجرہ ہوا کہ ملکہ انگلستان اور شاہ پروشیا
 باہم عہد و پیمان کر کے ایک گرجا تعمیر کرانیکا ارادہ کیا جس میں خدا کی
 عبادت انگلستان کے کلیسیا کے طور پر ہو سوا تھا کہ گرجا مذکورہ گرجا
 زمین ملی اور اس کی نو سو بیس الی گنی پرائیٹک تعمیر نہیں ہو سکا اس لیے کہ اونی
 اور یونانی و لاطینی عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور نامقدور اسکے باطل
 سرچشمے سے تھکے اور سرگرم ہیں اور اب نہیں معلوم کہ کس اور کس کا نیک انجام ہوگا
 یہاں کتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۴ میں لکھا ہے جو وادی کی یہ روٹ
 کے یورب کی طرف ہے اور یہوشفات کے نام سے مشہور ہے اور اس کا طول دو یا دو
 میل کا ہوگا اور اس کی کسارہ ریز گتھنی کا یاغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
 ستون اور کئی ایک مقبرے بعض بلند اور عالیشان اور بعض ٹپے
 یہووشے ویراں پر ہے میں یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب میں لکھا ہے کہ
 میں نے ساری قوموں کو اکٹھا کر دینا اور وہیں یہوشفات کے وادی میں لگا
 پہر ۱۲ بیت میں لکھا ہے کہ غیر قومیں ہمارے یہوشفات کے وادی میں
 چلیں کیونکہ چاروں طرف کے غیر قوموں کے انصاف کرنے کیونکہ یہاں مشہور تھا
 ان آیتوں سے یہودیوں کو یہ سمجھا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نبی آدم کی طرف
 یہوشفات کے وادی میں کریگا اور اس زمانہ کی بعض عیسائی ابھی جو اس
 سرگرمی پر ہیں کہ قوم یہودیہ پر اپنے ملک میں لکھتے ہیں کہ یہودیہ کی حالت میں یہ وہ
 تخت بن ہو کر ساری قوموں کی عدالت یہوشفات کے وادی میں کریگا اور اس

یہودیہ

بہی جو قدس کی نواحی میں رہتے باوجود یکساں خیال کا قرآن وحدیث میں
 کہیں نام و نشان نہیں پایا جاتا برابر کہتے آئے کہ اس عدالت میں صلح
 بہی مسیح کا شریک ہو کر ایک خاص سند پر بیٹھے گا لیکن شاید از روئے تجویز
 کسی کا خیال اس مقدمہ میں صحیح و درست نہ ہو یہی کہ اصل لفظ یہو شفا
 کے معنی یہ ہیں کہ یہو واہ کی عدالت اسپر اکثر عالموں کا یہ خیال ہے کہ اس کا تر
 کرنا واجب تھا اور یہی کہتے ہیں کہ اس وادی نے کیونکر یہو شفا نام پایا
 کوئی نہیں کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ بنی کی عجلت کے سبب یہی ہو
 کے عالموں نے اس وادی کا یہ نام رکھا ہوگا انتہی

واضح ہو کہ اس بیان میں جو لکھا ہے کہ اس زمانہ کے بعض عیسائی یہی جواب
 خیال کی سرگرمی کے پیرو ہیں کہ قوم یہود پر اپنے ملک میں اکٹھی ہو کر
 لیکن شاید از روئے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ میں صحیح و درست نہ ہو
 انتہی اس سے یہی وہ قول مفسر انگریزی اسکاٹ صاحب کا جو پیشین گوئی
 سندرجہ لوقا باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکھا ہے کہ یہودی اس پا
 شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنی یروسلیم میں یہودی حکومت قیامت سے
 پیشتر ہو جائیگی جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲۸ کن ۵ میں لکھا ہے کہ
 خط ہو گیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہو گیا
 بیان گینوم یعنی جہنم یہی عبرانی لفظ ہے یعنی گینوم اور اس کے معنی جہنم
 کی وادی بارہ ہے مہوم نامی کی یہ وادی یروسلیم کے پاس دکن طرف
 تھی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہاں مالکیت کی پوز

یہودی

کرتے تھے ۲ سلاطین ۶ اباب ۳ اور ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳

(حضرت موسیٰ)

کو خدا نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزند و تین سے کسی کو
 مالک کی نذر آگ میں مت گزراؤ (احبارہ اباب ۲۱ اور ۲۰ باب ۳) یہ نبوت
 پیتل کا بنا تھا اسکا چہرہ ویل کا سا تھا اور اس کے ہاتھ پیچھے ہوئے گویا اپنے
 حادہوں کو گود میں لینے چاہتا ہے یہ نبوت پرست یہودی اس نبوت کو
 سے نہایت گرم کر کے اپنے لڑکوں کو اسکی گود میں ڈالتے اور اس کے جلا
 آواز دہانیکے واسطے اسوقت ڈھولکوں کو بجاتے تھے بہہ ڈھولکین گون
 کہلاتی تھیں اور اسواسطے اسجگہ کا نام (وادئے قوت یا صرف قوت)
 ہی تھا یہ مینا ۷ باب ۲۱ و ۲۲ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی
 نبوت پرستی سے ڈر کر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکھتے تھے اور یوسیا
 بادشاہ کے طور پر (یعنی تجویز سے) (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) انہوں نے اسکو
 بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام خلیط و طان پھینکا جاتا اور اس غلیط کو
 جلا نیکے واسطے و طان را تان آگ جلانی رتی اسواسطے وہ بہت ڈرونی
 اور گھنونی جگہ اور دوزخ سے کچھ مشابہت رکھتی تھی یوں رفتہ رفتہ مح
 میں اسکا نام دوزخ کا نام ہو گیا جس طرح کہ فردوس بہشت کا نام قہر ہے یہ
 زمانہ میں دراصل زمین پر ایک بہت آباد باغ کا نام تھا انہی از رو سن
 تفسیر اسکا صاحب جلد اول طبع اول الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۴۹ و ۵۰
 دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۶۱ میں ہے کہ فلسطی و اجول کی پرورش کرتے تھے

اس کا نام
 ہر ایک کی
 نام نہاد
 ہر ایک کی
 ہر ایک کی
 ہر ایک کی
 ہر ایک کی
 ہر ایک کی
 ہر ایک کی
 ہر ایک کی
 ہر ایک کی

خواب مینوم

نفاذ
 درجہ
 درجہ
 درجہ
 درجہ
 درجہ
 درجہ
 درجہ
 درجہ
 درجہ

جو چھلی کا جسم اور انسان کے ہاتھ پاؤں کہتا تھا اور موابی مالک کی پرستش کرتے تھے اور اُسکے آگے اپنے بال بچوں کو گزارتے تھے اور اغلب کہ مالک نے زحل مراد تھی انتہی

نیز المشہور میر بن یعقوب نے جو کہ یہودیوں کا ایک ربی ہے مجھے کہا کہ یہ وسلم کی زمین کا خواص مثل مہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل بھی عبرانی زبان میں جو کہ یہودیوں میں خاص یہ وسلم کی بابت مہر ایک کی زبان سے بیان کی گئی ہے کہ جس طرح مہرن حقد فریہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا پھیل جاتا اور جب اُسے فوج کر کے اُسکا گوشت بامہر نکال لیں تو اُسکا چمڑا اسقدر سمٹ جاتا ہے کہ پیر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر بہرین تو یہ سمجھا سکتا اسید طرح یہ وسلم میں جب بہت آبادی تھی اور لاکھوں آدمی اُس میں بستے تھے یہاں تک کہ دس لاکھ صرف لڑکے مدرسوں میں تعلیم پاتے تھے تب بھی وہ زمین بسنے والوں کے لئے فراخ تھی اور اب جو اُس میں تھوڑے آدمی بسنے لگے مترار لگے ہیں تو یہی وہ زمین معمور اور اسبق ہے آبادی کے لائق معلوم ہوتی ہے اور یہ عجائب قدرت الہی سے ہے اسی سبب زمین یہ وسلم کا نام ارض حبشی زبور وغیرہ میں ہے جسکے معنی زمین مہرن اس سے ظاہر ہے کہ اُسکی شہر بیاہ کا دھواں اگلی شہر بیاہ سے کم ہوا ہے اور نہ وہ شہر نسبت سابق کے چوٹا ہو گیا ہے بلکہ ظاہر میں لوگوں کی نظر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور وہاں قدرت الہی کا ماجرا کچھ اور ہے یہ یہ کہ یہ وسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہیں ہے یوں تو آج کل تک

وہ زمین معمور

دار السلطنت چین میں چند لاکھ بلکہ بیس لاکھ لادرن جاگرفی اندر سے بطور
لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۱ منویل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۷۲ آدمیوں
آبادی سے اور لندن دار السلطنت انگلستان میں اٹھائیس لاکھ (ایضاً مطبوعہ
لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۳۴ مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۰۵) اور نیفان المعروف
جاپان کے پاسے تخت پردین سات لاکھ آدمیوں کی آبادی ہے (ایضاً
مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۵۷) اور پیرس پاسے تخت فرانس میں سولہ لاکھ
(ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۷۹) بلکہ اٹھارہ لاکھ (ایضاً مطبوعہ مدراس
۱۸۶۶ء صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیوں کی آبادی ہے۔

مگر یہ دوسلم کی خاص عظمت کی تو یہی نشان کہ جب تو یہ کہ جب حضرت ابراہیمؑ اسیر
ہوئے تو قرمانی کر کے لگے تب صرف جنگل تھا اور حضرت یعقوبؑ نے اسیر وہ
خواب دیکھا (سید ایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) تب اسیر خواب میں یہی آدمی کی
صورت نہیں نظر آتی تھی بلکہ جب اس میں آبادی زیادہ ہوئی اور فرس و فوج
اس پاک زمین پر ظہور کیا تھی خدا نے کہی کس دیون اور کہی مہر دیون اور
کہی رویون وغیرہ کے ہاتھ سے اسے صاف کر دیا اسکی عظمت کثرت آباد
انسان کے سبب سے نہیں بلکہ اسکی عظمت خدا نے قادر مطلق واحد حقیقی
کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ بیوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اسکی والدہ
جوانشی برس کی تھی یہ دوسلم کا چچ کیا مقدس جہروم لکھتا ہے کہ ادین بادشاہ
کیوقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جب کو عرصہ ایک سو اسی برس کا تھا

فہرست مقاموں کی

۱	بیت اللحم کا پھاٹک	۱۷	مقدس اتنا کی مسجد
۲	دشوق کا پھاٹک	۱۸	پلاطوس کا محل
۳	افرائیم کا پھاٹک	۱۹	بیت حدہ کا گنڈ
۴	مقدس ہستیان کا پھاٹک	۲۰	حرم شریف
۵	سنہرا پھاٹک یہہ بندہ اور اہل اسلام		الف سلیمان کا تخت
	بجھتے ہیں کہ اگر اس راہ سے عیائی		ب محمد کا تخت اہل اسلام بجھتے
	لوگ آوین تو شہر کو لے لینگے		ہین کہ اسیر سے قبائیلین صلیب لگا
۶	الاقصے کا پھاٹک		ج صدر عیسیٰ کے مغارے کا دروازہ
۷	غلیظ کا پھاٹک	۲۱	اصحہ
۸	صیون کا پھاٹک	۲۲	الاقصے کی مسجد
۹	ارمنیوں کی خانقاہ	۲۳	چوک و بازار
۱۰	پینس کا قلعہ	۲۴	اناس کا محل
۱۱	بنت سبا کا گنڈ	۲۵	یہودیوں کا عبادت خانہ
۱۲	حاجی مستورات کا گھر	۲۶	یروسلیم کے حاکم کا محل
۱۳	لاطینیوں کی خانقاہ	۲۷	قیافا کا محل
۱۴	کھنڈر مکان	۲۸	داؤد کی قبر گاہ
۱۵	قبر گاہ کا گرجا	۲۹	قبر گاہ عام
	بقبر گاہ ب کلوری	۳۰	بادشاہ کا گنڈ
۱۶	یروسلیم کا محل	۳۱	سلوآم کا گنڈ

یہہ نقشہ شہر یروسلیم کی زمین کا معہ فہرست مقاموں کے کتاب کے مقامات المعروف محل کیا گیا

بینین سے پسندیدہ اور اپنا سوا سیکل لینے مسیح اور قریب مسیح کی ادویہ دونوں مقام
 پاک شہر (یروشلم) میں اخضر اور پسندیدہ ہیں اور ان کے آس پاس اور مقام بھی
 کہ جنہیں نہایت اچھا کہہ سکتے ہیں اور نہ بڑا (یعنی اوسط درجہ میں ہیں) اس شہر
 کے دو کہن مجسم رخ پر انگریزی مدرسہ میں تمت کلام پیر الکتاب کے مقامات المعروف
 صفحہ ۶۹ میں لکھا ہے کہ البتہ ایک بات بڑی تسلی کی یہ ہے کہ پادری پروسٹنٹ
 کے وہاں کئی ایک موجود ہیں خصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہیں اور
 انکی سعی اور کوشش سے کئی مرید شہر میں ہو گئے انتہی

شہر یروشلم کی زمین کا نقشہ

رکن چہارم

یروشلم پراہل اسلام کے مقابل میں اہل صلیب کا یورش
 ہندی تواریخ کلیسیا چارپہ پیٹرسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۵۳-۱۵۴
 لکھا ہے مغلوں نے اپنے تختہ بادشاہ چنگیز خاں و تیمور کے ساتھ ہو کر یورپ پر
 چڑائی کی تھی اور دو سو برسوں تک ملک روس پر سلطنت کی تھی اور ملک
 پولینڈ کو اور جزائر دیاتہا اور اس وقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک
 پہنچا یا تھا۔ مگر گیارہ سوھیسوی کے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرا
 سے ظاہر ہو کر اکثر عیسائی ملکوں میں پھیل گیا اسحین لاکھوں آدمی مارے گئے یہ

دوسرا مقام

بابت ایسے سرگرم ہو کر اٹھ دوڑے اس سے یہ بھی یقین ہے کہ لوگوں کے
 دلوں میں حوصلہ پیدا کرنے میں جو نیا مذہب ناسنک مت سے زیادہ فائدہ مند
 لیکن جبکہ ان بڑے کاموں کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تھا جو اپنی خواہش ترک کر
 اور اپنا من مارتے کو سکھاتا ہے بلکہ صرف وہ جو نہ نیا مذہب جو اگرچہ بڑے دیکھ
 میں سنبھالتا ہے تو یہی دیکھو نہ لانا ہے (یعنی نجات پیدا کرتا ہے) اسلئے ہم
 نہیں کہہ سکتے کہ وہ بیشک مشقت (کروس جہ کی) سچے مذہب کا پہل تھا یقیناً
 ایسے کتنے ہی نیا مذاہن مہوں گے کہ جو بسوج سمجھ کر اس لڑائی میں شریک
 ہوئے ہوں گے لیکن سبوں کو انہیں کی مانند سمجھنا لازم نہیں ۹۶۱ء عیسوی
 میں کئی لاکھ جوانوں کی ایک فوج تیار باندھ کر یورپ کے ملکوں سے
 اکٹھا ہو کر ملک فلسطین کی طرف چلے گئے گذرے نامے بواجون شہر کا
 سردار انکا سپہ سالار تھا لیکن ۹۹۱ء عیسوی میں جب انہوں نے شہر
 یروسلیم مسلمانوں کے ہاتھ سے لے لیا تب صرف سناٹہ ہزار آدمی جیتے بچے
 گذرے یروسلیم کا حاکم کہلا کر تنہا بڑے دنوں کے بعد مر گیا اور جو فوج کے
 بچ رہے تھے انہیں روز روز دیر مسلمانوں سے لڑائی کرنی پڑی ان صلابت
 میں بہتی ہوئے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی مغربی ملکوں کے رہنے والوں میں
 پھیل گیا اور ایک بار ایک لاکھ لڑکوں کی فوج بھی یروسلیم کی زیارت کرنے
 اٹھ چلی لیکن وہ ملک ایمان کی حد سے باہر نہیں پہنچے تھے کہ اکثر تھے اُسکے
 غارت اور ہلاک ہوئے آخر یورپ کے کتنے بادشاہوں نے بڑی بڑی فوجیں
 لیکر کئی بار کرسٹیانیوں کی مدد کی واسطے فلسطین پر چڑھائی کی تو یہی مشہور ہے

سوتاسی صیوی میں شہر یرد سلم پر مسلمانوں کے قبضے میں آگیا (تب یہ پیشین گوئی
 جو ۱۲۹۰ زبور میں ہے پوری ہوئی کہ صیون کے سارے مغبض رکھنے والے منتر
 ہونگے اسیکے چائے جائیں گے الخ ۱۲۹ زبور ۵ وغیرہ) اُسکے بعد پورے پورے
 مغربی بادشاہوں نے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن صیانی حکومت
 کو اس شہر میں قائم نہیں کر سکے انتہی تب یہ پیشین گوئی جو ایک سو پچیسین
 زبور میں ہے پوری ہوئی کہ جکا لوکل خداوند پر ہے کہ وہ صیون کی مانند میں جو
 نہیں سکتا اور ابد تک ثابت ہے حسب طبع یرد سلم کے آس پاس پہاڑ میں آہستہ
 طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابد تک اپنے لوگوں کو گھیرے ہوئے ہے (۱۲۵
 زبور ۱۲۵) اور اسیوقت یہ پیشین گوئی بھی جو ۴ زبور میں ہے پوری ہوئی
 کہ خداوند بزرگ ہے اور الیق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر میں اُسکے مقدس
 پہاڑ پر اُسکی ستائش بہت طرح سے کی جائے خوب مشرف تمام زمین کی خوشی
 کوہ صیون ہے وہ شمالی اطراف احد وہ شہر جو ڈیرے بادشاہ کا ہے اُس کے
 مخلوق میں مشہور ہے کہ خدا اُسکی پناہ ہے کہ چونکہ دیکھ کہ بادشاہ باہم آسمان اور
 ایک ساتھ خائب ہوئے وے دیکھ کہ فوراً گھبرائے وے حیران ہوئے اور یہ
 گئے لرزش اور پیر غالب آئی اُنکو ایسا درد ہوا جیسا جھٹکے وقت عورت کا
 ہوتا ہے اُس پوربی ہوا سے جو ترسیں کے جہازوں کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
 مہنے سنا تھا ویسا ہی خداوند افواج کے شہر میں اپنے خدا کے شہر میں ہے
 خدا اُسے ابد تک برقرار رکھے گا صلہ اسے خدا ہم تیری سبیل کے درمیان
 تیرے لطف کامل کی یاد رکھتے ہیں اسے خدا جیسا تیرا نام ہے زمین پر تیرے

ویسے ہی تیری راج ہے تیرا دھنا اتہ صداقت سے بہر اسوا ہے کوہ صیون
خوش ہوئے ہوداہ کی بیٹیاں خوشی کریں تیری حدالتوں کے سبب صیون
گہو اور اُس کے برجون کے آس پاس پہرے کے انہیں گنو تم اُسکی ہیناہ سے
اپنے دل بگاؤ اور سچ سے مخلون کو دیکھو تاکہ تم ایموالی پشتون کو اُسکی
خبر دو کہ یہ خدا ہمارا اثر ملی ابدی خدا ہے اور تادم مرگ وہی ہمارا رہنا
رہے گا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصے ہیں پہلا حصہ جو صلہ کے لفظ
نات ہے اُس میں بادشاہوں کا یروسلیم کی لڑائیوں میں مغلوب اور سر اسیمہ ہونا
نہ ذکر ہے اور دوسرے حصہ میں جو صلہ کے بعد سے تاحی نکات ہے اُس میں
اُسوقت کے لوگوں کو ان باتوں کے پورا ہونے کا یقین دلایا جاتا اور یہ کہ
خدا کے ان عجیب قدر تو یہ خوش ہونے اور اُسکا پشت در پشت انتظار کرنے
کا حکم ہوا ہے

اسکا مفضل حال گہون صاحب رومی موزخ نے اسطرح لکھا ہے کہ
(عربوں وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکوں کے یروسلیم پر قابض ہونیکے ۲۰
برس بعد (۹۵۰ء سے ۱۰۰۹ء) ایک پیٹرنامی ایک شخص زیارت کیواسطے
وہاں گیا۔ یہ شخص ایٹس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تھا گو وہ
خفیہ صورت مگر تیر نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لڑکا تھا اور شروعمین
فوجیں بھی رہا مگر حلب سیف تو کیا دنیا ہی کو ترک کر کے گوشہ نشین ہوا۔ اور
اگر یہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑھی اور قبح شکل تھی تو مکان چھوڑ کر خانقاہ
میں جا رہنا مشکل نہ تھا اور یہاں سے عزت نشینی آسان۔ ریاضت کشی

اسکے اعصاب تو گھٹ گئے مگر توہمات بڑھ گئے جو کچھ جی میں آیا وہ ہی عقیدہ ہو گیا
 اور جو عقیدہ ہو گیا وہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ میں نظر آئے لگتا ہے حضرت کو یوں
 میں کچھ تکلیف پہنچی اور یوں ہی صیانت کی کچھ عزت نہ دیکھی پس وہاں
 (یعنی روسم کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
 کچھ مدد کیوں نہیں مانگتے اس بچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکھتے ہو کہ جانشینان
 قسطنطنین کتنے مفکر اور خوش ہیں ان سے کیا اور کسے امید ہے تب تو میرے
 صاحب بولے رہو میں تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہوں۔ اور
 واقعی آمادہ کر دیا۔ بڑے پادری صاحب کو گونج بھرا اگر بہت سے خطوط سفارت
 لکھا انہیں حوالہ کئے پھر صاحب وہاں سے چلے اور جیسے بکے مخمور متعصب
 ہوتے ہیں اس حال میں پوپ سے ملے اربن ثانی اندون پوپ تھا انہوں
 نے پوپ کو حالت جذب میں دیکھتے ہی بنی سمجھ کر لیا اور وعدہ کیا کہ مجلس عالم میں
 شریک کروں گا تب تک اسکی منادی کرو جب پوپ نے یہ سہارا دیا یہ حضرت
 تمام ممالک فرانس اور اطالیہ میں منادی کرتے پھرے اور بیکار نہیں۔ کہا
 کہ کہاتے نماز لمبی چوڑی پڑھتے جو کچھ آتا ایک ماہ سے لیتے دوسرے سے دیتے
 سنگے سرنگے پاتورہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکھتے تھے
 پر سوار جسکی پاکیزگی لوگوں کی نظر میں آتی ہوئی تھی اس بہت سے گرجا گھر و
 شادراہوں میں جہان و غلظ کرتے اور زواروں کی تکلیفیں بیان کرتے لوگ
 رور و دیتے اسپر چکیان آفسو اور آہن حضرت داعظ کے غضب ہی کرنی
 تھیں کوئی حجت بیان کرنے کی عیوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور ولیوں کا

حضرت پوپ

پہلی دیتے یونان کے قدیم فصحا اگر موتے واقعی رشک کرتے کہ اس دھڑلے
 بہتہ تاثیر کر رہی ہے۔ تمام ملک آمادہ ہو گیا اسکے منتظر تھے کہ دیکھئے پاپا سے روم
 کیا فرماتے ہیں مجلس پے سن شیا میں (سن ۹۵۵ء مارچ) جس میں چار ہزار پادری
 اور ۳۰ ہزار دنیا دار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہیں کی
 گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزاں آئے اور فرانس میں ایک مجلس منعقد ہو
 جس میں ہی مقدمہ پیش ہو۔ پیر کیرمانٹ میں (سن ۹۵۵ء باہ نومبر) میں مجلس ہوئی
 سوائے فرقہ حلا کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر ہی آئے (انتخاب تاریخ
 کلیسیا صفحہ ۳۱۴ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵۰ جلد ۲ مطبوعہ میٹکلیج مشن پریس
 الہ آباد مرتبہ پادری جے والٹ صاحب میں ہے کہ اس مجلس میں چار سو
 اسقف اور ایک ہزار خادم دین اور تیس ہزار مرد بے اور عہدے کے لوگ
 مع نامی گرامی جنگ بہادر دن اور امر کے شامل تھے آٹھ روز مجلس اسی
 لوگ تو پہلے ہی سے بہرے ہوئے تھے کروٹھج کے ثواب کا بیان سنتے ہی
 لوگ چیخ اٹھے کہ ہاں یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا ہی ہے۔ پوپ نے
 جواب دیا ہاں واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہ کلمہ تم لڑائی کے واسطے اختیار
 کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکھو مسیح رنگ علامت حرارت
 اور سر گرمی کی ہے شرح رنگ ہو۔ یہ بات لوگوں نے جی سے پسند کی بہت
 پاپا یونان اور دنیا داروں نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا لیجئے
 آپ ہی ہماری رہبری کیجئے مگر یہ جان جو کہوں کی عزت پوپ صاحب نے
 قبول نہیں کی اور غدر کیا کہ کئی سبب سے میرا بچانا ہی بہتر ہے۔

اس کا
 نام

ہم نے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بھی حذر
 قوی سمجھ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کی واسطے اس کے کانام آوے تو ذرا حلیم ہی سمجھتا
 نہیں آتا کہ شاہ صلح کی امت نے اس قدر جلد تلوار نیام سے بامہ کیوں کر سنبھال
 کہ سبب واقعی نہ دیکھ لیا ہو اور سمجھ لیا ہو کہ اب بے اثر سے نئی نہیں مشرق
 مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجھ ہوئے تھے کہ جنگ یر و سلم نہایت ضرور
 ہے اس میں بڑا ثواب اور فسخ ہے۔ بیت المقدس میں ہمارا حق ہے مسلمان
 اور اور اقوام مخالف بے ایمان ناخدا ترس میں مسلمانوں سے یوں بدگمان
 کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہیں مگر یہہ الزلم
 خود مشاء قرآن اور تذکرہ غازیان اسلام کے پڑھنے سے باطل ہو جاتا
 از روئے شرع و رواج عیسائیوں کو اپنے طور پر عبادت کرنا اختیار رہا ہے
 اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسیائیں انکی فولادی جونی کے نیچے دبی رہی
 میں صلح و جنگ میں اسلاسیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت و بزرگی کا
 دعویٰ رہا ہے اور غیر قوموں کو انکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا اندیشہ
 گیارہویں صدی میں اہل ترک کی متواتر فتحیں دیکھ کر آزادی اور مذہب
 جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیوں نہ ہو تیس برس کے اندر اہل اسلام
 تمام سلطنتیں ایشیا کی یر و سلم اور اہل سپانٹ تک فتح کر لین سلطنت یونان
 لب مرگ پڑی کانپ رہی تھی۔ اپنی مقوم کی ہمدردی کے ساتھ ہی لاطینیوں
 پر قسطنطنیہ کی حفاظت کا حق اور انہیں دعویٰ تھا یہہ شہر عام مغرب کی پشت
 اور مشرق کی روک تھا اور جبکہ ان لوگوں نے حق حفاظت اپنے پر واجب

جان لیا تو اسی میں حملہ دشمن کی پیش بندی ہی سمجھ لی مگر یہ سلیم ارادے اور
 طور پر ہی پورے ہو سکتے تھے اسکے لئے ایشیا کو ٹیڑھی کی طرح جاگھیرنا اور یورپ کو
 دیران کر دینا کیا ضرورت تھا۔ یہودیہ ہاٹ آئیے لاطینیوں کی قوت کچھ نہیں
 یہ سب جانتے ہیں ان حضرت جنوں ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہ چھوٹا اور
 بعید صوبہ فتح کیجئے۔ عیسائی یہ سمجھ رہے تھے کہ ہمارے نام تو اس زمین پر
 کا پتہ ہے جس پر ہماری بجات بخش خداوند کے خون سے ہر موچکی ہے ان فرست
 اندازوں کے ہاتھ سے یہ زمین موزوں کی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس
 حواری رکھتے ہیں اور زاروں کو مستاتے ہیں ہم کیوں ثابت کریں کہ یہ سکہ
 بزرگی یروسلیم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتھ ہی
 منسوخ ہو چکا تھا کیا ضرور ہے جو یہ کہاجائے کہ عیسائیوں کا خدا کسی خاص بتی
 کا رہنے والا نہیں۔ بیت اللحم ہاتھ آنا اور کلوری ملجانا انکا ہنڈولہ یا انکی قبر
 ہاتھ لگنا احکام انجیل مذمانے کا کہی کفارہ نہیں ہو سکتا گو یہ باتیں کتنی صاف
 ہیں مگر جنط و دوسواس سے لا چاری ہے۔ تمام لڑائیوں دین کیواسطے جو
 دنیا میں کسی ملک اور قوم میں ہوئیں مصر سے لگا کر لوئیٹینیا تک اور پیر و سے
 ہندوستان تک سب میں ایک عام اور ذومعنی غرض ہوتی ہے یہ سب
 سمجھتے رہے ہیں بلکہ کہا کئے ہیں کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی معقول
 محبت ہے ضرور کافروں کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا
 فتح کرنا واجب ہے جنگ ہائے صلیب سے چار سو برس پہلے اسی طرز نے
 وحشیان ایمان و عرب کو سلطنت روم فتح کرادی۔ زمانہ اور عہد ناموں نے

صبا فی فرنگیوں کی فتحیں اسطرح بختہ کر دین تھیں مگر عایا اور قریب کی
 قومیں مسلمانوں کو ہمیشہ ظالم اور درست انداز جہتے ہی رہیں اور ان کے بغاوت
 کر کے جنہیں نکالنا روکنا سمجھتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب
 ہمارے کل کلاس ایک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۳۲-۳۵۳ باب ۴ میں لکھا ہے
 کروسیٹا یعنی اہل صلیب کی لڑائیاں ایک تو ان کے ہونے کا ہے جو یورپ کی
 قوموں نے پاک زمین پر قبضہ پائیکے لئے کیا رہیں صدی سے تیرہویں صدی
 تک کین اُس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ لوگ یروشلم کی زیارت باطل ایمان والوں
 کی طرح کرتے تھے اور زیارت پاک قبر (مسیح) اور اور مقاموں کی جو مسیح کی
 زندگی اور موت سے متعلق ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ کی ولادت اور معجزہ
 دیکھانے اور مصلوبی اور دفن وغیرہ مقاموں کی زیارت کرتے تھے) اُس
 زمانہ میں ترک لوگ جبکہ قبضہ میں یروشلم اور اسکے گرد فواج کی سرزمین تھی
 یروشلم کی زیارت کرنے والوں سے امانت اور میرحی کے ساتھ پیش آتے تھے
 ان زائرین نے یورپ میں واپس آکر جو ان کے ساتھ (یروشلم میں) سلوک کیا
 کیا تھا بیان کیا اس خبر نے عیسائیوں کو غضبناک کر دیا اور وہ آسانی سے
 ایک بڑی کوشش کے لئے جو کہ کافر ترکوں (یعنی مسلمانوں) کے ہاتھ سے
 پاک زمین سے لینے کیوڑے تھی جمع ہو گئی پیٹربرٹ (یعنی پیٹر زاہد باگوشہ)
 وہ خاص مہتمم تھا جس نے آرمینو کو اول جنگ صلیب کیوڑے آمادہ کیا وہ ایک
 فرانسیسی جنگ (یعنی راہب) تھا جو کہ جنگ سرکرمین رسی باجہ کرا اور موٹا لپا
 بہتر چاروں طرف (لوگوں کو ادبہارنا) پہراہب پیٹر فلسطین میں سوایا تھا اور ترکوں

سے ستایا گیا تھا لہذا اُس نے اپنا دیکھا ہوا حال بیان کیا اور لوگوں نے اُس کا بیان
 دلی ہمدردی کے ساتھ سنا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۳۷ مشمولہ مخزن مسیحی
 نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ میٹروپولیٹن کے شائع میں ہے کہ اس نے اپنے حینال میں یہ بات ٹھہرائی
 تھی کہ عیسیٰ مسیح مجھ پر رات کی رویتوں میں ظاہر ہوا ہے اور جو کچھ کہ مجھے حاضر ہوا
 اُس کا اظہار مجھ پر کیا ہے۔ یہ شخص ایک پست قد اور دیکھنے میں بد ہیئت سا
 تھا اور چٹیلے لگائے برہنہ سر و پام کہیں پہاڑ کرتا تھا۔ اور لوگ اُسے یہاں
 مقدس سمجھتے کہ اُس کے چہرے بالوں کو نوچ کر تیر کا اپنے پاس رکھتے تھے)
 پس شہر شہر پہاڑ اور ہر ایک جگہ اُس کا بیان سننے کی واسطے گروہ کے گروہ جمع
 ہوئے اس قحطریک میں شام زادے جمع ہو گئے اور فوجین فوراً ہم کی واسطے جمع
 ہو گئے اس طرح سننے ایک ہزار چھانوے عیسوی میں پیٹرکس تین لاکھ آدمیوں کے
 (یروسلیم کو) روانہ ہوا ایک بہاری صلیب اُس نے اپنے کندھے پر اٹھالی اور
 سُرخ کپڑے کی صلیب اُس کے ساتھیوں کے لباس پر سی ہوئی تھی لیکن یہ
 فوج ایشیا میں ہی نہ پہنچنے پائی تھی کہ سلطان سلیمان نے اُن پر حملہ کیا اور
 بڑی حولناک خونریزی کی اور ان غریبوں پر فتح پانے کی یادگاری میں اُس
 ایک پینار اُن کی پڑیوں کا بنایا اور صلیب داروں کی اور فوجین ہی اس طرح
 تباہ ہوئیں یہ شمار کیا گیا ہے کہ آٹھ لاکھ پچاس ہزار عیسائیوں نے اس
 پہلی جنگ صلیب میں جان دی (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۳۷ مشمولہ مخزن مسیحی
 نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ میٹروپولیٹن کے شائع میں ہے کہ اُس نے آباد مرثیہ پادری جے جے وائی
 صاحب میں ہے کہ پیٹرس کی فوج نے شکست کھائی اور جنگ بہادر و الشرا

دلی ہمدردی

کہیت آیا اور تب پطرس ہی پہنچا تو لوگوں کے ساتھ اپنے وطن کو لوٹ آیا
 اور یہ تمام خونریزی اس وقت واقع ہوئی کہ منوریر و مسلم کے مقابل نہ ہو سکتے تھے
 تھے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تھی جو کہ بہتر کامیابی
 رکھتی تھی اس فوج میں اسٹی ہزار آدمی تھے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ سی
 گاڈ فرے آف بواٹون اس فوج کا سردار تھا وہ ایشیا کو چک میں گیا اور
 بہت سے شہر و کنوچ کیا اور برو مسلم کو سنا کہ کینار غنائوے عیسوی میں لے لیا
 زمانہ سے سنا گیا رہ سوتاسی عیسوی تک پاک شہر (برو مسلم) صیائیون کے
 قبضہ میں رہا جس کو پھر ترکوں نے لے لیا اور ان کے قبضہ میں وہ چلا آتا ہے کم سے کم
 پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئیں اور اخیر لائی سنہ بارہ سو اٹھائیس میں
 شروع ہوئی یہ پانچوں لڑائیاں معہ اور بہت لڑائیوں کے کچھ کامیاب بنتی
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آور وینن بہت سے نیک آدمی تھے اور بعض
 شاید عقلمند تھے لیکن ایک بڑا حصہ فوج کا مختلف سیرت کا تھا بعض نے امین کچھ نیم
 دیوائے آدمی تھے جن میں جہونٹی حرارت مذہبی تھی اور ایک بڑا حصہ چور دن اور
 قراقون کا تھا جو کہ لوٹ کے لاپس سے فوج میں شامل ہوئے تھے (اور جن میں سے بعض
 یہ گمان تھا کہ ہمارے اس کام کر نیے سب گناہ معاف ہو جائیں گے و کپہ انتخاب
 تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۱ مشمولہ مختصر سچی نمبر و صلیب) اگرچہ بہت سے صلیب داروں کا
 مطلب خود غرضی تھا اور اگرچہ خاص مقصد ان حملوں کا کچھ بڑا تھا اور اگرچہ بہت
 سی خونریزی اور قتل ہوا پھر یہی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہت
 سے ہنر سیکھ آئے جو کہ باعث شنائستگی اور تہذیب اور ونگے ہوئے اس طرح اور

تاریخ کلیسیا
 صفحہ ۳۱

اور طرحوں سے ان صلیبی لڑائیوں نے اچھے اچھے تہذیبی پیدا کئے تمت کلام
انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۱۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۱۴ مطبوعہ میسج مشن
الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والٹ صاحب میں ہے کہ اُن (جہادیوں) کا گمان
یہ ہے کہ مسیح دنیا کی عدالت کرے گا لہذا ان کے لئے جہاد ان کے لئے ہے سو اگر ہم اُس کے آگے پر
یہ وسلم میں صرف پائے بہر حیاتین تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔

بیترا سب نے تمام عیسائیوں کو مسلمانوں کے برخلاف جب برا نگینہ کر لیا (انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۱۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۱۴ میں ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے مشن
نے بھی روم کے خلیفہ (یعنی پوپ) کے نام پر ایک نامہ حسین وہ مشرقی مسیحیت کی
لگا اور لڑائی کی منت کرتا ہے لکھ بھی کیونکہ انہیں اس بات کا کہ سب اس مسلمان
قسطنطنیہ کو بھی حریہ کر کے نہ لے لیں بڑا ہی خوف و دُشمنی تھا پوپ نے ۱۰۹۵
میں مقام کلرنت متعلقہ آورن میں ایک مجلس جمع کی (اربن ثانی پوپ کا نام
تھا) جہاں اور مقدونوں کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن
کو نسل رہی مگر مارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکھے لوگوں نے جو ہم
سنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچھ فرمائے جو قسطنطنیہ میں پہنچے
تمام متصل کے گائون اور قصبے کو سولہ ہنگ آدمیوں سے بہر گئے تمام میاؤں
لوگ اور ٹرپے اور جب مکان نہ ملے درختوں کے سایہ میں راستوں میں ڈیرہ
لگا کر ٹرپے رہے۔ سات دن سوچے سوچے بادشاہ فلپ پرناس کا فتویٰ دیا گیا
زنا بر ٹرپے سے منفرد بیگم آنجو کے ساتھ۔ اور عدول حکمی فرمان حضرت ناب
مسیح سے۔ یہ دونوں قصور لگا کر کلیسیا سے خارج کیا۔ اس مردانہ حوصلہ سے

اور کتب خانہ

کلیسیا کی خوب ہوا بند گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہاں دولت اور مرتبہ کو دخل نہیں غریب و امیر برابر میں سب ڈرینگے مگر مصنف اور عادل سمجھ کر زیادہ عزیز نہی جاتے لگے بڑی خوش اعتقاد دی سے اسکے منظر ہوئے کہ دیکھئے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہیں۔ جبکہ وعظ کا وقت نزدیک آیا اگر جاگہ کے وسیع صحن میں خلقت کا ہجوم ہوا۔ پوپ کی تشریف آوری کے منظر میں۔ تو اب گرجا گھر سے نکلنے میں پادرت کا سارا لباس پہنے ہوئے آگے پیچھے کارڈنیل (نائب) اور بشپ زرق برق ڈیپلے ڈھالے کپڑے پہنے گرجا گھر سے آئے ہوئے۔ ممبر پر تشریف لے گئے ممبر پر بیچ پوشش تھی اور اسی دن کے دن بناتھا۔ اس پاس پادریوں کا ہجوم تھا جن میں مرتبہ میں کم مگر نظر میں بڑے حضرت پیشتر ہی کپڑے تھے مگر وہ ہی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوئے۔ مؤرخوں کو یہ ایک تحقیق نہیں کہ پیشتر ہی اس وقت کچھ بیان کیا کہ نہیں مگر جبکہ خوب معلوم ہے کہ حضرت اس وقت موجود تھے یہ مان لینا کہ کچھ فرمایا یہی ہو بعد قیاس نہیں لیکن یہاں تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تھا

(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۰۱ مشمولہ مخزن سچی نمبر ۶ جلد ۴ میں ہے کہ پوپ صاحب سب لوگوں کو بروہ وسلم میں جانے اور اُسے ترکوان اور سر کیون کے ہاتھ سے آزاد کرنے لے اشتعال دلایا اور اُسے نیہ وعدہ کیا کہ اگر وہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) وعظ سنتے ہی لوگ متوجع ہو کر بولے کہ دی ایلی والٹ دی ایلی والٹ یعنی کہ خدا ہی چاہتا ہے اُن کو یہی اُسکی مرضی ہے۔ اس کو نسل کی ضرورت دور دور پہنچی اور بہت عرصہ ہوتا

View of the result.

View of the result.

عرب پوپ

Subscribed

پایا کہ حماد بن صلیب چل نکلتے۔ سخت مصیبتیں بھی ہمراہ ہوئیں۔ ٹنک ہنگری سے
 سو کر نکلتے۔ کچھ اپنی بے انتظامی سے اور کچھ ہمیشہ زیادتیوں سے اور باشندگان
 ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی میں پراگندہ ہو گئے۔ حضرت پیٹر کے ساتھ ایک
 گروہ ہولیا۔ والٹر بے زر دوسرے گروہ کو ملتے جاتے تھے ایک حصہ ان بچاؤ
 کروہ دگرگان ہی میں تہ تیغ ہو گیا۔ والٹر کے آدمیوں نے کہا تم ہمیں زمین
 کے سامنے لیچلو۔ والٹر جو ہر طرح اچھا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بھی اچھے ہو
 سچا کہ یہ حرکت محض بھلا اور بے فوج تہوڑی سے اتنی کہاں کہ غیر ملک میں انکر
 فتحیاب ہوں اور پیچھے اتنا ٹھکانا نہیں کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجے ان باتوں کا
 خیال کر کے آگے بڑھنے کی صلاح نہ دیتا تھا جب تک اور مدد نہ آئے مگر لوگ کب
 سنتے تھے بے والٹر ہی چل دیتے کو تیار ہوئے یہ حال دیکھ کر آخر یہی بچاؤ انکو
 لیچلا اور ہلاکت کی طرف لاچار جب پیشا شہر ناس پر حصہ اب اسٹاک کتے ہیں سلطان
 کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔ ۲۵ ہزار عیسائیوں میں سے ۲۲ ہزار
 مارے گئے ان میں کاٹھربھی تھا جو سنات زخم قاتل کہا اگر گرا۔ ۳ ہزار بچے ہوئے سوڈیا
 کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی اگر کی۔ مگر جب تک بہت خون نہ بہ لیا اور بہت خزانہ
 برباد نہ لیا یروسلیم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی۔ آخر کریمینڈولوس نے اسکا محاصرہ
 کیا اور اسی جرنیل کے سبب عیسائی شہر میں راہ یا گئے اتنے میں ٹنکر پڑا اور رابرٹ
 مارنڈی نے ایک دروازہ ہی توڑ ڈالا۔ ٹرک تو یہ دیکھ کر وہ وازہ کی موت کیوا
 دوڑے۔ گاڈ فرسے بواللہ ان مورچہ خالی سمجھ کر اندر کو چھپا اور تمام سواران بہا
 اسکے ہمراہ ہو گئے۔ پھر تودم بہر میں پیریرہ نشان صلیب کا یروسلیم کی فضیل پر

کریمینڈولوس

ہوا میں اڑتے لگانام بہادران صلیب اسی آواز ہیبت ناک سے چہنچہتے ہوئے تھے
 میں کہیں پڑے اور شہر لیلیا گیا۔ اب گھنٹوں شہر کے کوچہ و بازار میں لڑائی ہو رہی
 اور عیسائیوں نے اپنی پہلی زندگین یاد کر کے کسی پر رحم نکلیا پیر و جوان مرد و عورت
 متحدہ دست و پا تو ان کسی کو چھوڑا کسی افسر کو بھی پہہ تاب و بار انہو کا اس خونریز
 کورے کے اگر کوئی بچہ کہتا تو اس معرکہ میں سننا کون۔ بہت سے عرب مسجد بنایا
 پناہ گیر ہوئے گردان ہی کچھ سامان حفاظت کرنے پائے تھے کہ عیسائی جانچنے
 کہتے ہیں کہ دس ہزار آدمی فقط اس ہی مسجد میں مارے گئے۔ پشتر ہرٹ نے جو
 اب تک بیوئے پڑے تھے آج اپنی جانفشانی اور تکلیفوں کا ثمرہ دیکھا لڑائی ختم ہوئی
 ہی یہ دوسلم کے عیسائی اپنے اپنے گہروں سے جہاں چھپے تھے نکلے اور اپنے بچانے والوں
 کو مبارکباد دیتے آئے۔ پشتر کو دیکھتے ہی پہچان لیا یاد آ گیا کہ یہی حضرت میں جو کہتے
 تھے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہوں۔ سب بے اختیار
 دامنوں سے پٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہیں یاد رکھیں گے
 بہت سے روئے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہ شہر فتح ہوا اور کافروں سے
 نکلے۔ کچھ دن تو پشتر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس میں رہے مگر وہ عہدہ کیا تھا
 اور پہراں کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نویت ہوئی اہل تواریخ یہ بتانا بھول گئے
 بعض کہتے ہیں کہ وہ فرانس میں لوٹ آئے اور ایک خانقاہ بنانی مگر یہ بہت
 معتبر نہیں۔ اب یہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس انبوہ کشمیر یورپ سے اپنا وطن
 چھوڑا حاصل ہو گیا اسلامی مسجدیں گر جا گہر کر لی گئیں اور کوہ کلوری اور قنبر
 کو یہ اندیشہ نہ کہ کافروں کا اختیار باقی ہے۔ جنوں حال گیر نے کام تو نکال دیا

مگر اس وقت سے فروہی ہونے لگا۔ فتح بیت المقدس سنہ ہزار و ن زوار یورپ سے

چلے آئیں اسٹون نواب چارٹرس اور ہوناب درمٹڈ ایس بی تھے جو گناہ
عدول حکمی کا کفارہ کرنے آئے تھے مگر وہ سرگرمی اور شوق جاذبی کہاں تو نہیں
وہ پیلا سا جنون نہیں رہا۔ یوں پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی۔ از لیڈ نیر نیوز پیپر
صفحہ ۸۰ و ۸۱ مطبوعہ ۱۸۵۲

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ و ۱۳۹ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۶۱
مرتبہ پادری جے جے دانش صاحب بین اسکا حال اس طرح لکھا ہے کہ ایک دوسرا
زبردست جبری لشکر فراہم کیا گیا۔ انکا سردار اور پیشوا بواٹون شہر کا گڈ فرے
نامی جو ایک نیک اور رئیس آدمی تھا مقرر ہوا۔ یہ سب جہادی شہر قطن طینیہ
فراہم ہوئے اور ان سب کا شمار قریب سات لاکھ کے تھا۔ یہ لشکر مع اپنی سر
اکر سودہ لوگوں کے اپنی نظامی صورت میں بہت ہی سچل اور آراستہ تھا ایسا
انکے چچائے اور بھر کیلے تیار دن اور آب و تاب کے رنگ بزرگ کے بیڑوں کے
اور انکے سروں کے خود خمین کلغیان ٹیگماتی بلوین پھارہی تھیں اور انکی سفید چادر
جن پر سرخ اور نابان صلیب کے طے ٹکے ہوئے تھے دیکھنے میں نہایت ہی پر رونق
نظر آتا تھا۔ بہت سے انین سے بہو کہہ اور پیاس کی شدت اور آب و ہوا کی
ناموافقیت اور بیماری اور اپنے دشمنوں کی تلوار سے مر گئے۔ جب وہ قریب شہر ہر قطن
کے پہنچے تب اُسکے دیکھنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہو گئی تھی وہ اُسے
دیکھ نہ سکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کر کے صبح کے انتظار میں رہے
جیونہی صبح صادق نہو ہوئی۔ انکی نگاہ اُس جو بصورت شہر پر پڑی جن لوگوں

دکن پٹنام

کہ سپاہ اسکو دیکھتا ہوا دھارے خوشی کے چلا آئے کہ یہ درویشوں کو سپاہ نے جگہ
 اپنے جانوروں سے اور زبردست قدم چلنے لگے اور اپنے سرسجود ہوئے اور بھینوں نے
 اسکی زمین کو بوسہ دیا اور اپنے روئے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہ قسم کر کے کہیں
 ہم درویشوں کو شترکوں کے ہاتھ سے چور نہ لیں نہ ہاتھ ہم اس سے کہیں جہانوں
 دلا کر کرتے ہوئے آگے کو چلے چلے گئے۔ سرکینوں نے انکا بڑی مردانگی اور
 بہادری سے مقابلہ کیا اور یہ جہادی بھی پہلے ان مضبوط دیواروں کو توڑنے کے
 لیکن آخر کو غالب آئے اور دیواروں کو توڑ کر سارے جہادی شہر میں گھس گئے
 اسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور قدحی تھی انہوں نے شہر میں داخل ہو کر
 ہر فرد بشر یعنی زن و مرد اور بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اس خوفنا
 منظر کے باب میں ایسا نقل کرتے ہیں کہ اسوقت سوار دے اور آہ و نالہ کی
 صدا اور کچھ سنائی نہ دیتا تھا یہاں تک کہ مقتولوں کا خون ندی کی پانی کی طرح
 نہ کو نہ بہتا تھا لیکن جاے تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بھی
 کے سپاہی جو گنہگار و نکاحا خالص اور حد سے زیادہ ظلم اور رحم سے معمور تھا ملک
 کرتے تھے یہ کیسے افسوس اور حیف کی بات تھی کہ ان لوگوں کو اس سے کوئی
 اور بہتر نہ ہو سوجہ نہ پڑی بلکہ یہ خیال کیا کہ ایسی برحی سے لوگوں کو قتل کرتے
 ہم خدا کو راضی کر سکتے ہیں۔ گوڈ فرسکی وفات کے چند عرصے بعد یہ مسلمان
 بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کر لیا انتہی

اسوقت یہ پیشین گوئی جو زبور میں ہے پوری ہوئی قومیں کسلے جوش میں
 ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کے بادشاہ سامعنا کرتے ہیں

اور سردار اسپین خداوند اور اسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہیں اور ہم
 انکے بندہ کہول ڈالین اور انکی رستی اپنے سے توڑ بیسکیں وہ جو آسمان پر تخت ہیں
 ہے ہنستا ہے اور خداوند انہیں ٹٹھوں میں اوڑھتا ہے تبسود غصہ سے انہیں
 کہے گا اور نہایت پیرا ہو کر انہیں پریشانی میں ڈالے گا یقیناً میں نے اپنے
 بادشاہ کو وہ مقدس صیغہ نہ بھلا یا ہے میں حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے
 حقین فرمایا تو میرا بیٹا ہے آجکے دن میں نے تجھ کو جیسا مجھ سے مانگ کہ میں تجھے
 استونکا وارث کر دوں گا اور زمین سراسر (یعنی تمام وعدہ کا ملک جو حضرت داؤد
 کے قبضے میں تھا) تیرے قبضے میں کر دوں گا تو لو ہے کے عصا سے انہیں توڑے گا
 کہ ہمارے برتن کی مانند چکنا چور کرے گا پس اسے بادشاہ ہو مشیہ ہو اور اسے
 زمین کے منصوبہ تربیت پاؤں دے ہوئے خدا کی بندگی کرو اور کاٹتے ہوئے جو
 کروٹے کو چومتا نہ دے کہ وہ پیرا ہو اور تم پیرا ہو کر ملک ہو جب اسکا قہر
 خدا ہی بٹھ کرے سعادت مند وہ سب جنکا توکل اور سپر ہے ۲۱۵
 واضح ہو کہ یہ سب آیات جو میل سے اس کتاب میں اپنی اپنی جگہ پر لکھے گئے
 یہ عیسائی علماء کے ترجمہ کئے ہوئے ہیں کہ جنہیں ہزاروں جگہ انہوں نے
 اپنے مطلب کی رعایت رکھی ہوگی باوجود اسکے اس قدر یہ پیشین گوئیاں
 سے خصوصیت رکھتی ہیں کہ علماء عیسائی نے جو پیشین گوئیاں توریت سے حضرت
 عیسیٰ کی بابت بیان کی ہیں انہیں ہرگز حضرت عیسیٰ سے اس قدر خصوصیت نہیں
 جانا چاہیے کہ توریت و عہد کے قدیم محاورہ میں سب بادشاہ اور نبی اور کاہن
 خواہ دیندار ہوں خواہ بیدین مسیح کہلاتے تھے یعنی مسیح چنانچہ ۲۱۵ سو میل ابا

درجہ چہارم

بین ساقول مسیح اور اقل سلاطین ۱۵ باب ۱۵ امین ہر اس کے بادشاہ
 ارام مسیح اور یاہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سو پیل ۳ باب ۱۵ امین داؤد مسیح اور
 یسعیاہ ۲۵ باب ۱۵ امین کینسر و بادشاہ فارس کو جو کہ مہرست تھا خدا کا مسیح
 کہا ہے دیکھو رومن میل چاہے لندن ۱۸۶۶ء اور چاہے مرزا پور ۱۸۵۵ء اور مسیح
 سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تھے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایوب ۱ باب ۶
 باب ۱۱ بنیا بیٹے خدا کے ایوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پہلوٹھے عجرانیوں کا
 باب ۶ لوقا ۳ باب ۳۸ نسب نامہ حضرت شیث بیٹے خدا کے پیدائش ۶ باب ۲
 اسرائیل پہلوٹھے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹھا بیٹا خدا کا یسعیاہ
 ۳۱ باب ۲۵ حضرت داؤد بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیمان
 بیٹے خدا کے اقل تواریخ ۲۲ باب ۱۵ و ۱۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
 فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہوسیع ۱۱ باب ۱۱ و یونکا ۱ باب ۱
 استثنا ۱۱ باب ۱ سب حاریوں بیٹے خدا کے اول یوحنا ۳ باب ۲ سب عیسا
 بیٹے خدا کے رومیونکا ۸ باب ۱۶ سب قیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص عام
 بیٹے خدا کے متی ۲ باب ۶ و ۱۸ و ۱۹ باب ۱۱ بدکار بھی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب
 پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہیں ہر دانشمند صفائی سے اس کے مطلب
 کو سمجھ سکتا ہے کہ یہ پیشین گوئی یروسلیم میں تسلط اسلام اور ناکامی جمعیت
 افواج اہل صلیب کی بابت خاص سے

پادری غلام الدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ء کے صفحہ ۶۸ میں بڑی
 قابلیت خرچ کر کے لکھتے ہیں کہ محمد صاحب کی سلطنت کا عصا تو ہے کی مجازی

تلاوت تھی لیکن مسیح نے راستی کے ساتھ اپنی روحانی سلطنت قائم کی ہے
 انتہی پس پادری صاحب کو یہ بات کہتے ہوئے اُسوقت شرم آئی کہ جب اس
 دوسری زبور میں یہ آیت کہی پڑھی ہوئی کہ تو لوہے کے عصا سے انہیں توڑ دیا
 کہ ہمارے برتن کی مانند چکنا چور کر دیا انتہی اور اسید طرح مکاشفات باب ۲
 و ۱۰ باب ۱۵ میں بھی ہے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہیں کیا ناناگ شاہ اور
 کبیر اور شیونار این اور گودامہ اور بودہ اور زرنشت وغیرہ جیسے پیروں سے
 تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لشکرات بہرا ہوا ہے ان سب کی
 روحانی سلطنت نہ تھی اور روحانی مذہب کی آیائی پہچان ہے کہ انجیل متی
 ۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ میں مسیح کا قول لکھا ہے جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا قرا
 کرے گا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کروں گا پر جو کوئی
 آگے میرا انکار کرے گا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کروں گا
 انتہی پس اگر یہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیوں کے آگے اسکے
 اقرار کی ضرورت کیا ہے پہر متی ۵ باب ۱۶ میں مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
 آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے
 باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کریں انتہی اب دیکھئے کہ اگر پادری عماد الدین کے
 قول پر نظر کریں تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پہر متی ۱۰ باب ۲
 میں ہے کہ جو کچھ میں تمہیں اندھیرے میں کہتا ہوں اوجالے میں کہو اور جو کچھ
 تمہارے کانوں میں کہا جائے کو ٹھونڈو نہ منادی کرو انتہی لاٹوری عماد الدین کے
 ٹھہرائے ہوئے قاعدہ کی بموجب : یہ ظاہر پرستی نہیں تو اور کیا ہے لیکن

یہاں تک کہ
 خداوند نے
 انہیں
 توبہ
 کی
 توفیق
 فرمائی

دریں مقام

ہمارا یہ عقیدہ نہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ راستبازی کے لئے دل سے ایمان لانا اور
نجات کی خاطر مومنہ سے اقرار کرنا ہے (رومیونکا، باب ۱۰) اور ہم یہ بھی اقرار
کرتے ہیں کہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہیں اور سب کی خدمتیں خدا کی
طرف سے مخصوص تھیں چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت
اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) انین غصہ تھا اور
انین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ امتی ۱۸ باب ۲۲) تو یہی سب انبیاء علیہم السلام
مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑھ کر ہیں اور انین جو تفاوت ہے خدا ہی کو
معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکھتے اور انکا ادب کرتے ہیں کیونکہ
شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی امانت کرنیوالا اتفاق کا فرسے دیکھو
مالا بدہ مطبوعہ مطبع نظامی کا پور مشہد ۱۲۸۸ ہجری صفحہ ۴۸۸ قول مسئلہ اگر امانت کسے
از پیغمبران کرد کا فر شود انتہی اور حاشیہ صفحہ مذکور میں لکھا ہے مگر اقرار نہ
کند یعنی را با پسند نکند کلامی سنت را از سنن مسلمین بدرستی کہ آنکس کا فر
کندانی العالمگیر انتہی

تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتھ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۳۹-۴۲ میں لکھا ہے
ریچرڈ اول کا ذکر ۱۸۹۹ء

ریچرڈ شیردل کے نام سے لقب ہوا اور تخت نشین ہوئے ہی اسکو جہاد کرنے کا
شوق پیدا ہوا اور اس کام کے لئے بہت سامراجیام کر کے اور نیز اسکا ٹنڈی
ملکیت کو جو کہ اس سے پیشتر کی سلطنت میں حاصل ہوئی تھی تھوڑی سے
قیمت پر بیچ کر پاک زمین (ریو مسلم) کی طرف روانہ ہوا جہاں کواٹے شاہ فرانس

محراب بیہوش

Lagday

Lagday

دکن چارم

نے بار بار اُسکے پاس پیغام بھیجے تھے اور خود ہی اُسی مہم میں مشغول ہو چکے
 واسطے تیار تھا اول دونوں فوجیں انگلستان اور فرانس کے وزیر ملی اسکے
 میدان میں جو کہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئیں اور پھر ڈاور فلپ
 وہاں پہنچے تو انکو معلوم ہوا کہ ہماری کل فوجیں ایک لاکھ جوان ہیں اور
 جگہ میں فرانس اور انگلستان کے بادشاہوں نے ایک دوسرے کی مدد
 کر چکا قرار کیا اور انکا یہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجیں ہولی لینڈ
 (یعنی پاک زمین) میں لیجائیں بسبب سختی موسم کے وہ سسلی کی دار الخلافہ
 سینٹینا میں ٹہرے اور وہاں تمام جاڑیکا موسم گزارا پھر ڈکی فوجیں گرد و نوا
 میں پڑی تھیں اور وہ خود ایک چھوٹے سے قلعہ میں رہتا تھا جو کہ بندر گاہ کے
 اوپر واقع تھا اور فلپ کی فوجیں شہر میں تھیں اور وہ سسلی کے بادشاہ
 سے اتفاق رکھ دوںوں بادشاہوں میں بہت سا مشورہ رہا اور ان کے
 دونوں بہت سے قسم پیرا ہوئے جو کہ شاید شاہ سسلی کے کوششوں سے
 غالباً اور یہی زیادہ ہو گئے مگر آخر کار سب کچھ فیصلہ کے پاک زمین (یعنی
 بیت المقدس) کی طرف روانہ ہوئے شاہ فرانس انگریزوں سے بہت پہلے
 پہنچا اور جب شاہ انگلستان پلیٹا میں گیا تو شاہ فرانس اور شاہ
 انگلستان کو کچھ خیال دلی عناد کا نہ بلکہ باہم کام کرنے لگے توڑے بڑے وعدے
 بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیو
 آف برگنڈی کے ریچرڈ کے پاس چھوڑا یا ریچرڈ نے بہت فحش حاصل کیں اور
 اُسکے ساتھیوں نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کریں تاکہ یہ سلاطین

حملہ کر نہیں آسانی ہو صلاح الدین نے جو کہ ہر سینہ بادشاہوں میں بڑا بہادر تھا اسکو روکنا
 جہاں دین لاکھ فوج لیکر راستہ میں آن بڑا بہادری کی طرح ڈکی مرضی کے موافق تھا
 یہ دشمن اس کے بلند حوصلہ کے لائق تھا اگر نیز فتحیاب ہوئے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی
 دو لون طرفوں شکست ہوئی تب ریچرڈ خود بڑی فوج کو لے گیا اور لڑائی کو جیتنا
 سرا سینی بڑی ابتری میں بہا گئے اور قریب چالیس ہزار آدمیوں کے میلان میں
 مارے گئے اس فتح کے بعد اسکھلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چھوٹے چھوٹے
 شہر بھی مطیع ہو گئے اور اب ریچرڈ ویروسلم کے استقر قریب پہنچنے کے لائق ہو چکا
 ویروسلم نظر آتا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اسے اپنی افواج کو دیکھا
 اور یہ خیال کیا کہ آیا میں محاصرہ کو جاری رکھ سکوں گا یا نہیں تو اسکو معلوم ہوا
 کہ اسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے استقر ضائع ہو گئی تھی کہ وہ
 اپنے سردار کے ارادوں کے موافق کام کر سکے لائق نہ تھے اس سبب سے یہ
 لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کر لے تب یہ پیشین گوئی جو ۱۲۰۲ء زبور میں ہے
 پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند ہی گہر بناوے تو انکی محنت جو اس کے بنا کرتے ہیں
 بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان ہوتا تو پاسبان کی ہوشیاری عبث
 ہے تمہیں کچھ فائدہ نہیں جو تم سویرے اٹھتے ہو اور رات تک بھی کام میں لگے اگر
 ہوا در غم کی روشیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے
 (۱۲۰۲ زبور ۱۰) مطلب یہ کہ خدا اپنے مقبولوں کو ان کے بے محنت کسے بھی کامیاب
 کرتا ہے پس تین سال کی مصلحت ملی اور یہ شرط ہوئی کہ پیشانین کے دریا
 کنارے کے شہر انگریزوں کے قبضے میں رہیں اور اس مذہب کے سب لوگ باحقا

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کسی نہ چھوڑتا پھر اُس نے
 تہوڑے دنوں بعد حکم دیا کہ ریچرڈ مین پیر میرے سر پر تاج رکھا جائے اور ناخنک
 ہوم مین ایک ٹری کونسل جمع کر کے اپنے بہائی کی نکل جائے اور قرق کر لی کیونکہ
 اُسے اُس کے قید کردار سے مین کوشش کی تھی اور اسی راڈ سے شاہ فرانس سے
 جاملاتہا گر تہوڑے دنوں بعد اُس نے اپنے بہائی کو معاف کر دیا اور اس وقت یہ کہا
 مین چاہتا ہوں کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلدی جاتا رہے
 کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اٹھ جائیگا ریچرڈ ایک عجیب
 صدمہ سے گزرا مینے ایک گنوار نے فرانس کے میدان مین ایک دفعہ پایا تھا جو
 کہ اُس کے کسی زہیندار نے اُس سے چھین لیا تھا اور ہوا اُس مین سے بادشاہ
 کے پاس پہنچا کہ جو باقی رہا آپ لے لے ریچرڈ نے خیال کیا کہ مین کل کا ستحق
 ہوں اور اُس کے لینے کیواسطے ضد کی جی اُس نے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلسر
 (یا چلیس) کے قلعہ پر چہان اُس کو خیال تھا کہ یہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے
 چوتھے روز جبکہ وہ یہ دیکھتا پھر تا تھا کہ کس مقام پر حملہ کرے تاکہ فتحیابی حاصل
 ہو برنن دی گارڈن نامی ایک تیر انداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا
 کہ وہ اُس کے کندھے مین گھس گیا اُس کا زخم بہت سخت نہ تھا لیکن ایک بیوقوف
 جراح نے اُس کو گوشت سے الگ کر نیکیے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑا دیا کہ وہ مر
 اور بادشاہ کے مر نیکیے نشان ظاہر ہوئے جب ریچرڈ نے دیکھا کہ میرا انجام اُگیا
 تب اُس نے ایک وصیت کی اُس مین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بہائی جان کے
 نام لکھ دیا اور چوتھائی حصہ اپنے نوکران کو تقسیم کر دیا اُس نے تیر انداز کو بھی حصہ

بادشاہ
 فرانس

اُسکے تیرا راتہا اپنے سامنے بلایا اور اُس سے پوچھا کہ میں نے تیرا کیا نقصان
کیا تھا جو تو نے میری جان لی اُس نے سوچ کر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے
اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونوں بہائیوں کو مارا ہے اور مجھے ہی یہاں سے
پرچڑھانا چاہتے تھے اب میں آپ کے قابو میں ہوں اور آپ مجھے مار کر بدلہ لے سکتے
ہیں لیکن میں اس تکلیف کو خوشی سے سہونگتا کیونکہ میرے دل کو یہ تشفی ہوئی
کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چھوڑا یا ریچرڈ کو یہ جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو سنوا
شیاننگ دیکر چوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جوڑا بد معاش تھا اُسکے تن سے نڈھ
چمڑا اتر دیا بعد اُسکے اسکو یہاں سے دیدی ریچرڈ نے دس سال سلطنت کر
بیا لیٹل بریس کی عمر میں وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا سستی قلعہ اپنے بعد
چھوڑا فقط اتت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری ۱۸۷۱ء
صفحہ ۱۶۳-۱۷۰ سہ طرح لکھا ہے ریچرڈ اول ملقب بہ شیر دل سال پیدائش
۱۱۵۷ء - سال جلوس ۱۱۸۹ء - سال وفات ۱۱۹۹ء ریچرڈ نے باپ کے مرتے
ہی نارمنڈی سے انگلستان میں آکر وِسٹ منسٹر میں اپنے سر پر تاج رکھوایا (یہاں
اس سیکس کے بادشاہ ائبرٹ نے جیسائی ہو کر آپ کو دیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ
میں اہل یونان و روم اُسکو ماننے اور بلاغت اور نظم اور نعمہ اور طب وغیرہ کا
موجہ اور سورج کا دیوتا سمجھتے تھے توڑوا کر لپس حواری کے نام کا ایک گرجا
بنوایا چنانچہ اب یہی ہے اور وِسٹ منسٹر اپنی اُسکا نام ہے اور ڈائنا دیوی کے
مند کی جگہ یہی ہے اہل روم چاند سے نسبت دیتے تھے پلوس حواری کے

دکن حواری

Westminster

ہوئے تھے کہ شہر والوں نے انکو گھیر لیا یہودیوں نے ہر چند روپے پیش کئے
 اور منت و سماجت کی مگر ظالموں نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہو کر انہوں نے یہاں
 اپنا مال و متاع آگ میں ڈالا پھر اہل و عیال کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا اور
 اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مر رہے چند یہودیوں نے قلعہ کے دروازے
 کھول دیے اور امان مانگی مگر یہودیوں نے جھپٹ کر انکو بھی تہ تیغ کر ڈالا۔ اسطرح
 اور کئی شہر و قلعہ میں یہودی قتل ہوئے اور قاتلوں نے کچھ سزا نہ پائی لوٹا کا
 مال بچر ڈشیر دل کے ہاتھ ہی آیا۔ اسکے بعد چرڈ اور فرانس کے بادشاہ
 فلپ اگستس نے ملک کنعان پرورش کر شکے واسطے اپنی فوجیں برگنڈی
 کے میدان میں جمع کیں اور یہ لشکر ایک لاکھ شمار میں آیا (وہ لوگ جو یورپ
 سے ملک کنعان پر چڑھائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے
 تھے یعنی انگریز سفید صلیب رکھتے تھے اور فراسیس مسیح اور بلجیم والے سبز
 اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنی اٹلی والے زرد) دیکھو
 تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۷ اس مقام سے دونوں بادشاہ ساتھ روا
 ہو کر شہر لتون میں پہنچے اور وہاں سے یکم جولائی ۱۲۹۰ء کو الگ ہو کر جزیرہ
 صقلیہ میں پہنچے موسم سرما دونوں نے وہیں بسر کیا اور چرڈ نے وٹکے
 بادشاہ سے بھراپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر خیف باتون میں
 چرڈ اور فلپ میں بخش پیدا ہو گئی یہاں سے چکر چرڈ نے جزیرہ قبرس
 میں توقف کیا اور ناعا کی شہزادی بریڈیگیر ماسے شادی رچائی پھر اس
 جزیرہ کو فتح کر کے وہاں کے بادشاہ ایزک سے اسحاق کو گرفتار کر لیا اور چارلس

کی شیریاں پہنا کر زندان میں ڈال دیا غرض اس بیطرح رچرچہ بارہ مہینے کے بعد شہر چکا
 پر پہونچا اس وقت یہی عین معرکہ کا مقام تھا اور دولاکھ سپاہی جو زیرِ فہمیل جنگ
 کام آچکے تھے انکی قبروں سے ہنگامے کی گرمی عیاں تھی شہر کے گرد جو چار تھیں
 انہوں سے مسلمانوں کا بادشاہ صلاح الدین لشکرِ محاصرین کے سب حرکات دیکھتا تھا
 اگرچہ قلعہ شاہِ فراتس پہلے ہی سے لشکر میں موجود تھا مگر فریقِ ثانی کو ہر سر
 شیر دل کے جاننے سے پیدا ہوا اس کے پہونچنے کے چند روز بعد شہر چکا فتح ہو گیا
 اور محصورین نے وہ دوازے کھول دیئے اس وقت قلعہ نے بیماری کا پہاڑ کر کے
 اپنے ملک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہِ انگلستان یعنی رچرچ سے یہ خبر پہونچ
 کہ وہاں پہونچ کر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرچ جہاد یوں کو چکا سے بڑھا
 کی طرف لی گیا اور راہ میں صلاح الدین سے جو باج ہوا تھا اترتا ہر تائر و مسلم کی
 تفصیل تک جا پہونچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اس کا لشکر بہت
 گھٹ گیا تھا اور رٹ سہا نفاق اور آپس کے حسد سے جی چھوڑے ہوئے تھا اس
 سبب سے اس کو اولٹا پہونچا جس چیز کی تمنائیں شاہی فرما فیض کو جو ہر
 رعایا سے منہ موڑا تھا وہ فقط جلوہ دیکھا کر رینگے اور اس تک رسائی نصیب
 عرض تیسرا جہاد بھی طے ہوا اور رچرچ نے توین اکتوبر ۱۱۹۲ء کو وطن کی راہ لی
 چلیج ورتس کی شمالی ساحل پر پہونچ کر رچرچ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ
 اس کے دشمن تھے ان سے بچ کر نکال جانے کیواسطے اس نے زائر و نکال لباس اختیار کیا
 اور یہودی سوداگر اپنا نام رکھا (بیت المقدس کے زائر و نکال لباس یہ تھا کہ
 ٹوپی کے گوشہ میں سیپ اور گھونگھے لٹکا لیتے تھے اور پانویں فقط چیل کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

اپنے تئیں ہاتھ میں ایک لکڑی رکھتے اسکے سر پر پوسے کی سام ہوتی تھی اور دوسرے سر پر کچھ بڑا
 فسم دخت کی ٹہنی لگی تھی اور دیکھو اس سلطنت انگلیشی صفحہ ۱۲۵ شہر وائنا تک پہنچ کر چڑھ
 کارا فاش ہو گیا اور اسکے شہر کا دیو کوک یو یو لکھو اس کی ہاتھ سے حکامین ٹیا تھار کا قتل کیا مشہور ہو گیا

بود سیر فتح سر اسر جنون	عندہم القیام ہم یکنون	جابرہ گرش بود شہر ازنا صیہ
نا صیہ کا ذبہ خاطئہ	کردستم گشت گردنا حیف	فاعتدوا یا اولی الابصار
غیر نہایت نصیر و معین	انی لکم منہ نذیر مبین	بود دران راہ ز کوس رحیل
شور فدا صل سوا السیدیل	شہرہ مصلوب صلیبی قشون	خرب الشیطان ہم الخسرون
سیر انصار رضا رخی زبون	بلکہ ولا انهم یصفون	قدیہ نکاست گروہ لیم
محو قدینہ بذبح عظیم	خاسر و مستوب بحال تہ	حاشیہ عاقلہ ناصبہ
شد مہر باد متاع قدیم	ہاں وززع و مقام کو نیم	چند بارین و لبت دنیا غور
الا الی اللہ تصابیر الامور	منکر اسلام کو بد کنون	ھیجات ہیجات لیا تو عاود
لغت حق طوق گلو با دون	بالے الافان ہم مقحون	رنزہ دلا اند ہر رنج و کین
انشاء اللہ من الصابرین	نیت خبر اسلام پسندیدین	فلا لکون من الممتزین
پیش اسلام رضا رخی گون	ان حزب اللہ ہم العاکون	حاصل کفر عذاب مہین
انزلت الجنة للبتیین	ہاں قدمی درہ دین قوم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
مشرب ان کیہ پست جام خم	از منی اکھلت لکھو دیکھو	تور کے ملکوں میں پانچ درجہ

امیر ہوئے ہیں یعنی دیوک اور مارکولس اور رائل اور کونٹ اور بیرن دیوک بعد میں کے سب
 اعلیٰ درجہ کے امیر و نکا خطاب ہے اور شہر اودن کہہ ذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر
 براہم یورپ میں بعض ریاستوں کے فرمانروا بھی دیوک کہلاتے ہیں اصل میں یہ لفظ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

لاطینی زبان لکھا ہے اور سردار اسکے معنے میں ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے
 (دیکھو تاریخ ایضاً صفحہ ۶۲) اس ڈیوک آسٹریا نے پہلے شہر دل کو زنجیروں سے بکھڑا کر ایک
 قلعہ میں قید کر کہا پر چہ لاکھ روپیہ کے عوض جرنی کر شہنشاہ ہنری اہتم کے حوالہ
 کیا اُسے لیکر قلعہ ٹرل میں ڈال دیا (ظاہر ہے سب اقتین رچڑ پر مسلمانوں کے رشتے
 سبب خیانے سے چین اب رچڑ کو اپنے اُس نادر اجڑات سے ذامت ہوئی ہوگی) غرض
 جب رچڑ کا کہوج لگ گیا تو بڑی محبت و کدرا کے بعد اسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ کچھ
 سترہ لاکھ میں ہا ہوا یہ کل روپیہ انجھستان کی رعایا کے سپرد اور فرانس کی ٹرائیون
 میں اسکی زندگی بھی تمام ہو گئی جب اُس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ اپنی باپ
 کی پابندی فوت و لاڈ میں دفن کیا گیا اور اسکا دل اُسکی وصیت کے موافق
 مدائن کے باشندوں کو دیا گیا انتہی۔

معارف

انجھستان میں نیکو بندل بھیجنا اکثر دستور تھا چنانچہ جب اسکا تلمذ کا بادشاہ رابرٹ بروس
 شہنشاہ میں مر گیا تو اپنے ایک امیر لاٹو و گلس کو یہ وصیت کر گیا اور قسم دی گیا کہ
 میرا دل ارض مقدس (یعنی یروشلم میں) دفن کرنا و گلس ایضاً اسے وعدہ کے واسطے
 چار لاکھ روپے کر گناہ کو روانہ ہوا مگر ملک اسپینہ زبانی اسپین میں کچھ دیر سے
 ٹرائی میں ادا کیا اس جابنا نے موت کو سپرد کیا ہر چاندی کی ڈیا جہیں بار بٹکا
 دل تہا تر کو کچھ لشکر کی طرف پہنچی اور کہا کہ اسے بہادر دل جس طرح تو معرکہ میں طر ہا کر
 تہا بڑا چلا جا و گلس تیرے ساتھ ہو گیا جان دید گیا کہ کہا اور ساتھ ہی مخالفوں کے لشکر میں
 گہس گیا ٹرائی ختم ہوئی کہ بعد و گلس کی لاش طر ہی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈیا
 اسکی چہاتی سے لگی رہی انتہی (دیکھو تاریخ سلطنت انجھستان ترجمہ سر شہنشاہ تعلیم نجات)

مطبع سرکاری لاہور ۱۲۸۴ھ صفحہ ۲۴۳ (۱) ان دنوں اسپین میں اسلامی سلطنت تھی
 چنانچہ اسی تواریخ سلطنت انگلشیہ کے صفحہ ۱۱۴ میں لکھا ہے کہ اس وقت انگلستان کے طلباء
 اسپین میں جا کر مسلمانوں سے طب اور ریاضی سیکھتے تھے انتہی مسئلہ ۱۱۴ میں ایک گرو
 عیسائی مجاہدوں کا کھلا بغیر ٹیپٹر یہ بڑا جنگی گروہ تھا یہ لوگ اپنی زرہ پر ایک نیچا چھ
 سرخ رنگ کا پہنتے تھے اور اس کے واسطے شانہ پر سفید کپڑے کا تھت گوشہ صلیبی
 لیتے تھے یہ ٹیپٹر اس واسطے کہلائے کہ جو عیسائی ملک کنعان میں زیارت کے واسطے
 جاتے تھے انکی حفاظت اور حمایت کے لئے شہر یروشلم میں ہیکل یعنی عبادت خانہ
 کے قریب ایک محل کے اندر کچھ راہب رہا کرتے تھے چونکہ عبادت خانہ کو ٹیپٹر کہتے
 ہیں اور یہ لوگ اس کے پاس رہتے تھے اسلئے ٹیپٹر یعنی ہیکل والے لقب ہو گیا اور
 وہ ہی اس فرقہ کے بانی ہوئی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۶) مسئلہ ۱۲۵
 میں شہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ دراز ساق نہری سوم کا بیٹا جہا دیونین شامل ہو کر
 ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضا صفحہ ۱۱۹) وہاں کسی ترک نے اسکو زہر کا بھرا ہوا
 خنجر مارا اسکی بی بی الیز نے زخم کا زہر چوس لیا یہ شہزادہ کنعانین فقط اٹھارہ
 مہینے بھر اور کئی ملکی ٹرائیاں ڈرا انتہی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)
 واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکوں کے بادشاہوں کے عجیب
 غریب رہا ہے چنانچہ اس تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبعہ مطبع
 سرکاری لاہور ۱۲۸۴ھ صفحہ ۳۴۴ میں نہری ہفتم کا حال لکھا ہے یہ بادشاہ ۱۵۹۹ء
 میں مراٹھی سلطنت کے دنوں میں شہزادی ایش کی جو بارہ برس کی تھی فرانس
 مقابلہ میں کمک کی مگر اس سے یہ شرط کر لی کہ اس مرد میں جو روپیہ صرف ہوگا اسکی

کنجیاں
 کنجیاں

کرات میں شہزادی اپنے دو قلعہ میر کے حوالے کر دے اور میر کے بے اجازت کسی سے
 سلاح نہ کرے غرض شہزادی کی امداد کے واسطے فوج فراہم کر نیکی کے انگلستان کی رعایا
 پرنس لگایا گیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۲)
 اب دیکھئے کہ اس ملک کے معاوضہ میں دو قلعے شہزادی سے ٹھہرائے تھے تو یہی
 رعایا پرنس لگایا گیا اسی لئے تو تاریخ لکھتا ہے کہ روپیہ نہری کا دین و ایمان تھا اتھو
 (ایسا صفحہ ۲۳۵) پہرہ کہ اس بادشاہ کی ذات میں لالچ بڑا عیب تھا (ایسا
 صفحہ ۲۳۶) پہرہ لکھا ہے کہ نہری آٹھوان جو شہزادہ ام تک بادشاہ انگلستان تھا
 فرار وائی میں ظالم نہیب میں ظالم اپنے خاندان میں تھا (ایسا صفحہ ۲۳۷) تاریخ انگلستان
 مصنفہ گولڈ اسمتھ مطبوعہ کلکتہ شائع ۱۸۵۲ء جان ٹیون پورٹ صاحب اپنی کتاب
 کے صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں کہ شلاح میں آٹھوان نہری تخت پر بیٹھایا بادشاہ برٹنوی
 اور ظالم تھایا بادشاہ کہا کرتا تھا کہ میں اپنے غصے کے وقت کسی مرد کو اور شہر کے وقت
 کسی عورت کو نہیں چھوڑا تھا (از مویڈ اسلام اردو ترجمہ کتاب جان ٹیون پورٹ مطبوعہ
 شائع صفحہ ۱۱۷) اور پھر ڈوڈیم نے جو شہزادہ ۱۸۵۹ء میں سلطنت سے معزول ہوا قلعہ وند
 کی تعمیر میں معاون اور مزدور دن سب کو بیکار میں بیکار کے مفت قلعہ بنوایا تاریخ
 سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۱) اگرچہ اُس وقت میں گھسیارہ آٹھ بانٹی اور مزدور
 ایک آنہ اور تیرہ ہی ایک آنہ چار بانٹی اور ہزار دو آنہ پاتا تھا (ایسا صفحہ ۲۳۹)
 تو یہی اس بادشاہ سے نہ دیا گیا پہر لکھا ہے کہ انگلستانی سیکن بادشاہوں
 کی خصلتیں ایسی خراب تھیں کہ اُن میں جو اچھے سے اچھے بادشاہ ہوئے ہیں
 وہ ہی شراب غاری اور سخت جیون سے خالی تھے اُنکے عہد میں قتل اور چوری

میں
 گولڈ اسمتھ
 جان ٹیون پورٹ
 ڈوڈیم

کی وارداتیں اکثر موٹی رہتی تھیں اور مجرموں کے واسطے جرمائے مقرر تھے اور
آزاد و بکاحون بہا جو انکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ
معیّن تھا اور کہلاتا تھا جس کسی پر قتل کا جرم ثابت ہوتا تھا اس سے مقنن
کا ڈر اسکی تپوہ یا وارثوں کو دلوایا جاتا تھا (ایضاً صفحہ ۸۷) اور اڈورڈ سیوم
جو ۱۳۳۱ء میں بادشاہ ہوا اسکے عہد سے پہلے یہ رسم تھی کہ جب کوئی بادشاہ
سفر کو اڈھٹا تھا تو غلہ اور ہواشی اور دانا اور چارا اور گھوڑا اور گاڑی وغیرہ
جو کچھ اُسکویا اسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بھرے لیتے تھے
اور یہ دستور اسکے وقت میں یہاں تک بڑھ گیا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بھی
دہری میں بہتی کر دیتے تھے اور سودا گروں کے جہاز و نئے لڑائی ٹیکام
لیتے تھے (ایضاً صفحہ ۲۲۱) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۸۰۱ء میں
بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تھا اور رعایا کو لوٹتا تھا زلیف نام ایک دبا
پادری اُسکا کارپرداز اور دمساز ہوا جو قوت جزیرہ صقلیہ سے ناروتیک
کل یورپ کے لوگوں کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا فرار کرکے
قبضہ سے چھوڑ لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے
تیار ہو گئے ایک بڑے ایررا برٹ نے بھی اُسی اُننگ مین دس ہزار ٹرک
کے عبوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ ^{۱۸۰۱} میں اور صوبہ نارمنڈی
پر حکمرانی کا اختیار دیا تھا ولیم نے سبے تامل یہ امر قبول کر لیا اور انگلستان
کی رعایا کے گلے کا ٹکڑا بھی گورونہ بیٹیا یا شہزادہ اڈگار بھی فرانس والوں
ساتھ اس مہم پر گیا تھا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۰۷ و ۱۰۸)

سنیوٹ ہارٹ
 انگلستان سے
 یکہ شخصین
 ہم کو کہہ سہا
 مارڈا اور پھر
 سچ دھندلے
 بادشاہی ملک
 کر کے اپنے
 معصیٰ تقدیر
 گونجنا نہ کیا
 اپنے وہ ہے
 گونجنا نہ کیا

ارل بائسٹراور گائین نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تھی مگر روپیہ تھا اس نے
 ہی اپنی تمام سلطنت کو ولیم روفس کے پاس رہن رکھا روفس نے اسکو روپے
 دیکر قصد اپنا عمل ٹھہرانے کا اُن اضلاع میں کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ
 کر گیا تھا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی ندیرین عملیں نہ آئیں
 سردا لٹرنرل نیو فورسٹ میں ایک مہرن کو تیار رہا تھا اتفاقاً وہ تیرا ایک دست
 سے اوچٹ کر بادشاہ یعنی روفس کے دلپر گنا مجھ دکنے تیر کے وہ مردہ زمین پر
 گرا اور دا لٹرنرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تھا کشتی پر سوار ہو کر فرار
 کو بہاگ گیا اور وہاں سے اہل جہاد میں شامل ہوا (تاریخ انگلستان صفحہ
 گولڈ اسمتھ صفحہ ۲۶) یہ عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کے مخالف کو قتل کیا اور
 پھر آپہی مسلمانوں سے لڑنے گیا دن بادشاہوں یورپ نے اس امید سے کہ
 اسیا میں ہم کو مکانات تجمل و آسائش کے ہاتھ لگیں گے اپنی جائداد و اسباب
 کو فروخت کر ڈالا تھا (ایضاً تاریخ گولڈ اسمتھ صفحہ ۲۶)
 پھر لکھا ہے کہ کہانے کے بعد شراب کا دور چلتا تھا اور یہاں تک رہتا تھا کہ یاد
 ہی مدہوش ہو جاتے تھے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پھر لکھا ہے کہ ہنری
 پنجم جو ۱۲۱۳ء میں تخت نشین ہوا ابتدا میں ایسا و باش تھا کہ وہی سبب
 اُسکی جو امرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۶۷) اڈورڈ چہارم جو ۱۲۱۶ء میں تخت نشین
 ہوا اس بادشاہ میں بڑا عیب یہ تھا کہ نفسانی خواہشوں میں آلودہ رہتا تھا
 اُسکی شہوت پرستی سے کہتے ہی اچھے اچھے خاندانوں کے ناموس میں فر
 آ بادہ زرق و برق پوشاک پہنے اور نفیس غذائیں کھانے اور قیمتی شایز

حباب سلیم

پینے پر غش تھا (ایضاً صفحہ ۳۰۴) جان ملقب بہ شمس شہر یضیٰ زمین جو سن ۱۹۹۰ء میں
 تخت پر بیٹھا اس بادشاہ میں کوئی خوبی تھی بزدلہ ایسا تھا کہ غیرت اُسکے پاس
 نہ بیٹھتی تھی اور جھوٹ بولنے میں بھی کوفرا شرم تھی وہ اُس اوباشی کے زمانہ میں
 سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم میں سے پرلے درجے کا بیوفا تھا۔ اُسکا چہرہ
 ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تھا۔ اسی بادشاہ کا تاج و آتش کے
 ساحل پر کدین یہ گیا تھا (ایضاً ۱۸۰) اس سبب سے اُسکے بیٹے ہنری سیوم
 کے سر پر تخت نشینی کی وقت تاج کی جگہ سونے کا ایک سناہہ حلقہ رکھا گیا تھا اور وہ
 خاندان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجدار کی خوشی میں مہینا بہر تک سفید
 بھی سر سے باندھے رہیں (ایضاً ۱۸۱) اڈورڈ اول جو بیت المقدس کی جانب
 ترکوں پر جہاد کرنے گیا تھا سرچی اور کینڈوری اور ہوس کچھ اُسی سے مخصوص
 نہیں ہے بلکہ یہ باتیں خاندان پلٹنٹ جنت کے کل ابتدائی بادشاہوں کے
 خمیر میں داخل ہیں (ایضاً صفحہ ۹۹) جس شہر میں بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہاں باجو
 اختلاف بعض عقاید عبادت میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا لیکن جان کے عہد
 سلطنت میں کچھ برس یعنی سن ۱۲۸۵ء سے ۱۲۸۷ء تک ملک میں کہیں عبادت نہ ہو
 عبادت خانوں کے دروازے بند رہے اور وہاں کے گھنٹے بیکار لٹکے رہنے سے رنگ
 آلود ہو گئے ویوں کی مور توں پر سے سیاہ کپڑا نہ اٹھا یعنی کسی نے جا کر اُنکا منہ نہ
 انتہی (ایضاً صفحہ ۱۸۰) اور تاج شاہی گرو ہو جانا تو انگلستان میں باوجود اکیہی تا
 ہو نیکی اکثر دستور تھا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے
 ملک کا اُون اور ٹین کی یہی اول دنوں انگلستان کی بڑی تجارت تھی ضبط

دکن جہاد

کر کے اور براج اور زیور شاہی گردور کہہ کر کیا ہوا (ایضاً صفحہ ۲۱۱) اسی بادشاہ کے وقت سے انگلستان میں نوہین اور بندوقین راج ہوئے اور فرانس کی رائیونین چین میں ۳۲۶ء میں (دیکھو ایضاً صفحہ ۲۱۱ مطریم) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۱ و ۲۲۲)

مگر مسلمانوں میں توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو سن ۱۱۲۵ء سے ۱۱۹۲ء تک
بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷۴) باتفاق مورخین روم و انگلستان وغیرہ
ہے اور توپ لفظ ہی ترکی سے اپنے سے فوج (از غیاث اللغات) اور کتاب کے
مطبوعہ سن ۱۱۳۵ ہجری صفحہ ۸۳ میں یہ لفظ زبان ترکی بڑے قلم لکھا ہے یہی
اور انگلستان میں توپیں شائع میں چلین تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۶۷) اور
اسکاٹلینڈ میں توپوں کی بنیاد شائع میں ہوئی (ایضاً صفحہ ۴۲۶ و ۴۲۷) اور
تفسیر مکاشفہ مصنفہ پادری عماد الدین حویاری المٹ صاحب کی تفسیر سے
لکھی گئی مطبوعہ کنویر شائع صفحہ ۶۱ میں لکھا ہے اُنکے سنہ سے آگے دھواں
گندہ نکلتی تھی یہ اشارہ ہے اُنکی لڑائی سے اس بات پر کہ چونکہ انہیں ایام میں
لوچا اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا میں ایجاد ہوئی تھی اور مسلمان اُسی سے
جنگ کرتے تھے انتہی یہ شائع میں جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکلا دیکھو تفسیر
مذکورہ صفحہ ۶۰ سطر ۱۱)

اور ہنری پنجم نے فرانس کی مہم کبھی سے شاید ہی زور گرو رکھا اور رعایا سے بھی
روپے فرض لئے (ایضاً صفحہ ۱۷۴) بڑے بڑے تاجر آملن کی رت کرتے تھے یہاں
کہ بادشاہوں کو یہی اُس سے عازمی (ایضاً صفحہ ۲۴۸) غرض ایک تو نصرا
فرسوں کی بہرہ کیفیت دوسرے پایا سے روم کی طرف سے ترغیب اور تحریص و شدت

آئین اور صلیب دار مجاہدین میں شامل ہونا ہر شخص نے دنیا و دین کی
فائدہ مندی یقین کر لی

واضح ہو کہ راہب یعنی وہ ویش یہہ رومن کا تہولک وغیرہ حسباً یونین ایک
درجہ دینی خادموں کا ہے اور دوسری قسم والے اسقف کہلاتے ہیں جو ایک
یونانی لفظ کا معرب ہے انگریز اسے لارڈ اور ہندوستانی لائٹ پادری کہتے
ہیں تب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکے معنی باپ روم کے
اسقف کا خطاب ہے اور اسکو رومن کا تہولک عیسائی اپنا شیخ الملتہ سمجھتے
ہیں اسکے بعد قسٹس ہے اور قسٹس کے بعد خادم انگریزی بن انکو بشپ
اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہیں دیگر تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰۱ کے سوا
پوپ کی کونسل میں جو شہر پادری ہوتے ہیں انہیں سے ہر ایک کو کارڈینل کہتے
ہیں اور پوپ کی وفات کے بعد انہیں میں کا ایک پوپ ہو جاتا ہے (ایضاً صفحہ

حجرات یوم

(۲۸۵)

انڈلجینس گناہ کی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تھی جسکا یہ مضمون تھا
اے غلامے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجھ پر رحم کر دے میں حواریوں کی نیابت کے اقتدار
سے جو تجھ کو شہر دہوا تجھ کو کلیسیا کی اس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے
تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہوں علاوہ اسکے ان تمام زبادتوں اور تقصیروں
اور گناہوں سے جو تجھ سے سرزد ہوئی ہیں کسی ہی کیوں نہ بڑی ہوں اور
کسی سبب سے وقوع میں آئی ہوں اگر وہ ساری خطائیں پوپ ہمارے سند
کی معافی کے لئے رکھی گئی ہوں میں ساری مالیاتی کے نشان اور بدنامی

راغ جو تہ تیہ اس وقت تک ہوتی ہوں مٹا ہوں اور ان تکلیفات کو جو تو انور
میں پادشہ میں دور کرتا ہوں کلیسیا کے تمام سکرمنٹ میں تیرا حصہ بنایا قائم کرتا
ہوں اولیادوں کے گروہ میں تجہ کو شامل کرتا ہوں اور اس پاک اور نیک نام
میں جو اسطیغ پائیے وقت تجہ کو حاصل تھی بہر داخل کرتا ہوں پس مرے
وقت سب دروازہ جس سے گنہگار بچ و سزا میں داخل ہوں تیرے لئے
بند ہو جائیں اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جانا ہو
تیرے واسطے کھولا جائے اور اگر تو بہت برسوں کے بعد مرے تو بہر معافی تیر
زندگی کی آخر ساعت تک قائم رہے گی پاپا اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین دستخط فرما جان شہل کستری

جب نصرانی بادشاہوں نے اپنے اپنے ملک بچکر بہت المقدس پرچڑائی کی
اور کامیاب ہوئے تب پاپا صاحب نے اس مہم کو واسطے بہشت کو بچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین یک گتیں تھیں اب آسمانی املاک بچنا ناگزیر ہوا یا یہ
دنیاوی بادشاہان نصارا پرچڑ شیردل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا ملک چھوڑ
وہ قابض تھے اس مہم کو واسطے جب بچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بہشت
کو جسکی کجی وہ اپنے پاس رکھتے ہیں بچنا شروع کر دیا مطلب یہ کہ نہ دنیا پاپا
رہی نہ دین راب سجان الدیہوداہ اسکر یوٹی نے توتین روپے پر حضرت عیسیٰ
کو بچا تھا (متی ۷ باب ۹ ذکر یاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیوں نے لاکھوں
کرور روپے بہشت کو بچکر حاصل کر لئے گویا اس تین روپے کا سود
بڑے بڑے اتنی دولت جمع ہو گئی یا یہ کہ یہوداہ اسکر یوٹی نے جس ملک

دکن چمار

لحم غائب و درون شہر لا کہی عو ابور اقیعہ اسعیرا (الشفقت)

تیس روپے پر بچا تھا اسکے مکان کو یا پ صاحب نے لاکھوں روپے لیکر بیچا لاکھوں
 پر پہرہ دہے حضرت عیسیٰ کو چین لینے نہ دیا اور آسمان پر یا پ صاحب نے
 اُس زمانہ میں انگلستان کے کل باشندے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر بن کر
 عجیب عجیب لباس پہن کر اور چہرے بگا کر پہرہ پہنے بجاتے تھے اور جن لوگوں کو
 چہرے میسر نہ ہوتے وہ اپنا منہ ہی کالا کر لیتے تھے اور بعض اوقات اسی بہت
 گرجا میں نماز کو وقت ہی چلے جاتے تھے یہ لوگ بیشتر بکریوں اور ہرنوں اور
 سانپوں کے چہرے پہنتے تھے اور اکثر بد نہر کہا میں ہی پہن لیتے تھے تاکہ پورے
 حیوان نظر آئیں (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۷۴) لوگ کہا کرتے تھے کہ اُس
 شئی کی اثر میں تھکا کر کھینچتے ہیں اور خانا میں بستر چکون (یعنی کسی خانہ
 کے میں) (السنہ ۸۷۴) اُس زمانہ کے لوگوں کی طبیعت میں جادو اور
 نجوم اور اکیس کے توہمات باطل بہت ہی سمارے تھے جاہلوں کا یہ عقیدہ تھا
 کہ علوم و فنون میں جو باتیں نئی نکلتی ہیں اُس میں شیطان کی مدد کو بڑا دخل ہے
 (ایضاً صفحہ ۸۷۴) فلپ ملائکٹین نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا کہ
 کہ لڑکپن میں میں نے سنا کہ وہ غلط لوگ انجیل کو چھوڑا رسول کی دانائیوں کا
 وہ غلط کرتے تھے (ہندی تواریخ کلیسیا چہا پہ پ ٹسٹ مشن صفحہ ۱۶۳) ان سب
 مادہ سستیوں کا سبب ظاہر ہے کہ کثرت کا بادشاہ اٹل برٹ اپنی ملکہ برٹا کی
 سعی سے عیسائی ہو گیا اور بادشاہوں میں سب سے پہلے یہ دین اسی نے
 اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۷۴) پس انگلستان میں اس مذہب کی
 پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی سبب اسکے کہ عورتیں ناقص العقل مشہور ہیں

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے انہوں نے اپنے ملک
میں اکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر ویر و سلم سے لائے ہیں بیٹے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا گیارہ سو برس بعد خاص لباس اور وہ پتلا
جسے مسیح کو دکھ دیا تھا (یوحنا ۱۹ باب ۴۴) اُس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنی فارس) (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے جوسینوں نے حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکھا تھا (متی ۲ باب ۱۱) ویر و سلم کے گنٹھوں کی کچھ آواز آوا
حضرت یعقوب نے جو آسمانی سیڑھی خواب میں دیکھی تھی (پیدائش ۲۸ باب
۱۰-۱۲) اُسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو یوس رسول کے دکھ دینے کو
رکھا گیا تھا (جسے یوس نے ۲ قریتوں کے ۱۲ باب ۷ میں کسی گناہ کی غرت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدن میں تشبیل گویا کانٹا لکھا ہے مگر وہ اُسے
صرف کانٹا ہی سمجھ) اور اسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتوں کا یقین کرکے
جن میں کانٹوں میں بیہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکھے گئے تھے انکی زیارت
کرنے کو جاتے تھے (شعربین غول بان سرکت مجاہد) **لھو لا قوت الا باللہ**
پھر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہ سب کے عجیب سے تم ضرور کہو گے کہ کیا یہ ہو سکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہو جائیں مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اسوقت ایسے
نارکی چھا گئی تھی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجھ اور سبط حکم کو سمجھنے
تھے نہ تھے کلام از ہندی تواریخ کلیسیا چاہے پٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبعہ
۱۸۴۹ء صفحہ ۱۶) تب یہ پیشین گوئی جو آئیو ایکس اور مین سے پوری ہوئی
کہ وہ جو دغا باز ہے میرے گہر میں رہ نہ سکے گا اور جو منہ بہ من والا میری نظر

(۲) تہذیب و تمدن کا یہ عالم ہے کہ جس کی طرف سے اس کو دیکھا جائے وہاں سے اس کے لئے ایک نیا رنگ نظر آئے۔

[illegible]

مجموعہ تصانیف حضرت مولانا محمد رفیع الدین

تھے نہ ٹہرے گامین زمین کے سارے شہر وں کو سویرے فنا کرونگا کہ خداؤ
 کے شہر سے سارے بدکار وں کو کاٹ ڈالوں (۱۰۰ از برون وین) فرخ ہو کہ ملوس
 کے اس کانٹے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے **بِیْنِ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَ النَّاسِ نَجَسٌ**
 ان سب لڑائیوں کا حال مفصل گریٹ ایونٹشن آف ہسٹری ولیم فرانسس مین

اسطرح پر قوم ہے

گریٹ ایونٹشن آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ان ال ڈینی مطبوعہ لندن ۱۸۶۶

پہلے تواریخ واقعات علیہ مصنف ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶-۱۱۹

یروشلم پر عیسائی مجاہدین کی اول چڑائی ۹۶۹ء

عیسائی مجاہدین نے یروشلم کو لے لیا ۹۶۹ء

سلطان صلاح الدین نے عیسائیوں سے یروشلم کو لے لیا ۱۱۸۷ء

پھر یروشلم عیسائیوں کے ہات آیا ۱۲۹۱ء

پھر مسلمانوں نے اُسے لے لیا ۱۳۲۳ء

(صفحہ ۱۰۶-۱۰۸) مسلمانوں کے ہات سے یروشلم بہت تنگ آگیا اور خلیفہ حکیم شمس

خلیفہ مصر بنی فاطمہ نے ۱۲۹۱ء میں گرجے عشر کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو مٹا دینے

میں کچھ کمی نہ کی یہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تھا جیسے کہ خدا کی تبت ٹرکوں نے

یروشلم کو لے لیا اور عیسائیوں کو جو نہار وں یروشلم کاج کرنے کو جاتے تھے بہت

ستائے لگے کوئی عیسائی شہر میں نہیں جاتے پاتا تھا جب تک کہ ایک سکھ طلائی

نیمول نہ سے۔ سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اول میں) مقام درلیم پر

جہان ایک لاکھ سے زیادہ سوار ٹرکوں کے عیسائیوں کے مقابل آئے سلیمان

عرب یوم

سلطان ترکوں کا یہاں لیکن عیسائیوں کو بھی بہت سخت عیسائیوں نے تو ان کو بھگایا اس بار بھی حال
 کہیں سوکھی پانی پینی سکتے تھے اور سوقت نکالنے کی عیسائی انطاکیہ واقع ملک شام میں تھے کہ
 اور یہاں رانی قائم ہوئی عیسائیوں نے یہی جو انہوں نے دیکھا ہی اور محاصرہ شہر کا سرگرم اور مضبوط
 چھوڑ دیا تاکہ ایک شہر کو انہوں نے غازی سی ایک دن انہیں طوفان کے راتیں شہر میں داخل ہوا اور
 ایک بار موصول کا کہہ دو غارتج لیکر مسلمانوں کی مدد کو پہنچا مگر بعد گشت خون عظیم شکست کہا کہ
 ہٹ گیا اور چھٹا اور بوہید شیارا برٹ گاٹھ کا شہر کا محاصرہ کئی سوئی شہر کا برسن (یعنی
 شہزادہ) بنایا ایک قلعہ انطاکیہ کے مالک کے چوہان چند ماہ چھریکی بعد معلوم ہوا کہ عیسائی
 لشکر میں تیس ہزار پیدل اور ہندہ سو سواری تھے جن میں اور سوقت اور نہیں چاہتی تھاکہ عاقر
 قلعہ کو لیتی مگر یہ وسلم کی شوق میں اور نہیں کچھ سوچا اتنا ہوا کہ ایثار قری اور لی لیا کہ بعد فتح
 یہ وسلم کی عاقر کے کچیاں کو دینگی آخر کو پانچ ہفتوں کی لڑائی کی بعد کا و قری یہ وسلم کو شہر میں
 فتح کیا اور شہر سے اس مسلمانوں کا قتل ہوا اور یہ وہی لوگ کا اور نہیں عبادت خانہ میں جلنا نصر فتح مند
 مسویرین بڑا واقع لکھا گیا باعث ہوا۔ اور اس سال میں کا و قری قضا کی اوسنی ایک قانون یا جس کا

نام قانون یہ وسلم رکھا مگر کار واج و نہ پایا تھا کہ مرگیا (صفحہ ۱۰۰) ۱۱۷۹ھ ۱۱۷۹ھ ۱۱۷۹ھ
 دار و ملک اور ہر چہ وہ پہلی لڑائی میں تھیں تھیں تاکہ وسلم میں جنگی شکست کا سطر نامی پنا
 اور پیکر کا جست اور پ میں جس پر پچھو کہ اوہی کہ قزاق کے اور طرف عیسائیوں نے بڑا قلعہ مسلمانوں کی
 مقابلہ کیا بنا یا تھا تکی امیر موصول لیلیا نو چہا د امل عیسائیوں کی دلو میں پھر ٹھیک اوہی اور پینر
 عوصینٹ بڑا و نہا و چہا و کی کر لیلی مشغولی ملو لہے بغیر لغت کردہ ترسار

وَمَكْرُؤًا مَكَرًا	فَاَصْحَبْهُمْ قُلُوبًا سَلَامًا
نِست ز سخی کس نکہا	بَلِ لِلّٰهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا
	بدا عملیہ است زبان

Johannward, Lord of Robert Guiscard

۱۱۷۹ھ

۱۱۷۹ھ ۱۱۷۹ھ ۱۱۷۹ھ

۱۵

مجلس
مجلس
مجلس

۵۵۰
"فمنه"
بایکستان، پاکستان

۶۴
فصل پنجم در بیان
تاریخ

100

4

ter

mean

96

الْأَنْطَقُوا فِي الْمَيْمَانِ

و محقق او صاف انکو
 ۹۵
 از عینی من آفرین عسرا

لَوِ اِنْجِيلِ مَرْقِسَ وَلَوْ قَا
فَتَقُو عَلٰى تُوْدٍ مِّنْ رَّسُوْدٍ

یہ بیمار امرائے فرانس کی سامراجی ادبھی کہ دیوبلی دولت ہے

نشان کی لئے ہزار ڈکوپانی
دور کان ریڈ سوم جرمی کو بھینچ

قسط طینیہ کے تدبیرون سے

شکار ہو گئے کان ٹو مایوس

عین سبباً جاری عین وریا
فغیاپی جلد لا و قبه میں چنگ

دہائیاتی دور واری جہان چہ
ہتہ پیرامی گیا گو طوفان
دنوا دشا یونکا میر و

در شتوای امید حسین صلیب

ایک بار وہی پر گیسو

از حق باشی تا کی غافل

از الباطن کان ظهور

نی یسی مخرجہ کی پی اور د

مذکر کیا یہ دونو بادشاہ تیرے

بہارِ شریعت میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو کان رٹو کا دوست

یہ کہ یہ لوگ کیا دہشت

تغافل و غافلانہ رویہ

اور محطہ کے آفتین اوٹھا
من داخل ہونا کا ترو

دار فکوحیات تازه بخشی که

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ

جاء الحق وزهق الباطل

ہرگز شد ارتعاشات متنبہ
پیار کے سنار ہی جو پیر میں

ایک نیا ہیرو کی زندگی (ایک نیا ہیرو کی زندگی)

لی فضا حشری کو شش ہفتہ نمبر

پہنچا ہوا ہے۔

ورفوج لوئیس کی شہادت

یہاں پہنچ کر عجباب ہو گئے۔

لوٹیں سے اب ملکا تھا

پس اول مہم محمد و خورشید کا

اور دوسرا جہاد مصیبت ہو گیا (صفحہ ۱۱۱-۱۱۳) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد
 شروع ہوا ۸۹۰ھ سے ۹۲۰ھ تک یہ لڑائی رہی
 جب یہ خبر یورپ میں پہونچی کہ سلطان ناصر صلاح الدین نے یروشلم کو لے لیا اور
 وہ سونے کی صلیب جو اٹھاسی برس تک مسجد اقصیٰ پر چلتی رہی جس سے عیسائیوں
 زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تھا گئی کو چونین روندی گئی (اسکا یہ مطلب نہیں
 کہ ضرور صلیب روندی گئی مگر یورپ میں مجاہدین کو برا بھلا کہنے کے لئے یونہی
 مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پھر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندھی پہلے تو اٹلی کے
 بندر گاہوں سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جہین ایسے جوش بہرے سپاہی تھے
 جو سیدھے حاکم کے محاصرہ میں پہونچے جبہ صلاح الدین فتح کر چکا تھا لیکن اسے
 بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنی یورپ کے تین نامور بادشاہوں نے یروشلم کا قصد
 کیا چرچا تو لے انگلستان کے فلپ اسٹشس نے فرانس کے فرڈرک بایر
 (یعنے لال واٹھی) نے جرمنی کی لٹانی کے اخراجات کیواسطے ایک فکس تمام
 عیسائی سلطنتوں پر لگایا گیا جبکہ نام صلاح الدین کی دہ بکی تھا اور حسب دستور
 کافر و پیر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہوں کی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک
 کا حال سنئے کہ چرچا اور فلپ توجب تک روپیہ اور فوج کی جمعیت میں رہے فریڈرک
 معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیا کو چک کو چلے یا اور ۸۹۰ھ میں ترکوں کو
 شکست دیکر ایکوٹیم کو فتح کیا لیکن ساری اسدین مسیلتیا میں ختم ہو گئیں
 دریائے سلط میں ایک دن گرمی کے موسم میں نہا سنے جو گیا مگر اسکی فوج کے
 بچے ہوئے اور گجوا پنچہار کے قریب ہو گئے چتر پے لگائے ہوئے اور ابلہ پاحا

دوسرا جہاد

Saladin's wife

کہ جس نے
 قسطنطنیہ کی
 فتح کی
 وہ اس کی
 فتح کی

فتح
 قسطنطنیہ

پہنچے جبکہ محاصرہ عیسائیوں نے کر رہا تھا دوبرس برابر اسکا محاصرہ اور
 عیسائیوں نے یورپ کی مدد کی توقع پر کہ آج آتی ہے کلمہ آتی ہے تو لاٹیا
 کہیں ہزاروں سپاہیوں نے فسیل کے آگے جان دی تھی پہر ہی لشکر میں
 وہ نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت میں جل رہے تھے فوجیں رچر ڈا رہ
 فلپ کے شمار میں ایک لاکھ تھیں جو سمندر کی راہ سے یروسلیم کو روانہ ہوئیں
 رچر ڈ تو مارشیلز کی راہ سے اور فلپ جینیوا کی راہ سے شیش کو روانہ ہوئے اور
 دونوں نے ملکر جاڑہ مہینا علاقہ سسلی میں بسر کیا روانگی سے پورے
 سال بہر کے بعد فلپ اور رچر ڈ ہی آگے پیچھے عاقرو پہنچے جبکہ دیکھ کر محاصرہ
 کر نیوالوں کی جان میں جان آگنی اب تو دو جمعیت عیسائیوں کی دور تر
 جنبہ زن ہو گئی جبکہ دیکھ کر صلاح الدین بھی کانپ گیا ہوگا کیونکہ خیموں سے
 سارا میدان حد نظر تک سفید نظر آتا تھا یہاں پر نہ خفیف بات ہی جو سلطان
 صلاح الدین کی عالی ہمتی میں سے ہے بے لکھے رہا نہیں جاتا ایسے نا
 وقت میں جبکہ فلپ اور رچر ڈ اپنے خیموں میں بیمار پڑے تھے سبب اور برف
 تپ کی حرارت فرو کر چکے تھے پر نہ ہیجے اور یہ مدت تک یہ جھگڑا جھگڑا کر ڈ
 شہر عیسائیوں کے ہاتھ لگا اور سلطان دکن کی طرف ہٹ گیا عاقر کی
 فتح ہونے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچر ڈ سمندر کے کنارے دکن کی طرف
 کنارہ دن کی راہ تک لڑنا چلا گیا اور تھوڑے دنوں میں یروسلیم کے اسقد زکر
 پہنچا کہ تھنرک بیٹ میل کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا لیکن سین سے واپس
 ہو گیا اسوقت انگلستان میں ایسے جھگڑے ہو گئے اور خود اسکے لشکر میں وہ

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ ملک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے روانہ ہونے
 شام میں صلح کی صورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو ۱۱۹۳ء
 میں ہوئی یہاں تک کارخانہ پہر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۱۴) ۱۱۹۵ء - مسیح صلیب دارو کی چوٹی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جنہ کہ جرڈ شیر دل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتوح کا
 دروازہ سمجھتا تھا تاکہ بائرن ٹین (دار السلطنت ملک سسلی) پر تصرف ہو
 اسی ارادہ کو چھپانیکے لئے اُسے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت جلیس
 نزار آرمیوں کے لشکر کو دو حصہ کر دیا ایک حصہ بحر دینیوپ کو عبور کر کے قسطنطنیہ
 پہنچا اور یونانی جہاز و نہر سوار ہو کر حاکم کو روانہ ہوا دوسرا حصہ بھی رفتہ
 رفتہ پیچھے سے آکر شامل ہو گیا ملک شام کے عیسائیوں نے جو صلح کا لطف
 حاصل کر چکے تھے انہیں مسیح دیکھ کر کچھ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکھا کہ
 سر اسین نے یا فاکورے لیا تو سرباوا لے عیسائی بھی مل گئے اور بیروٹ کا
 محاصرہ کر لیا اس شہر کے فتح ہو نیسے عیسائیوں کو بڑی دولت ہاتھ لگی
 اور نومزار عیسائی جو مدت سے قید تھے رہا ہوئے اس عرصہ میں تیسرا لشکر
 اور ہنری نے سسلی کو فتح کر کے بھیجا جسکی سبب اسیدین کی گنتیں کہ پورے
 اب کافروں کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جاڑے کی آمد آمد نے
 ساری ہمتیں توڑ دیں اسکے عوض میں محاصرہ تہاران کا کیا گیا جرمنی جو سب سے
 انکی کان کہو دینوالوں نے اُس پہاڑ میں جسپر وہ شہر آباد تھا سرنگ لگا دی یہاں
 کہ دیواریں پہننے لگیں اور حضورین نے پناہ مانگی ایمن دینے میں انکار کیا گیا اور

۴۵
 سلطان
 صلاح الدین
 وفات پائی

۱۱۹۵ء

۴۵

۱۱۹۵ء

مائیوسی کے ساتھ شہر والوں کی ہمت بڑی محاصرہ کر نیا لوں کا اقبال اولٹ گیا
 افغانین اولین کہ سراسین شہر والوں کی مدد کو چلے آتے ہیں یہ خوف ہمسایہ
 دین سما گیا اندھیری رات میں صلیب دار و نکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہ دیکھنے
 میں آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنوں کا بیٹھ ستایا ہوا سر کھل
 ٹاپر کی طرف پریشان بہاگ چلا جاتا ہے یہ مصیبت ناک انجام چوتھی لڑائی کا ہوا اور
 ہی لٹائیاں ہوئیں گمراہ پر رهنری کے مرنے سے سب کو گہر میں بولا لیا
 (یہ بجلی اور گرج سے صلیب دار و نکا مارا جانا آخر کے ایک لاکھ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے
 کے ہاتھ سے ماری جانے کی یاد دلاتا ہے) (۲ سلاطین ۱۹ باب ۲۵ ص ۶۷۷) چونکہ آئے
 خدا کا دعویٰ کیا تھا اور نصرا خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس لئے
 دو نو کا انجام ایکسا واقع ہوا) یا یہ کہ حضرت مسوئیل کی طرح مسلمانوں کی مدد کیوں
 ہی خدا نے بادل گر جایا (اسموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
 جو سب امنیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں تو سب انبیاء علیہم السلام کی
 برکتوں کی ہی وصالت رکھتے ہیں)

(صفحہ ۱۱) (۱۱) ص ۱۲۰ صلیب دار و لشکر کا پانچواں جہاد

پاپا انوسنٹ ۳ (یعنی پوپ معصوم سیوم) نے نئے جہاد کے واسطے احکام بھیجے لیکن
 انکا کچھ اثر نہ ہوتا اگر فوکل پادری ایک چورٹ سے گانوارنی کا جہاد کی منادی کرتا
 ایک بڑے جنگل میں اسے جہاد کا دخل کیا کہ پہلوان سب چورٹ جہاد کر جہاد کے
 تیار ہو گئے وینس کے رئیس ضعیف نابینا ڈانڈے لو سے جہاد کے لینے کا معاملہ
 کیا گیا اور یہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر میں صلیب دار مجاہد جمع ہوں لیکن اتنے جہاد

شہر میں صلیب دار

صفحہ ۱۱

امیر دوان جمع ہوئے کہ چہارونیکا گرایہ جو رئیس و رئیس کو دینا تھا وہ بھی نہ فراہم
 ہو سکا آخر کو وہ رئیس اس بات پر راضی ہوا کہ میں گرایہ کچھ نہ لوں گا اس کے عوض میں
 شہر ضارا آج بھی فتح کروادو چنانچہ صلیب دارون سے پانچ دن میں فتح کروا چو کہ
 ان لوگوں نے جہاد سے منہ موڑا ایک اور واقعہ ان کے پیش آیا بیٹے ایضاً ہاڈا
 قسطنطنیہ کو اسکے بہائی الگسپٹوس نے اندھا اور خارج کر دیا تھا پس ایک اور
 اسکا بیٹا صلیب دار جہادیوں کے پاس بددماغی آئے نصرانی مجاہدین میں
 اکثر دن نے کہا کہ ہم پلٹاؤں کو چاہتے ہیں لیکن انہوں نے سمجھا کہ ایضاً کی مدد
 کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے چہارونیکا قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کے ایضاً
 کو تخت نشین کر دیا یہ یونانیوں صلیب دار مجاہدین میں لڑائی ہو گئی کہ جس کے
 سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ میں یہ پانچوں جنگ ختم ہوئی)

۱۱۶

۱۱۶

(صفحہ ۱۱۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعہ میں یہ فوج کشی لڑی گئی ہے
 جو سال ۱۱۶ میں ہوئی ایک چوپان نے گڈریہ کا لڑکا ساکن وڈوم متعلقہ فرانس
 جسکا نام استیفان تھا اس نے کہا کہ خدائے دیوتا اور مجھے دیوتا ہی اور
 جیسی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجھے بجا ہے یہ ستم ہی نہیں ہزار لاکھ بارہ
 بارہ برس کے اُس کے ساتھ جمع ہو گئے اور نہ صرف یہ بلکہ لڑکیاں ہی مردانہ
 لباس پہن کر گھوڑ و سپر سوار اور پیادہ جمع ہو گئیں باپ کا رونا اور بہت کرنا انہیں
 ان کے دیوانے ارادہ سے کچھ روک نہ سکا محل سے لیکر چو پڑی تک پہنچے امیر و
 غریب کے لڑکے گہروں سے نکل کر اسٹیفن کے ساتھ ہوئے تمام فرانس میں

116

یہ شعلہ پہل گیا سوم کی آفتابان ہاتھوں میں روشن کئے ہوئے اور حاجیوں کا لباس
پیتے ہوئے گیت گاتے ہوئے گرم زمیں کے گرد و غبار میں اس اعتقاد پر کہ سمندر
خشک ہو کر پتھر سے بیت المقدس کی راہ نکل آئے گی چلے جاتے تھے راہ میں
لوٹے گئے اور مارسلیس میں بڑی دغا کھائی دو سودا گردن نے اقرار کیا کہ
ہم تمہیں خدا کی واسطے یہودیہ پہنچا دیں گے اور یہ لڑکے سات چار وین سواری ہو کر
چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو انہیں تھے سب ڈوب گئے پانچ جہاز یہ بیش بہا
بوجہ لیکر مصر میں پہنچے جہاں سب غلامی میں بیچے گئے اتنا معلوم کر کے
تسلی ہوتی ہے کہ ان پر معاش سودا گردن نے آخر کو جلد سبلی میں پہنچا
پائی انہیں دنوں بن دو لشکر اور لڑکوں کے جو چہرے میں جمع ہوئے تھے
پہاڑاوتر کر چھوڑا اور لہناڑی میں آئے جہاں یہ ایسے پراگندہ ہوئے کہ
ان کا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے انہیں سے بروہ فرود شو گئے
ہوت گئے

Marvell

حرب یوم

(صفحہ ۱۱) ۱۲۲۷ء - ۱۲۲۹ء چٹا جہاد صلیب دارونکا

ایک اور بڑی حرکت جمین جیمائیونکا بڑا نقصان ہوا اسپرینے شاہنشاہ
(یہ امپراطور کا مختلف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری میں تھی پوپ گریگوری
نہم نے تقاضا کر کے بادشاہ کو پاک زمین کی طرف روانہ کیا لیکن ساتھیوں کی
نا اتفاقی پابست بیماری کے سبب تیسرے دن اُسے کو ٹھنڈا پڑا غضب ناک
پوپ نے اُسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کر دیا لیکن دوسرے سال
باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک یہودیہ کو روانہ ہوا جس کا خلاصہ سبب

۲
۱۲۹

سلطان مصر کے اتفاق کا سہارا تھا پوپ کی ناراضی نے انہیں یہودیہ تک
پادریوں سے اجنبی رکھا (یعنی کوئی پادری بادشاہ سے موافق نہوا) پہلی
۱۸۰۱ء اپنی تدبیروں سے ملک کامل سلطان سے دوستی کے ساتھ وہ بات
حاصل کر لی جو اتنے مدت کے خون بہا بیسے نہیں حاصل ہوئی تھی یعنی
دس لاکھ برس کے لئے اتنی شرطیں صلح کر لی گئی کہ یروشلم اور بیت اللحم اور
یافا سے تلمیس تک سب فریڈرک کو طباطبائی مسجد و محراب مسلمانوں کے تصرف
میں رہے اس بات سے تمام دنیا کے عیسائیوں کو خوش ہو جانا تھا لیکن
پادریوں کو بڑا رنج ہوا یعنی یہ بادشاہ جبکہ شان و شوکت سے یروشلم میں
داخل ہوا تو کوئی پادری اس کے سر پر تاج رکھنے کو نہ آیا اس لئے اپنے ہاتھ سے
اپنے سر پر تاج رکھنا پڑا اگر یہ بادشاہ وہاں بہت فخر سکا اور اسکی سلطنت
یورپ میں بسبب ناراضی پوپ کے ایسے جھگڑے پیدا ہوئے کہ اسی اٹلی کو
لوٹ آنا پڑا

(صفحہ ۱۱) ساتواں جہاد صلیب دارونکا

لوئیس نہم بادشاہ فرانس مانرکویں سے ہے جنگ و ملی کا خطاب ملا ہے تو ان
صلیب داری جہاد کیا یروشلم پہ کافر و نکاح (یعنی مسلمانوں کا) شکار ہو گیا
تہا لوئیس نے فرانس سے نکلتے ہی جبوقت یہودیہ کو رخ کیا مقدس گیتوں کی
آوازیں جہازوں سے آئے لگین سپیرس (قبرس) میں جاؤں گا موسم بہ
کر کے جہان اسکے شکر ہے تمام عیش میں اپنی طاقت گہا دی اخیر بہار میں
ڈیٹل کے کنارے لنگر ڈالا گیا تیروں کی بوچھاڑ میں نیم تلوار لیکر سمندر میں

۱۲۹

دینی و دنیاوی امور
میں جو کچھ ہو
اس کی طرف سے
مصلحت و فائدہ
ہو اس پر عمل کرنا
وہی حق ہے اور دوسری
کے خلاف کرنا باطل ہے

باب بیہوش

کو دیکھا اور فوج کو کناہہ کی طرف لیجا لیا حیرت زدہ مسلمان یہ دیکھ کر میٹھا کو چھوڑ کر
چلے گئے لیکن وہ باجہادی صلیب داروں کی صفیں کم کر چکے تھے انکی اور جب
لوئیس انڈر کی طرف شہر منصورہ کو چلا گیا بارگی مسلمانوں سے ایک کاڑھار ہوا اور
اسکے بہائی کے مارے جانے اور بہار فوج کے تلف ہو جانے نے اسکی فوج کو
شکست سے بتر کر دیا میٹھا کو پس پا ہونے کی ٹہرائی گئی موضع منیہ پر لوہڑ
باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تھا اپنی شکست فوج کے ساتھ رہا اور قید ہو گیا (یہ
مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گیا) اور سواڈ میٹھا کے چار لاکھ سکہ طلائی دیکر
منہ علیہ میں رہا ہوا اسکے بعد حاضر تین چار برس تک پڑا رہا یہاں تک کہ اپنی
ہان کے مرنے کے بعد اسے فرانس میں آئے پڑا

(منہ علیہ ایضاً) یہ آٹھواں اور آخری جہاد صلیب داروں کا ہے (سید ۱۶۲ء)
بولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یہودیہ کی
نہیں بلکہ حبش کی واسطے سنٹ تومیس کا مطلب یہ تھا کہ امیر تومیس کو
بیروتیج حبشی کی کوئے مسلمان بہاگ بن سکے لیکن اور پی بڑا دشمن آسمان سے
فرانس کے لشکر نازل ہوا اپنے ویا جو کہ لاشوں کے یہ دفن کر نیسے پہل
گئی تھی حملہ کرنے لگے یہاں تک کہ اور ول کے سیاہنہ بادشاہ ہی بیمار پڑا اور
مر گیا

(صفحہ ۱۱۹) انگلستان کا بادشاہ رڈورڈ اول آخر بادشاہ ہوئے جسے چھوٹے
مسلمانوں پر جہاد کیا تھا حبش میں پہونچ کر رڈورڈ نے جو لوئیس کو مرا ہوا دیکھا
نوفج لیکر پاک زمین یروشلم کو چلا پانچویں کا سفر اور ناصر کے مسلمانوں کا

اس کتاب پر
میں نے جان
میں نے جان
میں نے جان
میں نے جان
میں نے جان
میں نے جان
میں نے جان
میں نے جان

قتل کرنا ہی اسکے کاموں میں سے ہیں اسکا لشکر عاقربین رہا جہان ایک زہر کا
بجھا خنجر لگنے سے ہڈیت ہوئی کہ گھر چلے اور بعد اٹھارہ مہینے بیکار صرف کر نیکی
وٹیس کو فتح کر کے اور اسکا ٹنڈ کو ستانے کے لئے انگلستان کو چلا آیا
بعد برپادی بروسلم عاقربین والوں کی شوکت کا مشرق میں مرکز تھا یہ
شہر آخر کو عیسائی نام کے لئے تنگ ہوئے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی
بربادی میں دفن ہوئی جبکہ تینیس دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی
بہاری کلون نے اسکی دیواروں کو چور کر دیا اور وحشیان ملک کو
(جو مصر کے مالک تھے) راستہ دے دیا ساتھ ہزار عیسائی قتل ہوئے اور
غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگے پتھر میں (قبر میں) کے کنارے پہنچے
پہنچے سمندر کی نذر ہو گئے انتہی

اب بین ان سب لڑائیوں کا مفصل حال ایک اور کتاب ہے لکھ کر ختم کروں
لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فرزند رشید نوان چہا پ و تصحیح کی ہوئی
او کسفر ڈکے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ فریئر کی اور بی ایڈیشن
کیٹی کے حکم سے نوٹس ڈاکٹر صاحب اسٹنٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس
صوبہ بنگالہ وہاڑا وڈیسیہ نے اردو میں ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۲۹ء مطبعہ جرج
جلد میں لکھا ہے

جہاد یعنی جنگ مقدس کا بیان باب تفصل

اہلی ترک یعنی ترکمان جو کہ تاتاری قوم سے تھے انہوں نے تارس اور ایماس کے
پہاڑوں سے اور ترک ولایت موسکوی پر گیارہویں قرن (یعنی گیارہویں صدی)

دریں جہاد

طوق اطاعت سے فارغ کرے مگر اُس جیگرے کے سبب جو کہ پوپ اور جرمنی کے درمیان اُن دنوں تھا یہ بات اُس عرصہ تک کہ ایک نیا سبب اسکے لئے پہر نکلا سطل رہی

پیشہ مرٹ یعنی پطرس تارک الدنیلے جو کہ باشندہ امینس کا تھا یہ و مسلم کے طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جو کہ مسیحوں نے ترکوں کے ہاتھ سے اٹھائی استغاثہ چاہا اور ابن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو غنیمت ٹھہرایا کہ اُس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لئے پیشوا ہو جو کہ پوپوں نے ٹھہرایا تھا کہ سارے مسیحوں کو جہاد کے لئے کمر بستہ کریں تاکہ کافر و کوزین مقدس سے منہدم (یعنی مہدم) کر دیں اور ایک سید بھی مقصد تھا کہ اس سبب سے وہ نفاق جو کہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تھا انجام کو پہنچے اور اُنکا اقتدار بڑھے تاکہ مغربی یورپ کے سلاطین و امرا دور دور ملکوں کی جنگ میں مشغول رہنے کے سبب فرصت نہ پائیں کہ اپنے دیس میں فساد چھائیں اس شور سے آغاز دو جدے جدے شورے یعنی پلاسنشیا اور کلیمر مونٹ میں ہوا پہلے شورے میں کچھ بند و بست نہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گہر کے کاروبار میں مشغول تھے اور نہ چاہتے تھے کہ دور و دراز کا سفر کریں اگلے فرائس اٹالے اٹالیہ کی زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا جنوہ طامعین و مفسدین عمائد کا اپنے سب متعلقین کے ساتھ عزیمت و غنیمت کے لئے اور اُن اس امید پر کہ نجات ابدی ہوگی جس کا کہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تھا فوراً صلیب اٹھا کر چل نکلے پطرس تارک الدنیلے اپنے علم کے تلے اسی ہزار جمع کئے اٹلی

شاہزادے اور امیرزادے اور علماء دین اور دربان اور اناث اور اطفال
 سب تھے غرض کہ اچھے بُرے بتول ایک مہجر ہو گئے سب طرح کے لوگ جمع ہو گئے
 اور انہوں نے ششمناء میں راہ مشرق کی لی جس سے ایک سے ہو گئے
 وطن پنج کہوٹ اور لوٹ پاٹ مجا دیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا منہ اس زمرہ سے
 جمع ہو کر انکے جمیع اعمال قابل عفو ہو گئے اسکا ایسا ہی کچھ ثمرہ ہوتا ہے پھر
 کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہنچی فقط میں ہزار گئے شاد الکسیس کو نہیں
 کہ جبکہ منصور اسے جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آئے نہایت پسندیدہ علم
 و عقل دیکھائی ان مقصدوں کے انہوں سے چپٹے کے لئے اسے تعجلاً جو امداد
 کر دے چاہتے تھے انہیں پہنچا گیا اور اپنے جہاز پہنچے انہیں دے کہ بحر یا سفورس کے
 پار انہیں اقدار دین سلطان سلیمان نے فیما کے میدان میں اسے مقابلہ کیا اور
 پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو شکست دی کرڈالا اسی عرصہ میں ایک نیا مجمع جہاد
 والوں کا قسطنطنیہ میں اچھے اچھے سپہ سالاروں کے زیر حکومت آپہنچا کہ جبکہ
 سرخہ بلالوں والا گوڈفری ٹریوک برابانت کا اور ریونڈ کونٹ ہولوس کا اور
 نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور پوجہ منہ میٹا رابرٹ گسکارڈ کا
 جو کہ کسلی کا منظر تھا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امراتے انکے ساتھ ہی
 جو کہ کئی لاکھ کی جماعت تھی الکسیس اسی طور شالیتہ سے پیش آیا اور تعجلاً
 انہیں بھی روانہ کر دیا اسے اس بات میں بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ خازنیوں کا
 ہی ارادہ تھا کہ جنگ جہاد کو اس کے ملک کے لینے سے آغاز کریں اس جم غفیر کے
 آگے اسے ترک نہ ٹھہر سکے اور انہوں نے دوبارہ ہزیمت کھائی اور جہاد والوں

جہاد والوں کا مجمع

انکا تعاقب یروسلیم تک کیا اور چیمہ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کے شہر کو لیلیا
 اور برے ہی ظلم و ستم سے وہاں کے سب مجیدیوں اور یہود کو مقتول کیا یہ وہ واقعہ
 ۹۹ء میں ہوا پطرس تبارک الدنیا کی حیات نے وقائی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر
 کو دیکھ کر ابن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مرچکا تھا گوڈفری کے نام پر یروشلم
 کے شاہ کاڈنکا ہوا مگر جلد اس کے بعد پوپ کے نایب کو اسے ملک تفویض کر دینا پڑا
 کہ جب کو علمائے دین و مشائخ نے آبا مقرر کیا تھا (انتخاب تاریخ کلیسا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ
 مخزن سچی نمبر ۱ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۸۷ء میں ہے کہ اسے اپنے قلم و دین اپنے
 سپر تاج شاہی کسی نہ پہنا سکتے کہ اسے کہا کہ میں اس لایق نہیں کہ اس جگہ
 میں جہاں کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹونکا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹) شہر کا
 پہنوں انتہی جہاد والوں نے ممالک سیریا اور فلسطین کو چار جدی جبری کاٹ کر
 منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی اٹلے ترک اب زور
 پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیوں نے یورپ سے استمداد کی درخواست ضرور
 جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کی طرف سے ہوا ۱۲۷۱ء میں فرانس اور چیمہ
 اور اٹالیہ کے لوگوں سے قریب دو لاکھ مجاہدین کے بیوہ کے زیر حکومت جو کہ فرانس
 واسے فیلقوس اول کا بہائی تھا نکلے انکا یہی ویسلی ہی کچھ حال ہوا جیسا کہ پطرس
 تبارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تھا وہے جو نہیں مرز بوم ایشیا کے ساحل پر اترے
 اسے شاہ سلیمان نے گرانگر می سے مقابلہ کیا اور شاہ یہود عالم تنہائی میں
 مر گیا اسوقت یروسلیم کا قلعہ ایسا کمزور تھا کہ ضرور پڑا کہ اسکی حفاظت کے لئے

دوسرا جہاد

قبضہ فلسطین سے اٹھا دے اور شہر بر و سلم کا محاصرہ کرے کہ اُن دنوں صحیح انواع کی
 بر انتظامی و بد عملی سے تباہ ہو رہا تھا اُسے لیبیا اور ولان کے سردار لیوسنگنان
 ڈی گامی کو اسیر کر لیا مگر اُسکی بہت خاطر داری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کا فرد کی
 قیابی و یکسریت ہی بہت زدہ ہوا و اسی نے فرانس و انگلنڈ و جرمن کو تحریک
 کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمر باندھیں اور مملکت کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنی
 فیلقوس اگٹس اور چر فاول اور فریرک بار پار و سا کے زیر حکومت ہوا اس
 نئے جہاد میں شاہ فریرک مرز بوم ایشیا میں نہاتے وقت مر گیا اور اُسکا
 لشکر نہایت متواتر سے تباہ و خوار ہوا فرانس و انگلشیہ افواج کے بخت سے
 اُسے کچھ یاوری ملی انہوں نے پطیسوس (یعنی تلکس) کا محاصرہ کر کے ۱۱۹۰ء
 اُسے لیبیا مگر شک و حیر کے سبب چر ڈا اور فیلقوس (یعنی غلب) میں ایسی
 بے فرگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بزار ہوا اپنے ملک کو لوٹ گیا بہادر چر ڈا
 تن تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلوں کے اُسے ہزیمت دی
 مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضحل ہو رہا تھا پس
 اُسے اپنے دشمن سے ایک عزت کے ساتھ صلح کی اور اضطراب فلسطین کو
 چوڑھا زپر سوار ہوا اپنے ملک کو معاودت کی صلاح الدین کہ جبکا ادب
 سچی لوگ بھی کرتے تھے ۱۱۹۵ء میں مر گیا

فلاندرس والے کوٹ بال دین کے زیر حکومت ۱۱۹۵ء میں چوتھے جہاد کے
 لوگوں نے کمر باندھی مگر اُنکا قہقہہ مقصد نہ تھا کہ کافر دنکا استیصال کریں بلکہ
 یہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کر ڈالیں فیطنظہیر جو کہ تازیانہ مالکیت کے

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و برباد ہوا تھا اہل جہاد نے اسکا فاعر و کر بے
 کسی نوع کی مزارعت کے اُسے لپیٹا اُنہوں نے اپنے سردار بالادین کے نام پر
 شاہی ڈنگارا لگ کر حیدر کو اسیلے کئی جہت سے بعد اُسے تخت پر سے اٹھا متغول کر حیدر
 بڑے بڑے سرغناون بنے آپس میں مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اُنے نے شاہ
 کہ جنہوں نے اس چڑائی کے لئے اپنے سنجار کی اعانت دی تھی اُسکے اجر میں
 انہیں کانڈیا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریت تھا الکسیس نے جو کہ سلطانی
 خاندان کو مشرق سے نکلا تھا مرز بوم ایشیا میں ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
 اور جسکا نام اُسے ولایت ترمیز و نذر کہا یا پچھوین جہاں کی یہ علت خانی
 تھی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جس نے ملک فلسطین پر خروج کیا تھا
 اور ملک مصر کو ویران کر دین سب بچے جہادوں کی مانند اس جہاد کا بھی پورا
 انجام ہوا کہ ابتدا میں تو کچھ فتح ہوئی مگر آخر کو خاندیون نے ہزیمت اُنہا کی
 اس زمانہ یعنی ۱۱۷۵ء میں مرز بوم ایشیا میں ایک بڑا جہان پیدا ہوا چنگیز
 اتا مار یون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
 کسی اُتہا ز کے ترکوں اور یو دا و سیچیوں کا غرض کہ جنہوں نے اُسکا سامنا
 کیا سب کا قتل شروع کر دیا یہی دلا ورون نے کیا از قبیل نمپلا اور ہوسپا
 اور کیا تو توئی سپہوں نے زور شور سے سامنا کیا مگر کچھ مفید نہ پڑا اور فلسطین
 ان خاصوں کے ہات آجاتا اگر تو مشرق فرانس و اُسے کے جہاد کے سبب
 کچھ دنوں نہ تہا رہتا اس شاہ نے یہ سمجھ کر کہ اُسکی دعوت ملک کی طرف تھی
 چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بہاؤن اور سارے فرانس کے

جہاد کا نام

بہاروں کیساتھ ارض مقدس کی غریت کی اسکے لشکر کا پہلا اقدام مصر کے
 خلیفہ پر ہوا اور وہاں چندے فحیاب ہوا انہوں نے قاطبتاً نہریت اٹھائی اور
 شاہ فرانس اپنے دو بہائیوں کے ساتھ کہیونکہ ایک تو لڑائی میں مارا گیا
 تھا) اپنے دشمن کے ہاتھوں میں گرفتار ہوا اسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے
 عوض خریدی گوکہ دشمن کے عجیب و غریب نکل کے سبب اس زر کا مقدار
 کچھ کم ہو گیا اور فرانس کو مراحت کی اور وہاں صلاح و فلاح اور فہم و فراست
 کیساتھ تیرہ برس تک اسنے سلطنت کی چنانچہ جٹا کہا گیا ہے کہ اسکا تقویٰ
 مہر چنکہ ایک زام خلوت گزین کی مانند تھا مگر وہ حسن معاشرت شانانہ سے
 محروم نہ نکلتا اگر وہ زیادہ تر گہرین مقیم رہتا مگر اسی جنوں نے بار دیگر اسے
 گھیرا اور مسلمانوں کے علی الرغم وہ پھر بقصد جہاد مرز بوم افریقہ کو روانہ ہوا
 اور وہاں وبا کے سبب اسکا لشکر تباہ و خوار ہوا اور خود ہی مر گیا یہ واقعہ
 شجاع میں ہوا۔ لاطینیوں نے دونا پندر سلطنتوں کی بنیاد مشرق کی نواح
 میں ڈالی کہ جنین سے ایام جہاد کے تیسرے سال میں یروشلم کی سلطنت
 اتی اور قسطنطنیہ میں لاطینی سلطنت ستاون برس تک رہی (۱۲۶۱ء میں
 سیکائل پالیا لوگس کے زیر حکومت یونانیوں نے پھر اس شہر کو اپنے قبضے
 میں کیا دیکھو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)

راویوں نے یون لکھا ہے کہ ایک فائدہ جو ان مقدس لڑائیوں سے حاصل
 ہوا یہ ہے کہ یورپیوں کے اطوار و عہد ہوئے (یعنی مسلمانوں کی تہذیب نے
 اہل یورپ میں ہی اثر کیا اور انہیں تہذیب بنایا سبحان اللہ)

گردید مرسوم زمین بارگاہ چاروے سفید و چوبخت سیا

مکران آیامین جو کہ فوراً آیام جہاد کے بعد گزرتے اس نوع کی کچھ ترقی معلوم نہیں
پڑتی ہے انجام جہاد اور یونانی سلطنت کے ہیرو کے درمیان کشمکش میں دو
قرن جہالت اور ظلمت کے گزرتے اور یہ وہ زمانہ تھا جب علوم ہر ظلمت میں
اور ادب نمود پریا جہاد کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ مال غیر غنولہ کی تبدیل کے انعامی
سلطنتوں میں ہو گئی اور اس کے علاقے یک کر کئی چھوٹے چھوٹے زمیندار و غیر منقسم
ہوئے اس بات نے ولایت فرانس میں شاہی اقتدار کو ٹھٹھایا گیا اور
جہنمی میں جہان گشاہ اصالتا پر یہ کسی قائد کے جہاد میں شریک تھا
عاید کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس میں انعامی ستقل
سلطنتیں کمزور ہو گئیں اور فرقد رذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے
رہے ان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی ہی نظر میں خوار ہیں
ان کے اسرار جو کہ قبل اسکے اور اس کے بند اطاعت میں تھے انہوں نے اب
اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہ حق ٹھہرایا کہ اپنے لئے قصات خود شخص
کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضوں نے یہ سنا شک
پیت قدمی کی کہ بے سندیرین کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور عاید کے
علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کر انہیں ایک گریزی کے ساتھ اس شش و پنج
میں ڈالا کہ وے اپنی وجہ قتل کی ثابت کریں ان جہادوں کے سبب کلیسا
بعضی باتوں میں مستفید ہوئے اور بعض میں متضرر ہوئے اپنی اقتدار کا زیادہ
انبساط حاصل کیا مگر جہادوں کے خون خرابی کے انجام نے لوگوں کی آنکھیں

انعامی ستقل

لہو لین کہ پوپوں کی خود غرضی پر نگاہ کریں اور بدعت کا تسلط کو رد ہو گیا اس بنا
 سے اکثر بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہو نیچے سبب اس بنا
 عوض ہو گیا قلت زر کے سبب یورپ کی سبب سلطنتوں کا ساتھ نہ مل سکا سبب ہوا
 اس گمان کے سبب کہ یہود نے زر کو محتج کر خفی کر رکھا تھا لوگ انکا تعاقب کرتے
 گئے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکاروں جینوا اور پینسا اور
 روتنس نے اٹھائے کیونکہ مصادر عساکر کے لئے ملک لیوانت سے بڑی ہی
 تجارت جاری تھی اٹالے وینس جیسا کہ مذکور ہوا ان لٹاریوں میں بڑی ہی
 سرگرم تھے اور انہوں نے مغلوب ملکوں سے اپنا حصہ حاصل کیا
 اچھے اچھے نتائج جو کہ ان جہادوں سے نکلے مختصر یہ ہیں کہ انکے سبب بہت سے
 اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوئے جو کہ شاید اگر یہ بات درمیان
 نہ ہوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور بڑے بڑے رویہ استیصال کئے گئے
 اور کاروبار تجارت نے جو کہ ان شہروں میں جارے تھے جھکا اور مذکور ہوا تعجیل
 سارے مغربی یورپ کو ایک ترقی پر چڑایا علوم و ادراک کے باب میں یہی کہا
 جاسکتا ہے کہ غالباً لاطینیوں نے مشرقی صدر الصدور (یعنی قسطنطنیہ) کے
 بہت سے اچھے اچھے فوشتوں کو غارت کیا کہ جھکا ہوا تہ لگنا اب اسکان سے باہر
 ہے ہنگام جہاد میں بہادری کا لیت پر پہنچی اور بہت سے عجیب و غریب فضا
 نکلے تمت کلاہ لب التواریخ مؤلفہ مدرس سکندر فریر ٹیلز نوان چہا پاتھیج
 کی ہوئی اکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ وینس کی
 مبنی اڈیو کیشن کیٹی کے حکم سے کلکتہ میں اردو ترجمہ لوئیس کا سٹا اسٹنٹ

سپر گنڈنٹ پولس متعلقہ صوبیجات بنگالہ و بہار و اڈورسہ جلد ۱ مطبوعہ

چرچ مشن لٹریچر ہاؤس، ۸۴، فصل ۱ - صفحہ ۸۶ - ۹۵

پہر اسی کتاب کے ۸ باب کے فصل ۹ میں مرقوم ہے کہ بہادی کی بناچار وہ
مسلمانوں سے یا نورمنوں سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد میں
کماہت پر بیوہ کی کہ جسکے سبب لوگ شدید اور مشاقی کی طرف مایل ہوئے
تھے اور فوجی جلال کے لئے ایک میدان کہلاتا تھا یہ بات سچ ہے کہ لوگ
ان جاگیردار زمینوں سے کم واپس آتے تھے گروہ جو واپس آتے ان کے
انگلیشی قدر و منزلت کرتے تھے شاعر اور فسانہ گو انکی تعریف کرتے اور انکی
بہادی کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتھ بیان
کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے تو پچانے سے بہادر کی سب بہادی
کے حوصلہ اور انکے جمیع لوازم کو پست کر دیا اور انکے سب مخصوص

کو انجام پر پہنچایا انتہی

مہتری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ مشتم نے اخیر جہاد میں لوئیس نہم کی
رفاقت کی اور فلسطین میں بڑی بڑی بہادریاں دیکھا تین شاہ بابل سے
آئے دس سال کی مفید صلح ٹھہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سن وہ انگلنڈ
کو واپس آیا اور وہاں شعلہ میں اس کے سپر تاج شاہی رکھا گیا (الباقی)

صفحہ ۱۱۱

تیرہویں قرن کا آفانایک نے ڈھب کے جہاد سے ہوا البانی کے باشندوں
لے جو کہ البانی جنس کہلاتے تھے پس دسے واد میں جرات کی کہ کلیسا

تہو ایک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وہ کتاب مقدس کے احکام کے
برخلاف تھے چوٹ کرین انوسنٹ ٹالٹ نے ان شقاقوں کی تجویز دینا
لئے تہو لوس مین ایک مقدس دربار تھرایا تہو لوس کے کونٹ نے اس تعاد
سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لئے پوپ نے جبراً و قہراً اسے
اُسی کے متعلقین پر یہ قصد جہاد دیا اس عزیمت متبرکہ کا سرغنہ شمعون کے
موتنفورت تھا اور اس جہاد میں از بسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدس
کے فوائد کو پوپوں نے ایسا پلا تصور کیا کہ اُسے پایہ استمرار پر قرار دیا اور اسکا
نام انکوینٹیشن (یعنی ایک دربار پوپ کی طرف سے شقاقیوں کی تجویز اور
تغذیر کے لئے) رکھا اور یہ پوپ کے مختلف خطوین یعنی سوائے ولایت نیپلس
کے تمام سرزمین اٹالیا اور اسپانیا اور پرتگال میں مقرر ہوئے (لب التواخیر
صفحہ ۱۰۳)

ٹیمپل بہادریں پراسنے فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا
کہ انکی طرف سے اسکے دلین کچھ شبہ بغاوت کا پیدا ہوا تھا پس اُسے اپنی
سعی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحیوں
بہم سب بہادر استیصال کر دئے جائیں اور ساری مرزوم یورپ میں یہ
نالایق نفی کا فتویٰ جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس میں یہ بہادری مقتول ہوئے
ان آفت رسیدہ لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہ نسبت انکے جرم کی تجویز کے انہیں
جبراً و قہراً فسق و فجوریت پرستی کا اتہام دہرتے اور انہیں آگ میں جھونک
دیتے یہ واردات مسیحیوں سے لیکر مسیحیوں تک جاری رہے (لب التواخیر صفحہ ۱۰۴)

دوسرا جہاد

فہرست بعض واقعات عظیمہ یقیناً عیسوی

از جدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۳۵۴-۳۵۳

- اسکندریر کی چار لاکھ کتابوں کا کتب خانہ جنگلیا شکہ قبل مسیح
 جو یس بیزنس تقویم کی تقسیم کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال مغل
 کیا پہلے جولائی سال کا آغاز جنوری مسیح قبل مسیح کے
 عیسوی مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا
 پلاطوس رومیوں کی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا
 انطاکیہ میں میچون کو کرشیان لقب ملا
 سیرین میں یہود نے دو لاکھ یونانیوں اور رومیوں کا قتل کیا
 رومیوں نے پانچ لاکھ اسی ہزار یہود کا قتل یہودیہ میں کیا
 انطاکیہ کے یہود نے میچون کا قتل کیا
 یروشلم کو فارسیوں نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا
 مسیح ہجری کا آغاز
 خلافت ابوبکر کا آغاز
 خلافت عمر کا آغاز
 یروشلم کو عمر اور سلمانوں نے لیا اور دس چار سو تیرہ ہزار قیدیوں
 معاویہ کے زیر حکومت سلمانوں نے سپرس کو لیلیا
 سلمانوں نے رموس کو لیلیا اور پتیل کی صورت کو جو کولاسس کہلاتا تھا

حاج بابا

مسلمانوں نے سسلی کو لوٹ لیا

لیونے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لے

لیونے ریمبانوں کا تعاقب کیا

عبدالرحمن اول نے اپنے اوپر شاہ کوردو کا لقب لیا

المنذر نے بغداد کو آباد کیا اور اسے دارالسلطنت بنایا

مسلمانوں نے پہلے پہل عربی ہندسہ مزبور یورپ میں داخل کیا

ترکوں نے بغداد لیلیا

ابا لے ترک کا قبضہ یروسلیم پر ہوا

پہلا جہاد ارض مقدس کی طرف پطرس زامر یعنی پیٹر اسب کا

نصرانی مجاہدون نے اناطولیہ شہر لیلیا

یوآنون وائے گوڈفری نے شہر یروسلیم لیلیا اور مقدس یوحنا کے ہمارو

تقرر

بالدوین شاہ یروسلیم نے شہر بظلمیوس کو لیلیا (صلیبی جہادین)

ٹیسلیا اور نکا تقرر

دوسرا جہاد کہ جسکی تحریض مقدس برنارڈ نے کی تھی

یروسلیم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا

تیسرا جہاد چرڈاول اور فیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت

چوتھا جہاد شہر ونیس سے نکلا

۱۲
بشارت
۱۳
المنذر نے بغداد لیلیا

۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فرانسیسوں اور دینیوں نے قسطنطنیہ لیا

۱۲۰۲ء

۱۲۰۳ء

۱۲۰۴ء

۱۲۰۵ء

۱۲۰۶ء

۱۲۰۷ء

۱۲۰۸ء

۱۲۰۹ء

۱۲۱۰ء

۱۲۱۱ء

۱۲۱۲ء

۱۲۱۳ء

۱۲۱۴ء

۱۲۱۵ء

۱۲۱۶ء

۱۲۱۷ء

۱۲۱۸ء

۱۲۱۹ء

۱۲۲۰ء

۱۲۲۱ء

۱۲۲۲ء

۱۲۲۳ء

۱۲۲۴ء

۱۲۲۵ء

۱۲۲۶ء

۱۲۲۷ء

۱۲۲۸ء

۱۲۲۹ء

۱۲۳۰ء

۱۲۳۱ء

۱۲۳۲ء

۱۲۳۳ء

۱۲۳۴ء

۱۲۳۵ء

۱۲۳۶ء

۱۲۳۷ء

۱۲۳۸ء

۱۲۳۹ء

۱۲۴۰ء

۱۲۴۱ء

۱۲۴۲ء

۱۲۴۳ء

۱۲۴۴ء

۱۲۴۵ء

۱۲۴۶ء

۱۲۴۷ء

۱۲۴۸ء

۱۲۴۹ء

۱۲۵۰ء

۱۲۵۱ء

۱۲۵۲ء

۱۲۵۳ء

۱۲۵۴ء

۱۲۵۵ء

۱۲۵۶ء

۱۲۵۷ء

۱۲۵۸ء

۱۲۵۹ء

۱۲۶۰ء

۱۲۶۱ء

۱۲۶۲ء

۱۲۶۳ء

۱۲۶۴ء

۱۲۶۵ء

۱۲۶۶ء

۱۲۶۷ء

۱۲۶۸ء

۱۲۶۹ء

۱۲۷۰ء

۱۲۷۱ء

۱۲۷۲ء

۱۲۷۳ء

۱۲۷۴ء

۱۲۷۵ء

۱۲۷۶ء

۱۲۷۷ء

۱۲۷۸ء

۱۲۷۹ء

۱۲۸۰ء

۱۲۸۱ء

۱۲۸۲ء

۱۲۸۳ء

۱۲۸۴ء

۱۲۸۵ء

۱۲۸۶ء

۱۲۸۷ء

۱۲۸۸ء

۱۲۸۹ء

۱۲۹۰ء

۱۲۹۱ء

۱۲۹۲ء

۱۲۹۳ء

۱۲۹۴ء

۱۲۹۵ء

۱۲۹۶ء

۱۲۹۷ء

۱۲۹۸ء

۱۲۹۹ء

۱۳۰۰ء

۱۳۰۱ء

۱۳۰۲ء

۱۳۰۳ء

۱۳۰۴ء

۱۳۰۵ء

۱۳۰۶ء

۱۳۰۷ء

۱۳۰۸ء

۱۳۰۹ء

۱۳۱۰ء

۱۳۱۱ء

۱۳۱۲ء

۱۳۱۳ء

۱۳۱۴ء

۱۳۱۵ء

۱۳۱۶ء

۱۳۱۷ء

۱۳۱۸ء

۱۳۱۹ء

۱۳۲۰ء

۱۳۲۱ء

۱۳۲۲ء

۱۳۲۳ء

۱۳۲۴ء

۱۳۲۵ء

۱۳۲۶ء

۱۳۲۷ء

۱۳۲۸ء

۱۳۲۹ء

۱۳۳۰ء

۱۳۳۱ء

۱۳۳۲ء

۱۳۳۳ء

۱۳۳۴ء

۱۳۳۵ء

۱۳۳۶ء

۱۳۳۷ء

۱۳۳۸ء

۱۳۳۹ء

۱۳۴۰ء

۱۳۴۱ء

۱۳۴۲ء

۱۳۴۳ء

۱۳۴۴ء

۱۳۴۵ء

۱۳۴۶ء

۱۳۴۷ء

۱۳۴۸ء

۱۳۴۹ء

۱۳۵۰ء

۱۳۵۱ء

۱۳۵۲ء

۱۳۵۳ء

۱۳۵۴ء

۱۳۵۵ء

۱۳۵۶ء

۱۳۵۷ء

۱۳۵۸ء

۱۳۵۹ء

۱۳۶۰ء

۱۳۶۱ء

۱۳۶۲ء

۱۳۶۳ء

۱۳۶۴ء

۱۳۶۵ء

۱۳۶۶ء

۱۳۶۷ء

۱۳۶۸ء

۱۳۶۹ء

۱۳۷۰ء

۱۳۷۱ء

۱۳۷۲ء

۱۳۷۳ء

۱۳۷۴ء

۱۳۷۵ء

۱۳۷۶ء

۱۳۷۷ء

۱۳۷۸ء

۱۳۷۹ء

۱۳۸۰ء

۱۳۸۱ء

۱۳۸۲ء

۱۳۸۳ء

۱۳۸۴ء

۱۳۸۵ء

۱۳۸۶ء

۱۳۸۷ء

۱۳۸۸ء

۱۳۸۹ء

۱۳۹۰ء

۱۳۹۱ء

۱۳۹۲ء

۱۳۹۳ء

۱۳۹۴ء

۱۳۹۵ء

۱۳۹۶ء

۱۳۹۷ء

۱۳۹۸ء

۱۳۹۹ء

۱۴۰۰ء

۱۴۰۱ء

۱۴۰۲ء

۱۴۰۳ء

۱۴۰۴ء

۱۴۰۵ء

۱۴۰۶ء

۱۴۰۷ء

۱۴۰۸ء

۱۴۰۹ء

۱۴۱۰ء

۱۴۱۱ء

۱۴۱۲ء

۱۴۱۳ء

۱۴۱۴ء

۱۴۱۵ء

۱۴۱۶ء

۱۴۱۷ء

۱۴۱۸ء

۱۴۱۹ء

۱۴۲۰ء

۱۴۲۱ء

۱۴۲۲ء

۱۴۲۳ء

۱۴۲۴ء

۱۴۲۵ء

۱۴۲۶ء

۱۴۲۷ء

۱۴۲۸ء

۱۴۲۹ء

۱۴۳۰ء

۱۴۳۱ء

۱۴۳۲ء

۱۴۳۳ء

۱۴۳۴ء

۱۴۳۵ء

۱۴۳۶ء

۱۴۳۷ء

۱۴۳۸ء

۱۴۳۹ء

۱۴۴۰ء

۱۴۴۱ء

۱۴۴۲ء

۱۴۴۳ء

۱۴۴۴ء

۱۴۴۵ء

۱۴۴۶ء

۱۴۴۷ء

۱۴۴۸ء

۱۴۴۹ء

۱۴۵۰ء

۱۴۵۱ء

۱۴۵۲ء

۱۴۵۳ء

۱۴۵۴ء

۱۴۵۵ء

۱۴۵۶ء

۱۴۵۷ء

۱۴۵۸ء

۱۴۵۹ء

۱۴۶۰ء

۱۴۶۱ء

۱۴۶۲ء

۱۴۶۳ء

باوجود اس بات کے کہ بعض بہائی اُنکے اس سے مقابلہ کر رہے تھے اجازت
 کہ وہ بیماروں کے ساتھ شفا خانوں سرکاری میں حاضر ہوں اسکی حیرات
 اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی
 سٹا دیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا خرچ جبکہ اہل شہر نے اپنے اس
 کیواسطے قبول کر لیا تھا معاف کر دیا۔ نصرانی مجاہدین کچھ اور پراسٹی
 پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوئے تھے اور جس
 مسلمان کو انہوں نے وہاں پایا قتل کیا تھا لیکن صلاح الدین نے بمقتضا
 جو انہر دی کے اسکا عیوض نہ لیا اور ایک عبادت خانہ ان کے لئے چھوڑ دیا
 تاکہ وہ اُس میں اپنی عبادت کی رسمیں کیا کریں انتہی (از سیر الاسلام باب
 صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب پہمیشین گوی جو ۹۲ زبور میں ہے پوری ہوئی کہ
 صادق خرم کے درخت کی مانند لہلہا و بگا وہ لبناں کی طرح سبز ہوگا
 دے جو خداوند کے گہر میں لگائے گئے ہیں ہمارے خدا کی درگاہوں میں
 پہون لینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ شائع کے صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴
 ۱۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ میں لکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے
 پہلی صلیبی لڑائی میں یروشلم کو بہ سرداری گود فری دسویں صدی
 آخر میں فتح کیا تو اسوقت بیت المقدس کے قلعہ میں چالیس ہزار
 مسلمان تھے اُن سب کو عیسائیوں نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا
 ضعیف آدمی نہ عورتیں نہ بچہ نہ بچہ کوئی ہی نہ بچا جن تلواروں

درجہ عظیم

ماقول کو قتل کیا تھا انہوں ہی نے بچوں کو قتل کیا یہ وسلم کی تمام گلیاں تھیں
 بہر گزین اور ہر طرف سے بخرو خون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح اللہ
 سلطان مصر و شام نے دوسری صلیبی جنگ میں بیت المقدس کو پہر فتح کر لیا
 تو اس نے ہرگز ظلم نہ کیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اس کے سپرد کر دیا تو سلطان
 ان جیسا ہی فید یونہی مہربانی کی اور جو لوگ ایسے عزیز تھے کہ اپنی اپنی
 قیمت نہ ادا کر سکتے تھے انہیں مفت آزاد کر دیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاقی
 کے سامنے غلبہ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیردل کی ہی حقیقت کچھ نہ
 سلطان مصر کو علم ادب میں ہی کچھ دخل نہ تھا مگر اور فنون میں یہ شخص کامل تھا
 اور تمام اپنے فوجات کے زمانہ میں اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا۔ یہ بادشاہ
 فقیروں کی طرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تھا مگر اور لوگوں کے واسطے اسکی
 مہربانی اور فیاضی سچے سچے رحم اور نیکیاں اسکی ذات میں بہت تھیں اور
 اس نے اپنے زمانہ حیات میں ایسے کام کئے کہ اس کے معاصر عیسائیوں کو ہی ایسے
 کرنے چاہئے تھے۔ یہ سلطان بے مشبہ دلیہ و عقیل اور فیاض تھا دشمن کے
 صلح نامہ کے تھوڑے عرصہ بعد اس نے انتقال کیا اور کچھ روپیہ اس واسطے دیگیا
 سیری وفات کے بعد یہ روپیہ غریب اور مساکین پر بے تیز عیسائی اور یہودی اور
 مسلمان کے تقسیم کیا جائے۔ اب فرق دیکھو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول اور
 بادشاہ تھا جسکی تمام شان و شوکت اس روپیہ سے قائم تھی جسے وہ اپنی رعیت
 سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تھا یہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تھا اور
 شہوت پرستی نے اس سے ایک بڑا گناہ سرزد کر لیا اور یہ بادشاہ تمام عمر اپنی

غم سہ
 حاتم سہ
 اباس سہ
 انام سہ
 غل سہ



سیدنا
دخان
نور
انوار
نور
نور
نور

مکتبہ اسلامیہ
پتہ لاہور

ائمہ دین اور ان مسجد گھر ترس کا ران دین سورت در زمان دولت اسلام مہور بافت
 کہ ترسا پان راقوت رفتن در مسجد اقصیٰ نیست از ترس مسلمانان انتہی۔ اور تفسیر فتح الرحمن
 صفحہ ۲۲۲ میں ہے کہ در حق لشکر در خلافت امیر المومنین عمر فاروقؓ و امیر المومنین عثمان
 ذی النورینؓ این معنی بوقوع آمد کہ ملک شام را از دست ایشان گرفتند و از بیت المقدس کمال
 اہانت و ذلت اخراج کر دہ انتہی پس جو وقت عیسائی لشکر و نلے بیت المقدس پر
 چڑھائی کی اور تمام اُن ملکوں میں اسلامی فوجوں کے لڑائی جاری رہی اور روز بروز
 اسلامی فتوحات کی ترقی کا فل سنہ جو یہاں تک لکھتے ہیں ترکوں نے شہر یلمس کو بھی جو
 فلسطین میں کر سٹیا نوک کا پھلا قلعہ تھا لایا (ہندی تاریخ کلیسا صفحہ ۱۵۸) تو یہ
 قول کیا ہی صادق آیا ہے کہ اَلَا کَا یَقِیْنُ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا حُرُوْقًا اَلْحَیْثُ یَسْتَقِرُّ
 میں ایسی مشین گولی ہے کہ اپنی وقت تخریر سے چہ سو برس کے بعد تمام جہان کے روز
 پوری ہوئی اور قیامت تک اسکی صداقت قباب کی طرح ظاہر ہوگی۔

پر اُسی تفسیر کا شبات مطبوعہ شمس صفحہ ۶۲۔۶۳ لکھا ہے کہ اُن ایام میں عیسائیوں کے
 درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور بت پرستوں کی استعداد بڑھ گئی تھی۔ کہ جسکے بڑی حاجت
 کنیٹیری کی ولایت انگلستان میں تھی جسکے سب لوگ معتقد تھے وہاں پر انہوں نے تیز
 قربانگاہ یا مندر بنائے تھے ایک خداوند مسیح کا دوسرے حضرت مریم کا تیسرے طامس اسقف کا جسکو
 بڑے بزرگی ملی ہوئی تھی اور ان تینوں مقاموں کی ایسی پرستش ہوتی تھی کہ جب یہ لوگ
 جنگ سے پہلے کہ انگلستان میں آئے اور اپنی اپنی قربانگاہوں پر نذر نیاز چڑھانیکو گئے تو پہلے
 سال مسیح کی قربانگاہ پر ۳۱ روپیہ اور مریم کی قربانگاہ پر ۳۲ روپیہ اور طامس ایکٹ اسقف
 کی قربانگاہ پر ۸۰۳۲ روپیہ کا چڑھا دیا دوسرے برس خدا کو یہاں تک بھول گئے کہ سچ

سن ۱۸۵۸

کی فرمائنگاہ پر ایک پیہ بھی نہیں آیا مگر مریم کی قربانگاہ پر ہم روپیہ ۱۲ آئے اور
 اس اسقف کی قربانگاہ پر ۹۵۴ روپے ان باقی لوگوں نے چڑھایا۔
 واضح ہو کہ جب یہ عیسائی جو روس کا تہو لک تھے جنگ سے آئے تو ان کا بیرون
 نے ترکوں کو چھوڑ کر اسپین قتال شروع کیا۔ ۱۵۱۱ء کے عرصے میں ۱۳ ہزار ترک
 عیسائیوں کو جن جن کر انہوں نے آگ میں جیتا جلادیا اور زنا کاری کا بازار دیا
 گرم تھا کہ روس کا تہو لک اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریوں سے جزدنا کا کسرا
 یا معافی کا روپیہ لیا اور ان زنا کاروں کی فہرست لکھی تو گیارہ ہزار پادریوں سے
 لیا گیا تھا اب دیکھو کہ جب پادریوں کا یہ حال ہو تو دوسرے لوگوں کا کیا حال
 اس طرح چوری لینے خیانت اور قلع بیا بھی لیتے تھے۔ اسی سبب سے ترکوں کے
 بادشاہ سے محمد نے قسم کھائی کہ ہرگز نہ سوؤں گا جب تک اسکے بتوں کو نہ توڑوں
 پس آئے ان بہ کاروں کے بہت ڈرائی کی اور تباہ کیا۔ انتہی۔

سیر الاسلام مطبوعہ ۱۳۵۵ء کے باب چہارم ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کتن کا صفحہ ۱۱۰
 و ۱۱۰ میں لکھا ہے کہ حادثات اور افعال بجا زت (یعنی بائید اللہم) کے جو شیا
 امر تہہ کا تھا موافق اسکے لقب اللہم کے تھے اللہم سبلی کو کہنے میں (صفحہ ۱۱۰)
 آئے ملک ہنگری پر فوج کشی کی اس ملک سے ترک ہمیشہ لڑتے رہے تھے ڈراہنگ
 ہنگری کی مدد میں نے الواقع لڑنا واسطے مالک فرنگ اور مذہب نصاریٰ کے
 تہا بڑے بڑے جانور امیر فرانس اور جرمنی کے نیچے حکم جس منشا اور سایہ حمایت
 صلیب کے لڑے لیکن زچ لڑائی نیکو پوس کے (صفحہ ۱۱۰ میں) بجا زت نے
 انکی ایک فوج ایک لاکھ نصرانیوں کو شکست فاشس دی اس فوج نے یہ

حکایت

پہر ہندی تواریخ کلیلیا صفحہ ۵۵ اسطر ۱۱۱ صفحہ ۵۹ میں لکھا ہے کہ جب سے یورپ کے
 ملک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن
 (یعنی لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑ رہے تھے اور ساتھ لاکھ عیسائی
 اپنی جہاں دے چکے تھے تب مسیحی میں ترک لوگوں نے شہر تلویس کو فسطیہ
 میں کوشیا نوکا پھیلایا تھا (یعنی صرف یہی باقی تھا) لیلیا اور ہی یونانی سلطنت
 جو کمزور ہوتی جاتی تھی ترکوں کا سامنا نہیں کر سکے تب انہوں نے اُس سلطنت
 جو ملک ایشیا کوچک اور یورپ میں رہ گئے تھے انہیں چین لیا اور مسیحی میں
 شہر کوشیہ میں اور پل کو فتح کر کے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کر دیا پھر انہوں نے
 اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑایا اور وہاں سے ایمان ہی چڑھائی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۱۰۰

[illegible]

صحة (نوشته کتاب مقدس)

کرتے کی تیاہی کی انتہی تب یہ پیشین گوئی جو ۸ زبور میں ہے پوری ہوئی
وہ قوت پر قوت بڑھاتے ہوئے چلا کر نیلے خدا کے آگے صیحوں میں حاضر ہوں گے آؤ
از ترجمہ جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزا پور ۱۸۷۱ء ۸ زبور

جان فریوین پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۱ میں کہتے ہیں کہ نو صلیبی
لڑائیاں مجنوں عیسائیوں اور بیگناہ ترکوں میں ہوئیں اور قریب دو سو برس
یہ لڑائیاں رہیں اور کروڑوں انسان مارے گئے انتہی جگہا کر دنیا مشہور
ظہور اسلام سے قریب دو سو برس پیشتر و میونگی بادشاہت دو حصوں میں
تقسیم ہو گئی اور یہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تھے مغربی بادشاہت
دار السلطنت خاص شہر روم تھا اور مشرقی کا استنبول یعنی قسطنطنیہ تھا
از دیاجہ رومن ترجمہ قرآن شریف صفحہ ۴۴ دفعہ ۲۴ جس پر علامہ عیسائی نے
اپنے طور کا حاشیہ و دیاجہ لکھ کر مسیح الہ آباد پرنٹری میں پریس میں چھاپا
پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی متوجہ کلیسیا نے یونانی سلطنت لکھا
اور انگلستانی محاورہ میں ترکی سلطنت ہی اسی کو کہتے ہیں اس سبب سے
مسیح میں ترکوں نے اسے فتح کر لیا تھا اور سیٹ آیا صوفیہ کی اگرچہ کو جاسم
بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے یورپ اطراف میں اور کوچک دنیا کے
سامنے مسیح میں کانٹنٹن میں اعظم کے شہر کے نام سے اور روم ہی مشہور
ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچھلے طرف ملک اٹلی میں ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے
تہوڑے دنوں بعد رومی حکومت دو حصوں میں ہو گئی ایک قدیم روم میں
قسطنطنیہ میں (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۱۱ مطبوعہ مرزا پور مسیح

جیسوی کی تقریباً ۱۶۴۸ء میں ازخیمیتہ جالسین و کشتی مطبوعہ لندن ۱۷۴۸ء
 تھیوڈوشس اپنی سلطنت کو مغربی و مشرقی دو حصہ کر کے اگر کہ یوس و ستر
 نامی اپنی ڈوبیون کو سپرد کر کے مرگیا اور تواریخ روم مصنفہ گولڈسمتہ آف پنا
 مطبوعہ لندن ۱۷۵۲ء صفحہ ۳۹۹ میں ہے کہ تھیوڈوشس ۱۷۴۸ء میں مرا او سیو
 وحشی قوموں کی چڑھائی مغربی سلطنت پر بڑے زور شور سے
 شروع ہوئی + از روم تواریخ کلیب یا صفحہ ۱۳۱
 واضح ہو کہ محمد دوم سلطان ترک فی قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اور پشتر قسطنطنیہ
 ترکوں کا دار السلطنت اورین اوپل (یعنی ادرنیہ) تھا جو فرنگستان کا ایک
 شہر صی و کچھو سیر الاسلام صفحہ ۱۹۲ (۱۹۲) جہاں فیہ مصنفہ گولڈسمتہ و شرح یاد
 سی ان راستہ ام اسلام سوم بہ گرام آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۴۴ میں ہے
 کہ ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا اور یورپ متعلقہ سلطنت ترک کی دوسرا
 شہر صی اور فتح قسطنطنیہ تک ترکوں کا تخت تھا انہو سلطان اور خلیفہ سلطین
 روم اول مرتبہ مسلمانوں کی سلطنت یورپ میں قائم کی اور ادرین اوپل
 اپنا پایہ تخت قرار دیا تھا سیر الاسلام صفحہ ۱۹۲ میں ہے کہ امراتہ اولی (سلطانہ)
 مراد ارخان کے بیٹے فی جو تیسرا سلطان خاندان عثمان تھا (یعنی سلطان
 مراد بن ارخان بن عثمان بن طغرل نبیرہ سلجوق) (ایضاً صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۳) بطور
 حاکم و اپنی خاندان کی تیغ رانی کی تاریخ سب سے زن شیم سی مطالبہ صاف
 نہیں معلوم ہے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہ فی تمام پرگنہ رومینیا کو جسی تہر
 ہی کہتی ہیں اس پورے اور حد واسطہ مخالفت تک مغلوب کیا اور کوئی اور

تاریخ

مقابلہ پیش نہ کیا اور یہ بات بھی اسی تاریخ سے واضح ہوئی ہے کہ یہی کلمہ ہی
 میں ایڈریس ان اوپل (ادرنیہ) کو واسطی اپنی تختگاہ اور مقررہ ہوا سلام
 تجویز کیا انتہی
 اسلام کا ایک گمانہ وہ تھا جسکا یہ بیان ابھی کہا گیا اور اسے کس
 ایک اب زمانہ ہمارے وقت میں ہے +

مثنوی مولفہ

کہ غنچے سوچی اور پھول ہوئی ہیں کیا کھڑے تیرے تاج زور و بجا ثابت نہ کل کا پیر منک فقط اللہ میزانت السموات کہ برگ سبز ہی خنجر بکشت ہے علاج نگر سب باد خا جسک ہے مگر لا تقطعی امن شہدہ اللہ	عنادل جھپٹے ہو ہوئی ہیں لیا ہونے جب تاج زور و گمانہ باغ لالہ سے منک جہ شدہ آن کر فوری ہوا ہوا ستادہ غرق خون الکی صفت کہان کہ ہوا ہی تیرے کئی بکست اگرچہ حال اسلامت جانا گدا
---	--

خواب

صدیق

مذہب

ایلی املی تھا کرتبانی (۲۲ زبور) ایچہ اونڈ اپنا کان چوکا اور میری من کہ تین
 غریب اور مسکین ہوں (۸۶ زبور) ایچہ اونڈ میرا ہر دستہ چھپتی ہے مجھی کہی
 شرمندہ مت کر (۱۷ زبور) کہ وہی سب جو محکوم کہتی ہیں مجھ پر ہستی ہیں
 وہی بولیاں بولتی ہیں وہ سر لا ہلا کہہتی ہیں سنی خداوند پر توکل کیا کہ وہ
 اسے بچاؤ اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسی چھوڑاؤ (۲۲ زبور) وہ
 لیکن میں جو ہوں تیری رحمت کے گزرت تیری گزرت اور تیرے

ذکر تیری شہدائے کل میں تجھے سجدہ کر دینگا (۵ زبور) کہ تیرے گھر کی
 بغیرت نے مجھے دکھایا اور انکے ملاست جو تجھے ملاست کرتے ہیں مجھ پر
 (۶ زبور) تیرے صحرائے ہم سارے دن رات جاتے ہیں اور فریج
 کی پہڑیوں کی برابر گئے جاتے ہیں (۷ زبور) اے خداوند اپنے
 بندوں کی حقارت کو یاد کر (۸ زبور) کیا تو ابد تک ہمسایہ میرا رہے گا
 پشت و پشت اپنی غصہ کو طول دینا رہے گا (۹ زبور) کہ میں سارے دن
 بے آرام رہتا ہوں اور صبح کو تیرے پائا ہوں (۱۰ زبور) اے
 خداوند اپنے آسمانوں کو جھکا اور اتر آ پہاڑوں کو چھو اور وہ دہانوں
 کو جھک جائیں (۱۱ زبور) اے میرے اپنی غصہ پہنچا دے گا مجھے
 بہت پانیوں سے اور اجنبی قوم کے ہاتھ سے چھوڑا دے گا اس کے منہ پر
 دھاریاں بن جائیں گی اور انکا دانا مات جو تھکے کا دانا مات صحر
 (۱۲ زبور) اے میرے خدا کے محمود (خدا اے محمد) چپ
 رہ (۱۳ زبور) کہ وہ انہیں جو تیرا مارا ہوا ہے ستم کرتے ہیں (۱۴
 زبور) تیری پہل کے سبب بادشاہ یروشلم میں تیرے پاس پہنچے
 لائیکے شانہ اوسے مصر سے آئیکے کوشش کے لوگ جلدی
 اپنے ماتھے خدا کی طرف ٹہرائیکے (۱۵ زبور) اے
 خداوند صیونین بزرگ ہے اور وہ سارے خلقوں سے
 بلند صحر (۱۶ زبور) صیون کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے
 (۱۷ زبور) طبعی زن ہیں کہ سیکھوں کہ وہ گینچ خرمین میں دلی یوں

عمر بن الخطاب
ابن الخطاب
عليه السلام

کہیت کی طرح جوتا جائے گا اور یروسلیم تودہ تودہ بن جائیگا اور سیکل کا پہاڑ
 جنگل کے اونچے مکانوں کی طرح ہو جائیگا لیکن آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ
 خداوند کے گہر پہاڑ پہاڑیوں کی چوٹی پر قائم ہوگا اور سارے ٹیلوں سے اونچا کیا
 جائیگا امتین اُسکی طرف سیلان کریں گے اور ہتیری قومیں آونگیں اور کہیں گے
 کہ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گہر چڑھ جائیں اور وہ ہمیں پی
 راہیں سکھایگا اور ہم لوگ اُسکے راستوں پر قیام کریں گے کیونکہ شریعت صیحوں سے
 اور خداوند کا کلام یروسلیم سے نکلے گا اور وہ ہتیری قوموں کے درمیان حکومت
 کریگا اور دور کی زبردست قوموں کو ڈانٹے گا وے اپنی تلواروں کو توڑ کر مل
 بنا دیں گے انہ چونکہ یہ سیکل پہاڑی پر بنی تھی اسلئے وہ ان جانوروں کے لئے
 یہ لفظ بار بار زبور وغیرہ میں آیا ہے کہ چڑھ جائیں الغرض یہ جو لکھا ہے کہ خداوند
 کے گہر کا پہاڑ پہاڑیوں کی چوٹی پر قائم ہوگا یہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار
 ڈھائے جائیکے بعد بنتی ہے اُسکی زمین خواہی ننھا ہی بلند ہو جاتی ہے اور یہی حال
 سیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈھائے جائیکے بعد اُسکی زمین جبوقت کہ حضرت عیسیٰ علیہ
 تعمیر کروایا ضرور کرسی دار ہو گئے یا یہ کہ اُسکی اس بچلی تعمیر کے سبب ترقی
 کا بیان ہے جیسا کہ حجتی بنی کی کتاب کے باب ۹ میں لکھا ہے کہ اس بچلے
 گہر کی بزرگی پہلے گہر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے انہ
 اور یہ کہ امتین اُسکی طرف سیلان کریں گے یہ بھی ظاہر ہے کہ تینوں امتین
 یعنی یہودی عیسائی مسلمان امتین بنتے اور اُسے مقدس جگتے ہیں پہر یہ کہ
 خداوند کا کلام یروسلیم سے نکلے گا مطلب یہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلیم

گہر

۲۶۰
 قایم ہوئی تب شریعت اسلام دلائل سے تمام ملک یہودیہ میں رائج ہوئی اور
 باقی پھر شوکت اسلام اور یہودی وغیرہ حکومت بالکل نیست ہو جائیگا بیان
 ہے اور یہ تو سب صریح ہے اور چونکہ آخری درنوٹ کا یہ سب حال ہے تو اس
 ظاہر ہوا کہ یہ پیشین گوئی صرف حضرت عمرؓ کی بابت ہے کہ جب کا عہد حضرت
 عیسیٰ سے چہ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہو کہ ایک مشن پیشین گوئی کا جو میکاہ نبی کی کتاب کے آخری باب
 اور اول باب میں منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑھنے والے کو اس
 پیشین گوئی کا سلب سمجھنے میں کیس قدر تردد لاحق ہوا اس کا سبب بالوں اور
 آیتوں کو ترتیب دینے والے کی نادانی ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۶۱
 لکھا ہے کہ پورے عہد نامہ کے باب اور آیتوں کی تفصیل و نشان کا ذکر
 ہو گا نامی ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس برس بعد ٹہرائے گئے
 اور اس طرح انجیل کے ہی باب اور آیتوں کی تفصیل اور نشان رابرٹ
 اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چپا پڑا
 ہتھم تہامیچ کے آئیکے پندرہ سو پچاس برس بعد ٹہرائے گئے۔ مگر یہ غیر
 کامل نہیں ہے کیونکہ کہیں کہیں فصل کی تفصیل کے معنی میں باجم و بطور
 نہیں دیتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتاب میں پڑے تو اپنے کو
 آیتوں کی قید میں نہ پھوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اس کے حقیقی معنی اور ربط کے موافق
 دریافت کرے انتہائی امت کلام

اور پھر یہ کہ جب نامہ حضرت عمرؓ کے ذات سے اس پاک مکان کی تعمیر ہوئی

کتاب یوم

تہ تاب اللہ رب العالمین نے اسے بار بار کی غارت سے آزاد نہ کرنے دیا اسکی
 پابست حضرت یسعیہ بنی کو چون الہام الہی ہوا کہ صیحوں کی خاطر میں خاموش
 نہ رہوں گا اور یروسلم کی خاطر میں دم نہ لوں گا جب تک کہ اسکی صداقت نور کی تاب
 نہ چکے اور اسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہ ہو اور قومیں تیری صداقت
 اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھیں گے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند
 کا منہ چھپر ٹھہریگا (یعنی خداوند اپنے منہ سے تیرا نام رکھ دیکھا) اور تو
 خداوند کے مات میں شالانہ تلخ اور اپنے خدا کے کھ میں ایک شوکت کا افس
 ہوگا تو آگ کو مشرکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پہر خرابہ نام نہ ہوگا بلکہ تو
 (یعنی تیری خوشی اس میں) کہلائیگی اور تیری سرزمین لکھو (یعنی خداوند وا)
 کیونکہ خداوند تجھ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی یسعیہ
 باب ۱۲-۱۴ از روشن پہل چہا پہ لند ^{۱۴} شمع پس اس پیشین گوئی
 میں یہ جو لکھا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا ان

نیا نام اسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانوں میں رائج ہے یعنی بیت المقدس
 کیونکہ یہی اسکا نیا نام ہے ہندی قوانین کلیسیا صفحہ ۲۷ میں لکھا ہے کہ جبکہ
 عرب لوگ آج تک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی تو یہی بیت المقدس کہتے ہیں
 انتہی یا یہ کہ اہل ترک جنگی قیمت حکومت یروسلم ہے اسے قدسی شریف
 کہتے ہیں (از دیباچے روحی مطبوعہ شمع ^{۱۴} صفحہ ۸۶) یا یہ کہ اگلے زمانہ
 وہ عبادت خانہ سبیل کہلاتا تھا اور اب نہ مانہ اسلام سے اسکا نام مسجد اقصیٰ ہے
 اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکھا جانا یہی کہ کلام اللہ میں وہ نام پایا جاتا

نیا نام

چنانچہ قرآن شریف میں اُسکا یہ نام ہے مسجد اقصیٰ موجود ہے لکھنؤ میں اور بنی اسرائیل
 رکوع ۱۱۰ اور جب سے دو اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے بروہم جو بار بار خراب ہوا
 ویرانہ ہوتا رہتا تھا مطلقاً ان آفتوں سے آزاد ہوا یہاں تک کہ قریب تیرہ سو
 برس گزرے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خراب اور ویرانہ نہیں کہلایا اور خنطیلیاں
 اور مولاد اسکے اسماء صفات میں سے ہیں یعنی یہ نام تو بروہم کے کہنی
 راج نہیں ہوئے مگر شاید مطلب یہ ہے کہ گویا ان دونوں لغتوں کے معنی کے مطابق
 اُسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتھی آیت کے آخر مضمون سے یہ بات ثابت ہے
 جہاں دونوں لغتوں کے معنی آیت ہی میں لکھ دے ہیں کہ خداوند تعالیٰ سے
 خوش ہے اور برتری ازین خداوند والی ہوگی انتہی یعنی نام کے ساتھ معنی
 ہی لکھنا ضرور نہیں ہے مگر اسی جگہ کہ جہاں نام سے تو اس قدر نہیں بلکہ اس کے
 صرف معنی ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہ کہ یہ خراب نام نہ ہوگا یہ مسجد الصخرہ
 کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خراب اور ویرانہ
 ہوا کی مگر یہ کالفاظ یہ بکار رہا ہے کہ قیامت تک اب کبھی اُسکا یہ خراب
 نام نہ ہوگا

خراب کیوں

اس پیشین گوئی کی صداقت اللہ جل شانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے
 کہ ماہ ایلول کی تاریخ کو کس دیوں یعنی بابل والوں نے پہلی ہیکل کو جسے
 حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تھا غارت کیا اور اسکے چیم سوچتے برس کے بعد
 جب رومنوں نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہلے بنایا تھا غارت
 کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینہ تھا یعنی ماہ ایلول کی تاریخ اور مفتاح الکتاب

صفحہ ۵۹ و ۵۸) یہ عجیب واقعہ اتفاقی نہیں بلکہ تقدیری سمجھنا چاہیے چونکہ
چہ سوچتے برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تھی
لیکن بعد غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال
زمانہ تعبیر کے وضع کر کے تعبیر ثانی سے اُسکے غارت تک صرف چہ سو برس
ہوتے ہیں

ایک اور عجیب بات اس مقام میں یاد کرنے کے لائق یہ ہے کہ چہ سو برس
پیشتر حضرت عیسیٰ سے بابل والوں نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور بڑا
کیا تھا اور حضرت بنی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی چہ سو برس
پیشتر رمیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہ انتظام
خدا کے عین ٹہراے ہوئے ارادہ سے سمجھنا چاہیے

اور یہ جو ہندی تواریخ کلیسیا میں لکھا ہے کہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے
یہ صریح تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب دار لشکر بنکر اُسکے لئے لینے
کے لئے کیوں تمام یورپ کے عیسائیوں نے اپنی جان لڑادی تھی اور
ماہ محرم ۹۳۵ھ ہجری میں بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ
کو خط لکھا اور عبادت خانہ نصارا یعنی بیت المقدس کی درخواست کی سلطان
سلیمان نے جواب دیا کہ مدت دراز سے وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے اگر
اگر جاگہ نہیں ہو سکتا اور یہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر مال و جاگیر
مانگتے تو میں تمہیں دیتا انتہی از تواریخ قیصر روم چہ پانچ سو سالہ ہجری صفحہ ۲۰
اور ہزاروں عیسائی اہلک یرو سلم کے حج کو جایا کرتے ہیں دیکھو اہل کتاب

مقامات المعروف رومن چپا پر مرزا پور شائع صفحہ ۱۲۳ اور یہودی تمام دبا
ابنکیر و سلم ہی کی طرف منکر کے دعا و نثار کرتے ہیں جیسا کہ ظاہر ہے اور
کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۲۴۸ باب ۵ ترجمہ کیا ہوا پتھمبر کا صفحہ ۲۰۸ میں
لکھا ہے جبکہ ہارسی مشرق کو رخ کرتے ہیں جبکہ وہ پاک سمجھتے ہیں اسلئے
کہ وہ ان سے طلوع آفتاب کا ہے اور موم استین (یعنی عابثین) مانتا ہے
اور شہارون کو جو طرف شمال کے ہیں دیکھتے ہیں تو دل اُنکے ان اطراف
کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہیں اسطرح بیت المقدس
کی طرف کھڑے ہونے سے خیال یہود کا اُس مکان پر موتا ہے اتنی اور اسلئے
جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۳ کے حاشیہ میں

۵۱

یہودی لوگ سمجھتے تھے کہ مسیح جب آئے تو پہلے یروشلم میں ہیکل کی جگہ پر نزول فرمائیں گے اور وہاں سے بے زینہ لگائے کو دہترین گے اور یہی معجزہ دیکھ کر سب لوگ حضرت عیسیٰ کو بچان لین گے چنانچہ ۹۱ زبور ۱۱ و ۱۲ میں لکھا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرستوں کو فرمایا تھا کہ تیری ساری راہوں میں حفاظت کریں وہ دونوں ہا تو بر تپے اٹھائیں گے ناہو کہ تو اپنا یاؤن تہر پر پکے انتہی اسی سبب سے انجیل میں لکھا ہے کہ شیطان نے مسیح کو ہیکل سے اوجڑا کر کہا کہ آکھو مجھے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ ترے لئے اپنے فرستوں کو فرمایا تھا کہ تپے ہا تو نیز اٹھائیں ایسا ناہو کہ ترے پاؤں کو تہر سے ٹھہریں گے

انتہائی منی م باب ۵ و ۶

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

10

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابھی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلام
 عقیدہ بھی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیح کا آنا ضرور ہے اور یر و سلم میں وہ سبکدوش باقی
 نہیں رہی اور اسی جگہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آئے تو
 مسلمانوں کے پاس آئنگے نہ یہ کہ یہودیوں کے پاس کیونکہ اسلامی
 عبادت خانہ میں آئنگے نہ ان سے خداوند لیوحی جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس
 اگرچہ یہودی نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے خافل رہے اور
 اپنے عقائد کی بنا کو قائم رکھنے میں دین اسلام کے کچھ قدر نہ سمجھی تو یہی حق تہر
 کو را جگہ یوں نے ناپسند کیا وہی کو نیکا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہے
 اور ہماری نظر دین عجیب اسلئے میں تسے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت آتی ہے
 حقیقی ایمان اور بہشت از رومن تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۵ صفحہ ۴۸) تسے بے
 جائیگی اور ایک قوم کو جو اسکے پیوے لاوے دی جائیگی جو اس تہر پر گرے گا
 چور ہو جائیگا پر جب وہ گرے اسے پس ڈالے گا (متی ۱۲ باب ۴۲-۴۴) پس
 جبکہ فوج اسلام نے یر و سلم پر چڑائی کی تو اسے فتح کر لیا اور حب صلیب دار و
 لشکر نے یر و سلم کے واسطے مسلمانوں پر چڑائی کی تب بھی لاکھوں آپ ہی قتل
 ہوئے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مفسر کے کامیاب نہوے پس مسیح کی
 یہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس تہر پر گرے گا چور ہو جائیگا اور جب وہ
 گرے اسے پس ڈالے گا انتہی اسطرح پچھلے پچھلے ہونگے اور پہلے پچھلے ہونگے کیونکہ
 بہت سے جلائے گئے پر برگزیدہ تہوڑے ہیں (متی ۲۰ باب ۱۶) یہ پیشین گوئی
 حضرت عیسیٰ کی خاص مسلمانوں ہی سے خلافت رکھتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

حقیقات کی موجب دنیا میں عیسائی بائیس کروڑ تھی لاکھ اور مسلمان گیارہ کروڑ
 ہیں (از طریق الحیات فارسی مصنفہ یارسی فائز صاحب مطبوعہ مستطیع ۸۲۲ء ص ۲۸۲)
 و مطبوعہ لندن ۱۸۶۲ء ص ۲۸۲ و طبع چارم صفحہ ۶۸ دوسرا مستطیع پس برگزیدہ
 وہی ہیں جو تہوڑے ہیں اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے ہی تہوڑے ہیں
 یعنی نوہ لاکھ (ایضاً صفحہ ایضاً گواہا کا جواب یہ ہے کہ وہ ان قینون خط پرست
 قوموں میں بچپہ نہیں ہیں اور یہاں حضرت عیسیٰ نے صاف بتلادیا کہ جو بچپہ
 ہیں بنے مسلمان اور یہ یہ کہ ہو گئے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا
 اشارہ اُس فرقہ کی جانب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد دنیا میں قائم ہونے والا
 تھا یعنی مسلمان اور اگر عیسائیوں سے مراد ہوتی تو یوں فریڈ نے کہ بچپہ
 پہلے ہو گئے یعنی مقبولیت کے درجہ میں یہودیوں سے اول ہو گئے مگر
 یہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ میں یہودیوں اور عیسائیوں سے اول
 ہو گئے چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم **مَحَبَّةُ الْآخِرِينَ مَحَبَّةُ أَهْلِ الدِّينِ وَالْأُولَى مَحَبَّةُ الْآوَلِينَ**
 یعنی ہم دنیا میں تو پہلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں انتہی پس ان دو قولوں
 کے بموجب مسلمانوں کو بیشک مقبولیت کے درجہ میں یہودیوں اور عیسائیوں
 سے اول سمجھنا چاہیے اور اسبطح مسجد اقصیٰ کو پہلی اور دوسری ہیکل سے
 جیسا کہ اس کتاب کے پڑھنیوالوں نے ظاہر کر چکا ہوں
 اب اس کتاب کو بن ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت محمد بنی علیہ السلام
 لکھ کر ختم کرتا ہوں جسکی عبرانی عبارت یہ ہے **وہر عشی ارث کل ہوتوئم**

مستطیع ۸۲۲ء ص ۲۸۲
 و طبع چارم صفحہ ۶۸
 دوسرا مستطیع پس برگزیدہ
 وہی ہیں جو تہوڑے ہیں
 اب اگر کوئی کہے کہ یہودی
 ان سے ہی تہوڑے ہیں
 یعنی نوہ لاکھ
 (ایضاً صفحہ ایضاً گواہا کا جواب
 یہ ہے کہ وہ ان قینون خط پرست
 قوموں میں بچپہ نہیں ہیں
 اور یہاں حضرت عیسیٰ نے
 صاف بتلادیا کہ جو بچپہ
 ہیں بنے مسلمان
 اور یہ یہ کہ ہو گئے اس لفظ
 سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا
 اشارہ اُس فرقہ کی جانب
 ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد
 دنیا میں قائم ہونے والا
 تھا یعنی مسلمان
 اور اگر عیسائیوں سے مراد
 ہوتی تو یوں فریڈ نے کہ
 بچپہ پہلے ہو گئے
 یعنی مقبولیت کے درجہ میں
 یہودیوں سے اول ہو گئے
 مگر یہ ہے کہ مسلمان
 مقبولیت کے درجہ میں
 یہودیوں اور عیسائیوں
 سے اول ہو گئے
 چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہ
 سے روایت ہے کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم
**مَحَبَّةُ الْآخِرِينَ مَحَبَّةُ أَهْلِ الدِّينِ
 وَالْأُولَى مَحَبَّةُ الْآوَلِينَ**
 یعنی ہم دنیا میں تو پہلے
 ہیں اور قیامت میں پہلے
 ہیں انتہی پس ان دو قولوں
 کے بموجب مسلمانوں کو
 بیشک مقبولیت کے درجہ میں
 یہودیوں اور عیسائیوں
 سے اول سمجھنا چاہیے
 اور اسبطح مسجد اقصیٰ کو
 پہلی اور دوسری ہیکل سے
 جیسا کہ اس کتاب کے
 پڑھنیوالوں نے ظاہر کر
 چکا ہوں
 اب اس کتاب کو بن ایک
 پیشین گوئی مندرجہ کتاب
 حضرت محمد بنی علیہ السلام
 لکھ کر ختم کرتا ہوں
 جسکی عبرانی عبارت یہ ہے
وہر عشی ارث کل ہوتوئم

وَبَاؤُ حُدُثَ كُلِّ سَمْعٍ بِمَنْ لَيْسَ بِأَنْتَ هَبْ بَيْتَ نَهْوَ آخِرِ سَبْعِ وَاهِ صَبَا أَوْشَا
یعنے لرزا ونگامین سب قوموں کو اور آئیگا پسند کیا ہوا سب قوموں کا اور بن
اس گہر کو جلال سے بہرہ دو نگار ب الافواج فرماتا ہے (کتاب جی باب ۱)
حَدَّثَ وَهِيَ نَامُ حَضْرَتِ رَسُولِ خُذَا حَقِيقِي صَلَاحُ کَاہِ جِسْکِی حِزْرِ حَضْرَتِ عِیْسٰی
ہی اسطرح دی تھی کہ **يَا قِيَامُ مِنْ بَعْدِ اِيَّاهُ** (یوحنا ۱۴ باب) اور یہ
بات فقط میں نہیں لکھتا ہوں بلکہ گاڈ فری سینگس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ
۷۷ میں اقرار کرتے ہیں چنانچہ قول اسکی بابت میں خاص نہایت مشہور پادری
پارکھر سنٹ صاحب کا حوالہ رکھتا ہوں کہ اس سے مراد محمد صلعم ہیں نہ عیسو
یا روح القدس اور یہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی میں محمد کا
نام موجود ہے اس مقام پر یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مسلمانوں نے تحریف کی ہو
انتہی ویکو خانیۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۵ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ فری سینگس
صاحب لندن ۱۸۲۹ء صفحہ ۸۹ دفعہ ۷۷) اور نہ فقط یہی بلکہ ۵ زبور ۲ میں ہی
حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیحوں سے حسن کے
کمال سے خدا جلوه گر ہوتا ہے انتہی پادری میچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندو
جوانوں کیواسطے مطبوعہ شیخ ہندوستان میں ہر عیسائی عالم کے پاس
موجود ہے فرماتے ہیں کہ لفظ حسن کی کاسیت بعضے سریانی نقلون میں مشہور
لکھا ہے جبکہ معنی عربی زبان میں اکیلا محمود ہو سکتے ہیں اور یہ پہلا لفظ محمد سے
کچھ نسبت رکھتا ہے انتہی خطوط ہندوستانی جوانوں کیواسطے مصنفہ پادری
جے مری میچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی برون صاحب

۲۸۲
مطبوعہ سن ۱۸۶۹ء باہتمام پادری و صاحب صفحہ ۲۰۷ خدا کا شکر کہ یہ کتاب حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خدا سے کریسم اپنے
اس نامور گنہگار اور کم مہت کا یہی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر
کریے اور قبول فرمے

اسے یہود واد سے ڈرنے والو یہود واد کو مبارک کہو یہود واد جو یہود واد سے
صیحوں سے مبارک ہو ٹیٹلو یاد ۳۵ از بور ۲۰ و ۲۱

خاتمہ

اسمین دو باب حسین

باب اول

انبیاء علیہم السلام وغیرہ کے ناموں کے معنی اور بعض قدیم شہروں مندرجہ
توریت و انجیل کے کہ جن میں سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی بین مرقوم ہیں
جدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود و مسیح مطابقت نامہ ایہ عبرانی و
وانگریزی و ہندی و فارسی وغیرہ

ابی جیل خوشی کا باب
ابیاہ یہود واد میرا باب
ابی ملک باز شاہ کا باب

ابیوتر نیک باب
ابیہ ہرے پیل نام ماہ عبرانی
ابیٹیل خدا میرا باب

اسیہ خدائی قدرت	اسیرم بڑا باپ
اسنون وفادار دعویٰ	اسیرم بڑے گروہ کا باپ (مصریہ الہیم)
انوس گناہ آلودہ انسان	ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن نوح)
الہام کہولنا یا ظاہر کرنا (خطوط)	ارص چھی لینے زمین ہرن کی قیام
ہندوستانی جو انوکے واسطے صفحہ ۴۲	یروسلیم
اپاسٹل رسول یا حواری رسول	ایبل مصیبت مصر یونکا ماتم کرنا
تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ اور اردو تواریخ کلیسیا	آدم خاکی یا لال مٹی
صفحہ ۶ لفظ یونانی	ادون برق بجلی کا صاحب
انجیل یونانی میں انگلیوں خوشخبری	ادونیاہ خدا پر ملاک
(از اعجاز قرآن صفحہ ۶۶) اور ایک کتاب	ادون صدق صاحب صداقت
میں دیکھا کہ انگلیوں اول اور سیووم	ارسطو کامل و فاضل یہ لفظ یونانی ہے
خرف مکسور انگل بمعنی فرشتہ اور یونانی	ارسطو کے باپ کا نام تھیوماخس ہے بمعنی
میں یو بمعنی خوب و خوش	مجادل قاهر عمر اڑسٹھ برس
اب نصر مدد کا پتھر	احیاب باپ کا بہائی
ابدون ہلاک کرنیوالا (ایوب کا باپ)	افلاطون شاگرد سقراط معنی لفظ افلاطون
یہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات ناموں	عام منفعت کثیر علم عمر کیا سی برس
دوزخ کے جیسے شعول (ایوب کا باپ)	احی ہلاک بادشاہ کا بہائی
(۱۸) شامیہ (۱۸) حصیہ (ایضاً ۱۸)	احی نقل ہلاکت کا بہائی
(۱۹) میریے کنواں یا چاہ اگتم یعنی جہنم	احی توسی نیکی کا بہائی

نہا اول

دوتا اور کاشفات ۹ باب ۱۱ میں ملتا ہے

دو فرخ کے فرشتہ کا نام لکھا ہے

ادوم لال

اٹنایا ہننا مہربان

اے یو گیس ترج کا پیرا

اسا حکیم

از وٹس یا اشد و لوٹ

ایوب بارہ والا

اوٹس ش فائدہ مند

اوٹس فرس سفید فائدہ دینے والا

اور آگ خواہ نور پیدائش ۵ باب

اور یاہ خدا کا نور

اور نیل ایضا

اور یکم ویکم خداوند کا لیت (سزا کا)

کے سینہ بند پر کے جہاں دھن سے جہنم نور

چکنا آنکے حروف ہلائیے سوال کا جواب

حاصل ہوتا

ایسٹس قبل لفظ ایک ساڈ جیک پیشہ

پر عقاب زبان پر ہونے ماتیہ پر مال ہوتا

از تواریخ مصنفہ رولن صاحب

اقود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا اور

ایک پیچھے ایک آگے اور کاغذ ہے پرچہ

دو نوٹ صرف جلاتے ہیں سو نیچے مصرعہ

چرا سون سے ملایا جاتا اور کمر پر ایک ٹکڑا

کے پچھلے سے بانٹا جاتا تھا شمش الاجار

مطبوعہ امریکن مشن کتب خانہ ۲ نور پور

نمبر ۱۱ جلد ۱ میں قول پادری کریوٹا

العیافد میوے خدا کی مدد

ایو کر سٹ یونانی یعنی شکر گزاری

یا عشار رتبائی (بروسن تواریخ کلیسیا)

استقوت یونانی میں بہ نظر آپس

کپس اور اسکے معنی اہتمام یا خرگرمی

کریوٹا اگر تیرین اسے بشپ اور ہندو

لوگ لارڈ پادری کہتے ہیں

ایلیو وہ میرا خدا

الیاہ خداوند خدا (ایاس)

ایلیقاز خدا کی کوشش

ایلیسات خدا کی قسم (حضرت زکریا)

خاتمہ

کی زوجہ

الیسع خدا کی نجات

اغترایم بہت پیوہ دار یاد دہری

پہل داری

امیر اطور سینے حاکم فوج پاسدار لشکر

اور اس سے مراد شاہنشاہ انگریزی

امیر فرانسسیسی امپریور اسپین کی زبانیں

امیرے ڈارائی کی زبانیں امیرے ڈور

لاطینی امیرے پنج ڈکشنری و لکچر

افراط بہتایت

اسکال انگور و نکا گچہ

ایلی اب خدا میرا پ

اکبود جلال کہاں ہے

وضحاک ہنسی عربی اسحاق

اسکیریو طی تیلی والایا قاتل

اسمعیل خدا نے گاپیدایشہ بابا

اسرائیل خدا کا شانزادہ یا دلی

خدا کے پاس (حضرت یعقوب)

ایشکار اجر (بن یعقوب)

استیفان تیج

راقی ایل خدا میرے ساتھ

ابی نمیر نور کا باب

آشر سعادت مندی یا خوشحالی (بن یعقوب)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بت

بعل بریت عبد کا مالک

بعلین خداوندان چنوشے بعد

بتسبا اسطیغ غسل توہ یا غسل ایما

مرقس ابابہ

بعل زبور بکیتون کا مالک

بابل یا بابلون گریڈ

بکاشتوت کا درخت

بلعام لوگون کی ہلاکت

بلق خارت کہنوالا

برنباس تسلی کا بیٹا حارمی میچ

(کشتیوں کا مراباب ۱۳)

بیسر سمیع قسم کا گوان (ابراہیم اور

ابن مرد فون اس کوئیے پریم قسم کے

ماہ جاتول

سید الشہداء باب ۲۲-۳۴

بیل قدم بیج

ابلیس و شیطان

بیلیاس خزانہ مارک

بیت عیتا فروتی ماراگ کا گہریا

سور کا گھر

بیت ایل حدکا گھر

بیت حدود تکلیف کا گھر

بیست و ششم سورہ کا گھر

مکتوب ستادی کما ہوا

بوتلر گس گج کے بیٹے

روینوال

نبت سیم قسم کے مٹی ماورسلمان

بہی پامین واسنے اترہ کا بیٹا ابرہہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سیر الاسلام ۲۹

بُیْل فِیوْل نعلاتھت کا خزانہ

پیشگیل، لیکن کتاب اور مراد تمام مجموعہ

دوست در بورد انجمن مسیح کی با حق بن

صدی من بیم نام تمام پاک کتاب کو

دیا گیا۔ ۵۵۔ تک باب اور آیات

جیسا کہ اب میل میں پائے جاتے ہیں

انہیں مندرجہ ذیل تھے۔ تو یہی بعض بابائے

تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہیں چلتا

مستی ۹ باب ۸۳ و ۱۰ باب ۸۴

۳۰ و ۳۱ باب او غیر امت کتاب مقدس

مستقره ۸۹ و ۸۸

بیل جٹان بیل مہربان سے گفت

صفحه ۶۰

—

پیدمان آرام تشیب بامیدان

آسامرکا یعنی شمریا

بلوس کارنگر

پطرس لعطیہ یونانی تہذیب جٹان (۱۱)

سرما کلید پین کی عمارت کے پی پی سے ہن اور روئے

مستحق صفحہ اول اور شرفیوں حضور

سیٹی کے بار و حوالہ یون میں سے ایک

یوریم قرعون کی سجدہ استقامت

6

یہودی عیسیٰ بن داؤد کا نام
پسکہ قلعہ

ت

تاہنا تیز نظر و فراخ دیش لنت کتاب
مقدس صفحہ ۴۶۵ میں ہے اس عورت کا
عبرانی نام یونانی میں دیکاس یعنی ہنی
تھوز پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک
بنت کا نام

ترتولیوس فریبی

تشی عرت دار

تھوٹیوس خدائے عرت پایا ہوا

تھلم ستایش کتاب زبور اور مزبور

کو عبرانی کین مزبور کہتے ہیں

تیل زمین (ایوب ۱۸ باب ۱۸)

تروفیمس خوب تربیت پایا ہوا

ترگوم معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ

تختہ تفسیر کے ترگوم کہلاتا تھا

توبل دنیا

تفسہ پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قابیل دنیاوی ملکیت

تیمور لفظ ترکی معنی فولاد (ازغیات)

تلفظن بنیچ اول وثانی و سکون ثانی

و ضم رابع لفظ یونانی یعنی توڑہ ایک تلفظن

میں تین ہزار نقل ہوتے تھے ازرومن

تفسیر متی ۸ باب ۱۲ اور رومن میل

میں متی ۸ باب ۲۴ کے حاشیہ میں ہے

کہ تلفظن کا وزن پندرہ سو تھوڑے کے برابر

تھا اور اسکی قیمت اٹھارہ سو چھیروڑے

توریت شریعت

تروفینا لذت دار

تھیوفیلوس خدا کا پیار کرنے والا

تروفوسا بہت چکیلا نہایت تابدار

ج

جبرئیل خدا میں خوبی یا خدا کا پہلوان

جیسوم بیان ایک سفر موسیٰ کا بیٹا یا نبی

جد گروہ (حضرت یعقوب کا بیٹا)

جشن نزدیک آنے والا

جدلیہا خدا میری بزرگی

میں درج شدہ ہیں
میں جان کسر
میں درج شدہ ہیں
میں درج شدہ ہیں
میں درج شدہ ہیں
میں درج شدہ ہیں
میں درج شدہ ہیں
میں درج شدہ ہیں
میں درج شدہ ہیں
میں درج شدہ ہیں

نہ اول

جلیعاد گواہی کا پتہ

ش

چنگیز مشون کی زبانیں بہت بڑی
کو کہتے ہیں یہ لفظ آسمان اور بڑے سنگ
وغیرہ کی نسبت ہی مستعمل ہوتا ہے (از
سیر الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸)

ح

حنوک غصہ جس عربی بن ادیس
حبش جلا ہوا چہرہ
حوا زندہ
حزقیل خدا کی قدرت یا خداوند بخشنے

حانیاء خدا کا بادل

حج سید

حفظیاء میری خوشی امیں ہے
حزقیاء خدا کی مدد سے زور آمد

حیرام زندگی کی بڑائی

حباب پیارا

حوریا پیابان خشتی

حبقوق کتنی گیر حضرت حبقوق کی

کتاب مجموعہ تورات میں شامل ہے

(منت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۷ میں ہے)

کہ یہودیوں کے درمیان طرح طرح کی

روایتیں اس بنی کی بابت جاری ہیں

پر وہ کس کا بیٹا تھا یا کب پیدا ہوا یا کہا

رہتا تھا کوئی صحیح بتا نہیں سکتا یہی

بیان نہیں ہو سکتا کہ کس بادشاہ کا

ایام میں اسے نبوت کی انتہی

حاجی عید

حام گرم بن نوح

حدیہ یا حدیہ سورج و نام بت نام پیر

د

دجون اناج چھلی

دان عدالت (بن یعقوب)

دانیل خدا کی عدالت

داؤد پیرا عزیز

دیوریش زبوس کا پالا ہوا

دیاقون کارکن خادم انگریزی میں

ڈیکن لارڈ وولریچ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۱ء

دور احمہ بکسر اول و سکون ثانی پونا
 سکے جسکی قیمت دس آنہ از روین میل
 مطبوعہ لندن مئی ۱۸۴۴ باب ۲۴ اصل میں
 دور احمہ بکسر اول و ثانی یعنی دور ہم
 از روین تفسیر اسکاٹ
 دیورہ کلام ربانی یا شہد کی کہی
 بی بی ربقہ کی ساتھ والی دانی کا نام
 دی او سکوری دور یو پیے جزا
 رب یا ربی استاد مالک یونانی
 ربونی (حاشیہ میل قرص باب ۵
 چاہے مشن ۱۸۶۶ یہودیونین دینی علاقے
 تین درجے تھے یعنی رب اور ربی اور
 ربان از روین تفسیر مئی ۲۳ باب ۵
 عربی میں غلام کے مالک کو رب ہی کہتے
 تھے جیسا کہ منیشارق الانوار کی حدیث
 ۱۰۷ میں ہے ولا یقل احدکم ربی
 اور یہی مئی ۲۳ باب ۵ ۷۰ میں بھی ہے

راخیل بنیہ عربی راخیل حضرت
 یوسف کی ما
 را حاب مغرور
 راہمہ یارامات بنیہ کیونکہ دو سلسلہ
 کوہ کے ملنے کی وہ جگہ ہے (از جغرافیہ)
 پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب
 مطبوعہ ۱۸۶۶ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری
 اشرف صاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳۸
 رعیمیس بادل کا گچ
 ربقہ منیا ہوا (حضرت یعقوب کی ما)
 رجیعام لوگوں کا بڑا نیوالا (حضرت
 کا بیٹا)
 روہن سورج کا دیکھنا یا دیکھ بیٹا
 روداگل
 روہم زوہ و قدرت
 رؤف لال
 رویت پیروا سودہ (حضرت داؤد
 کی پردادی)
 ز

۴
 باب اول

حکایت

از کی عادل صادق
 ز بلون ساتھ رہنا (از رومن میل
 مطبوعہ شائع حاشیہ پیدائش. مہربان
 از گریہ خدا کی یاد
 ز بدی براحتہ
 زرو بابل بابل کا پردیسی یا بابل
 پیدا ہوا
 زرو یاہ خدا کی زنجیر
 ز لوتش خیر
 ز پورہ خوبورتی ز سنگا سرور
 ز یوس یا جو پتر مدگار باب ایک
 نب کا نام س
 سرشد می قادر مطلق سیری چنان
 سلوس یا ساؤل مانگا ہوا خواہ گور
 ساؤل کو قرآن مجید میں طاہرات لکھا
 اور یہ نام بسبب طہارت قدر کے استعمال
 ہوا دیکھو تفسیر حسینی وغیرہ
 سمرون سامیہ چوکی پہر قید
 شکار سکھ پایا ہوا متوالا از انگریز

تفسیر طلاس اسکاٹ یوحنا باب ۵
 سراکین یا سرا سین بیٹے شرفین
 از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم
 صفحہ ۱۵۱ یورپ سلاطین اسلام کو
 بادشاہ کہتے ہیں
 سرور یا سارودی بی یا شہزادی
 و دیوی تارچ صفحہ ۷۷ میں ہے سرور
 سے شہزادی اور سرور کے معنی بالائی
 سیت رکھا ہوا عربی میں شیت شہزادہ
 سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا
 سروان شہزاد میدان
 ہنم نام یا نامور می عربی سام
 سیلا سلامت یا نجات طلع آفتاب
 صداقت صفحہ ۱۰۵ میں ہے شلا صلح
 سہم ونگا بید مذموم اور مذموم شہزادہ
 سافر شریعت نویس ایک فرقہ پرور
 (از رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۰)
 سین سینا جہازی
 سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

سوسن یا سوسنا ایک پھول کا نام
 سالم سلمون سلوم سلاست
 سلو آم بھیجا ہوا
 سال یوبل بضم اول و ثالث یعنی
 سال خوشی ہر چار سوین سال ہودین
 ہوتا تھا کہ سب قیدی اور غلام آزاد
 ہو جاتے تھے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب
 صفحہ ۵۵ اور یوبل کے معنی نرسنگا پھول
 سکندر اچھا آدمی بنام پشتوی الاسانہ
 یعنی اچھا آدمی عربی میں الاسکندر (اردیبارج) سے
 سکرمٹ لاطینی یعنی قلم ستر متل
 (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۸۷) دن
 ستتر بفتح اول و ثانی و کسر ثالث یونا
 سکاسکا وزن اکتولہ کے برابر اور قیمت
 ایک سو روپیہ چار آنہ از حاشیہ رومن پیل
 مطبوعہ لندن مٹی ۱۷ باب ۲۷
 سینیم چین
 سبت آرام آسدن ہودیون گو
 جمع کرنا آگ سلگانا لکھیاں لانا وغیرہ

منع تھا اور ضرورت کیوقت دو ہزار تہا
 کے فاصلے تک جاناروا تھا (لغت کتاب
 مقدس صفحہ ۷۰۰) رومن تفسیر اسکاٹ
 صفحہ ۱۶۰ میں سبت کی منزل کا فاصلہ
 پندرہ سو قدم لکھا ہے یہودی لوگ قدیم
 سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تھے
 مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۷۰۰ میں
 عیسائیوں کا دستور مرقوم ہے کہ اتوار
 (یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریش نماز صبح جبے صبح سے دو پہر
 پڑھ سکتے ہیں یہ نماز حضرت ابراہیم سے
 (سیدائش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام
 منجاً یہ نماز حضرت اسحاق سے ہے
 (سیدائش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دو
 بجے دن تک پڑھ سکتے ہیں اور نماز شب کا
 نام عربیٹ یہ نماز حضرت یعقوب سے
 (سیدائش ۲۸ باب ۱۰-۱۲) یہ نماز شام
 سے صبح تک پڑھ سکتے ہیں اور ہر نماز میں

ایک سو اترتالیس سو ان زبور ضرور پڑھتے ہیں
 شارلین سینے چار س کیر شاہ ورا
 دیکھو لب التواریخ جلد ۱۸ صفحہ ۱۸

شیطان پتہ کاغذ (والیس پتہ کاغذ)
 ششون اسکا بیٹا
 شمعون سینے ۱۱۰ یا ۱۱۱
 شعیر کٹر کبرا نام کو
 ص

صفر چوٹا حضرت لوط کے تہر وین سے
 پانچوان
 صید اچلی وغیرہ کا شکار کرینوالا
 صیون اور صیہون تہر و کا دھیر شہر
 ہنگار

صفیاء خدا کا بید
 صدقیاء خدا کی صداقت
 ط

طالمی سوتر یعنی عالمی یا نیوالا (دینی)
 دینی تاریخ صفحہ ۳۲۸
 طیطیس صاحب عزت

طیبہ نام کتنی تیج و نام اس نوکری کا
 حسین حضرت موسیٰ کو رکھ کر مدیا میں
 ڈال دیا تھا لغت کتاب متدیس صفحہ ۵۶

ع
 عکن تکلیف دینے والا
 عمالوق جاننے والا یا بدسلوک لوگ
 عزرا مددگار

عموراء ایک سرکش قوم
 حدان عیش خوشی
 حیدیاہ خدا کا بندہ
 عرب صحرا یا دشت

عابد اوم اوم کا بندہ
 عیسر یا ہیر عیسر کرینوالا (ہیر عیسر انو)
 یاپ تھا (پیدا بش ۱۱ باب ۱۲-۱۴) ہیر
 سام کے پوتے کا بیٹا تھا

عوز منسلک
 عزریل یا عزریاہ خدا کی قدرت
 عسہا میل خدا کا بتایا ہوا
 عزریاہ جسکی مدد خدا نے کی

شارلین

عده زیبایش
عبدنحو نور کا خادم
عیسو شکیل یا بال والا

غ
قتیل خدا کا وقت
ف

فلج تقیم (بن عیبر)
فلسطی پردیسی

فریسی خاص یا ممتاز بیہ ایک فشر
یہودیونین تھا (ازرومن تواریخ کلیسیا
حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰)

فرعون بدلائینہ والا یا گریاسورج
فلد لینیہ بیاتونکا پیار

فرزی گانو کے رہنے والے
طیمن پیار کرنیوالا

فلپوس گہوڑ و نکا چاہنے والا

فیل ہرات ہرات کی گزرگاہ
فوطیفار موٹا ساٹھ یا جو سورج سے
تعلق رکھتا اسلامی روایت میں بیہیز

کاشوہر اول تھا
فلکس خوشوقت
فستس خوشنود

فنیل خدا کا چہرہ پارویا
فنیہ موتی یا جوہر

فردوس باغ میوہ دار بیہ نظر
فارسی پردوس ہے اور سنسکرت میں
پردیش اور گریک یعنی یونانی پردانز
اور معرب فردوس اور سب زبانوں میں

ایک ہی معنی میں از و بشر و کشتی
قیصر یعنی قبر

قماہ تلی جگہ

قاین ملک عربی میں قابیل اور ترکی
میں قاین کے معنی برابر شوہر و برادر

قورح گنجہ منجمد ہوا

قادس پاکیزگی

قنشر بیہ ملکیت

ک

م
عبدنحو نور کا خادم
عیسو شکیل یا بال والا
غ
قتیل خدا کا وقت
ف

اول

کفرناحوم توہ پائیش کا کہیت
کریل خدا کا ناکستان
کوشش کالا

کوشان حبستان اتھوپیا
کلوری گلگتہ کہو پڑی (روس تفسیر
اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)

کیرون تاریکی
کد ارسپاہی (حضرت اسمیل کے پیشہ
کا نام) پیدائش ۲۵ باب ۱۳
کریستس
کلیسا صفحہ ۵

کاہن امام منجم حکیم جادوگر
(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ یادگیری آتھر
۱۸۴۲ء)
براڈ ہیڈ مطلوبہ آبادشن پریس
صفحہ ۵۱) ایضاً صفحہ ۵۲ کاہن جلاوا

دجومی و سمار انتہی
کالب کتابا توکری یا سرگرم عربی
کوارش جوتہا
کاتھولک عام کلی

گتسنی کوہو کی جگہ اردوس تفسیر
(صفحہ ۲۰۷)

گلیل یا جلیل اتر رام شلع جوتھر
اور نفتالی و دیگر میراث تہا انتہا پتھر
ل

لابان چکنا
لاامک غریب ذیل
لاؤدلیقیہ راستہ باز لوگ

لوتیل خدا کے ساتھ
لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب

کابشا (پیدائش ۳۵ باب ۲۳)
لعمی میرے لوگ نہیں
لہب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب

لوئیس بہتر
لبنان چونکہ اسکی جو ٹیون پر
جی رہتی ہے اس سبب سے اُس جیل
ہے کہ سفید کہتے ہیں کتاب کے مقامات

کریل خدا کا ناکستان
کوشش کالا
کوشان حبستان اتھوپیا
کلوری گلگتہ کہو پڑی (روس تفسیر
اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)
کیرون تاریکی
کد ارسپاہی (حضرت اسمیل کے پیشہ
کا نام) پیدائش ۲۵ باب ۱۳
کریستس
کلیسا صفحہ ۵
کاہن امام منجم حکیم جادوگر
(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ یادگیری آتھر
۱۸۴۲ء)
براڈ ہیڈ مطلوبہ آبادشن پریس
صفحہ ۵۱) ایضاً صفحہ ۵۲ کاہن جلاوا
دجومی و سمار انتہی
کالب کتابا توکری یا سرگرم عربی
کوارش جوتہا
کاتھولک عام کلی

خانہ

کریل خدا کا ناکستان
کوشش کالا
کوشان حبستان اتھوپیا
کلوری گلگتہ کہو پڑی (روس تفسیر
اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)
کیرون تاریکی
کد ارسپاہی (حضرت اسمیل کے پیشہ
کا نام) پیدائش ۲۵ باب ۱۳
کریستس
کلیسا صفحہ ۵
کاہن امام منجم حکیم جادوگر
(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ یادگیری آتھر
۱۸۴۲ء)
براڈ ہیڈ مطلوبہ آبادشن پریس
صفحہ ۵۱) ایضاً صفحہ ۵۲ کاہن جلاوا
دجومی و سمار انتہی
کالب کتابا توکری یا سرگرم عربی
کوارش جوتہا
کاتھولک عام کلی

سفرہ

لار حومہ غیر مرحوم

لوط پینا ہوا یامز

لوقا پوقیوس روشن

م

مصر عربی بین شہر عبید بن زید

مردکی توبہ

موریاد خدا کی تلمی

موسیٰ پانیسے نکالا ہوا

منشی فراموشی (پسر یوسف)

منوخ آرام

مجووسی بخمی کاہن دانا (رومن تفسیر)

اسکاٹ صفحہ ۲۷

مود یون اناج نانپنے کا پیمانہ (رومن تفسیر)

اسکاٹ صفحہ ۲۸

مرقس (رومی لفظ) صاحب حد

مارتھا کڑوی ہونیوالی

مریم تلمی باعدیا کلمز

مستأ امتحان آزمائش

مشیاس خدا کا انعام

مشی خدا کا دیامہرا حضرت عیسیٰ کے

حواری کا نام اور حضرت یونس کے

باپ کا نام (مشارق الانوار حدیث)

مکریل مین یونس بن امثیٰ مرقوم ہے

مسیح مسیح کیا ہوا

مٹو سلخ اسے اسپریت پرستی

میکائیل فروتن

میکائیل میکیہ کون ہے خدا کی

مواپ باپ سے

ن

نہال پسندیدہ

نبال احق نادان

ناحوم تسلی دینے والا

نعمومی خوبصورت یاد دل پسند

نفتالی میری گشتی یا میرا دلچسپنا

ناصرہ الگ کیا ہوا

باب اول

نظامی حضرت
فرمان
پادشاه
مجلس

خاتون

بنو کلد نذر بنو کے نژاد نوکا قبضہ کر پڑا

(نخت نس)

بنو سردوان بنو کے صاحبزکا پڑ پڑا

نخعیاد خدا کی نسلی

نمرد باغی رہیادش (باب ۱۰)

نیتوا خون بصورت (بہان حضرت لوتس)

پیسے گئے تھے

نوح بانو حارام یا تسلی

نود آوارہ

و

دشتی پینیالی

ہ

ہارون قوت کا پٹا یا دوست

عزلی میں نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹

ہاسیل آدم کا بیٹا بطلان باشر

یا نام

ہلیویاہ خدا کی تعریف کرد

ہاب ناب یعنی بیار بیار نام فرشتہ

دو رخ اشال ۳۳ باب ۱۵

ہیرو دیس چڑے کی رونق

ہو سیج بجات دہندہ

ہجرہ پردیسی قدیوالا

ہمان شور تیار سی

ہند تعریف (فارسی میں دند راہن)

ہلام

ہراس یا مرکسی یوس ایک

ہت کا نام

ہرزون گود سومار

ہزائیل جسے خدا دیکھتا ہے (شاہ آرام)

می

یحمور ریم ہرن

یہ پدیاہ بہت پیارا

یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ

یعیسر غم یا تکلیف

یعقوب تعاقب کرنے والا (جیسو)

یہ پید ہونے کے سبب یہ نام ہوا

یہ از خود موجود ازلی

یعیسر مددگار

یسوس خدات

یہو یسوع خدا ہے پچا پادام سردار کا بن
یہوشفات خدا کی خدالت
یوحنا خدا کا فضل یا انعام (عربی)

یوحی

یو کا بد خدا کا جلال

یوئیل راضی یا قسم کہا ہے والا

یوناہ فاختہ عربی مین یونس

یوسف افزونی (ابن یعقوب)

یشوع نجات دینے والا (حضرت یحییٰ)

کے جانشین

یسعین پچاتے والا نام بادشاہ حو

یسعیاہ خدا کی نجات

یافت خوبصورت عربی مین یافت مثلاً

یاہو یہوواہ ہے

یاہل ردا (بن لاء)

یہوداہ بیاں پہلہ خدا کی تعریف کرو

ربن یعقوب

یہوواہ بدو داد از خود موجود ام

بارتعالیٰ

یہوواہ نستی خدا میرا جہنڈا

یہوواہ شمعہ خدا وٹان ہے

یہوواہ صمد قنود خدا ہماری صدا

یہیمہ دن کی موافق خوبصورت

یرمیاہ خدا کی بزرگی خدا سے فرار کیا

یروبعام عوام سے لڑنے والا ایک لوگ

یروبعال بجال اپنے چنگا اٹھا کر

یروسلیم سلامتی کا رویا

یسئوران راست باز یا صادق

یسئیر یہوواہ حضرت داؤد کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

باپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

بط خوم کا دسواں حصہ چنانچہ ایک بط مین قریب تیس سیر کے گنجائش تھی کثرت

خومرا مین دس بط یعنی تین سو سیر یا ساڑھے سات من کی گنجائش تھی

ناہا اول

اناب میدہ وغیرہ کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲

ایضہ اسین دس اومرتیہ اور وہ حور کا دسوان حصہ تھا چنانچہ اسکی اور بلط
کی گنجائش ایک سی تھی یعنی تیس سیر کیب وہ پیانہ کی چوتھائی تھی یعنی دوا
سیر حور اسین دس بلط یا ایضہ تھے یعنی تین سو تیر یا ساڑھے سات من
سیاتے تھے انتہی

وزن سکھائے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸

بلق نیم تولہ کے برابر تھا جیرہ وہ تولہ کا بیسواں حصہ تھا مانہ وہ تولہ
کی برابر تھا قطار وہ نین ہزار تولہ کے برابر تھا نقل یا مشتال وہ ایک
تولہ تھا

رومی وغیرہ سکھ جو اسیری بابل کے بعد یو د یونین راج ہو

دینار کا وزن تین ماشہ تھا درہم وہ رومی دینار کی برابر تھا یعنی تین ماشہ
رینا کا وزن پچاس تولہ تھا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہر و مکی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑھنیوالے کو ضرور

ایلیئنی شریا میں ایک صوبہ جو جنس	یہودیہ کے دکن طرف واقع تھا
ادرائشی بیس پھارون کے دربان	افسوس کچھک ایشیا کا ایک شہر
واقع ہے لوقا سبابا	ارتیس کے مندر کے سبب سے مشہور تھا
آدریہ پنج بند و قیہ کا ایک نام	(اس سے تین کوس کے فاصلے پر امکاب
ادوم ایک ملک جو عرب کے اوتراور	کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قرآن صفحہ ۵۷

خاتمہ

ترکوں نے فوج کشی کر کے اُس ملک کو لیا

رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶

اردشیر یا شیر شاہ یا اخسورس جبکہ

یونانیوں نے ارتک زرکس نام رکھا

یہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تک

ایک سو ستائیس صوبوں پر سلطنت کرتا تھا

یہودی جو بابل میں اسیری نشتر برس کے

بعد رگئے اسکے ظل حمایت میں تھے اسی

دار السلطنت کا نام شوشتر یا سوسن تھا

جسے یہودی شوشان یا شوشان ہیرا

یعنی پست کہتے ہیں مسیح سے چار سو چوبیس

برس آگے یہ بادشاہ تخت بر سر شاہی

آبستراسیکی ملکہ تھی اور امان اسی کا وزیر

تھا جسے تمام ملک کے یہودیوں کے قتل کا

فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت

وہ آپ معہ دس بیٹوں اور ہزاروں اور

بادشاہی ملازموں کے قتل ہوا عید پوریم

یہودیوں میں اس بوقت سے ہے

اینوں یہودیہ کا ایک شہر جو اردن کے

کنارہ پر تھا

اچایہ یونان کا دکنی حصہ جبکہ پائے

کرنشس تھا

اماؤس ایک شہر جو یروسلیم سے

ساتھ تین کوس کے فاصلہ پر تھا

امفیو کس مقدونیا کا ایک شہر جو

ستریمون ندی کے کنارہ پر تھا

انطاکیہ یا انٹی اوک سابق میں

سیریا کا بڑا شہر تھا اور اسمین جیسائی

پہلے پہل کرشیان کہلائے اس شہر کا

بانی انیتھو کس کا بیٹا سلوکس مصاحب

سکندر تھا اب اسمین چودہ مسجد میں

اور گر جاگہ ایک ہی نہیں (الکتاب کے

مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہ شہر

اور کی طرف یروسلیم سے تین سو میل

دور ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲)

اور دوسرا انطاکیہ ایشیا کے کوچک حصے

ولایت روم اور صوبہ پسیدہ میں واقع ہے

(رومن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۲ جلد ۱)

باب اول

اٹلاٹیکٹ یعنی بحر اوقیانوس یا خلیج
 غربی (از حاشیہ موبد الاسلام صفحہ ۶۱)
 ایسیا ہندوستان لٹکا برہما سیما
 چین جاپان ترکستان افغانستان
 فارس عرب شام کنعان عواق
 ویرہ یورپ انگلنڈ اسکات لینڈ
 ویز سوئیڈن روس پروشیا ڈنمارک
 ہالند بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال
 اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنی آج
 افریقہ مصر نوہیا ایشینیا بربر صحرا
 لکڑیٹیا مدگا سکر مارکو وغیرہ (از نمونہ)
 جاگرفی صفحہ ۴۸
 بیت عبارا پایاب کا گھر یہودیہ کا شہر
 جہان حضرت عیسیٰ مسیح موعود علیہ السلام
 بیت حکارم انگور کے درخت کا گھر
 یروشلیم اور بیت اللحم کے درمیان ایک
 بیت شان آرام کا گھر یروشیم
 ہم میل دور ایک گانو
 بیت حوران غاریا سوراج کا گھر

دو گانو بیت حوران عالی اور بیت
 حوران سافل یروشلیم سے بارہ میل
 بیت اللحم کہانا پنا وڈن ہیشتر
 ہوا ہوگا کیونکہ کثرت و عین اسکا نام فرط
 تھا (پیدائش ۵ باب ۱۹) عجرائون
 اُسے روٹی کا گھر کہا اور اسکا نام عجرائون
 نام سے فزہ ساد لکڑیٹیا کا گھر ہے
 لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۶ بیان
 داؤد اور اُنکے بعد حضرت عیسیٰ مسیح
 بیت الیسموت بیابانون کا گھر
 کنعان کی سرحد کا ایک شہر
 بیت صیدا رحمت کا گھر رگلیل کا
 ایک شہر جو جنسرت کی جہیل پر واقع ہے
 میسج نے اُسکے باشندوں میں سے تین
 رسولوں یعنی اندریاس اور پطرس
 اور فیلیپوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۸
 بیت طرہ میٹھے پانیکا گھر کنعان کا
 ایک شہر
 یابل بلوینیا یا کسدرستان کا پانچتے

باب اول

جو فرات پر واقع تھا
 بیت صفیا بیودہ کا شہر یہ مسلم
 ایک کوس کے فاصلہ پر تھا کہ زمینوں
 پورے پہلو پر ایک کم گہری وادیاں
 بیت عینا گانویر و سلم کے پورب و کمر
 سمت واقع ہے عرب اسے العاصی کہتے
 ہیں میں اکیس گہری آبادی ہے
 العاصی کی قبر ایک تہ خانہ میں سفید چٹان
 میں کہودی ہوئی ہے جسے حضرت
 نے اس کے مرجاشیکہ چوتھے دن زندہ کیا
 الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۸
 برطانیہ کلان یعنی گریٹ بریٹین میں
 انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلر شامل ہیں
 از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۵
 بغداد عباسی خاندان کے دوسرے
 بادشاہ ابو منصور بامر نے پر اسی گانوکے
 کہنڈ و نیر آباد کیا اسکے معنی امن و سکون
 (از سیر الاسلام صفحہ ۶۸) مفتاح التواریخ
 صفحہ ۸۰ امین طامس ولیم ہیل صاحب

لکھا ہے کہ چون بخم در وقت تعمیر بغداد
 ملاحظہ نمود شمس در قوس بود و این دلیل
 برا کہ پیچ خلیفہ در ان شہر نیر و دیگویند کہ
 پیمان شد کہ او گفته بود از جلد ہی وفات
 نضر ظفار بنی عباس یک تن در ان دیا
 پہلو پر بستر مرگ تنہا وہ اندر در کھیند
 و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ
 نمودہ میرفت و اشارہ راہ نزدیک بیرون
 فوت شد جسدا در ادرا کہ بردہ دفن کردیم
 گویند کہ یکصد مقابر بر اسے ادکنیدند
 تا اعدا را اطلاع بناسد کہ لاش او در کلم
 قبر است انتہی
 میر پیر جو اندون میں بور کہلاتا مقدونا
 کا شہر تھا اسکے نزدیک پلا تھا جہاں سکند
 پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۵ صفحہ ۵۰
 بتونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے
 کنارہ پر
 بیت فاگا انجیر کا گہر ایک قریہ بروم
 دو میل دور ہے

پ
پلستان یہودیہ کنعان فلسطین
پسیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پسیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا میں
واقع اور ان دنوں میں انکشم کہلاتا ہے
پافس جزیرہ کیرس کا ایک شہر
پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پرگا کوچک ایشیا کے صوبہ پفولیا کا
پائے تخت
پرگس کوچک ایشیا کا ایک شہر جس کو
اسوقت برگو کہتے ہیں جالینوس کا مولد
تھا (الکتاب کے مقامات المعروف صوفیہ)
پرپا یردن کے پار کا ملک
پرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پتس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پارتیہا ایک ملک جو فارس کے متصل ہے
(بیم ملک خوارزمینہ خوارزم اور مازندران
اور خراسان کے پائین میں واقع ہے)

(از ترجمہ تواریخ ہند معترفہ مارشمن مطبوعہ
کلکتہ ۱۸۵۲ء حاشیہ صفحہ ۶۷)
پترا کوچک ایشیا کے صوبہ لویا کی
ایک بندرگاہ
پتس ایک چوٹا پتھر والا جزیرہ پتھر
کے متصل اور ان دنوں میں پتینو
یا پالموسا کہلاتا ہے
پیتولی اٹلی کا ایک شہر جو اس نا
میں پروو کو کہلاتا ہے
پتولمیس پلٹائن کی ایک بندرگاہ
جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبہ
تکلیا کا پائے تخت
تلمیس یا بطلمیوس ان دنوں اس شہر
کو آکریا عاقر کہتے ہیں اور قاضیوں کے
اباب ۳۱ میں حکومت (از ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۹) بیم شہر دہلی
مجاہدین نے مسلمانوں سے ۱۱۹۱ء میں

باب اول

ج

جیو نیوز

حاجات کے کاغذوں غلطیوں کا ایک شمار

جلیل پشائن کا شمالی حصہ

جلیقہ کوہ کالوری کا ایک حصہ اے گلیک

سہی کہتے ہیں

جنسیت کی جیل جو دریائے حلیں

اور دیارے رنبر پاس بھی کہلاتی تھیں

کی ایک جہل $\frac{1}{2}$ دھوس کی لمبی اور

ہو کوس کی چوڑی ہے۔

جربئی کدو اور چبیا چبیا ہم دو

شہر گیل کے پورہ اور دکن کے کو

میں دل قہ میں یہیں کے وہ درویشوں کیو

سچے چمکین سے حضرت عیسیٰ

بدر و حوران لونی کا لہر دوسرا سرور و دل

سنہ ۱۹۱۱ء میں دو بار ویاہت ہوا (مرقس ۵ باب ۱۹)

۱۳۰ رومن تصویر اسکاٹ مٹی ۱۶ باب

C

جلس افریقہ ڈاٹ کام جو مصر

۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

پہر اسے فتح کر لیا اور لٹون جاکر

صفحه ۱۲۵)

تزوج لیوم کوچک ایشیکا ایک شہر

توانیرد کوچک ایشیکا ایک شهر جی

دنوں میں ایک حصار کہاں ہے

اساو نیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور

بندر گاہ جو اس وقت سلوکیکا کہلاتا ہے

(میر شہر عالم پورپ متعلقہ سلطنت تھی)

کامیاب بنیاد گاہ ہے اور لڑا مر جا لڑی مصطفیٰ

لوگوں سے کہیں پانچویں ان ساریں

(۴۵)

تبریس جلیل کا پائے تخت جس پر

آجکل تیرا ستم ہین

میں نے سب سے ایک جہہ کا نام چورم

سے۔ سو میل کے فاصلے پر واقع تھا

سرا لور پیس پشائین کا ایک مسلح جو

اور کپڑے بربطہ

مرواس لوجپ ایسیکا ایپ علی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

2

Pro. 1977

کتاب
ذکر پلستان
نقشہ
پلستان

دکھن طرف ہے
حسن بندر جزیرہ قوتی کا بندر

رکیوم اٹلی کا ایک بندر گاہ جو اقسو
رکیو کہلاتا ہے

دلینو تھا ایک شہر جو جنسیرت کی محل بنا
و کا پلستان پر ایک ایک ضلع جنسیرت کی
دل متقیہ القوم کا ایک صوبہ جو ضلع
بندو قی کے ایک طرف واقع ہے
و مشرق شریا کا ایک مشہور شہر جو
سے پچیس کوس دور ہے

رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا
کے متصل ہے
روصم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات
پہاڑوں پر تعمیر ہوا
ر تبہ بڑا یا نامور نام شہر جو اردن سے
۲۴ میل صہون سے ۱۴ میل دور ہے

در بی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صو
لوقا و نیہ میں واقع تھا
دریا کے قلمزم بحیرہ روم

زبلون پلستان کا ایک ضلع
س

رامہ یرو سلم سے چہ میل کے فاصلہ
پر بیت ایل اور یرو سلم کے درمیان واقع
ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیک مطبوعہ اکبر آباد ۱۸۶۷ء صفحہ
۸۰-۸۱ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری

سلسلیا جزیرہ صقلیہ مولیہ السلام
حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سکلی ہی کہتے ہیں
سا لکم سامریہ کا ایک شہر
ساہریہ پلستان کا پچو الاحمہ اور
پائے تخت کہ وہ اس وقت سہاستے
کہلاتا ہے

ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ
ساموٹرا کیا یونان کا ایک چھوٹا جزیرہ

پلستان

ملاحظہ فرمائیں کہ اس کتاب میں جو نام لکھے ہیں وہ سب نام ہی نہیں ہیں بلکہ بعض نام تو ایسے ہیں جن کا کوئی پتہ نہ مل سکتا ہے۔ مثلاً "ساروس" نام کا کوئی پتہ نہ مل سکتا ہے۔

ساروس کوچک ایشیا کا ایک شہر
 حواسو سارت کہلاتا ہے
 سرتا فونیکس کا ایک شہر
 سیریا آرام شام جبین فونیکس تان
 ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۳۶)
 سرون سامریہ کا ایک شہر
 سیولوکیا شریا کی ایک بندرگاہ
 سلوام ایک جتہ اور بچ کا نام جو
 یروسلم کے نزدیک ہے
 سینا عرب کا ایک کوہ جو عرب پہاڑ
 کے نزدیک ہے
 سن کاریگستان دامن کوہ سینا
 کاریگستان
 سقوطیہ ترکستان اور بھارا وغیرہ کے
 برابر بھارا کے پورب طرف (رومن تاریخ
 کلیسا صفحہ ۱۸)
 سحرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور مندر
 سوراگش ایک شہر جو جزیرہ سکلیہ پر
 واقع ہے

سکاریا حکم سامریہ کا ایک شہر حیدل
 اور جزین کے درمیان یروسلم کے اوتر
 طرف بالفعل بلس کہلاتا ہے ازراہ
 جاگرمی انڈرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۲۵
 اسی جگہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ
 سے پوچھا تھا کہ حریں کی ہرکل خدا کے حکم
 کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا باب
 سنکسٹس پطرس کا ایک شہر
 سیروفونیکس سوریا کے متصل تھا
 سبایا سبب عرب کے درمیان
 ٹمک بن کا ایک شہر حیان کی ملکہ تیسر
 ہی حالاکہ جتس کے لوگ کہتے ہیں کہ وہ
 رحابہ ٹمک سے گئی تھی (نعت کتاب
 مقدس صفحہ ۳۶)
 ص
 صیدا فونیکس کا ایک بندرگاہ
 صور حیان (فونیکس کی ایک بندرگاہ
 صیدا سے ۲۰ میل ناصہ سے ۳۰ میل
 یروسلم سے تو میل دور ہے نعت کتاب

خاتمہ

یہ کتاب ایک عجیب و غریب کتاب ہے جس میں جو نام لکھے ہیں وہ سب نام ہی نہیں ہیں بلکہ بعض نام تو ایسے ہیں جن کا کوئی پتہ نہ مل سکتا ہے۔ مثلاً "ساروس" نام کا کوئی پتہ نہ مل سکتا ہے۔

مقدس صفحہ ۷۲ (سپین کا بادشاہ
حیرام تھا

ع
عزایہ بدر چربہ یسوع یسایہ
نعت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷
عسقلون اسکیلان
عرب ایک ملک جلال سمندر کے پورے
طرف ہے

ف
فلدلفیہ کو جب ایشیا کے صوبہ لودیا
کا ایک شہر جو اس وقت اسد کا شہر کہلاتا
تھا غلطی مقدونیا کا ایک شہر جس کا نام
سکندر کے باپ فیلیپس سے ہوا
غونگی فلسطیون کا ملک جو پلشٹین
میں واقع تھا

ق
قرطیبہ قرودہ کوڑا واسپین کا
پائے تخت قدیم
قرنشس یونان کا ایک مشہور شہر

قرنشس یونان کی بندرگاہ جو قرنشس کے
نزدیک تھی

قیصر یہ پلشٹین کا بندر اور شہر
قیصر یہ فیکتی پلشٹین کا شہر جو ان
میں پلشٹین کہلاتا ہے
قصر شتی یونان کا بزرگ ترین جزیرہ جسکو
اس وقت کنڈیا کہتے ہیں

قصرین افریقہ کا شہر اور بحر روم کی
بندرگاہ جو مصر کے پچھم طرف ہے (روم
تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۲۲۲ میں ہے
کہ قرین ایک شہر.....

پورب طرف واقع ہے انتہی) اسی شہر
رہنے والا وہ شہر تھا جو بقعیدہ باسلید
وسرنتی وغیرہ عیسائی فرقوں کے حضرت

مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تھا (نعت
کتاب مقدس صفحہ ۳۷۸ میں ہے کہ
پورب طرف کرتاگوا اور پچھم طرف مصر
اندونون اس ملک کا نام تروپولی ہے

انتہی

باب اول

قریہ اربعہ میں جبرون جان مکمل
 کاخار ہے کہ حسین حضرت امی بی سارہ
 اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل
 اور حضرت امی بی رجبہ اور حضرت یثقب
 کے مزار ہیں پیدا ایت ۲۳ باب ۲ ایشو
 ۱۲ باب ۱۵ پیدا ایت ۲۵ باب ۱۰ و ۵
 باب ۱۳ و ۱۴ باب ۳۱
 ک

کدرون ایک تالاجریہ وسلم کے
 نزدیک واقع ہے
 کفرناحوم جلیل کا شہر جو حضرت
 کی جیل پر واقع تھا
 کلوری یا کہوٹری کی جگہ جریہ وسلم
 کے اوتار تھیں طرف تھی
 کلوسی کوچک ایشا کے صوبہ چرا
 کا ایک شہر
 کلودا یونان کا ایک چوٹا جزیرہ
 کانا جلیل کا جنوبی شہر
 کلیکیا کوچک ایشا کا صوبہ

کنیدس کوچک ایشا کا شہر جریہ وسلم
 دیسی کی پوجا کے سبب مشہور تھا
 کرازین جلیل کا شہر
 کوس بحر یونان کا ایک جزیرہ جسکو
 اب سبتا پیو کہتے ہیں
 کوذرتیون جریہ وسلم کے پورے ملک
 واقع ہے
 کپرو قریہ کوچک ایشا کا صوبہ

کپرس بحر روم کا ایک جزیرہ تھا
 کمری قریہ شمعین سلیم ثانی
 اسے لیلیا تب سے وہ سلطان روم
 قبضہ میں رہتا ہے لغت کتاب مقدس
 صفحہ ۲۵
 کپیوس بحر یونان کا جزیرہ جسکو
 آج کل اسٹیو کہتے ہیں
 کیرودا القامہ مہر کا دار السلطنت
 کلتیا کوچک ایشا کا ایک صوبہ
 کازا فلسطین کا ایک شہر چلیپا

کدرون ایک تالاجریہ وسلم کے
 نزدیک واقع ہے
 کفرناحوم جلیل کا شہر جو حضرت
 کی جیل پر واقع تھا
 کلوری یا کہوٹری کی جگہ جریہ وسلم
 کے اوتار تھیں طرف تھی
 کلوسی کوچک ایشا کے صوبہ چرا
 کا ایک شہر
 کلودا یونان کا ایک چوٹا جزیرہ
 کانا جلیل کا جنوبی شہر
 کلیکیا کوچک ایشا کا صوبہ

کی دکن کی سرحد پر واقع تھا

گال اس وقت میں فرانس کہلاتا ہے
(از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱)

ل

لاہور قیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو

آجکل اسکی حصار کہتے ہیں

لال سمندر یا بحر قزقم سات سو کو

لیبا افریقہ اور عربستان کے درمیان

واقع ہے

لوہیا افریقہ کا ایک ملک جو مصر سے ملتا تھا

لڈا یہودیہ کا ایک شہر

لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو بحر

پرواق تھا

لوقا و نیہ کوچک ایشیا کا ایک ملک

لسطرحہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک ملک جو فارس کے متصل

بحر مغربی کی دکن بھیج طرہ تھا

مایتسا بحر روم کا جزیرہ جو ان فونین

مالٹا کہلاتا ہے

مقدونیہ ایک ملک جو یونان کے

اوتر کے حصہ میں واقع تھا

مدیان ایک مقام ملک عرب کا متصل

مکہ طور (از اعجاز قرآن مطبوعہ مشرق

مشرق کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ

میشم قریبی کا ایک شہر

مصر ایک مشہور ملک جو افریقہ کے

اوتر و پورپ کے گوشے پر واقع ہے

مسو پوتامیہ ارم تہرین آئینہ

جو عراق عرب کہلاتا ہے و حلبہ اور فرا

کے درمیان کا ملک روس تواریخ کلیسیا

صفحہ ۳۷ میں اسکا نام دیار بکر بھی لکھا

مہرا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ

لوکیا کا پاسے تخت تھا

موسییا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

موت کی جھیل یا دریائے سندھ

پستان کی ایک شہر کہاڑی جھیل

۷ میل لمبی اور دس یا پندرہ میل چو

مشرق و مغرب کی سرحدیں

باب اول

اُس مقام پر واقع ہے جس کے نزدیک
اور عمود اور اودہ اور زبان تھے
مریہ جگہ (امام مقام جہان اسری
لوگ حضرت موسیٰ سے جگہ تھے
میل رومی میل مین سورہ سورت
انگریزی گزرتے (نعت کتاب مقدس صفحہ
مکہ لاجل جلیل کے قریب ایک گانو
اندون اُسے ایل مجدل کہتے ہیں
من جالیس برس تک بنی اسرائیل
فقط ایک قسم کا کہا پاتے تھے۔ ع
اُسے تین مہینے تک خاص کر چون جولا
مین ایک درخت سے جب کا نام طرفا ہے
جمع کرتے جب پانی بہت برساتا ہے باز
من پایا جاتا ہے۔ مکھن اور شہار کے
حوض مین اُسے کام مین لاتے۔ سات
یا آٹھ مین سے زیادہ ایک سال مین
کبھی جمع نہیں کیا جاتا مگر سر سبز
سے ہر مہینہ کے خرچ کے لئے اٹھارہ لاکھ
سات ہزار یا سو مین سے کم نہ جمع کیا

۱۸۶
کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک اور روز
عطا تھا اب معلوم ہوگا کہ عرب لوگوں کے
سن کو اُس مہینے سے کچھ نسبت نہیں ہے
(نعت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵)

ن

نامن جلیل کا ایک شہر
ناصرہ جلیل کا ایک شہر سلطان
کے علین نکتہ یا نکتہ کے پاشا کے تاج
بیان دایمی معجزہ ایک ستون معلق ہے
(الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ
اسکے پاس ایک پہاڑ پر پیٹر اسمیل کی
قبر ہے (نعت صفحہ ۳۰۳) توریث مین
سوا حضرت اسمیل مین ابراہیم کے پانچ
اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہیں۔
نعت صفحہ ۲۲۲ پس انہیں پانچ تین
کسی کی یہ قبر ہوگی
نکا ٹپلس یونان کا ایک شہر جو وقت
نکوپی کہلاتا ہے
نیفودہ اسور کا قدیم پاسے تخت جرنار

شرق پر وجہ کے شہر موصول کے مقابل
آباد تھا
نیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو اصل
نیپولی کہلاتا ہے
نیپولاس قوم کا کہا جانوالا بقول
فرہ کا بانی
نوف نیلون کی آرمگاہ یا نیلک بنحو
بیانک مصر کا قدیم دار السلطنت جہاں
بلندینار جو پستہ میل سے دیکھائی
دیتے ہیں سب سے بڑا مینار سولہ گیمہ
زمین پر تعمیر ہوا اور چار سو اوناسی
بلند ہے۔

ہسپرا لیس کوچک ایشیا کا صوبہ
کا ایک شہر
ہزاران مسو پوتا میہ کا شہر
مہنگار یا ملک پولنک کے قریبے وہاں کے
لوگوں کے پاس بادشاہ کے خواہاں تاج کے
دو سپاہی حفاظت کرتے ہیں (از گندہ)

مصنفہ میم والش صاحب پوری
می

یرون اوترنے والا نام دریا جہاں
حضرت یحییٰ عیسا بیٹے عیولہ دیتے تھے
یونان یورپ کے پورب دکن طرف
وہ الفاحیرانی جنکے منے دار علی الملک کے کوٹھن
اکیو یاقیفات یسعیہ ۳۳ بابا لغت کتاب مقدس
شیجا یون سرنامہ زبور ۷۰ ایضا صفحہ ۳۵
جو لوگ قران مجید میں حروف مقطعات کے
منے نہ معلوم شو پر اعتراض کرتے ہیں انہیں
ان الفاظ کے صحیح معنی ہم پہنچانا چاہئے۔
واضح ہو کہ یہ سب انبیاء علیہم السلام
وغیرہم کے ناموں کے منے اور شہروں کے
نام سوا بعض ناموں کے جنکے ساتھ کسی
کتاب کا نام لکھ دیا ہے لغت کتاب مقدس
مصنفہ میم پوری شہر حنا و مرتبہ پوری
شیرنگ صاحب مطبوعہ فریورشن پریس ۱۸۷۹
منہاج الملک صفحہ ۳۱۳ اور صفحہ ۳۱۴ کے الفاظ
منہاج الملک میں لکھا ہے کہ منہاج الملک کے کوٹھن

باب اول

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	مطابق چینی
ایسیانیان خروچ ۱۸۰۱ اور ۱۸۰۲ آتش سوزی	اپریل	چیت	فروردین	حل	پہلا مہینا ساتواں مہینا
تیزیزو اول سلاطین بابا	مئی	میساکہ	اردی	قور	دوسرا
سیون آسترد باب	جون	جیشہ	خرداد	جزا	تیسرا
تموز حزقیل بابا	جولائی	اساؤہ	تیر	سرطان	چوتھا
اب	اگست	سادون	مرداد	اسد	پانچواں
ایول نحیاء بابا	ستمبر	ہبادون	شہریور	سنبلہ	چھٹا
تیسری یا آتیم بول بے تیسرین اول سلاطین بابا	اکتوبر	کنوار	مہر	مہران	ساتواں
چھٹوں بول سلاطین بابا	نومبر	کامک	ابان	عقرب	دوسرا
کسیلو	دسمبر	اکھن	اذ	قوس	نواں
بیتیم آسترد بابا	جنوری	پوس	دے	جدی	دسواں
سہبت ذکر بابا	فروری	ماگہ	بہمن	دو	گیارہواں
ادار آسترد بابا ثانی ہر تیس سال ہوتا تھا	مارچ	پہاگن	اسفند	حوت	بارہواں
دسے ادارہ یعنی ادارتالی ہر سال ہر چھ مہینا اُس سال حیدر پوریم مدد فرمے ہوتی تھی					

اعیاد بنی اسرائیل		تاریخ	موسم
صبح کافج ہونا		۱۴	گرمی کا موسم
صبح کافج ہونا		۱۵	
نئی چوکی نذر کرنی		۱۶	
صبح کا ختم		۲۱	
عید تینکوست		۶	بیوان
			بیوان
			بیوان
			رب
کسید یون سے پہلی ہیکل کو اور درو میون		۹	ایول
۷ روزہ سری ہیکل کو اسی روز لیلیا			گرمی کا موسم
نرسنگ کی عید		۱	گرمی کا موسم
کفارہ کا روزہ		۱۰	
عید چنے		۱۵	
آسکا آخری دن		۲۲	
			کریو
			تسری
			تسری
ہیکل کی تقدیس		۲۵	کریو
			ادار
			تسری
			تسری
عید پوریم		۱۵ و ۱۴	خار کا موسم
		۱۵ و ۱۴	خار کا موسم

اعیاد بنی اسرائیل کی تاریخیں اور موسموں کی اصطلاحات کتاب ص ۵۹ سے اور انگریزی ہینون کی اصطلاحات کتاب ص ۵۹ سے اور فارسی ہینون کی اصطلاحات کتاب ص ۵۹ سے

پہلا اہل

باب دوم

مناجات نظم از مولف

کار ساز ابر کبریا می خویش	بہر کتانی و ضائی خویش
شرف ذات معطر کا طفل	اُسی سردار انبیا کا طفل
فقر آل رسول کا صدقہ	فاقد ہرے بنوں کا صدقہ
رکبہ انہیں اس کتاب سے کام	جو مسلمان ہیں ذلت اسلام
رہے دور اس سے ہر تیر و خراب	جیسے اقصیٰ سے خارج اہل کتاب
دینار دن کو اس سے ہوتا بند	راستی باز دن کی راستی ہو فربہ
رکن دین ہو ہر ایک رکن کسا	گردن خم ہوں سو سے ہر عراب
نستہ مقبول خاص عام ہو یہ	سارے نسخون بس امام ہو یہ
جیسے کبہ کریم شوکت فاروق	پائی میں نے زیارت فاروق
ویسپی اسکو جو پڑھیں دیدار	با بن وہ بھی سعادت دیدار
جس مکانین کہ یہ کتاب رہے	دخل شیطان کا متد باب رہے
پڑھیں جس جا بن یہ کتاب ہم	ہو گزر گاہ انبیا وہ مقام
جن بزرگوں کے پاس ہو یہ کتاب	پائین اقصیٰ کی زائر دکانواب
خچ اسپر کربن جو ایک دینار	لین حیوض ایک کے چاس ہزار
پڑھیں دو بار جو ذکر و اناش	یک حج کبہ آنکی ہو میراث
ہوں ترے گھر کا مع خان بار	وے صلا مسکن جان بار

نستہ مقبول خاص عام ہو یہ
پائی میں نے زیارت فاروق
با بن وہ بھی سعادت دیدار
دخل شیطان کا متد باب رہے
ہو گزر گاہ انبیا وہ مقام
پائین اقصیٰ کی زائر دکانواب
لین حیوض ایک کے چاس ہزار
یک حج کبہ آنکی ہو میراث
وے صلا مسکن جان بار

کار ساز ابر کبریا می خویش
بہر کتانی و ضائی خویش
اُسی سردار انبیا کا طفل
فاقد ہرے بنوں کا صدقہ
جو مسلمان ہیں ذلت اسلام
جیسے اقصیٰ سے خارج اہل کتاب
راستی باز دن کی راستی ہو فربہ
گردن خم ہوں سو سے ہر عراب
سارے نسخون بس امام ہو یہ
پائی میں نے زیارت فاروق
با بن وہ بھی سعادت دیدار
دخل شیطان کا متد باب رہے
ہو گزر گاہ انبیا وہ مقام
پائین اقصیٰ کی زائر دکانواب
لین حیوض ایک کے چاس ہزار
یک حج کبہ آنکی ہو میراث
وے صلا مسکن جان بار

تواریخ نہیں سہہ سکے پڑھنے والے کو ان باتوں پر خوب غور کرنا چاہئے کہ یہ کتاب
 ان تصنیفوں کی مانند نہیں ہے جنہیں ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقائد کے
 موافق لکھا کرتے ہیں بلکہ صرف مورخانہ معہ سند و تاریخ ہر واقعہ کا بیان
 ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مسلمان سب اسے تسلیم کر سکتے ہیں دوسرے
 کوئی مبالغہ یا خلاف بات اس میں نہیں ہے کہ جس سے تمام دنیا کے کسی اہل مذہب
 کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیاں جو اس میں منقول ہوئیں وہ بغیر
 تاویلات ہر شخص کے فہم میں آسکتی ہیں چوتھے مناظرہ کی باتیں جو اس میں
 شامل کی گئیں وہ صرف واجبی واجبی علماء اہل کتاب کے اقوال سے لکھیں
 اور ہر طرح کے تعصب اور محبت سے آزاد ہیں پانچویں باب جو دہان سب احتیاطوں
 صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہ کتاب لکھی گئی جیسے نظم فارسی و
 اردو جو موافق کی طرف سے ہے بیانات مورخانہ اہل کتاب اور فوائد مناظرہ اور
 یہ بیانات مطلب خیر سے ملے اگرچہ ان کتابوں کے نام جنسے اس کتاب میں
 مضامین انتخاب ہوئے معہ سند مطبوعہ و شمار صفحہ و سطر اپنی اپنی جگہ پر لکھ دیے
 ہیں صرف بعض جگہ حلقہ کے (یعنی اسکے) درمیان میں جو عبارت ہے اور اشعار
 وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف
 کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابوں کے ترجمے یا نقل عبارتوں میں
 سرموتفاوت ہونے نہیں پایا مگر یہاں ہی ان کتابوں میں سے بعض کی فہرست
 احتیاطاً لکھ دینا لازم ہوا
 فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فاروقی میں نقل کئے گئے

کتابت بر سر منبر

ہندی

تولاریج کلیسیا چپاپ پٹ مشن کلکتہ
۱۸۵۹ء میں یہ کتاب پادری سی جی ہارنہ
یہ کتاب ہارنہ صاحب نے ایمانی زبان
تصنیف کی پھر انگریزی میں ترجمہ ہوئی
پھر جان پائرس صاحب پادری ہو گئے
ہندوستانی کلیسیاؤں کے لئے ہند
زبان میں ترجمہ کیا دیکھو اسی تولاریج
کا سا چار صفحہ اول

۱۸۵۹ء
مہووی لکھنپتھاس مصنفہ پادری
ال جی ہے صاحب چپاپ الہ آباد

اردو

تولاریج کلیسیا مصنفہ ولیم بیور صاحب
بہار چپاپ اکبر آباد ۱۸۴۸ء

اردو تولاریج کلیسیا انگریزی سے حساب لاش
صاحب انگریز مصنف کے ترجمہ کیا ہوا
بابوشیور پرشاد اسپیکٹر مدارس سرکاری
طلباء مدارس کے لئے مطبوعہ مطبعہ لکھنؤ
۱۸۴۸ء (یہ تولاریج ہی مصنفہ بر ولیم بیور صاحب
بہار سے)

سیر الاسلام ترجمہ برلین سرویس مصنفہ
دارشمن صاحب حسب الحکم پورن صاحب
دہلی کالج کے واسطے ۱۸۴۵ء

دینی و نبوی تولاریج مصنفہ پادری کشن
براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن
۱۸۴۴ء

خاتمہ

مفتی

قصص نامہ بنی اسرائیل کے تمام
سلاطین کا جسے پہلے پادری شلیف صاحب نے
زبان جرمن میں تصنیف کیا اور اب اسے
اسٹریٹ صاحب نے ترجمہ کیا اور نارتھ انڈیا
ٹرکٹ سوسائٹی کیسے مشن پریس الہ آباد
میں ۱۸۶۷ء کو مطبوع ہوا
کتاب التوحید مصنفہ مدرسہ سکندریہ
ٹیلڈ مطبوعہ ۱۸۶۹ء

مبارک سلاطنت انڈیا
سیرتہ تعلیم نیا مطبوعہ لاہور مطبع
سرکاری اشاعت ترجمہ شری ولیم
کاکیرال - آل - ٹوی مطبوعہ
لندن ۱۸۶۷ء

مقدس کتاب کا احوال
مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ء

فارسی

کشف الآثار فی قصص انبیاء
بنی اسرائیل تصنیف پادری
متریک صاحب چہاپہ ایڈن برگ
۱۸۶۷ء یہ کتاب دراصل ڈاکٹر
الکندریہ صاحب پادری نے
انگریزی زبان میں تصنیف کی اور
پھر یورپ کی اکثر زبانوں میں اور
بعد اسکے عربی میں بھی ترجمہ ہوئی
اور آخر کو پادری متریک صاحب نے فارسی

طریق حیات مصنفہ پادری
فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۶۷ء

مفتاح التواریخ مصنفہ
ولیم بیل صاحب مطبوعہ ۱۸۶۷ء
موجب پسند مسٹر بنری میس
ایٹ صاحب سکریٹری گورنمنٹ
مالک ہند

۵۹۹

۵۹۹

خانہ

مین ترجمہ کیا دیکھو کشف الانوار
ورق اول و دوم +

انگریزی

جغرافیہ یعنی ماڈرن جارجی انڈین
مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء

تفسیر اسکاٹ صاحب
نیویارک ۱۸۷۶ء وغیرہ

کتاب انگلین آرونک
مطبوعہ لندن ۱۸۷۶ء

اوٹلس آف ہٹری آؤٹ
مطبوعہ مدراس سوتہہ انڈیا کرشن
سکول بک سوسائٹی ۱۸۵۵ء

تاریخ روم مصنفہ تپاکس گولڈ
استہبہ مطبوعہ لندن ۱۸۵۲ء

جغرافیہ یعنی مینویل جارجی مہاراجہ
مدرس ۱۸۶۶ء

تاریخ انگلستان مصنفہ
گولڈ اسمتھ صاحب مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ء

ریویو ہٹری آف بالچ مہاراجہ
لندن مصنفہ ڈبلیو آر چیپرس

گریٹ ایس آف ہٹری
ولیم فرانسس کالیرال ان ڈی مطبوعہ
لندن ۱۸۷۶ء

تواریخ جان بلون پراٹ صاحب
مطبوعہ لندن ۱۸۷۶ء

Druckmaschinen

	رومن کرکسٹر
تفسیر زبور مصنفہ جوزف اوین جیسا پادری چھاپہ مرزا پور ۱۸۶۴ء	تفسیر اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۶۶ء
بیل چھاپہ مرزا پور ۱۸۵۵ء	بیل چھاپہ لندن ۱۸۶۷ء سنہ ۱۸۶۷ء
تجربہ چھاپہ مرزا پور ۱۸۶۰ء	مفتاح الکتاب چھاپہ مرزا پور ۱۸۵۶ء
سوال و جواب تجبہ پادری شنگ و پادری وشن صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء	الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزا پور ۱۸۶۶ء مصنفہ پادری شیرنگ صاحب
تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۶ء	تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزا پور ۱۸۵۶ء
	لغت کتاب مقدس مصنفہ سین

پادری تہتر صاحب مرتبہ پادری
شیرنگ صاحب بوعدن پریس
مرداپور ۱۸۷۵ء

عبرانی

ترگو م یعنی تفسیر ششی مطبوعہ داوین ۱۸۷۵ء یعنی پانچ ہزار پانچ سو اسی پیدائش
عالم اور اس کتاب میں سنہ اسطرح لکھے ہیں پانچ ہزار چار سو دو
سولہ ایسی چھ بہتر پانچ
یہودی اور عیسائی اور اسلامی علماء کے اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائی عالم برٹ

برکت بابیروم کی تواریخ میں نے بھی دیکھی اور خوش ہوا پس
میلوف کے حق میں یہی یہ دعا ہے یہوداہ تجھے صیہون
برکت دی اور تو مجھے یہود سلم کی یہودی پر نظر کیا کر اور اپنے
لڑکوں کے لڑکوں کو دیکھ (۱۲۸ از بوری ۶۵۵) ایم۔ آر

دستخط یہودی سینہ صاحبان

یہوداہ تنگی کے دن تیری سنے یعقوب کے خدا کا نام تجھے بندی پر کر

سید بیان کرد
سکھاد بیتی اور
نشین سکھاد
شون اور
سکھاد بیتی اور

حکمت

عصبہ
تفصیل
ربیع
بن یوحنا کی

مقدس سے تیری مدد پہنچے اور صیحون سے مجھے پہنچانے تیرے سارے
 بیون (یعنی ان تالیفات) کو یاد فرمائے اور تیری سوختنی قربان
 (یعنی نظم پر سوز) کو قبول کرے سید تیرے دل کے مطابق تجھے
 بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا کرے ہم تیرے نجات پر
 تو تم کریں اور اپنے خدا کے نام پر جھنڈا کھڑا کریں یہودادہ تیری
 ساری درخواستیں (یعنی یہہ مناجات) پورے کرے
 (۲۰ زبور ۱-۵)

خزقیہ بن عبدیہ

و دستخط اہل اسلام

۱۹۹۱

چونکہ سچل کے بانی حضرت داؤد اور یروسلیم خاص انہیں کا تخت گاہ تھا
 اس لئے اس تواریخ یروسلیم زبور ہی سے حمد و ثناء اور انہیں آیتوں
 سے جو عمارت بلکہ یروسلیم ہی سے علاقہ رکھتے ہیں لکھنا اور سب شہزادین
 یہی رعایت رکھنا اور زبور ہی سے سب پیشین گوئیاں سوا بعض کے اسی
 مقصد کے مؤید بیان کرنا یہاں تک کہ سکندر کا ذکر بھی یروسلیم ہی سے
 متعلق ہونا اور سب کچھ عیسائی علماء کی تصنیفات سے بعینہ نقل کرنا
 انتہا کجیہ کہ شریں مناجات اور جابجا خاتمہ کی آیتیں بھی زبور ہی
 سے برعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکے باقرار علماء اہل کتاب
 اس قدر اظہار فضائل اسلام یہہ سب تاؤد الہی اس تواریخ

کے مولف جناب امام فن مناظرہ اہل کتابتہ ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب
 شرف الدہلی کا خاص حصہ ہے۔ پس اس کو مؤلف کے حق میں
 میری بھی یہ دعا ہے یہ وہاں زمین و آسمان کا بنایا والا جو کچھ
 برکت دے (۳۴ زبور ۳)

بندہ سید الفت حسین شیعہ مدرس اہل انکسوریہ
 سید مسیح علی دہلوی سنیہ سبب و اخلاصیہ

و ستخط

خانہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ بِالْعِلْمَاءِ عَلَى عِبَادِهِ وَجَعَلَهُمْ هُنَا
 فِي بِلَادِهِ اَبَاوِ دُرِّ حَبْنِ صَيْفِ جَنَابِ اِمَامِ فَنِّ مَنَظَرِ اَهْلِ كِتَابِ
 سَيِّدِ نَاصِرِ الدِّينِ مُحَمَّدِ ابُو الْمَنصُورِ اَبَا هَالِدٍ فِي اَتَمِّ خَيْرٍ وَرُوغَيْرِ اَزْوَاجِ
 اَنَّا كَرْدَنَ بَنِي تَوَانِمُ كِه وَاقِعِي مَاقَرِ مَعْتَبَرِي اَعْلَا اَهْلِ تَحَابِ وَ اِثْبَاتِ
 وَضَائِلِ اِسْلَامِ اَخْبَتِي كِتَابِي دَرِي بِحِجِّ مَلِكِي وَ زَبَانِي پِيَا اِيْمَتِ
 اِسْ اَوْعَا اِيْمِ دُرِّ حَقِّ مَصْنُفِ مَدُوحِ بِيْمَنِ اِهْتِ كِه تَوَلِيْتِي مَاتِيُونِ كِي كَمَا
 كَهَا اِيْمَا تَوْ سَاوَمَتْنِدِ اِيْمَاوِ خَيْرِ تِيرِي سَاكْتِ سِيْمَا (۳۴ زبور ۳)

کتبہ میناہ و اوصلہ الی مایمناہ محمد بن مدرس عربیہ

و بش نماز شیعیان دہلی

لَا يَخْفَىٰ أَنَّ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ قَدْ خَرَّابَ جَنَابُ الْاَكْبَامِ هَتَا تَوَسَّعَ
 اَفْخَا بِنَبِيْنَا قُتَيْبِ الشَّرْعِيَّةِ وَ سَلَمَ وَ اَتَكَسَتْ شَوْكَةُ عَمَلِ
 اِلَا صَنَامِ بَايْدِ اِيْمَاوِ الشَّرْعِ اَلَّذِيْنَ مَلَّحُوْهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

الضاد مستخرج من

یہ نامیہ مخافت تمامہ یعنی نوکر خدام استاد علامہ ادا م اللہ ایا مہ و
 شہید فی مراکز الغرائف علامہ جو کہ صحیح ترین تواریخ بیت المقدس ہے
 کے مصنف کے حق میں ہماری یہ دعویٰ ہے کہ ہم خداوند کے
 گھر میں سے تمکو مبارکبادی دیتے ہیں (۱۸ زبور ۲۶)

{ Moses Jacob موسیٰ بن یعقوب
 B. Jacob بنی یامین بن یعقوب }

تاریخ مصنفہ موکوید محمد نصرت علی صاحب تخلص فی قصیر

تہ انجام طبعش آغاز عام	سلام علیک علیک السلام
تہ بارش گوسال قصیر کہ جید	کلام الامام امام الکلام
کے مایقہ درکہ امی نزلان	چہین کے قولی بیت المقدس
پڑے آخر عیسوے سال قصیر	گوسال قولی بیت المقدس

فہرست بعض کتابیں درج ذیل ہیں
 ۱۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۲۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۳۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۴۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۵۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۶۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۷۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۸۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۹۔ تاریخ طبع کتاب دولہا
 ۱۰۔ تاریخ طبع کتاب دولہا

قطعه تازیانه منقشہ ثانی سجیان بیاح حضرت پیغمبر آخر زمان صلی علیہ وسلم
مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الواهب المتخلص بسلام

صاحبِ بیت المقدس کی سبھی حالات میں
کس زبان میں آج تک بیت المقدس کے لئے
بہت شرف کسکو تمہا جو لکھتا کوئی ایسی کتاب
جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین
بے نظیر ہے بدل میں سب ذات انکی راج
میں امام فن خود عالم میں وہ ہے گفتگو
کسکو لکھ کر صحیح نصاریٰ میں کہاں
آج تک انکے سوا کس نے یہ لانا کا جواب
نام نامی یہ ہے اُس عالی نسب کا باوقار
ہے انہیں کی خاص تالیفات یہ بھی کتاب
میں صداقت میں مخالف تاکہ اس پر دستخط
ہے یہی برجستہ تاج کتاب مستطاب

جامع تحقیق یہ نسخہ بہت اچھا چھاپا
اس سے بہتر کوئی بھی نسخہ کیسے لکھا
فضل یہ بالاختصاص اس کے مصنف ہی کو
دوستو اب ان کے میں مصاف ہو گئے
اپنے فن میں سے یہی شہرت جہانیں چھا
سب پر بالتسلیم ظاہر ہے یہ انکا مرتبہ
جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر علما
وعدۃ انعام کر کے اپنی تصنیف کا
سولوی سید ابوالمنصور صاحب تصنیف
جسکا ہر ایک فقرہ بل ہر لفظ ہے صدق
بسکی طاقت کر سکے کوئی خیر چوں چرا
تھے پایا اچھا مادہ تاریخ کا

ولد ايضا عيسى

چہی کیا صاف بہہ تار سچ ہمیشہ
کہی سلم نے کیا عمدہ بہہ تار سچ

دلا کہا اشرف التاریخ چہا پی

مصحح النسخ
الكتاب
شؤون كذا بون وراي
تقريب الدواد وراي
نقدانامه جو
دوق كى سجاد
استبصال العرب
المجال جو

23

[illegible][illegible]

صحت نامہ اخلاط کتاب دولت فاروقی

صفحہ	سطر	قسط	میچ	صفحہ	سطر	قسط	میچ
۴	۱۵	اُسب	اُسپر	۲۵۰	۴	۲	۵
۵	۱۷	قنا	قنا	۲۵۰	۵	۵	۵
۷	۱۸	بچے	بچے	۲۶۵	۱۴	۱۴	۱۴
۸	۹	تحریر شد لکھنؤ الہ آباد		۲۶۵	۱۸	۱۸	۱۸
				۲۷۳	۷	۷	۷
۱۰	۱۲	جو	جو	۲۷۵	۱۸	۱۸	۱۸
۲۱	۱۰	اُم	اُم	۲۷۶	۲	۲	۲
۳۲	۹	رکھن	رکھن	۲۸۰	۱	۱	۱
۳۳	۱۵	اورود	اورود	۲۸۴	۱۹	۱۹	۱۹
۳۴	۱۷	الشربٹ	الشربٹ	۲۹۶	۵	۵	۵
۱۰۴	۱۲	ایک قنار	ایک قنار	۳۵۲	۱۳	۱۳	۱۳
۱۲۹	۳	بوزن	بوزن	۴۱۸	۱۵	۱۵	۱۵
۱۴۰	۱۲	گر	گر	۴۲۱	۱۹	۱۹	۱۹
۱۶۱	۱۲	۷۱	۷۱	۴۲۹	۷	۷	۷
۱۶۷	۱۸	شیخ	شیخ	۴۳۲	۱۵	۱۵	۱۵
۱۸۹	۱۱	۲۹	۲۹	تنت یا نخر			

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب میں بڑی احتیاط یہ کی گئی ہے کہ علماء اہل کتاب کی تصنیفات میں جو مضمون نقل کئے گئے ہیں وہ بحسنہ حرف بحرف ہیں کسی طرح انہیں تصرف نہیں کیا گیا اسوجہ سے انبیاء علیہم السلام کے نام حسب طبع ان عبارتوں میں درج اسبطح نقل کرنا ضرور ہو کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مولف کتاب ولت فاروقی کی طرف جہان کہیں کچھ عبارت مرقوم ہوئی وہ ان مہرشی کے نام کے ساتھ استعمال الفاظ تعظیمی میں ہرگز قصور نہیں کیا گیا ہے اسوجہ سے نقل عبارت تصانیف اہل کتاب میں جو انبیاء علیہم السلام کے نام بے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہیں وہ مولف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجھنا چاہئے

کتب مصنفہ جناب امام قرن ظہر الملکنا مستخرج قیمت

- (۱) نوید جاوید (۲) دولت وقی (۳) عقوبت رضائین (۴) استیصال
- (۵) رقیۃ الوداد (۶) لحن داودی (۷) انعام عام (۸) انعام انحصام

کتاب مستعمل جامع
جوان نفاذ و حادی
جوان تنوع ہے
کتاب ملت اسلامیہ
کتاب پادری خاں الدین
جواب ہے
کتاب رسالہ مسیح الدجال
کتاب اشتراف و غیرہ
کتاب رست یار
جواب ہے

جواب نیاز نامہ مستعمل اور مستعمل
صفہ عالی اکشر اشرف
جواب نفاذ و حادی
پادری خاں الدین
صاحب لکھنوی
جواب ہے
کتاب اسلام و تہذیب
کتاب صاحب دیوبند
کتاب تفتیش اسلام
کتاب صاحب دیوبند
کتاب تفتیش اسلام
کتاب صاحب دیوبند

۳۶

(۴) تفسیر التاویل (۱۰) اعجاز قرآن (۱۱) میزان المیزان (۱۲)
 صین الیقین (۱۳) نجومیہ وعظ (۱۴) یادداشت

تمام شد

تفسیر با کمال درستی
 با کمال دقت و کمال
 دقت و کمال درستی
 جواب اعجاز قرآن
 ما سزاوارت این
 بیرون از این
 فائز صاحب
 به جواب امام
 در حدیث
 در حدیث
 در حدیث

۲
 در دیوان بجا می روی
 این ادب و خفا و انوار
 یاری کارک صاحب بی پند
 لوگ کیشمین که او را پیوسته
 (اعمال ۲ باب) اس کمره کے سامین
 کہ وہ من قمر حضرت بیدار
 کی بی بی جنتی پچھ پوری
 کہیں حضرت داؤد کا پیغمبر
 او سوفت میں نے کہا کہ میں
 حاشہ مستعلقہ صفحہ ۲۸۲
 جانب سہنہ دروازہ ہے گمان
 کہ ہے اسے اندو و سون
 گین - موٹائی ایک کی
 باشتہائی کچھ میں

حاشہ مستعلقہ صفحہ ۲۸۲
 یاری کارک صاحب بی پند
 لوگ کیشمین کہ او را پیوسته
 (اعمال ۲ باب) اس کمره کے سامین
 کہ وہ من قمر حضرت بیدار
 کی بی بی جنتی پچھ پوری
 کہیں حضرت داؤد کا پیغمبر
 او سوفت میں نے کہا کہ میں
 حاشہ مستعلقہ صفحہ ۲۸۲
 جانب سہنہ دروازہ ہے گمان
 کہ ہے اسے اندو و سون
 گین - موٹائی ایک کی
 باشتہائی کچھ میں

F

[illegible][illegible]

کیا کہ بہت ہی مختصر
والانوں کے موافق ایک دو سہ کے بعد
دو تارک چلی گئیں اور آگے جا کر ایک بہت گہرا کنواں بن گیا
جس کے نیچے ایک گہرا زمین دیکھ کر کے والانوں میں فقط ایک
بیل کے احاطہ کی دیوار میں سے چوٹی چھوٹی روشن رہا
لیکے پتھر پوریاں ان عمارتوں کی بابت یہ بات یہ ہے
تاجان کے گھر کے طویلے تھے۔ اصل بات یہ ہے
جواب دے گا کہ صاحب
سے معلوم

یہودی کہ کوہ موریا
کی چوٹی پر تاجا میدان تھا جس قدر
کشاہدہ کی برسی دیوار میں اور تاجا کے خوب مضبوط مکان بنوائی جس
کوہ موریا کی چوٹی پر خوب کشاہدہ میدان بن گیا جو ایک پتھر کی اصلیت
کیا تھا کہ اس کے درختوں کے درختوں کے درختوں کے درختوں کے درختوں کے
برابر رکھا تھا عجیب و غریب بنایا گیا کہ حضرت موسیٰ کے
کی قبر پر تھا اور اس کے درختوں کے درختوں کے درختوں کے درختوں کے

صحت نامہ دولت فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۵	آسبہ	اوسپر	۹	۳	مقدس	مقدس
۵	۱۷	فنا	مٹنا	۱۰	۱۰	محرابوں	سبب تیف
۶	۱	چٹائے گا	نہ چٹائے گا	۱۰	۱۲	جو	جو
۷	۱۸	بچے	بچے	۱۲	۱۳	پیدا ہونے کا	پیدا ہونے کا
۸	۹	لقد انشأنا لناس	لقد انشأنا لناس	۲۱	۱۰	عام	عام
		عندنا للنا	عندنا للنا	۲۸	۲	خرج کر کے	خرج کر کے
		امسوا الیہ	امسوا الیہ	۳۲	۹	رکبتے	رکبتے
۸	۹	چوہا آیت الکرسی	چوہا آیت الکرسی	۳۳	۳۴	صفحہ ۲۴	صفحہ ۲۷
		بغت ان هذا	بغت ان هذا	۳۳	۱۵	اور رود	اور رود

محمود احمد استخوذ

۲۱

ص ۲۸ سر سر غلط ابرار

صفحہ	سطر	عنا	صحیح	صفحہ	سطر	عنا	صحیح
۴۳	۱۷	انشائیہ	انشائیہ	۴۸	۱۱	باوجود اسکے	باوجود اسکے
۳۳	۱۹	آخر حاشیہ	کعبہ کو یہ ہوتے	۱۰۱	۱۲	اور نے	اور نے
			تعمینا چہ کو پس لکھا	۱۳	۱۳	نارہ	نارہ
۳۴	۲۰	آخر حاشیہ	حضرت یونس کو یہی شہر پاس	۱۰۳	۳	جوان سے	جوان
		حاشیہ	سند کے کئی کئی تہوں پر	۱۰۴	۷	رکھتا	رکھتا
			(اباب ۲)	۱۲	۱۲	ایک قطار	ایک قطار
۳۴	۱۱	غیرہ	غیرہ	۱۰۸	۴	سبب	سبب
۴۵	۳	نقطوں کے	نقطوں کے	۱۱۵	۱	حقیقت	حقیقت
۱۷	۱۷	شج	شج	۱۱۸	۱۱	بہر	بہر
۶۲	۸	تخومانیٹ	تخومانیٹ	۱۱۹	۲	لوٹے لوٹے	لوٹے لوٹے
۶۹	۱۳	جب بنی اسرائیل نے روپڑا	جب بنی اسرائیل نے روپڑا	۱۷	۱۷	چہ پتر	چہ پتر
		لوگنا نمون سے بنیاد پڑا	لوگنا نمون سے بنیاد پڑا	۱۲۵	۱۷	ایلیاؤر	ایلیاؤر
		انہیں حاج کیا (یشوع)	انہیں حاج کیا (یشوع)	۱۹	۱۹	نے	نے
		۷ اباب ۱۶ اباب ۱۰)	۷ اباب ۱۶ اباب ۱۰)	۱۶۹	۳	موزن	موزن
۷۷	۱۸	قائض	قائض	۱۳۳	۱۰	بیٹے ہے	بیٹے ہے
۸۵	۶	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۷	۹	سلومی	سلومی
۸۷	۱۴	سلمان ہے	سلمان ہے	۱۳۹	۱۱	۱۲	۱۲
۸۷	۱۸	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۹۱	۲	یہودیہ	یہودیہ				

صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح
۱۲۰	۱۲	کر	کر	۱۹۰	۱۲	چاہتا	چاہتا
۱۲۱	۱۹	مقرر ہونا	مقرر ہونا	۱۹۱	۱۱	اس	یہ
۱۲۲	۱	یہی ہے	یہی ہے	۱۹۵	۱۵	دست	دروست
۱۲۳	۱۵	روح	روح	۱۹۶	۱۱	مقتضی	مقتضی
۱۲۴	۱۳	اسکاٹ	اسکاٹ	۱۹۹	۲	آوین	آوین
۱۲۵	۱۶	ترجے	ترجے	۲۰۰	۱۸	پچاس سوٹ	پچاس سوٹ
۱۲۶	۵	پیر پر پیر	پیر پر پیر	۲۰۱	۱	السخره	السخره
۱۲۷	۱۳	مضبوط کی	مضبوط کی	۲۰۲	۳	حضرات	حضرت
۱۲۸	۱۲	۱۷	۱۷	۲۰۳	۸	البوکر	البوکر
۱۲۹	۵	یہ	یہ	۲۰۴	۱۳	تہانی	تہانی
۱۳۰	۲	چھوٹے	چھوٹے	۲۰۵	۱۲	رہے (اگرچہ)	رہے (اگرچہ)
۱۳۱	۳	بادلوئین	بادلوئین	۲۰۶		مکین کعبہ کو	مکین کعبہ کو
۱۳۲	۱۸	شہداء	شہداء	۲۰۷		سجہ کرتے تھے	سجہ کرتے تھے
۱۳۳	۱۱	برباکے	برباکے	۲۰۸	۱۸	اسی نے	اسی نے
۱۳۴	۱۷	وغیرہ	وغیرہ	۲۰۹	۱۰	حوصلگی	حوصلگی
۱۳۵	۸	قطبینہ	قطبینہ	۲۱۰	۸	۸۲۹ء	۸۲۹ء
۱۳۶	۳	اور	اور	۲۱۱	۱۹	کے	کے
۱۳۷	۱۹	مسح	مسح	۲۱۲	۴	لیا	لیا
۱۳۸	۱۶	پچلا	پچلا	۲۱۳	۱۷	روٹلائش	روٹلائش
۱۳۹	۷	تکلیفات سے	تکلیفات سے	۲۱۴		ان ہنر ان ہنری	ان ہنر ان ہنری
۱۴۰	۱۳	میلن	میلن	۲۱۵	۲	عاقبت	عاقبت
۱۴۱	۳	صفحہ	صفحہ	۲۱۶	۱	نہ چاہتے	نہ چاہتے
۱۴۲	۱۱	۲۹	۲۹	۲۱۷	۱۱	الحمد	الحمد

۱۲۳

غلام سیر الاسلام مصنفہ اربعین صاحب باب ۵ ترجمہ صفحہ ۱۲۳

صحیح

۱۲

۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	صفحہ	اولی	ادنی
۲۶۸	۳	صلیت	صلیت	۲۸۱	۱۷	ادنی	ادنی
۲۷۰	۳	الصخرہ	الصخرہ	۲۸۲	۷	حرم	حرم
۱۱	۱۲	عرض	عرض	۲۸۳	۸	ایک پتہ	ایک پتہ
۲۷۳	۷	یروسلم	یروسلم کو	۲۸۳	۱۵	ہوگا	ہوگا
۲۷۵	۳	یس	پس	۱۱	۱۹	الصخرہ	الصخرہ
۱۱	۱۵	گنواہی	گنواہی	۲۸۶	۲	حضرت ابراہیم	حضرت ابراہیم
۱۷	۱۷	ایکویلا	ایکویلا	۱۱	۱۱	ہیم باب	ہیم بات
۱۱	۱۲	سیکس	سمیکس	۱۲	۱۲	تقریبا	تقریبا
۱۸	۱۸	کہ کے	کہ علیہ کے	۲۸۷	۱۰	دہشتند	داشتند
۲۷۹	۲	متی خیل	انجیل متی	۲۸۸	۸	بانصرانی	یانصرانی
۱۱	۱۱	نہس	نہس	۲۹۰	۱۸	کیجالت	کیجالت
۲۷۸	۱	کاپیہ	کاپیہ	۲۹۱	۱۷	گینہوم	گینہوم
۱۸	۱۸	زبلون	زبلون	۱۸	۱۸	بادرہ	یادہ
۲۷۹	۱	داودکسا	داود	۲۹۲	۱۳	غلظ	غلظ
۱۷	۱۷	عیسویہ	عیسویہ	۱۲	۱۲	چلتی	چلتی
۱۸	۱۸	جو	جو	۲۹۳	۱۷	ہین	ہین
۲۸۰	۱	سی ہی	سے ہی	۲۹۵	۱۳	چٹانین	چٹانین
۱۱	۱	دیواروں	دیواروں	۲۹۶	۵	الشیہ	الشیہ
۱۳	۱۳	ترکشن	ترکش	۱۲	۱۲	جیان	حسب بیان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۷	۶	خوش نصیبیت	خوش نصیبیت	۲۹۷	۸	غلط	صحیح
۲۹۸	۷	زائر	زائر	۲۹۸	۱۲	ارزو ترجمہ	اردو ترجمہ
۳۰۱	۲	ہوسے	ہوسے	۳۰۱	۱۳	ڈنڈسٹر	ڈنڈسٹر
۳۰۵	۳	لاٹینیون	لاٹینیون	۳۰۵	۱۶	پاما	پاما
۳۰۶	۱۸	منک	منک	۳۰۶	۱	جرمانے	جرمانے
۳۱۱	۱۶	راہ پاگئے	راہ پاگئے	۳۱۱	۱۵	آہنی	آہنی
۳۱۲	۷	ہرمت	ہرمت	۳۱۲	۶	ہیہ گیا	ہیہ گیا
۳۱۳	۱۳	ہولین	ہولین	۳۱۳	۹	ہتی	ہتی
۳۱۸	۱۷	اسکا ٹلنڈ	اسکا ٹلنڈ	۳۱۸	۳	اسکا ٹلنڈ	اسکا ٹلنڈ
۳۱۹	۱۵	پیشابن	پیشابن	۳۱۹	۴	ملک شاہ	ملک شاہ
۳۲۰	۴	دولون	دولون	۳۲۰	۱۲	اسبات	اسبات
۳۲۱	۶	شاہ	شاہ	۳۲۱	۱۶	اور کہا	گور کہا
۳۲۲	۸	گزر	گزر	۳۲۲	۴	کرے گئے	کرے گئے
۳۲۵	۱۸	گیرا	گیرا	۳۲۵	-	جب	جب
۳۲۶	۱۵	عرض	عرض	۳۲۶	-	-	-
۳۲۷	۱۲	دیوک	دیوک	۳۲۷	-	-	-
۳۲۹	۶	ٹیل	ٹیل	۳۲۹	۹	دورتر	دورتر
۳۳۰	۱۴	ترجمہ	ترجمہ	۳۳۰	۱۲	ٹونس	ٹونس

صفحہ ۳۲۲

کتابت و تصحیف
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۱	۹	قبرس	قبرس	۳۴۶	۳	شع۱۲	شع۱۲
۱۱	۱۲	ٹیلڈ	ٹیلڈ			شع۱۲	شع۱۲
۱۹	۱۹	موسکوی	موسکوی	۳۴۷	۱	دو	دی
۳۵۲	۱	شاہونسی	شاہونسی	۱۹	۱۹	تلوارون	تلوارون
۱۳	۱۳	مقدونیہ	مقدونیہ	۳۴۸	۵	مہایت	مہایت
۲۵۴	۲	تیوتونی	تیوتونی	۱۲	۱۲	تہوڑے	تہوڑے
۱۱	۶	کانرڈ	کانرڈ	۳۵۲	۱۲	کتہ بن (صفحہ)	کتہ بن (صفحہ)
۳۵۷	۹	بطلموس	بطلموس	۳۵۳	۲	دینوب	دینوب
		یٹیمس	یٹیمس	۱۱	۱۱	صفحہ ۱۵۵	صفحہ ۱۵۸
۱۰	۱۰	فیلقوس	فیلقوس	۳۵۴	۱۹	صفحہ ۶	صفحہ ۱۲
۱۲	۱۲	اسکیون	اسکیون	۳۵۸	۳	یہودی	یہودی
۱۲	۱۲	فلسطین	فلسطین	۱۰	۱۰	مصنفہ	مصنفہ
۳۵۹	۱۲	ریجان	ریجان	۱۸	۱۸	۳-۲	۳-۱
۳۶۰	۱	بخت سیاہ	بخت سیاہ	۳۶۹	۲	اور کینگین	اور کینگین
۳	۳	ہیوٹ	ہیوٹ	۳۸۰	۶	یہ ایک	یہ ایک
۱۱	۵	کتے	کتے	۱۸	۱۸	دریافت کری	دریافت کری
۳۶۲	۱۰	باردو	باردو	۳۸۲	۵	استینین	سبیین
۳۶۳	۱	تہولک	تہولک	۱۱	۸	یہود نکا	یہود نکا
۳۶۵	۱۵	شع۱۱	شع۱۱	۱۳	۱۳	زبور	زبور
۱۱	۱۶	تخریض	تخریض	۳۸۶	۱۹	عشتی	عشتی
				۱۲	۱۲	گو	تو

صفحہ	نظم	غلط	صحیح
۳۸۹	۱۱	۱۲	۳۸۸
۳۸۸	۱۲	۱۳	۳۸۷
۳۸۷	۱۳	۱۴	۳۸۶
۳۸۶	۱۴	۱۵	۳۸۵
۳۸۵	۱۵	۱۶	۳۸۴
۳۸۴	۱۶	۱۷	۳۸۳
۳۸۳	۱۷	۱۸	۳۸۲
۳۸۲	۱۸	۱۹	۳۸۱
۳۸۱	۱۹	۲۰	۳۸۰
۳۸۰	۲۰	۲۱	۳۷۹
۳۷۹	۲۱	۲۲	۳۷۸
۳۷۸	۲۲	۲۳	۳۷۷
۳۷۷	۲۳	۲۴	۳۷۶
۳۷۶	۲۴	۲۵	۳۷۵
۳۷۵	۲۵	۲۶	۳۷۴
۳۷۴	۲۶	۲۷	۳۷۳
۳۷۳	۲۷	۲۸	۳۷۲
۳۷۲	۲۸	۲۹	۳۷۱
۳۷۱	۲۹	۳۰	۳۷۰
۳۷۰	۳۰	۳۱	۳۶۹
۳۶۹	۳۱	۳۲	۳۶۸
۳۶۸	۳۲	۳۳	۳۶۷
۳۶۷	۳۳	۳۴	۳۶۶
۳۶۶	۳۴	۳۵	۳۶۵
۳۶۵	۳۵	۳۶	۳۶۴
۳۶۴	۳۶	۳۷	۳۶۳
۳۶۳	۳۷	۳۸	۳۶۲
۳۶۲	۳۸	۳۹	۳۶۱
۳۶۱	۳۹	۴۰	۳۶۰
۳۶۰	۴۰	۴۱	۳۵۹
۳۵۹	۴۱	۴۲	۳۵۸
۳۵۸	۴۲	۴۳	۳۵۷
۳۵۷	۴۳	۴۴	۳۵۶
۳۵۶	۴۴	۴۵	۳۵۵
۳۵۵	۴۵	۴۶	۳۵۴
۳۵۴	۴۶	۴۷	۳۵۳
۳۵۳	۴۷	۴۸	۳۵۲
۳۵۲	۴۸	۴۹	۳۵۱
۳۵۱	۴۹	۵۰	۳۵۰
۳۵۰	۵۰	۵۱	۳۴۹
۳۴۹	۵۱	۵۲	۳۴۸
۳۴۸	۵۲	۵۳	۳۴۷
۳۴۷	۵۳	۵۴	۳۴۶
۳۴۶	۵۴	۵۵	۳۴۵
۳۴۵	۵۵	۵۶	۳۴۴
۳۴۴	۵۶	۵۷	۳۴۳
۳۴۳	۵۷	۵۸	۳۴۲
۳۴۲	۵۸	۵۹	۳۴۱
۳۴۱	۵۹	۶۰	۳۴۰
۳۴۰	۶۰	۶۱	۳۳۹
۳۳۹	۶۱	۶۲	۳۳۸
۳۳۸	۶۲	۶۳	۳۳۷
۳۳۷	۶۳	۶۴	۳۳۶
۳۳۶	۶۴	۶۵	۳۳۵
۳۳۵	۶۵	۶۶	۳۳۴
۳۳۴	۶۶	۶۷	۳۳۳
۳۳۳	۶۷	۶۸	۳۳۲
۳۳۲	۶۸	۶۹	۳۳۱
۳۳۱	۶۹	۷۰	۳۳۰
۳۳۰	۷۰	۷۱	۳۲۹
۳۲۹	۷۱	۷۲	۳۲۸
۳۲۸	۷۲	۷۳	۳۲۷
۳۲۷	۷۳	۷۴	۳۲۶
۳۲۶	۷۴	۷۵	۳۲۵
۳۲۵	۷۵	۷۶	۳۲۴
۳۲۴	۷۶	۷۷	۳۲۳
۳۲۳	۷۷	۷۸	۳۲۲
۳۲۲	۷۸	۷۹	۳۲۱
۳۲۱	۷۹	۸۰	۳۲۰
۳۲۰	۸۰	۸۱	۳۱۹
۳۱۹	۸۱	۸۲	۳۱۸
۳۱۸	۸۲	۸۳	۳۱۷
۳۱۷	۸۳	۸۴	۳۱۶
۳۱۶	۸۴	۸۵	۳۱۵
۳۱۵	۸۵	۸۶	۳۱۴
۳۱۴	۸۶	۸۷	۳۱۳
۳۱۳	۸۷	۸۸	۳۱۲
۳۱۲	۸۸	۸۹	۳۱۱
۳۱۱	۸۹	۹۰	۳۱۰
۳۱۰	۹۰	۹۱	۳۰۹
۳۰۹	۹۱	۹۲	۳۰۸
۳۰۸	۹۲	۹۳	۳۰۷
۳۰۷	۹۳	۹۴	۳۰۶
۳۰۶	۹۴	۹۵	۳۰۵
۳۰۵	۹۵	۹۶	۳۰۴
۳۰۴	۹۶	۹۷	۳۰۳
۳۰۳	۹۷	۹۸	۳۰۲
۳۰۲	۹۸	۹۹	۳۰۱
۳۰۱	۹۹	۱۰۰	۳۰۰
۳۰۰	۱۰۰	۱۰۱	۲۹۹
۲۹۹	۱۰۱	۱۰۲	۲۹۸
۲۹۸	۱۰۲	۱۰۳	۲۹۷
۲۹۷	۱۰۳	۱۰۴	۲۹۶
۲۹۶	۱۰۴	۱۰۵	۲۹۵
۲۹۵	۱۰۵	۱۰۶	۲۹۴
۲۹۴	۱۰۶	۱۰۷	۲۹۳
۲۹۳	۱۰۷	۱۰۸	۲۹۲
۲۹۲	۱۰۸	۱۰۹	۲۹۱
۲۹۱	۱۰۹	۱۱۰	۲۹۰
۲۹۰	۱۱۰	۱۱۱	۲۸۹
۲۸۹	۱۱۱	۱۱۲	۲۸۸
۲۸۸	۱۱۲	۱۱۳	۲۸۷
۲۸۷	۱۱۳	۱۱۴	۲۸۶
۲۸۶	۱۱۴	۱۱۵	۲۸۵
۲۸۵	۱۱۵	۱۱۶	۲۸۴
۲۸۴	۱۱۶	۱۱۷	۲۸۳
۲۸۳	۱۱۷	۱۱۸	۲۸۲
۲۸۲	۱۱۸	۱۱۹	۲۸۱
۲۸۱	۱۱۹	۱۲۰	۲۸۰
۲۸۰	۱۲۰	۱۲۱	۲۷۹
۲۷۹	۱۲۱	۱۲۲	۲۷۸
۲۷۸	۱۲۲	۱۲۳	۲۷۷
۲۷۷	۱۲۳	۱۲۴	۲۷۶
۲۷۶	۱۲۴	۱۲۵	۲۷۵
۲۷۵	۱۲۵	۱۲۶	۲۷۴
۲۷۴	۱۲۶	۱۲۷	۲۷۳
۲۷۳	۱۲۷	۱۲۸	۲۷۲
۲۷۲	۱۲۸	۱۲۹	۲۷۱
۲۷۱	۱۲۹	۱۳۰	۲۷۰
۲۷۰	۱۳۰	۱۳۱	۲۶۹
۲۶۹	۱۳۱	۱۳۲	۲۶۸
۲۶۸	۱۳۲	۱۳۳	۲۶۷
۲۶۷	۱۳۳	۱۳۴	۲۶۶
۲۶۶	۱۳۴	۱۳۵	۲۶۵
۲۶۵	۱۳۵	۱۳۶	۲۶۴
۲۶۴	۱۳۶	۱۳۷	۲۶۳
۲۶۳	۱۳۷	۱۳۸	۲۶۲
۲۶۲	۱۳۸	۱۳۹	۲۶۱
۲۶۱	۱۳۹	۱۴۰	۲۶۰
۲۶۰	۱۴۰	۱۴۱	۲۵۹
۲۵۹	۱۴۱	۱۴۲	۲۵۸
۲۵۸	۱۴۲	۱۴۳	۲۵۷
۲۵۷	۱۴۳	۱۴۴	۲۵۶
۲۵۶	۱۴۴	۱۴۵	۲۵۵
۲۵۵	۱۴۵	۱۴۶	۲۵۴
۲۵۴	۱۴۶	۱۴۷	۲۵۳
۲۵۳	۱۴۷	۱۴۸	۲۵۲
۲۵۲	۱۴۸	۱۴۹	۲۵۱
۲۵۱	۱۴۹	۱۵۰	۲۵۰
۲۵۰	۱۵۰	۱۵۱	۲۴۹
۲۴۹	۱۵۱	۱۵۲	۲۴۸
۲۴۸	۱۵۲	۱۵۳	۲۴۷
۲۴۷	۱۵۳	۱۵۴	۲۴۶
۲۴۶	۱۵۴	۱۵۵	۲۴۵
۲۴۵	۱۵۵	۱۵۶	۲۴۴
۲۴۴	۱۵۶	۱۵۷	۲۴۳
۲۴۳	۱۵۷	۱۵۸	۲۴۲
۲۴۲	۱۵۸	۱۵۹	۲۴۱
۲۴۱	۱۵۹	۱۶۰	۲۴۰
۲۴۰	۱۶۰	۱۶۱	۲۳۹
۲۳۹	۱۶۱	۱۶۲	۲۳۸
۲۳۸	۱۶۲	۱۶۳	۲۳۷
۲۳۷	۱۶۳	۱۶۴	۲۳۶
۲۳۶	۱۶۴	۱۶۵	۲۳۵
۲۳۵	۱۶۵	۱۶۶	۲۳۴
۲۳۴	۱۶۶	۱۶۷	۲۳۳
۲۳۳	۱۶۷	۱۶۸	۲۳۲
۲۳۲	۱۶۸	۱۶۹	۲۳۱
۲۳۱	۱۶۹	۱۷۰	۲۳۰
۲۳۰	۱۷۰	۱۷۱	۲۲۹
۲۲۹	۱۷۱	۱۷۲	۲۲۸
۲۲۸	۱۷۲	۱۷۳	۲۲۷
۲۲۷	۱۷۳	۱۷۴	۲۲۶
۲۲۶	۱۷۴	۱۷۵	۲۲۵
۲۲۵	۱۷۵	۱۷۶	۲۲۴
۲۲۴	۱۷۶	۱۷۷	۲۲۳
۲۲۳	۱۷۷	۱۷۸	۲۲۲
۲۲۲	۱۷۸	۱۷۹	۲۲۱
۲۲۱	۱۷۹	۱۸۰	۲۲۰
۲۲۰	۱۸۰	۱۸۱	۲۱۹
۲۱۹	۱۸۱	۱۸۲	۲۱۸
۲۱۸	۱۸۲	۱۸۳	۲۱۷
۲۱۷	۱۸۳	۱۸۴	۲۱۶
۲۱۶	۱۸۴	۱۸۵	۲۱۵
۲۱۵	۱۸۵	۱۸۶	۲۱۴
۲۱۴	۱۸۶	۱۸۷	۲۱۳
۲۱۳	۱۸۷	۱۸۸	۲۱۲
۲۱۲	۱۸۸	۱۸۹	۲۱۱
۲۱۱	۱۸۹	۱۹۰	۲۱۰
۲۱۰	۱۹۰	۱۹۱	۲۰۹
۲۰۹	۱۹۱	۱۹۲	۲۰۸
۲۰۸	۱۹۲	۱۹۳	۲۰۷
۲۰۷	۱۹۳	۱۹۴	۲۰۶
۲۰۶	۱۹۴	۱۹۵	۲۰۵
۲۰۵	۱۹۵	۱۹۶	۲۰۴
۲۰۴	۱۹۶	۱۹۷	۲۰۳
۲۰۳	۱۹۷	۱۹۸	۲۰۲
۲۰۲	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۱
۲۰۱	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۰
۲۰۰	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۹
۱۹۹	۲۰۱	۲۰۲	۱۹۸
۱۹۸	۲۰۲	۲۰۳	۱۹۷
۱۹۷	۲۰۳	۲۰۴	۱۹۶
۱۹۶	۲۰۴	۲۰۵	۱۹۵
۱۹۵	۲۰۵	۲۰۶	۱۹۴
۱۹۴	۲۰۶	۲۰۷	۱۹۳
۱۹۳	۲۰۷	۲۰۸	۱۹۲
۱۹۲	۲۰۸	۲۰۹	۱۹۱
۱۹۱	۲۰۹	۲۱۰	۱۹۰
۱۹۰	۲۱۰	۲۱۱	۱۸۹
۱۸۹	۲۱۱	۲۱۲	۱۸۸
۱۸۸	۲۱۲	۲۱۳	۱۸۷
۱۸۷	۲۱۳	۲۱۴	۱۸۶
۱۸۶	۲۱۴	۲۱۵	۱۸۵
۱۸۵	۲۱۵	۲۱۶	۱۸۴
۱۸۴	۲۱۶	۲۱۷	۱۸۳
۱۸۳	۲۱۷	۲۱۸	۱۸۲
۱۸۲	۲۱۸	۲۱۹	۱۸۱
۱۸۱	۲۱۹	۲۲۰	۱۸۰
۱۸۰	۲۲۰	۲۲۱	۱۷۹
۱۷۹	۲۲۱	۲۲۲	۱۷۸
۱۷۸	۲۲۲	۲۲۳	۱۷۷
۱۷۷	۲۲۳	۲۲۴	۱۷۶
۱۷۶	۲۲۴	۲۲۵	۱۷۵
۱۷۵	۲۲۵	۲۲۶	۱۷۴
۱۷۴	۲۲۶	۲۲۷	۱۷۳
۱۷۳	۲۲۷	۲۲۸	۱۷۲
۱۷۲	۲۲۸	۲۲۹	۱۷۱
۱۷۱	۲۲۹	۲۳۰	۱۷۰
۱۷۰	۲۳۰	۲۳۱	۱۶۹
۱۶۹	۲۳۱	۲۳۲	۱۶۸
۱۶۸	۲۳۲	۲۳۳	۱۶۷
۱۶۷	۲۳۳	۲۳۴	۱۶۶
۱۶۶	۲۳۴	۲۳۵	۱۶۵
۱۶۵	۲۳۵	۲۳۶	۱۶۴
۱۶۴	۲۳۶	۲۳۷	۱۶۳
۱۶۳	۲۳۷	۲۳۸	۱۶۲
۱۶۲	۲۳۸	۲۳۹	۱۶۱
۱۶۱	۲۳۹	۲۴۰	۱۶۰
۱۶۰	۲۴۰	۲۴۱	۱۵۹
۱۵۹	۲۴۱	۲۴۲	۱۵۸
۱۵۸	۲۴۲	۲۴۳	۱۵۷
۱۵۷	۲۴۳	۲۴۴	۱۵۶
۱۵۶	۲۴۴	۲۴۵	۱۵۵
۱۵۵	۲۴۵	۲۴۶	۱۵۴
۱۵۴	۲۴۶	۲۴۷	۱۵۳
۱۵۳	۲۴۷	۲۴۸	۱۵۲
۱۵۲	۲۴۸	۲۴۹	۱۵۱
۱۵۱	۲۴۹	۲۵۰	۱۵۰
۱۵۰	۲۵۰	۲۵۱	۱۴۹
۱۴۹	۲۵۱	۲۵۲	۱۴۸
۱۴۸	۲۵۲	۲۵۳	۱۴۷
۱۴۷	۲۵۳	۲۵۴	۱۴۶
۱۴۶	۲۵۴	۲۵۵	۱۴۵
۱۴۵	۲۵۵	۲۵۶	۱۴۴
۱۴۴	۲۵۶	۲۵۷	۱۴۳
۱۴۳	۲۵۷	۲۵۸	۱۴۲
۱۴۲	۲۵۸	۲۵۹	۱۴۱
۱۴۱	۲۵۹	۲۶۰	۱۴۰
۱۴۰	۲۶۰	۲۶۱	۱۳۹
۱۳۹	۲۶۱	۲۶۲	۱۳۸
۱۳۸	۲۶۲	۲۶۳	۱۳۷
۱۳۷	۲۶۳	۲۶۴	